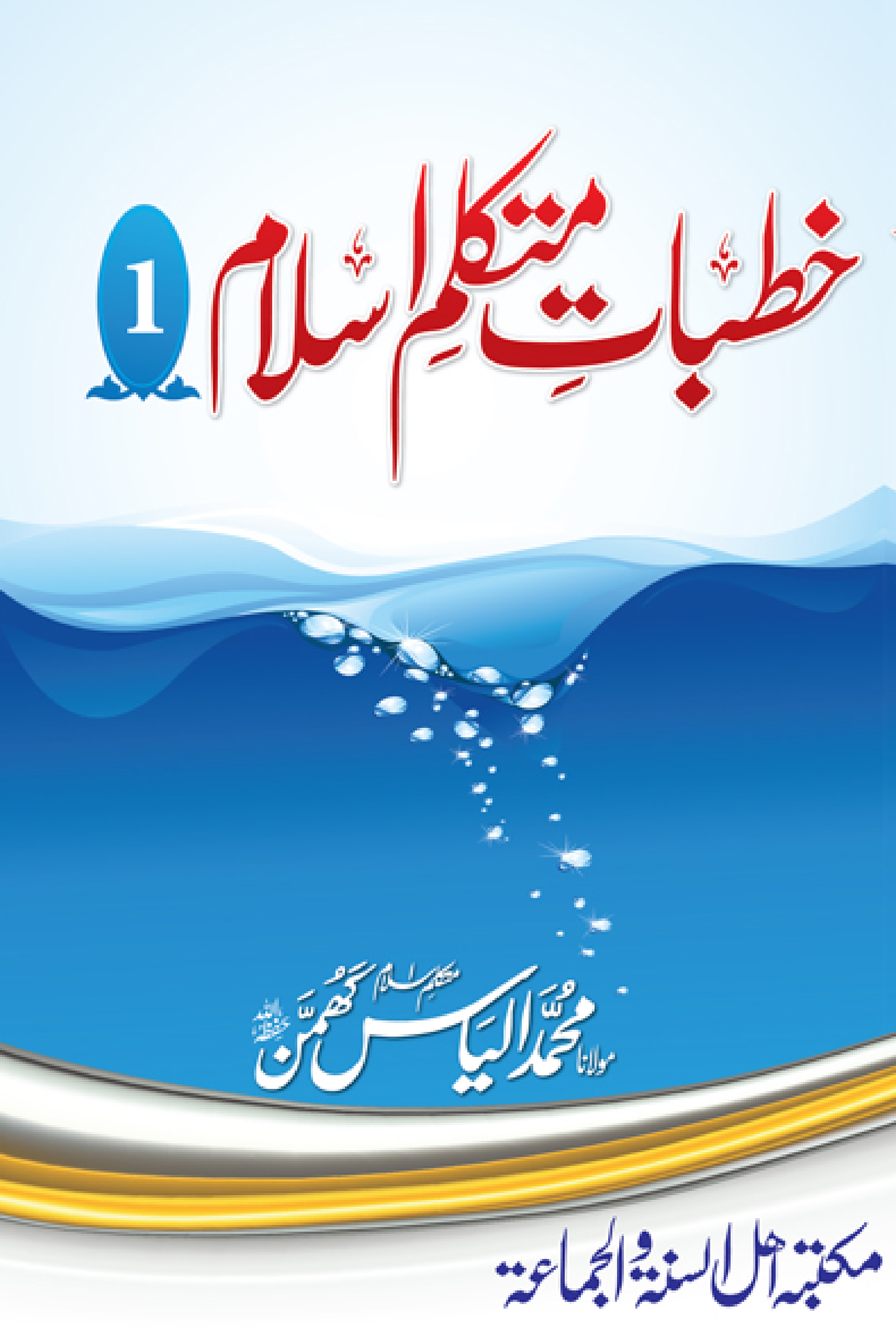

خطباتِ متکلمِ اسلام

1

متکلم اسلام

مولانا محمد الیاس گھمن

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ

خطباتِ متکلمِ اسلام

(جلد اول)

متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

ناشر: مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ
87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا
0321-6353540

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب ——— خطباتِ متکلم اسلام (جلد اول)
بار اشاعت ——— دوم
تاریخ طبع ——— اکتوبر 2012
تعداد ——— 1100
مطبع ——— دارالایمان پرنٹرز

ملنے کے پتے

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی سرگودھا
0321-6353540
دارالایمان فرسٹ فلور زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور
0321-4602218

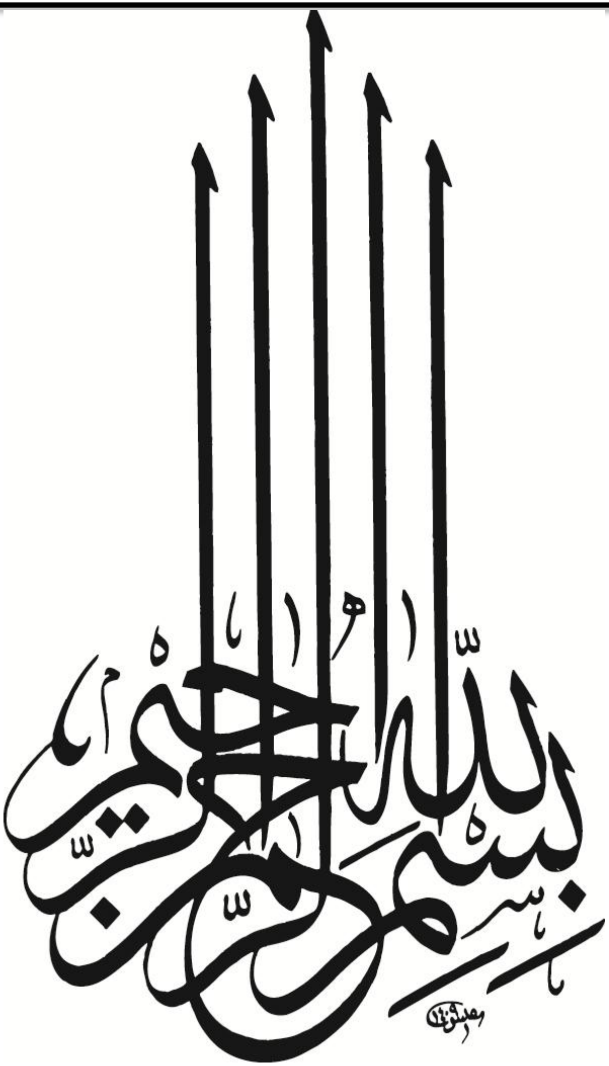
بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم 5

ختم نبوت 40

شانِ صدیق اکبر 65

مرتبہ صحابیت و مقام شہادت 91

عمل محمدی......... عمل مسنون 138

قرآن... اور... نعمان 186

فقہ کی حقیقت کیا ہے 249

فقہ کی عظمت و اہمیت 283

شیطان اور خناس 342

مولوی عبد الرحمن شاہین (غیر مقلد) کا علمی محاسبہ 396

عنوان......... خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

بمقام..................... نارووال

خطبہ مسنونہ: 8

درود شریف: 8

آیت کے مضامین: 10

شانِ مصطفیٰ بزبان حسان بن ثابت: 11

نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معنیٰ: 12

نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھنے کی وجہ: 12

مدح پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور گناہوں کی معافی: 13

خیبر میں مرحب کے اشعار: 14

ہم بھی نہتے نہیں: 14

مرحب کے اشعار: 15

میں حیدر ہوں: 15

لب چوم کر لیتے ہیں نام تیرا: 16

رسالت کا معنیٰ: 17

مختار کل صرف اللہ کی ذات ہے: 17

تیرا انداز مگر سب سے جدا ہے: 18

سدرۃ المنتہیٰ کیا ہے؟: 20

حطیم کعبہ کیا ہے...؟ 20

حطیم سے معراج کی حکمت: 21

سرخیل دیوبند حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کا ہندو سے مناظرہ: 23

برکت اور عظمت: 24

برکت اور کثرت میں فرق: 24

لفظ ”رسول“ فرمانے کی وجہ: 25

مسئلہ ترک قرأۃ خلف الامام : 28

استدلال: 29

دعا اپنی اپنی: 29

مقامِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم : 30

اچھا؛ نہیں تو بہت اچھا: 30

عالم سے پوچھنے کا فائدہ: 31

اور پادری لاجواب ہوگیا: 32

لفظ خاتم کی قسمیں: 33

خاتمیت مکانی: 33

خاتمیت زمانی : 33

خاتمیت رتبی : 33

خاتم کا معنی: 34

تو تنہا داری: 34

نبی اور نبی الانبیاء میں فرق: 35

حضرت یوسف علیہ السلام اور زلیخا: 36

مرکز بدن اور مرکز حسن: 38

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

خطبہ مسنونہ:

الحمد للہ! الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیأت اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ ونشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ و رسولہ۔ امابعد: فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیء علیما۔

سورۃ احزاب آیت نمبر 40

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض طھورا ومسجدا وارسلت الی کآفۃ وختم بھا النبییون۔

مسلم ج 1 ص 199

یا رب صل و سلم دائما ابدا
علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم
ھو الحبیب الذی ترجی شفاعتہ
لکل ھول من الاھوال مقتحم

درود شریف:

اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ إبراھیم و علیٰ آل

إبراهيم إنك حميد مجيد، اللهم بارك علىٰ محمد و علىٰ آل محمد كما باركت علىٰ إبراهيم و علىٰ آل إبراهيم إنك حميد مجيد۔

اشعار:

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
سلام اس پر کہ اسرار محبت جس نے سمجھائے
سلام اس پر کہ جس نے زخم کھاکے پھول برسائے
سلام اس پر کہ جو خون کے پیاسوں کو قبائیں دیتا تھا
سلام اس پر جو گالیاں سن کر بھی دعائیں دیتا تھا
سلام اس پر کہ جس کے گھر نہ چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا ہوا بوریا جس کا بچھونا تھا
سلام اس پر جو سچائی کی خاطر دکھ اٹھاتا تھا
سلام اس پر جو بھوکا رہ کر بھی اوروں کو کھلاتا تھا
سلام اس پر کہ جس نے کھول دیں مشقیں اسیروں کی
سلام اس پر کہ جس نے بھر دیں جھولیاں فقیروں کی

تمہید:

میرے نہایت واجب الاحترام بزرگو! مسلک اہل السنت سے تعلق رکھنے والے غیور سنی نوجوان بھائیو! اور سماعت فرما رہی ہوں تو... نہایت قابل احترام ماؤو اور بہنو... ہماری آج کی کانفرنس کا عنوان ہے... ختم نبوت کانفرنس... میں نے کانفرنس

کے عنوان کی مناسبت سے ایک آیت کریمہ... اور ذخیرہ احادیث میں سے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ پڑھی ہے... دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے دلائل کے ساتھ بات کرنے کی توفیق عطا فرمائے... یہ آیت کریمہ اور حدیث مبارکہ آپ حضرات خطباء واعظین... اور مبلغین سے سنتے رہتے ہیں... لیکن جس طرز کی گفتگو میں آج آپ حضرات کے سامنے عرض کروں گا... اس طرز پہ گفتگو آپ نے پہلے کبھی نہیں سنی ہو گی... قرآن کریمہ کی آیت سے استدلال ہر شخص کرتا ہے... جس کو اللہ نے علم کی دولت عطا فرمائی ہو... میں اپنے علم کی بنیاد پر نہیں... بلکہ اپنے اکابر کی جوتیاں سیدھی کرنے کی بنیاد پہ عرض کرتا ہوں... اللہ رب العزت نے قرآن وسنت میں بے شمار دلائل رکھے ہیں۔

آیت کے مضامین:

قرآن کریم کی اس آیت میں اللہ رب العزت نے تین باتیں عموماً بیان فرمائی ہیں... توجہ رکھنا! اس میں کتنی باتیں ہیں؟ (تین)

1...نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

2...کام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

3...مقام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم نے کلمہ پڑھا ہے اس پیغمبر کا نام کیا ہے... ؟ اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا کام کیا ہے... ؟ اور اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام کیا ہے... ؟ یہ تین باتیں اس آیت میں ہیں... جس نبی کا کلمہ پڑھا اس کا نام ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم... اس نبی کا کام ہے رسالت... اور جس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم نے کلمہ

پڑھا... اس کا مقام ختم نبوت ہے... یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہے... ہم اہل السنت والجماعت اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں... کہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو جو رب نے مقام عطا فرمایا ہے... کائنات میں یہ مقام نہ کسی شخص کو ملا نہ مل سکتا ہے۔

شانِ مصطفیٰ بزبان حسان بن ثابت:

ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے... حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں... جو دربار رسالت کے تقریبا سب سے بڑے شاعر ہیں فرماتے ہیں :

وشـــق لـــه من اسمـــه ليجلـــه
فـــذو العـــرش محمـــود وهـــذا محمـــد

فتح الباری ج 6 ص404باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرماتے ہیں کہ عرش والے کا نام محمود ہے... اور اس شخص کا نام محمد ہے... اللہ نے اپنے نام محمود سے نکالا اور محمد بنایا... یہ بتانے کے لئے کہ جہاں پہ چرچا محمود کا ہو گا... وہاں پہ چرچا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو گا۔

توجہ رکھنا! اللہ نے نام محمد میں برکت رکھی ہے... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معنیٰ اس پہ بھی بات کروں گا... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نکتے اس پہ میں عرض نہیں کرتا... یہ میرا عنوان نہیں... اصل بیان ان شاء اللہ ختم نبوت پہ کروں گا... رب نے توفیق دی تو ان شاء اللہ دلائل دوں گا... جس کے لئے آپ کے کان ترستے ہیں... ہم نے ختم نبوت کے عنوان کو پڑھا ہے مگر دلائل ہمارے سامنے نہیں ہیں... اس لئے ہم بات سمجھتے نہیں ہیں۔

نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معنی:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد ہے... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معنی یہ ہے کہ جس کی تعریف کی جائے... اللہ نے اپنے نبی کا نام محمد کیوں رکھا...؟

نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھنے کی وجہ:

وجہ میرے اللہ کے علم میں تھا... کہ ایک دور آئے گا... میرے اس کائنات کے لاڈلے پہ لوگ اعتراض کریں گے... میرے اللہ کے علم میں تھا کہ میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس پہ حملہ ہو گا... میرے اللہ کے علم میں تھا کہ میری اس کائنات کی سب سے عظیم ذات پہ لوگ اعتراض کریں گے... اللہ تو خالق ہے... اللہ ازل سے ہے اور ابد تک ہے... ایک دور وہ بھی آئے گا کہ جب اس دنیا میں کلمہ پڑھنے والا کوئی نہیں ہو گا... سوال یہ ہے جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ موجود ہیں کوئی اعتراض کرتا ہے... تو جواب صحابی رسول دیتا ہے... اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر اعتراض کیا ہے... تو جواب صحابی رسول نے دیا ہے۔

میرا یہ بھی عنوان نہیں... کہ صحابہ نے جواب کیسے دیے... یہ مستقل ایک بحث ہے... جو محدثین نے بڑی تفصیل کے ساتھ ذکر کر دی ہے... اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف زبان اٹھی ہے تو صحابی رسول نے کاٹی.... نبوت کے خلاف ہاتھ چلا ہے تو صحابی رضی اللہ عنہ رسول نے کاٹا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اگر کسی نے گردن تان کے بات کی ہے تو صحابی رسول گردن تان کے میدان میں آیا ہے... یہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا مزاج تھا۔

مدح پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور گناہوں کی معافی:

غزوہ خیبر ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے کر جا رہے ہیں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم موجود ہیں... حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں... جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کھڑے ہو کر فرماتے ہیں۔

اللھم لولا انت ما اھدیتنا
ولا تصدقنا ولا صلینا
فاغفر فداء لك ما اقتفینا
وثبت الاقدام ان لاقینا
والقین سکینة علینا
انا اذا صیح بنا ابینا
وبالصیاح عولوا علینا

شرح السنۃ ، امام بغوی رحمہ اللہ جز 14 ص20باب غزوۃ خیبر

کہا میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آپ نہ ہوتے ہم کلمہ نہ پڑھتے... آپ نہ ہوتے ہمیں ہدایت نہ ملتی... آپ نہ ہوتے ہمیں دین نہ ملتا... اللہ اس نبی کی محبت میں میدان جنگ میں نکلے ہیں... اللہ ہمیں ثابت قدم فرما... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ اشعار پڑھنے والا کون ہے... ؟ سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا حضور یہ اشعار پڑھنے والے حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں... فرمایا رب نے اس کے گناہوں کو معاف فرما دیا... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یا رسول اللہ یہ جملہ آپ نے فرما دیا... کچھ دیر اور زندہ رہ جاتا... راوی کہتے ہیں حضرت عمر نے یہ جملہ

کیوں فرمایا جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میدان جنگ میں کسی ایک کے لیے یہ جملہ فرما دیتے... کہ رب نے اس کے گناہوں کو معاف فرما دیا... یہ علامت تھی کہ اس میدان میں یہ شہید ہو جائے گا۔

خیبر میں مرحب کے اشعار:

حضرت عامر آگے بڑھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے... سامنے مرحب جو خیبر کا بہت بڑا پہلوان تھا سامنے وہ آیا اس نے ہاتھ میں تلوار کو لیا اور فضاء میں لہرا کے کہنے لگا۔

قد علمت خیبر انی مرحب
شاکی السلاح بطل مجرب

خیبر جانتا ہے میری ماں نے میرا نام مرحب رکھا ہے... میں بڑا بہادر آدمی ہوں اور میں اسلحہ چلانا بھی جانتا ہوں... اور میدان جنگ میں میں آگ کے شعلے بھڑکا دیتا ہوں... نبی کے سامنے بھلا کوئی بولے... اور صحابی خاموش رہ جائے۔

ہم بھی نہتے نہیں :

حضرت عامر نے فوراً فرمایا :

قد علمت خیبر انی عامر
شاکی السلاح بطل مغامر

اگر خیبر جانتا ہے تیرا نام مرحب ہے تو خیبر جانتا ہے کہ میرا نام عامر ہے... اگر بہادر تو ہے تو بزدل میں بھی نہیں... ہتھیار تیرے ہاتھ میں ہے تو نہتا میں بھی نہیں... حضرت عامر نے وار کیا کہ میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بولے ذرہ

چھوٹی تھی مرحب وار سے بچ گیا... حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھٹنے پہ تلوار لگی حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے... نئے نئے لوگ کلمہ پڑھ کے مسلمان ہوئے تھے... انہوں نے کہا عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو اپنی تلوار سے شہید ہوئے یہ کون سی شہادت ہے... اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... اللہ میرے عامر کو دوہرا اجر عطا فرمائے گا... محدثین نے فرمایا ایک تو اس کی میدان جنگ میں شہادت کا اجر... اور دوسرا اس پر تبصرہ کا اجر... حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے... تو پھر مرحب کو جوش آیا... مرحب کے وار سے حضرت عامر شہید تو نہیں ہوئے تھے... لیکن مرحب کے ذہن میں تھا کہ مجھ پہ حملہ کرنے والا قتل ہو گیا۔

مرحب کے اشعار:

مرحب نے پھر ہاتھ میں تلوار کو لیا فضاء میں لہرا کر کہا۔

قد علمت خیبر انی مرحب
شاکی السلاح بطل مجرب

میں حیدر ہوں:

انا الذی سمتنی امی حیدرة
کلیث غابات کریہ المنظرة

فرمایا ! سن اگر خیبر جانتا ہے تیرا نام مرحب ہے۔

انا الذی سمتنی امی حیدرة

پھر میری ماں نے میرا نام شیر رکھا ہے۔

کلیث غابات کریہ المنظرة

میں عام شیر نہیں ہوں جنگل کا شیر ہوں مجھے دیکھ کر تو لوگ ڈر جاتے ہیں۔

شرح عقیدہ طحاویہ ،امام ابن جبرین جز 3 ص483

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک وار کیا مرحب کے دو ٹکڑے کر کے رکھ دیے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کافر بلند آواز سے بولے... اور صحابی خاموش رہ جائے یہ نہیں ہو سکتا... حضرت ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابھی کلمہ نہیں پڑھا۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مذمت میں اشعار پڑھے... حضرت حسان بن ثابت آئے انہوں نے ایک قصیدہ پڑھا... جو حضرت حسان نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں کہا تھا... خیر میں یہ عرض کر رہا ہوں میرے اللہ کے علم میں تھا میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مذمت بیان کریں گے... دفاع پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کریں گے... دفاع تابعین رحمہ اللہ کریں گے... میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مذمت ہو گی... تو ختم نبوت کے دیوانے اپنی جان دے کر دفاع کریں گے۔

لب چوم کر لیتے ہیں نام تیرا:

لیکن ایک دور وہ بھی آئے گا جب کلمہ پڑھنے والا کوئی بھی نہیں ہو گا... نہ رب کا نام لینے والا... نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینے والا... . قیامت تو تب ہی آئے گی اللہ پھر تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ ہو گا تو دفاع کون کرے گا...؟ فرمایا میں نے اس لیے نام ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا ہے... نہیں سمجھے! میں نے اس لیے نام ہی؟(محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا ہے) کیا معنی؟ جو آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے گا... محمد کہہ کے گالی دے گا... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اگر گستاخی

کرے گا... تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہہ کر ہی کرے گا... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معنی جس کی تعریف کی جائے... جب مذمت بیان کرے گا تو زبان سے کہے گا... محمد یعنی اس کی تعریف کرنی چاہیے پھر مذمت بیان کرے گا... اس کے الفاظ اس کی تردید کریں گے... کہ نہیں یہ شخص مذمت کے لائق نہیں مدح کے قابل ہے... (سبحان اللہ) ہونٹ تردید کریں گے... فرمایا میں نے نام وہ رکھ دیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف نہ بھی کرے لب تب بھی تعریف کریں گے... میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پہ حملہ کرے گا ہونٹ کہیں گے تو جھوٹ بولتا ہے... اس کی زبان کہہ دے گی نہیں نہیں تو جھوٹ بولتا ہے... زبان اس کی تردید کر دے گی... میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا نام کیا ہے؟ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

رسالت کا معنی:

ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا کام کیا ہے رسالت... توجہ رکھنا! حضرت آدم بھی اللہ کے نبی مگر وہ صفی اللہ ہیں... حضرت نوح بھی نبی مگر وہ نجی اللہ ہیں... حضرت ابراہیم بھی نبی مگر وہ خلیل اللہ ہیں... حضرت موسیٰ بھی نبی مگر وہ کلیم اللہ ہیں... حضرت عیسیٰ بھی نبی مگر وہ روح اللہ ہیں... علیہم السلام ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بھی نبی مگر وہ رسول اللہ ہیں... رسالت کا معنی کیا ہے اللہ سے لینا امت کو دینا۔ (سبحان اللہ) ہمیں پیغمبر وہی دے گا جو رب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دے گا... وہی تقسیم کرے گا۔

مختار کل صرف اللہ کی ذات ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گیارہ شادیاں ہیں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

کے گھر میں باندیاں ہیں... لیکن یہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود میں بچہ ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے حضرت امی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آنکھوں میں آنسو آگئے... آنسو کیوں تھے؟ کون سی بیوی ہے جو یہ نہیں چاہتی کہ شادی کے بعد میرے گھر میں اولاد نہ ہو... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہو اس کی کیسے تمنا نہیں ہو گی؟ امی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حسرت یہ تھی کہ میرے گھر میں بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا ہو... امی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رو پڑی... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس بات پہ آنسو بہانے کی حاجت نہیں ہے جس بات پہ آپ رو رہی ہیں یہ میرے اختیار میں نہیں ہے... معلوم ہوا اولاد دینا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار میں نہیں ہے... نہ اولاد دینے کا اختیار رب نے دیا... نہ نبی اولاد دے سکتا ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پہ حملہ ہوا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم سے خون نکلا... معلوم ہوا کہ پیغمبر جسم کی حفاظت نہیں کر سکتا... نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پہ کفار نے جادو کیا... چھ ماہ تک اثر رہا... معلوم ہوا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار میں نہیں ہے۔

تیر انداز مگر سب سے جدا ہے:

توجہ رکھنا! نبی کا کام ہے اللہ سے لینا امت کو دینا... حضرت آدم بھی اللہ سے لیتے امت کو دیتے... حضرت نوح بھی اللہ سے لیتے امت کو دیتے... حضرت ابراہیم بھی اللہ سے لیتے امت کو دیتے علیہم السلام... یہ اللہ سے لینا امت کو دینا یہ صرف ہمارے نبی کا کام نہیں ہے... یہ کام تو حضرت آدم اور نوح کا بھی تھا... یہ کام تو حضرت عیسیٰ علیہ

السلام اور حضرت موسیٰ کا بھی تھا۔ میں کہتا ہوں کام سب کا ہے لیکن حضرت آدم علیہ السلام کے لینے کا انداز اور ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لینے کا انداز اور ہے اور میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لینے کا انداز اور ہے۔

آدم نے رب سے لیا ہے حضرت آدم علیہ السلام کی توہین نہیں... مگر میرے رب نے کہا آدم تو جنت میں تھا تو بھول گیا ہے... اب زمین پہ چلا جا... میں تجھے وہاں دوں گا... حضرت ابراہیم نے پیغام لیا ہے فرمایا ابراہیم آگ کاچخہ ہے... آپ اس میں جائیں پیغام تجھے دوں گا... عیسی علیہ السلام پیغام تجھے بھی دوں گا دشمن کے نرغے میں بھی دوں گا... جب میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی باری آئی فرمایا نہیں نہیں !لیا حضرت آدم علیہ السلام نے بھی ہے انداز اور ہے... لیا ابراہیم نے بھی ہے انداز اور ہے... حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام نے بھی لیا ہے انداز اور ہے... لیکن جب رب نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا... تو دینے کا انداز بھی اور ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لینے کا انداز بھی اور ہے۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا تو کبھی کعبہ میں لیا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا تو کبھی غار میں لیا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا تو کبھی غار ثور میں لیا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا تو کبھی احد میں لیا... کبھی مکہ سے یثرب میں لیا... کبھی بیت اللحم تک لیا... ارے نبی رب سے لیتا ہے تو مکہ مکرمہ سے طور سینا میں... جہاں جہاں اور نبیوں نے لیا رب نے مقامات بھی دکھائے... رب نے کہا میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میں تجھے دوں گا بیت اللہ میں... ابراہیم علیہ السلام گئے ہیں صفا اور مروہ میں سعی کرتے ہیں میرا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میں تجھے یہاں بھی دوں گا... عیسیٰ علیہ السلام نے لیا بیت اللحم

میں میں تجھے یہاں بھی دوں گا... حضرت موسی علیہ السلام نے لیا طور سینا پہ میں تجھے یہاں بھی دوں گا... باقی انبیاء نے لیا بیت المقدس میں میں تجھے یہاں بھی دوں گا... لیکن ایک اس مقام پہ دوں گا... جہاں پر کسی کو نہیں دیا۔

سدرۃ المنتہٰی کیا ہے؟:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رب نے بیت اللحم بھی دکھایا... بیت المقدس بھی دکھایا... طور سینا بھی دکھایا... پہلا دوسرا اور تیسرا اور ساتوں آسمانوں تک لے گیا۔ سدرہ کہتے ہیں ”بیری“ کو منتہی کہتے ہیں انتہا کو... سدرۃ المنتہی اس بیری کو کہتے ہیں کہ نیچے کا فرشتہ اوپر نہیں جا سکتا... اور اوپر کا فرشتہ نیچے نہیں آ سکتا... صریف الاقلام پہ لے گئے ہیں... جہاں قلم چلتی ہے فرشتہ آواز سنتا ہے فرمایا یہاں تک تو کوئی پہنچا نہیں فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھے یہاں تک لایا ہوں اس سے آگے عرش پہ گئے ہیں... اللہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش پہ لے کر گئے ہیں۔

حطیم کعبہ کیا ہے...؟

توجہ رکھنا! اللہ! بیت اللہ سے لے کر گئے ہیں عرش تک... کبھی تم نے غور کیا معراج کروانے کے لیے بیت اللہ سے کیوں شروع کیا... اور اختتام کے لیے اللہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عرش تک کیوں لے کر گئے... نبی صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما تھے ام ہانی اپنے چچا کی بیٹی کے گھر... فرشتے آئے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں سے اٹھایا... اور بیت اللہ میں لے کر گئے ہیں... وہاں جا کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پھر سو گئے... وہاں سے بیت اللہ میں... بیت اللہ کی دو جگہ ہیں ایک کو کعبہ کہتے ہیں... اور ایک کو حطیم کعبہ کہتے ہیں... یہ دونوں بیت اللہ ہیں... مشرکین مکہ نے بیت اللہ کو تعمیر کیا اور

چندہ اکٹھا کیا جتنا چندہ موجود تھا اس کا بیت اللہ مکمل بنتا نہیں تھا... کچھ پہ بیت اللہ بنا دیا کچھ جگہ خالی رہ گئی... یہ کیسے پتہ چلے یہ کعبہ کا حصہ ہے انہوں نے قد آدم کے برابر دیوار کھڑی کر دی آج بھی تم بیت اللہ جاؤ... اللہ سب کو جانے کی توفیق عطا فرمائے... ورنہ تصویر تم نے دیکھی ہو گی... ایک کعبہ ہے ایک اس کے گرد دیوار ہے...

حطیم سے معراج کی حکمت:

جس پہ فانوس لگے ہوئے ہیں لیکن کعبہ کا ایک حصہ وہ ہے۔ جس کی دیوار ہے دیوار میں دروازہ ہے دروازے کو تالا لگا ہوا ہے... کعبہ کا ایک حصہ وہ ہے جس میں دروازہ بھی نہیں... آنے کا رستہ بھی ہے جانے کا رستہ بھی ہے... میں کہتا ہوں مسلمانو! تم نے کبھی غور نہیں کیا... پاکستان کا نہیں دنیا کا کوئی وزیر اعظم جائے کہتا ہے میں بیت اللہ میں گیا... کس بیت اللہ میں؟... کہتا ہے جہاں پہ دروازہ تھا جس پر تالا تھا کہتا ہے جی میرے لیے دروازہ کھولا گیا... میں بیت اللہ میں گیا ہوں... رب نے کہا نہیں نہیں میرا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تو امیروں کا بھی نبی ہے... تو غریبوں کا بھی نبی ہے۔ میرے پیغمبر تو حاکم کا بھی نبی ہے... تو محکوم کا بھی نبی ہے... اگر حاکم جائے وہاں لائن میں لگ جائے تالا کھلے گا تو اندر جائے گا... اور غریب وہاں پہ جائے گا جس میں نہ تالا ہے نہ دروازہ نہ آنے کا مسئلہ نہ جانے کا مسئلہ۔

حطیم کعبہ میں کوئی پابندی نہیں... ادھر سے جاؤ ادھر سے آؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم معراج پہ گئے... تو کعبہ کی اس جگہ سے نہیں جہاں پہ دیوار لگی ہے... اس جگہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم گئے ہیں جس جگہ پر دروازے نہیں تھے۔

توجہ رکھنا! جس جگہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم گئے اس جگہ رب نے اتنی

برکت رکھی ہے آج بھی جمگھٹا ہے... جس جگہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں گئے وہاں آج بھی تالا ہے۔

کعبہ وہ بھی ہے کعبہ یہ بھی ہے... جہاں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج نہیں تھا وہاں پہ تالا ہے... جہاں سے معراج ہوا وہاں پہ آج بھی نہیں ہے... توجہ رکھنا! حضور صلی اللہ علیہ وسلم معراج کو کہاں سے چلے حطیم کعبہ سے... کہاں تک...؟ (عرش تک)... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ سے کیوں چلے عرش تک کیوں گئے؟ وجہ اللہ نے قرآن میں بیان فرمائی ہے "ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا"

پارہ نمبر 4 آل عمران آیت 96

فرمایا کائنات میں مکانات تو بڑے ہیں لیکن کائنات کے پہلے کمرے کا نام کعبہ ہے... کعبہ پہلا گھر تھا... اور کہاں تک گئے اللہ نے مخلوقات کو بنایا سات زمینیں بنائیں سات آسمان "وسع کرسیہ السموٰت والارض"

پارہ 3 البقرہ آیت الکرسی

ان سات آسمانوں پہ کرسی ہے "وکان عرشہ علی الماء"

پارہ 12سورۃ ہود آیت نمبر 7

اس کرسی پہ سمندر اور سمندر پہ عرش ہے... عرش کائنات کی انتہاء ہے کعبہ کائنات کی ابتداء ہے... رب نے بتایا پیغمبر یہ کعبہ یہ دنیا کی ابتداء ہے اور عرش یہ میرا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یہ کائنات کی انتہاء ہے۔ میں نے تجھے معراج کروا کے بتا دیا ابتدا بھی تجھ سے ہے انتہاء بھی تجھ پہ ہے... ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا بھی ہیں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم انتہاء بھی ہیں۔

سر خیل دیوبند حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کا ہندو سے مناظرہ:

دیوبند کے بانی حضرت نانوتوی رحمہ اللہ، اللہ ان کی قبر پہ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائیں...(آمین)...شاہ جہاں میں مناظرہ ہونے لگا... مناظرہ کس سے ہندو سے مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ پہنچے... ہندوؤں نے حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ سے کہا حضرت آپ دلائل پہلے دیں... ہم دلائل بعد میں دیں گے... کہا جی یہ کیوں کہا...؟ آپ بزرگ ہیں آپ نیک ہیں ہم چاہتے ہیں کہ آپ دلائل پہلے دیں... ہم آپ کے احترام میں کہتے ہیں... مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ نے فرمایا نہیں بھائی اصول کے خلاف ہے۔

کہا جی اصول کیا ہے؟ فرمایا میں نے جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا ہے وہ آخری نبی ہے... تمہاری باری پہلے میری باری آخر میں... حضرت ہم نے دلائل کی بات نہیں کی ہم تو اکرام کی بات کرتے ہیں... مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ نے فرمایا چلو میں تمہاری بات مان لیتا ہوں... کچھ بیان پہلے کروں گا کچھ بیان بعد میں کروں گا... کیونکہ میں نے اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا ہے... جو اول بھی ہے... آخر بھی ہے (سبحان اللہ)... انہوں نے کہا حضرت ہم دلائل کی بات نہیں کرتے... ہم تو ادبا کہتے ہیں... حضرت نانوتوی رحمہ اللہ نے بڑی عجیب بات کی... انہوں نے فرمایا پنڈتو! تم میری بات سمجھے بھی نہیں ہو... میں چاہتا یہ تھا کہ کچھ دلائل تم بھی دے دیتے اور بیان پہلے میرا ہوگا۔

جس طرح ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آجائیں... نبوت موجود ہوگی مگر امام یہی ہوں گے... جب نبی کے غلام آجائیں تو پھر امام ہم ہوں گے مقتدی تم ہوگے... میں

تمہیں موقع دینا چاہتا تھا... تھوڑی سی بات کر لو۔

کعبہ کائنات میں پہلی جگہ ہے... اور عرش کائنات کی آخری جگہ ہے... عرش کے اوپر کوئی مخلوق نہیں ہے... اور کعبہ سے پہلے کوئی مخلوق نہیں... اللہ نے کعبہ سے ابتدا کرواکے... عرش تک پہنچا کے بتادیا... میرا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا بھی تو ہے... انتہاء بھی تو ہے۔

برکت اور عظمت:

اور اگر آپ الفاظ قرآنی پہ غور کریں " ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا" یہ بیت اللہ برکت والا اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرش پہ گئے ہیں فرمایا: "فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ "
سورۃ توبہ آیت 129

فرمایا میرا پیغمبر یہ مکہ برکت والا ہے... جہاں پہ تجھے لے کر گیا ہوں... میرا نبی وہ عظمت والا... میں کہتا ہوں میرا نبی برکت والا بھی تھا... عظمت والا بھی تھا... رب نے برکت سے ابتداء کی ہے... عظمت پہ انتہاء کی ہے... اب تمہیں برکت کے معنی کا ہی نہیں پتہ... کہ برکت کہتے کسے ہیں؟

برکت اور کثرت میں فرق:

برکت اور کثرت میں کیا فرق ہے؟ حضور بابرکت ہیں جبرائیل باکثرت ہیں یہ برکت والا وہ کثرت والا کیا مطلب...؟ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کتنے؟ (دو) اور جبرائیل کے؟ (چھ سو) یہاں ہاتھ کم ہیں... وہاں زیادہ اور جبرائیل کے ہاتھ کتنے بڑے ہیں... اگر وہ پھیلا دے ایک مشرق میں ایک مغرب میں۔ ہمارے نبی صلی

اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اتنے بڑے نہیں ہیں... تو جہ برکت اور کثرت میں فرق کیا ہے؟

مثال:

میں مثال دے کر سمجھاتا ہوں ایک آدمی دس روٹیاں کھائے اور پیٹ نہ بھرے یہ ہے کثرت اور دس آدمی ایک روٹی کھائیں پیٹ بھر جائے یہ ہے برکت۔

لفظ ”رسول“ فرمانے کی وجہ:

تو خیر میں عرض کر رہا تھا میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لینے کا انداز بھی اعلیٰ... اور دینے کا انداز بھی اعلیٰ... میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا کبھی یثرب میں اور کبھی لیا عرش پہ جا کے... اور ان کے لینے کا اندازا اور ہے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لینے کا انداز اور ہے لیا انہوں نے بھی مگر انہوں نے دیا انسانوں کو... وہ دیتے اپنی امت کو... کوئی نبی آیا دینے کے لیے اپنی بستی کو... کوئی نبی آیا دینے کے لئے ایک قبیلہ کو... کوئی نبی آیا ایک جگہ کے رہنے والے ایک وقت کے لوگوں کو... ان کے دینے کا انداز اور تھا مگر میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دینے کا انداز اور ہے میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دینے پہ آیا تو مَردوں کو بھی دیا ہے... دینے پر آیا تو عورتوں کو بھی دیا ہے... میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دینے پر آیا انسان بھی لے گئے... جنات بھی لے گئے۔

میرے دوستو! جانور بھی لے گئے اگلا جملہ کہتا ہوں... وہ دیتے امت کو یہ امت کو بھی دے گیا... اور بیت المقدس میں نبیوں کو بھی دے گیا... اس کے لینے کا انداز بھی اور ہے... اور دینے کا انداز بھی اور ہے... نام محمد کسی اور کو نہیں ملا... پیغام محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوروں کو تو ملا ہے...(سبحان اللہ)... آدم علیہ السلام بھی لے کر امت کو دے گئے... آدم رسول اللہ کوئی نہیں کہتا حضرت نوح علیہ السلام بھی لے کر

امت کو دے گئے... مگر رسول اللہ کوئی نہیں کہتا... حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی لے کر امت کو دے گئے مگر رسول اللہ کوئی نہیں کہتا... کیوں وہ رسول نہیں تھے... ؟ (تھے) تو رسول کیوں نہیں کہا رب نے کہا: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ فرمایا میرا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم رسول تو وہ بھی تھے... مگر جو رسالت تیری ہے وہ ان کی نہیں... وہ بھی تھے لیکن تیرے لینے کا انداز اور ہے... محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے دینے کا انداز بھی اور ہے... میرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ تجھ جیسا کوئی دے سکا ... نہ تجھ جیسا کوئی لے سکا... (سبحان اللہ)

سوال:

میں ایک بات کہتا ہوں توجہ رکھنا! "وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ"

سورة النساء آیت 69

جو میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا وہ نبیوں کے ساتھ ہو گا... اس پر میرا ایک سوال ہے... اللہ جو محمد کی اطاعت کرے گا تجھے یہ فرمانا چاہیے تھا جو میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا... وہ میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو گا... یہ کہنا چاہیے تھا... نہیں سمجھے بھائی جو شیطان کی بات مانے وہ... ؟ (شیطان کے ساتھ) جو ولی کی بات مانے... ؟ (ولی کے ساتھ) آدم علیہ السلام کی مانے تو... ؟ (آدم کے ساتھ) موسیٰ علیہ السلام کی مانے تو... ؟ (موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مانے تو عیسیٰ علیہ اسلام کے ساتھ... اور جو میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مانے تو میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ... یہ کیا کہ اطاعت ہم

تیرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی کریں اور کھڑے ہوں ان کے ساتھ... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا کرناں: ”ومن یطع اللہ والرسول فاولٓئك مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین “رب نے اعلان فرمایا جو میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا میں اس کو نبیوں کے ساتھ کھڑا کروں گا... میرے رب نے ایک جملہ سمجھایا ایک عقیدہ سمجھایا اللہ کرے وہ آپ کو سمجھ آجائے... تو آپ کو عقیدہ ختم نبوت سمجھ آجائے۔

جواب :

فرمایا سنو! تمہاری اوقات کیا ہے؟ تم نے کتنا پڑھا ہے جی میٹرک... کتنا پڑھا ہے جی ایم اے... جی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس... تمہاری اوقات کیا ہے؟ تم تو یہاں پچھانگی میں پیدا ہوئے... تم تو نارووال کی مخلوق ہو... میرا آدم تو جنت سے آیا ہے... ارے تم تو اپنی ماں کے پیٹ سے آئے ہو... اور ”خلقت بیدی“ اور آدم کو میں نے اپنے دست قدرت سے بنایا ہے... تم فرق کو سمجھو فرمایا سنو! یہ مت سمجھنا ہم نے صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی ہے... آدم علیہ السلام وہ جس کو میں نے جنت سے بھیجا... اپنے دست قدرت سے پیدا کیا... وہ آدم بھی میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مانتا ہے... جس پہ جبرائیل اترتا ہے... میرے نبی کی بات مانتا ہے... جس کو نبوت کا تاج پہنایا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مانتا ہے... تمہاری اوقات کیا... رب نے سمجھانے کے لیے فرما دیا: ”ومن یطع اللہ والرسول فاولئك مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین“ فرمایا اگر تم نے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی میں تمہیں نبیوں کے ساتھ کھڑا کروں گا... رب نے بتایا میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ ہی تم ہوں گے یہ تنہا نہیں آدم علیہ السلام بھی ساتھ ہوں گے۔

مسئلہ ترک قرأۃ خلف الامام:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابی رسول نے پوچھا؟ یارسول اللّٰہ متی الساعۃ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کب آئی گی؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے قیامت کی تیاری کر لی ہے اس نے عرض کیا یا رسول اللّٰہ ماعددت الساعۃ الاانی احب اللّٰہ والرسول میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اور تو کوئی تیاری نہیں کی لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا” المرء مع من احب“ جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو پیار کرتا ہے قیامت کے دن اس نبی کے ساتھ تو ہو گا

الاربعین العشاریہ جز1 ص 162

اللہ فرماتے ہیں نبیوں کے ساتھ صرف تم نہیں اس صف میں آدم علیہ السلام بھی ہو گئے... صرف تم نہیں اس صف میں موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام بھی ہوں گے... اس میں تو سارے ہوں گے مگر میں ایک جملہ اپنے ذوق پہ کہتا ہوں... ایک مسئلہ میں اپنے موضوع کا بیان کرتا ہوں... علامہ ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے فرمایا اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت المقدس میں گئے... نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور انبیاء آپ کے پیچھے صف میں موجود تھے... نماز سب نے پڑھی فرمایا اللہ قرآن میں اعلان فرماتے ہیں: ”وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ “

سورۃ حجر آیت 87

اللہ اعلان فرماتے ہیں اے میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میں نے تجھے فاتحہ

دی ہے... ابراہیم علیہ السلام کو نہیں دی... فاتحہ تجھے دی ہے... میں نے موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کو نہیں دی... میں نے تجھے دی ہے تو وہی پڑھے گا ناں؟ جس کو دی جائے گی... جن کو نہیں دی وہ پڑھیں گے بھی؟ نہیں!!... میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں نماز پڑھائی... انبیاء میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہیں... نبی فاتحہ پڑھتا ہے اور نبی، نبی کے پیچھے نہیں پڑھتا... معلوم ہوا امام فاتحہ پڑھتا ہے مقتدی فاتحہ نہیں پڑھتا... یہ بات علامہ کاندھلوی رحمہ اللہ نے لکھی ہے۔

استدلال:

اگلا استدلال میرا ہے کہ اللہ فرماتے ہیں: ”وَمَنۡ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ“
سورة النساء آیت 69

اگر نبی امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھے جہاں وہ نبی ہو گا وہاں پہ ہم ہوں گے... جو نبی امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھتا جس جگہ پہ نبی ہو گا اسی جگہ پہ ہم ہوں گے۔

دعا اپنی اپنی:

میں اس لیے کہتا ہوں ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہ اعتراض کرنے والا ہے... ایک نبی کا دفاع کرنے والا ہے... کچھ لوگ صحابہ پہ اعتراض کرتے ہیں... کچھ لوگ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا دفاع کرتے ہیں... کچھ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ پہ تنقید کرتے ہیں... اور کچھ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تعریف کرتے ہیں... ہم کہتے ہیں اللہ قیامت کے دن ہمیں ان کے ساتھ کھڑا کر جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرے... جو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دفاع کرے... اے اللہ ہمیں ان کے ساتھ کھڑا کر جو امام

صاحب کی تعریف کرے... ہم اس پر بھی آمین کہتے ہیں... تم کہو نہیں نہیں! ہمیں ان کے ساتھ کھڑا کر جو امام صاحب کی تنقید کرے... تم دعا اپنی کرو ہم اپنی اس آیت میں اللہ نے تین باتیں بیان فرمائیں۔ ایک نام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم... دوسرا کام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم... تیسرا مقام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم... فرمایا رسول اور بھی تھے لیکن اس جیسا کوئی نہیں... اس کے لینے کا انداز بھی اور ہے... اس کے دینے کا انداز بھی اور ہے... بلکہ یہ امام بن کے نماز پڑھا رہے ہیں تو کس کو دے رہے ہیں... نبیوں کو... باقی نبیوں کو نہیں صرف امت کو دیتے ہیں۔

مقامِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم:

آخری بات سنو! تیسری بات اللہ نے ارشاد فرمایا کہ میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام سنو! وخاتم النبیین خاتم کا معنی کیا ہے ہم نے سمجھا کہ خاتم کا معنی آخری ہے... نہیں نہیں قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ خاتم کا معنی آخری بھی ہے... خاتم کا معنی اعلیٰ بھی ہے یہ بحث ذرا مشکل ہے لیکن ذہن میں رکھیں۔

اچھا؛ نہیں تو بہت اچھا:

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے بیان فرمایا بیان ذرہ مشکل تھا ایک مولوی کہتا ہے... حضرت آج کا بیان اتنا مشکل تھا عوام کو سمجھ نہیں آیا... تو بیان کا فائدہ... حضرت حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ سمجھ آگئی تو اچھا نہیں آئی تو بہت اچھا... مولوی صاحب نے کہا ہمیں تو یہ بات بھی سمجھ میں نہیں آئی کہ سمجھ آ گیا تو اچھا نہیں سمجھے تو بہت اچھا... حضرت حکیم

الامت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا اگر میرا آج کا بیان سمجھ آ گیا تو اچھا... اس لیے کہ ان کو مسئلہ سمجھ آ گیا ہے... مجھے خوشی ہے اور اگر نہیں سمجھ آیا تو بہت اچھا... فرمایا معنی یہ ہے کہ عوام کے ذہن میں آ گیا کہ مولوی وہ تقریر کرتا ہے جو ہم نہیں سمجھتے... اگر یہ بات مان لے تو لڑائی ختم... عوام کیا کہتے ہیں مولوی صاحب دس سال مدرسے تو نے پڑھا ہے... تو ایم اے اسلامیات تو میں نے بھی کیا ہے... ٹھیک ہے تم نے قرآن کی تفسیر پڑھی ہے لیکن کچھ نا کچھ تو میں نے بھی پڑھا ہے... یہ لڑائی ہے مولوی اور عوام کی... اور اگر عوام یہ بات کہہ دے حضرت! جو آپ کا علم ہے وہ آپ کا علم ہے... آپ سمجھائیں تو ہم سمجھیں گے... اگر اس سطح پہ آ جاؤ پھر مولوی اور عوام کی لڑائی ختم۔

عالم سے پوچھنے کا فائدہ:

اب میں ایک بات کہتا ہوں کبھی لوگ کراچی جاتے ہیں مذہب بدل کے واپس آتے ہیں... کتاب ہاتھ میں ہوتی ہے ایک دو آدمی گمراہ کر لیتے ہیں... پوچھو جی تو نے مذہب کیوں بدلا... ؟ میں نے کتاب دیکھی میں نے دلیل دیکھی ہم نے کہا جو دلیل وہ لے کر آیا اگر خود سمجھنے کی بجائے تو کسی عالم سے پوچھ لیتا... اس کتاب کو خود حل کرنے کی بجائے کسی عالم سے پوچھ لیتا... تو، تو کبھی گمراہ نہ ہوتا... اس لیے میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ کبھی کوئی تمہیں خراب کرنے کی کوشش کرے... تم صرف ایک جملہ کہہ دیا کرو کہ ہم عالم نہیں... ہم پڑھے لکھے نہیں ہیں ہمارے مولوی سے بات کرو... یہ جملہ تم کہہ دو... وہ کتاب دینے والا یوں دوڑے گا جیسے "لاحول ولا قوۃ" سے شیطان دوڑتا ہے... جیسے شیطان اذان سن کے دوڑتا ہے... تم آزما کے دیکھ لو... وہ مولوی کے پاس نہیں آئے گا... تمہیں خراب نہیں کرے گا۔

اور پادری لاجواب ہو گیا:

انگریز ہندوستان میں آیا... انگریز نے گمراہ کرنا شروع کیا... عیسائی بناؤ عیسائی بناؤ... ایک دیہات میں عیسائی گیا... اس نے آدمی کو کہا میں تم سے سوال پوچھتا ہوں... تم جواب دو... لوگوں نے کہا پوچھو... اس نے کہا یہ بتاؤ اللہ تمہارا خالق ہے لوگوں نے کہا جی ہاں... اس نے کہا کوئی دوسرا خالق پیدا ہو سکتا ہے... لوگوں نے کہا نہیں اس نے کہا اچھا اللہ پیدا کر سکتا ہے... لوگوں نے کہا جی ہاں... اس نے کہا جب پیدا کر سکتا ہے تو ہو بھی سکتا ہے... جب اللہ پیدا کرے گا تو ہو جائے گا... اس نے کہا قرآن میں ہے ”ان اللہ علیٰ کل شیء قدیر“ اس نے کہا مجھے یہ بتاؤ... اللہ جو تمہارا خالق ہے وہ دوسرا خالق پیدا کر سکتا ہے یا نہیں... ؟ اگر تم کہتے ہو پیدا نہیں کر سکتا تو پھر ”ان اللہ علیٰ کل شیء قدیر“ نہ ہوا... اگر تم کہہ دو کہ پیدا کر سکتا ہے تو پھر دو خالق پیدا ہو سکتے ہیں... لوگ بڑے سمجھ دار تھے میں کہتا ہوں دین کا علم نہیں تھا... مگر ایمان کے بڑے پکے تھے... اس نے کہا جی مجھے نہیں پتا مسجد کے مولوی صاحب کے پاس جاتے ہیں... مولوی صاحب کے پاس آئے... حضرت آپ بتائیں مولوی صاحب بھی بڑے سمجھ دار تھے۔ انہوں نے کہا اگر بند کمرے میں مناظرہ ہوا یہ باہر جا کہ کہہ دے گا آج میرا دیوبند کے مولوی سے مناظرہ ہوا وہ ہار گیا... انہوں نے کہا بھائی میں بند کمرے میں بات نہیں کرتا تم دس پندرہ بندے اکٹھے کرو... گاؤں کا نمبر دار بلاؤ... میں پھر بات کروں گا... گاؤں کا نمبر دار بھی آ گیا... پانچ دس آدمی بھی جمع ہو گئے... مولوی صاحب نے کہا سوال کر اب اس پادری نے سوال کیا اللہ کو ”ان اللہ علیٰ کل شیء قدیر“ تم مانتے ہو... ؟ کہا جی مانتے ہیں اللہ اور خالق پیدا کر سکتا ہے... ؟ کہا جی کر سکتا ہے کہا جی اور خالق پیدا ہو سکتا ہے... ؟

کہا جی نہیں ہو سکتا... اس نے کہا جب رب پیدا کرے گا تو پیدا ہو بھی جائے گا۔ مولوی صاحب نے کہا نہیں جی نہیں... تم نے ہماری بات کو سمجھا ہی نہیں ہے... اللہ ان اللہ علیٰ کل شیء قدیر ہے... اللہ دوسرا خالق پیدا کر سکتا ہے... لیکن اللہ جس کو پیدا کرے گا وہ پیدا ہونے کے بعد مخلوق بن جائے گا... اتنی سی بات تھی وہ شیر بنا پھر رہا تھا... کہ میرا بڑا سوال ہے... مسئلہ حل ہو گیا۔

لفظ خاتم کی قسمیں:

مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ نے فرمایا... خاتم کی تین قسمیں ہیں۔

1... خاتمیت زمانی 2... خاتمیت رتبی 3... خاتمیت مکانی

خاتمیت مکانی:

خاتمیت مکانی کیا معنی؟ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخری نبی ہیں کائنات کی کسی جگہ پہ کوئی اور نبی نہیں آ سکتا۔

خاتمیت زمانی:

ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت زمانی بھی خاص ہے کیا معنی؟ کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں کسی اور زمانے میں اب کوئی اور نبی نہیں آ سکتا۔

خاتمیت رتبی:

ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے وہ مقام عطا فرمایا ہے... فرمایا نبی آ نہیں سکتا کسی زمانے میں نبی آ نہیں سکتا... کسی جگہ میں. فرمایا اگر کوئی نبی آ بھی جائے خدا نہ کرے آ نہیں سکتا... آ بھی جائے تو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتمیت

رتبی بھی حاصل ہے... ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اعلیٰ نبی ہیں... اور سب سے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں... زمانے کے اعتبار سے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں... مکان کے اعتبار سے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں... رتبہ کے اعتبار سے اعلیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

خاتم کا معنی:

توجہ رکھنا! میں بات سمجھانے کے لیے کہتا ہوں... اگر آپ کے شہر میں بہت بڑا سخی ہو کہتے ہیں سخاوت اس پہ ختم ہے... کوئی بہت بڑا عالم ہو کہتے ہیں علم اس پہ ختم ہے۔ بہت بڑا قاری ہو کہتے ہیں قراۃ اس پہ ختم ہے... کیا معنی؟ اس کا جو ہم نے کہا سخاوت اس پہ ختم ہے... معنی اس سے بڑا...؟ (سخی کوئی نہیں)... ارے اس پہ قرأۃ ختم ہے معنی اس سے بڑا قاری کوئی نہیں... توجہ رکھنا! ہم اپنی زبان میں بھی پنجابی میں بھی اردو میں بھی ختم کا لفظ رتبہ کے لیے استعمال کرتے ہیں... یار بہادری اس پہ ختم ہے... اس سے بڑا بہادر کوئی نہیں... جرات اس پہ ختم ہے اس سے بڑا جری کوئی نہیں... سخاوت اس پہ ختم ہے اس سے بڑا سخی کوئی نہیں۔

توتہاداری:

پھر مجھے کہنے دو اللہ نے اوصاف پیدا کئے... ایک وصف کا نام صداقت ہے... ایک وصف کا نام عدالت ہے... اللہ نے اوصاف پیدا کئے... ایک کا نام عدالت ہے... وصف پیدا کئے نام شجاعت ہے... اللہ نے شجاعت کو پیدا کیا نبوت پہ ختم کر دیا... دنیا میں دلیر بہت ہوں گے... مگر دنیا میں سب سے بڑا دلیر نبی ہے... دنیا میں امین بہت ہوں گے... امانت نبوت پہ ختم ہے... دنیا میں سخی بہت ہوں گے نبی سب سے بڑا سخی ہے...

دنیا میں بہادر بہت ہوں گے نبی سب سے بڑا بہادر ہے... مجھے بات کہنے دے اللہ نے صداقت کو نبوت پہ ختم کیا... معنی نبی سے بڑا صادق کوئی نہیں... اللہ نے عدالت کو نبوت پہ ختم کیا... معنی نبی سے بڑا عادل کوئی نہیں... اللہ نے امانت کو نبی پہ ختم کیا... معنی نبی سے بڑا امین کوئی نہیں... پھر اللہ نے نبوت کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ ختم کر دیا معنی اس سے بڑا نبی کوئی نہیں...(سبحان اللہ)... ختم نبوت کا معنی سمجھیں۔

میں یہ کہہ رہا تھا... ہم معنی کرتے ہیں آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم... خاتم النبیین کا معنی کرو آخری نبی... اعلیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بولیں آخری نبی اور...؟(اعلیٰ نبی) ہمارے نبی آخری بھی ہیں اور اعلیٰ بھی ہیں... اللہ نے اخلاق کو نبوت پہ ختم کر دیا نبوت کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ ختم کر دیا... اس لئے ہم کہتے خالق نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بنایا ہے... توجہ! میں بات سمیٹ کر کہتا ہوں... آدم سے لے کر عیسیٰ علیہم السلام تک نبی ہیں... اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں... آخری نبی کا میں ترجمہ یہ کیا کرتا ہوں... آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک یہ نبی ہیں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نبی الانبیاء ہیں۔

نبی اور نبی الانبیاء میں فرق:

نبی اور نبی الانبیاء میں کیا فرق ہے؟ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یہ منبع ہیں اور آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک یہ مجمع ہیں منبع اور مجمع میں کیا فرق ہے... اگر کسی کو پیاس لگ جائے تو پانی پینے کے لئے کبھی چشمہ پر جائے گا اگر کسی کو پیاس لگ جائے تو پانی پینے کے لیے کبھی تالاب پر جائے گا تالاب اور چشمہ میں فرق یہ ہے چشمہ سے پانی پھوٹتا ہے اور تالاب میں جمع ہوتا ہے حضرت آدم علیہ السلام سے

لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان میں بھی اوصاف موجود ہیں اوصاف ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی موجود ہیں ہمارے نبی سے اوصاف نکلتے ہیں باقی انبیاء میں اوصاف جمع ہوتے ہیں میں جو توجہ توجہ کہہ کے تمہیں بات سمجھا رہا ہوں! میں رب کی ذات پہ بھروسہ کر کے کہتا ہوں تم نے وہ بات نہ مجھ سے پہلے کبھی سنی ہو گی نہ کسی کتاب میں پڑھی ہو گی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نبی الانبیاء ہیں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال تالاب کی ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال چشمے کی ہے یہاں سے اوصاف نکلتے ہیں باقی انبیاء میں جمع ہوتے ہیں

حضرت یوسف علیہ السلام اور زلیخا:

آپ نے شعر پڑھا ہے شعر سمجھا نہیں... آپ نے واقعہ سنا ہے حضرت یوسف علیہ السلام کنعان سے چلے اور مصر گئے... حضرت یوسف علیہ السلام بادشاہ کے محل میں تھے... اور زلیخا عزیز مصر کی بیوی تھی... حضرت یوسف نوجوان بھی ہیں حضرت یوسف علیہ السلام نبی بھی ہیں... بادشاہ کے گھر میں پلے بھی ہیں... زلیخا حضرت یوسف کے ساتھ غلط ارادہ رکھنے لگی... مگر حضرت یوسف علیہ السلام نبی تھے زلیخا کے جال میں پھنسے نہیں... زلیخا کو مصر کی عورتوں نے طعنے دیے...

انہوں نے کہا تو کم عقل عورت ہے غلام کے بارے میں ایسی باتیں کہتی ہے... زلیخا نے کہا تم نے اس کو دیکھا ہی نہیں۔ زلیخا نے محل میں دعوت کی... دستر خوان بچھا دیا... دستر خوان پہ چھریاں چاقو رکھ دیے... قرآن کہتا ہے زلیخا نے کہا "اخرج" حضرت یوسف علیہ السلام باہر آئے مصر کی عورتوں نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا... قرآن کہتا ہے انہوں نے کہا"

مَا هَذَا بَشَرًا إِنْ هَذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ"

سورة یوسف آیت نمبر 31

یہ بشر نہیں لگتا... اس جملہ کی تشریح پھر کبھی سہی... (ان شاء اللہ) کبھی نارووال میں جلسہ ہوا میں علماء سے وعدہ کرتا ہوں... پھر عرض کروں گا... کہ ''ماھذا بشرا ''کا مطلب کیا ہے؟ یہ کیوں کہا... یہ جھگڑا تو کافر اور نبیوں کے ساتھ تھا... کافر کہتا تھا"إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا" تم بشر ہو... اور یہ کہتی ہیں کہ تم بشر ہی نہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ اس جملہ کی شرح پھر سہی... آج کی بات سمجھو انہوں نے کہاماھذا بشرا یوسف علیہ السلام بشر نہیں قطعن ایدیھن ان مصر کی عورتوں نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا... اپنی انگلیاں کاٹ بیٹھیں۔ حضرت امی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

لواحی زلیخا لو رأین جبینه .... لآثرن بالقطع القلوب علی الإیدی

تفسیر روح المعانی جز 13ص 77

مصر کی عورتوں نے زلیخا کو دیکھا... اپنی انگلیاں کاٹ ڈالیں... میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتی اپنا دل کاٹ ڈالتیں... یہ جملہ جو میں نے کہنا ہے وہ تم نے نہیں سنا وہ جملہ ابھی باقی ہے... نہ تم نے سنا... نہ تم نے پڑھا... وہ جملہ کہوں گا۔

لواحی زلیخا لو رأین جبینه .... لآثرن بالقطع القلوب علی الإیدی

مصر کی عورتوں نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو اپنی انگلیاں...؟ (کاٹ دیں) میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتی تو اپنے دل...؟ (کاٹ ڈالتیں) امی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے یہ کیوں کہا؟ میں ساتھیوں کو ازراہ بے تکلفی کہہ دیتا ہوں ایک بات خطیب کہتا ہے... ایک بات وکیل کہتا ہے... خطیب شعر سنا کے بات ختم کر دیتا ہے... وکیل کہتا ہے کیوں؟ میں نے اس جملہ کو سمجھانے کے لیے تمہید باندھی ہے ہمارے

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم صفات کا منبع صفات کا سر چشمہ... حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک یہ صفات کا چشمہ نہیں صفات کا تالاب ہیں... وہ منبع نہیں صفات کے جامع ہیں... یہاں سے نکلتی ہیں وہاں تک پہنچتی ہیں۔ صداقت میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے نکلی باقی انبیاء کو ملی... حسن میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے نکلا باقی انبیاء کو ملا یوسف علیہ السلام کو ملا پھر میں کہہ سکتا ہوں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مرکز حسن ہیں حضرت یوسف علیہ السلام شاخ حسن ہیں۔

مرکز بدن اور مرکز حسن:

توجہ رکھنا! میں اور بات کہتا ہوں ہمارے جسم میں ایک دل ہے... ہمارے جسم میں انگلیاں بھی ہیں... لیکن جسم میں دل مرکز بدن ہے... انگلیاں شاخ بدن ہیں۔ نہیں سمجھے؟ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مرکز حسن ہیں... حضرت یوسف علیہ السلام شاخ حسن ہیں۔ امی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

لواحی زلیخا لو رأین جبینه .... لآثرن بالقطع القلوب علی الإیدی

انہوں نے یوسف علیہ السلام کے حسن کو دیکھا انگلیاں کاٹ دیں... میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتیں دل کاٹ ڈالتیں... میں کہتا ہوں اس لیے امی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے فرمایا... ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مرکز حسن ہیں... حضرت یوسف علیہ السلام شاخ حسن ہیں... تو جنہوں نے شاخ حسن کو دیکھا شاخ بدن کاٹی... اگر مرکز حسن کو دیکھتیں تو مرکز بدن کاٹ ڈالتیں نہیں سمجھے شاخ حسن کو دیکھا تو شاخ بدن کاٹا... اور اگر مرکز حسن کو دیکھتیں تو پھر مرکز بدن کو کاٹتیں... میں تم سے مانگتا نہیں ہوں میں تو جلسے کی فیس نہیں مانگتا... اللہ اس سے ہمیں محفوظ رکھے۔

لیکن میں ایک جملہ کہتا ہوں ذاکر لعنت کرتا ہے وہ نوٹ کی بارش کرتا ہے... مت جیب میں ہاتھ ڈالنا تم سمجھتے ہو کہ نوٹ مانگتا ہے اللہ اس دن سے پہلے موت دے دے... جب ہم دین کو بیچنا شروع کر دیں... تو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مرکز حسن ہیں... اور حضرت یوسف علیہ السلام شاخ حسن ہیں... میں نے جب اس جملہ کی شرح بیان کی... تو حضرت مولانا شیخ حسن دامت برکاتہم نے پانچ ہزار مجھے انعام دیا... یہ تو میں نے ایک تشبیہ بیان کی ہے اگر میں اگلی بحث اس شعر پہ شروع کر دوں... تو واللہ وہ تمہارے سمجھ سے ماوراء ہے... امی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ جملہ کیوں کہا تھا؟ اگر کیوں پہ بات کریں تب بھی بات بنتی ہے... اللہ مجھے اور آپ کو بات سمجھنے کی توفیق دے۔ اس آیت میں کتنی تین باتیں بیان کی گئی ہیں 1... نام؛ محمد ہے۔ 2... کام رسالت ہے۔ 3... جس نبی کا کلمہ پڑھا اس نبی کا مقام کیا ہے؟ ہم نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر حملہ کرو گے ہم تب بھی دفاع کریں گے... کام پر حملہ کرو گے ہم تب بھی دفاع کریں گے... اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام پہ حملہ کرو گے... ہم تب بھی دفاع کریں گے... اللہ مجھے بھی توفیق عطاء فرمائے اللہ آپ کو بھی توفیق عطاء فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

عنوان.......... ختم نبوت

بمقام............. جہلم

مشن نبوی اور مشرکین مکہ: 43
جواب ربانی: 44
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد: 45
اپنی حیثیت پہچانو! 47
شہید نبوت اور شہید ختم نبوت: 50
عظیم ماں کے عظیم جملے: 51
گستاخی پیغمبر پر سزائے موت کیوں؟ 52
اہل السنت والجماعت کا عقیدہ ... عصمت انبیاء علیہم السلام : 53
قیادت کے فیصلے: 54
اکابر کے نرم فیصلے کی وجہ: 54
حدیبیہ کا معاہدہ: 56
جذبات کی قربانی : 56
کانگریس سے اتحاد : 57
دفاع خود خدا کرتا ہے .. کیوں ؟: 57
عقیدہ عصمت انبیاء: 58
حبیبِ خدا کے صدقے : 59
ترجمانِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم : 60
زنان مصر اور زلیخا : 61
گستاخ رسول کو معافی نہیں: 62
حلال زادے یا حرام زادے؟: 64

خطبہ مسنونہ:

الحمد للہ وحدہ لاشریک لہ والصلوۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبین وکان اللہ بکل شئی علیما۔
سورۃ احزاب آیت نمبر 40

درود شریف:

اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ إبراھیم و علیٰ آل إبراھیم إنك حمید مجید، اللھم بارك علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ إبراھیم و علیٰ آل إبراھیم إنك حمید مجید۔

جا زندگی! مدینے سے جھونکے ہوا کے لا
شاید کہ حضور ہم سے خفا ہیں ، منا کے لا
کچھ ہم بھی اپنا چہرہ باطن سنوار لیں
ابو بکر سے وہ آئینے عشق و وفا کے لا
دنیا مسلماں پر بہت ہی تنگ ہو گئی
دورِ فاروقی کے وہ نقشے اٹھا کے لا
جن سے محروم کر دیا ہمیں نگاہ نے
عثماں سے زاویے شرم و حیاء کے لا
مغرب میں مارا مارا نہ پھر اے گدائے علم
دروازہ علی سے خیرات جا کے لا

کب یاروں کو تسلیم نہیں کب کوئی عدو انکاری ہے
اس کوہ طلب میں ہم نے بھی دل نذر کیا جاں واری ہے
کچھ اہل ستم کچھ اہل حشم میخانہ گرانے آئے تھے
دہلیز کو چوم کے چھوڑ دیا دیکھا کہ یہ پتھر بھاری ہے
زخموں سے بدن گلزار سہی تم اپنے شکستہ تیر گنو
خود ترکش والے کہہ دیں گے یہ بازی کس نے ہاری ہے

تمہید:

میرے نہایت واجب الاحترام بزرگو! مسلک اہلسنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے غیور نوجوان دوستو اور بھائیو! میں نے آج کی اس نشست میں آپ حضرات کی خدمت میں دو باتیں عرض کرنی ہیں... اور دونوں باتیں دلائل کے ساتھ پیش کروں گا... حق جل مجدہ مجھے اپنے مسلک اور موقف کو دلائل کے ساتھ بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے... آج جو ہم اس اسٹیڈیم میں جہلم شہر میں رات کے وقت بیٹھے ہیں... میں آپ کی خدمت میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا... آپ حضرات کے علم میں ہو کہ آپ کون ہیں؟ اور مجھے بات سمجھنی چاہیے کہ میں کون ہوں؟ جملہ تو صرف ایک ہو گا... اس جملہ کو سمجھانے کے لئے میں تھوڑی سی تمہید آپ حضرات کی خدمت میں عرض کروں گا... تاکہ مجھے بات سمجھانے میں آسانی ہو۔

مشن نبوی اور مشرکین مکہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حق جل مجدہ نے نرینہ اولاد عطا فرمائی ہے... اور اللہ رب العزت نے پیغمبر کی نرینہ اولاد واپس لی ہے... پیغمبر کی اولاد ابھی بالغ نہیں

ہوئی کہ دنیا سے چلی گئی... تو مشرکین مکہ نے اپنے ماحول کے مطابق گفتگو کرتے ہوئے خاتم الانبیاء کے بارے میں یہ نازیبا جملے کہے تھے... انہوں نے کہا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوری دنیا کے آفاقی انقلاب کی بات کرتا ہے... یہ بین الاقوامی مشن اور پروگرام کی بات کرتا ہے... یہ تو کہہ رہا ہے کہ جو آواز میں نے مکے میں لگائی ہے اس آواز کو میں پوری دنیا تک لے کے جاؤں گا... لیکن اس کا تو ایک بیٹا تھا وہ بھی دنیا سے چلا گیا ہے... اس کی آواز کو لے جانے والا کون ہوگا؟ مشرکین مکہ اپنے رواج کی بات کر رہے تھے... کہ جب باپ کوئی بات لے کر نکلتا ہے تو وارث اس کی اولاد ہوتی ہے... جو اس کے مشن کو آگے پہنچایا کرتی ہے... جب اس کی اولاد ہی نہیں رہی... اس کے مشن کو لے کر جانے والا کون ہوگا؟ انہوں نے دو باتیں کہی تھیں... ایک ان کا دعویٰ یہ تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد بالغ نہیں ہوئی... اور دنیا سے چلی گئی ہے... ان کا پہلا دعویٰ یہ تھا کہ اب اس کے مشن کو آگے لے جانے والا کوئی نہیں ہوگا۔

جو بات مشرکین مکہ نے ٹھیک کی ہے... خدا نے اس کی تائید فرمائی ہے... اور جو بات غلط کی ہے خدا نے اس کی تردید فرمائی ہے... ہمارے اسلاف کا موقف یہ ہے جو بات ٹھیک ہو... تائید کرتے ہیں... جو بات غلط ہو تردید کرتے ہیں۔

جواب ربانی:

ان کی بات بجا تھی... اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نرینہ جسمانی اولاد وفات پا گئی خدا نے فرمایا یہ بات تو تم ٹھیک کہتے ہو ”ما کان محمد ابا احد من رجالکم“ کہ میرے پیغمبر کی نرینہ نابالغ اولاد تو فوت ہو گئی ہے... لیکن تم نے جو دوسری بات کہی ہے... کہ اس کا مشن پھیلانے والا کوئی نہیں ہوگا... یہ تم نے جھوٹ

بولا ہے ولٰکن رسول اللہ دیکھو... میرے پیغمبر کا مقام کیا ہے... میرا محمد محمد بن عبد اللہ ہی نہیں ہے... میرا محمد... محمد رسول اللہ بھی ہے... ایک دنیا میں اولاد جسم سے چلتی ہے... ایک دنیا میں اولاد ایمان سے چلتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد:

ایک دنیا میں اولاد کا باپ وہ ہوتا ہے جسے جسمانی باپ کہتے ہیں... ایک باپ وہ ہوتا ہے جسے روحانی باپ کہتے ہیں... پہلے محمد بن عبد اللہ تھا... تو پھر مسئلہ اس کے بیٹے قاسم کا تھا... لیکن اب یہ محمد بن عبد اللہ کی حیثیت سے بات نہیں کرتا... یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کی حیثیت سے بات کرتا ہے... اب اس کے بیٹے کا نام صرف قاسم ہی نہیں ہے... اس کے بیٹے کا نام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے... اس کے بیٹے کا نام قاسم ہی نہیں ہے... اس کے بیٹے کا نام حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے اس کے بیٹے کا نام محض قاسم ہی نہیں ہے اس کے بیٹے کا نام حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے... اس کے بیٹے کا نام قاسم ہی نہیں ہے... اس کے بیٹے کا نام حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔

جب یہ محمد بن عبد اللہ تھا... تو اولاد کا نام محض قاسم ہے... جب یہ محمد بن عبد اللہ تھا تو اولاد کا نام محض فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے... لیکن جب اس کا نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے تو اولاد کے زاویے بدل گئے ہیں... اگر یہ محمد بن عبد اللہ، بَن کے بات کرتا تو مشن کو لے کر قاسم چلتا... لیکن اب یہ محمد بن عبد اللہ بَن کے بات نہیں کرتا اب تو یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بَن کے بات کرتا ہے... اب اس کے مشن کو لے جانے والا قاسم نہیں صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہو گا... ابراہیم

نہیں فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہو گا۔ عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہوں گے... پھر خدا نے یہاں تک بات ختم نہیں کی لوگ کہہ سکتے تھے... کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی دنیا سے چلے جائیں گے... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی دنیا سے چلے جائیں گئے... حضرت عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی دنیا سے چلے جائیں گے... اب ان کے مشن کو لے کر کون جائے گا... اس کے کام کو آگے کون چلائے گا؟

خدا نے فرمایا ایک رسول ہو تا ہے... ایک آخری رسول ہو تا ہے... حضرت آدم علیہ السلام نبی تھے... ان کے ماننے والے ان کے دَور تک تھے... حضرت ابراہیم علیہ السلام نبی تھے... ان کے ماننے والے ان کے دور تک تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی اور رسول تھے ان کے ماننے والے ان کے دور تک تھے... لیکن میرا پیغمبر محض رسول نہیں ہے یہ تو خاتم الرسل ہے... میرا پیغمبر محض نبی نہیں ہے یہ تو خاتم النبیین ہے... خدا نے فرمایا یہ بات تو تمہاری ٹھیک ہے... کہ میرے پیغمبر کی نرینہ اولاد نہیں ہے... لیکن یہ تو رسول اللہ ہے... جس کی اولاد ایک لاکھ چوبیس ہزار اصحاب پیغمبر ہیں... میرا پیغمبر محض رسول اللہ نہیں ہے... یہ تو خاتم الانبیاء ہے۔

پھر میں یوں کہوں گا... کہ جب صرف رسول کہتے ہیں تو اولاد ایک لاکھ چوبیس ہزار اصحاب پیغمبر بنتی ہے... جب انہیں آخری رسول کہتے ہیں... تو پھر ان کی اولاد میں قیامت تک آنے والا ہر کلمہ گو مسلمان بنتا ہے۔

دلیل:

میری دلیل پہ توجہ کرنا! حضرت آدم سے لے کر حضرت عیسیٰ کو نبی کہتے ہیں میرے پیغمبر کو نبی بھی کہتے ہیں اور آخری نبی بھی کہتے ہیں... بلکہ میں یوں کہوں گا کہ

جب مسئلے کی ضرورت پیش آتی ہے تو نبی دیتا ہے... لیکن جب اصول کی حاجت پیش آتی ہے تو آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیتا ہے... ہمیں بحیثیت نبی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مسائل دیے ہیں... بحیثیت آخری نبی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اصول دیے ہیں... ہمیں مسائل دینے والا نبی ملا ہے... اور ہمیں اصول دینے والا آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملا ہے... ہم مسائل میں بھی کسی کے محتاج نہیں ہیں... اصول میں بھی کسی کے محتاج نہیں ہیں... ہمیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اصول دیتے ہیں بحیثیت آخری نبی ہونے کے۔ مسائل دیتے ہیں بحیثیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کے... اب میں یہ بات بتانے لگا ہوں کہ مجھے کیا کہتے ہیں... تجھے کیا کہتے ہیں... میں اور تو کون ہیں؟

اس تمہید کے بعد میں کہنے لگا ہوں مشرکین مکہ نے کہا تھا کہ ان کی نرینہ اولاد نہیں ہے... خدا نے کہا یہ بات تو تمہاری ٹھیک ہے... لیکن اب یہ محمد بن عبد اللہ نہیں ہے اب یہ محمد رسول اللہ ہے... محمد بن عبد اللہ کی حیثیت اور تھی... لیکن محمد بن عبد اللہ کے بعد جب محمد رسول اللہ کا اعلان ہوتا ہے... حیثیت بدل جاتی ہے... تم ایک بیٹے کی بات کرتے ہو جب یہ رسول اللہ ہے تو ایک لاکھ چوبیس ہزار بیٹے بنے ہیں... صرف رسول اللہ نہیں ہے یہ تو خاتم الرسل ہے... یہ تو خاتم النبیین ہے... قیامت تک آنے والے اس کے روحانی بیٹے ہوں گے... ”وازواجه امهاتهم“ اس پیغمبر کی گیارہ بیویاں ان کی مائیں بن جائیں گی۔

اپنی حیثیت پہچانو!

میری دلیل پر توجہ کرنا! جس کا باپ ایک ہوتا ہے اسے حلالی بیٹا کہتے ہیں۔ جب باپ بدل جائے بیٹا حلالی نہیں حرامی بن جاتا ہے... ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کو آخری نبی مانا ہے ہم نبی کی روحانی اولاد ہیں... اگر اس کے بعد کوئی اور نبی مانیں گے پھر حلال زادے نہیں حرام زادے بن جائیں گے... مجھے کوئی بندہ کہے تیرے والد کا نام کیا ہے... آج تک میں شیر بہادر کہتا رہا... اگلے سال مجھ کوئی پوچھے باپ کا نام کیا ہے میں اگر نام بدل دوں... تو لوگ کہیں گے تو حلال زادہ ہے یا حرام زادہ؟... کل باپ کا نام اور بتا رہا تھا... آج باپ کا نام اور بتا رہا ہے... جب ہمارے باپ کا نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے... ہمیں حلالی بیٹا کہتے ہیں۔

جب بعد میں غلام احمد بھی کہیں گے... تو ہمیں حلالی کوئی نہیں کہے گا... حرامی کہے گا... میں کہتا ہوں قیامت تک آنے والا ہر مسلمان حلالی ہونے پر فخر کرتا ہے... حلالی ہونا کمال ہے حرامی ہونا کمال نہیں عیب ہے... جس نے آخری نبی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مانا ہے وہ حلالی بیٹا ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور نبی مانتا ہے اس کا معنیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور کو باپ مانتا ہے... اسی طرح ازواج مطہرات کے بعد کسی اور کو ماں مانتا ہے... اگر ماں بدل دے اسے بھی حرامی کہتے ہیں... لیکن ماں تو بدلی نہیں جاتی باپ کے بارے میں کہہ دے گا... میرا یہ بھی تھا میرا وہ بھی تھا... ہم حلال زادے ہیں... کیونکہ ہمارا ایک باپ ہے... جسے محمد رسول اللہ کہتے ہیں... نبی کے بدلنے سے نسبت بدل جایا کرتی ہے۔

میں یوں کہوں گا... تم بھی حلال زادے ہو... میں بھی حلال زادہ ہوں کیونکہ ہمارے باپ کا نام ایک ہے... محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے روحانی باپ ہیں۔ اگر نبی کو بدلا ہے حلال زادے نہیں حرام زادے ہیں... اور جو حلال زادہ ہوتا ہے وہ باپ پہ کٹ جاتا ہے... باپ پہ آنچ نہیں آنے دیتا... پھر ہم بھی یہ کہیں گے... اگر نبی پہ

آنچ آنے دیں تو ہمیں بھی حلال زادہ نہیں حرام زادہ کہیں گے... اگر پیغمبر کے دفاع کی جنگ لڑیں گے ہمیں حرام زادہ نہیں حلال زادہ کہیں گے... ہم حلالی بن کے زندہ رہنا چاہتے ہیں... حرامی بن کے زندہ رہنے کو ہم خدا کی قسم موت سمجھتے ہیں... تو میری اور تیری حیثیت ایک حلال زادے کی ہے... نبی کے بعد کسی اور نبی ماننے والے کی حیثیت حرام زادے کی ہے... پھر دنیا بھر کے لوگو تمہاری مرضی ہے... اگر حلال زادہ بن کے رہنا چاہتے ہو... تو قیامت تک ایک نبی ماننا پڑے گا... نبی بدل دو گے حلال زادے کی بجائے حرام زادے بن جاؤ گے۔

یہاں فرق نہیں:

یہی وجہ ہے وہ یورپ والا بدل دے فرق کوئی نہیں پڑتا... اس کے تو نطفے میں شک ہے... لیکن مشرق والا کیوں بدلتا ہے... وہ نبی بدل دے کوئی فرق نہیں پڑتا... وہ تو روزانہ باپ بھی بدلتا ہے... وہ خاوند بھی بدلتی ہے... وہ تو نسلیں بدلتے ہیں... کوئی فرق نہیں پڑتا... لیکن اگر ہم یورپ والے نبی کو مانیں گے تو حرام زادے بن جائیں گے اور اگر مدینہ والے کو آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم مانیں گے تو حلال زادے رہیں گے... میں نے کہا تھا۔ ”ماکان محمد ابااحدمن رجالکم ولکن رسول اللہ خاتم النبیین“

جب پیغمبر رسول ہیں تو ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ حلالی بیٹے نظر آتے ہیں جب یہ آخری رسول ہیں تو قیامت تک پیغمبر کے اربوں بیٹے نظر آتے ہیں... خدا نے کہا مشرکو تم نے کہا تھا قاسم دنیا سے چلا گیا... کوئی فرق نہیں پڑتا... اس کے مشن کو آگے لے جانے والے کبھی جان نبوت پہ دیں گے۔

شہید نبوت اور شہید ختم نبوت:

اس کے مشن کو پھیلانے والے کبھی جان ختم نبوت پہ دیں گے۔ میرے ان جملوں پر غور کرنا... ایک شہید نبوت ہوتا ہے اور ایک شہید ختم نبوت ہوتا ہے۔ نبی بدر میں گئے ہیں تو مشرکین مکہ نے کہا تھا ہم نبی نہیں مانتے... جس نے وہاں جان دی اسے شہید نبوت کہتے ہیں... میرے پیغمبر احد میں گئے ہیں... انہوں نے کہا ہم نبی نہیں مانتے جس نے وہاں جان دی ہے اسے شہید نبوت کہتے ہیں... میرے پیغمبر خیبر میں گئے ہیں... انہوں نے کہا ہم نبی نہیں مانتے... جس نے وہاں جان دی ہے اسے شہید نبوت کہتے ہیں... میرے پیغمبر تبوک میں گئے... انہوں نے کہا ہم نبی نہیں مانتے جس نے وہاں جان دی ہے... اسے شہید نبوت کہتے ہیں۔

ادھر یمامہ میں گئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہم نبی تو مانتے ہیں لیکن آخری نبی نہیں مانتے... جس نے وہاں جان دی ہے اسے شہید ختم نبوت کہتے ہیں... بدر والے شہداء نبوت تھے... احد والے شہداء نبوت تھے... خیبر والے شہداء نبوت تھے... یمامہ کی جنگ لڑنے والے شہداء ختم نبوت تھے... ہم نبوت بھی مانتے ہیں ختم نبوت بھی مانتے ہیں... شہید نبوت بھی ہمارا ہے شہید ختم نبوت بھی ہمارا ہے... شہید نبوت کو حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ شہید ختم نبوت کو سعید رحمہ اللہ کہتے ہیں... ایک حبیب وہ تھا جو یمامہ کے میدان میں گیا ہے مسیلمہ کذاب نے گرفتار کروایا ہے... اس نے کہا مجھے بھی نبی مانو... انہیں بھی مانو... میں تمہیں نہیں کہتا کہ محمد کو نبی نہ مانو... اسے بھی مانو مجھے بھی مانو... حبیب نے کہا نہیں نہیں قرآن نے دو اعلان کیے ہیں۔

قرآن رسول اللہ بھی کہتا ہے... قرآن خاتم النبیین بھی کہتا ہے... میں اسے

نبی بھی مانتا ہوں آخری نبی بھی مانتا ہوں... مسیلمہ کذاب نے کہا... اس کے دائیں ہاتھ کو کاٹ دو... ہاتھ کاٹا گیا... کہا تجھے اب بھی نہیں مانتا... بائیں ہاتھ کو کاٹ دو... کہا اب بھی نہیں مانتا... دائیں پاؤں کو کاٹ دو... کہا اب بھی نہیں مانتا... بائیں پاؤں کو کاٹ دو کہا اب بھی نہیں مانتا... کہا اس کی گردن کاٹ دو... وہ اشارے سے کہتا ہے اب بھی نہیں مانتا... مدینہ میں خبر پہنچی۔

عظیم ماں کے عظیم جملے:

اُم حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے پوچھا میرا بیٹا گیا تھا... بتاؤ میرے بیٹے کا کیا بنا ہے؟ اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا... اس کا دایاں ہاتھ کٹا ہے اس کا بایاں ہاتھ کٹا ہے... دایاں پاؤں کٹا ہے... بایاں پاؤں کٹا ہے... اس کی زبان کٹی ہے۔ ام حبیب نے عجیب تاریخی جملہ کہا تھا... جسے تاریخ نے اپنے سینے میں محفوظ کیا ہے... ام حبیب نے کہ "لھذا الیوم ارضعته" میں نے آج کے دن کے لیے اپنے بیٹے کو دودھ پلا کے جوان کیا تھا۔

میں نے کہا یہ شہید ختم نبوت تھا... جسے حبیب کہتے ہیں... ادھر کراچی میں گولیاں چلی ہیں... حضرت سعید شہید ہوئے ہیں... جسے جلالپوری کہتے ہیں... یہ شہید ختم نبوت تھا... بدر والوں کو شہداء نبوت کہتے ہیں... آج کے لوگوں کو شہداء ختم نبوت کہتے ہیں... بدر والا حفاظت نبوت کی کر رہا تھا... یمامہ والا حفاظت ختم نبوت کی کر رہا تھا...

مسئلہ نبوت کا نہیں ہے... مسئلہ ختم نبوت کا ہے... نبی تو قادیانی بھی مانتا ہے لیکن آخری نبی نہیں مانتا... ہم نبی بھی مانتے ہیں... آخری نبی بھی مانتے ہیں... مسئلہ حلال زادے اور حرام زادے کا ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی ماننا بھی ٹھیک ہے۔

صرف نبی نہیں آخری نبی ماننا ہے... جو آخری نبی مانے اسے حلال زادہ کہتے ہیں... جو اس کے بعد اور نبی مانے اسے حرام زادہ کہتے ہیں۔

ہم جیئں گے تو حلال زادے بن کے جئیں گے... حرام زادے بن کے جینے سے خدا کی قسم مر جانا بہتر ہے۔ میں نے دو باتیں کہنی ہیں... بتا! تو حلال زادہ یا حرام زادہ... ؟(حلال زادہ) بلند آواز سے (حلال زادہ) آخری نبی ماننے والے کو حلال زادہ کہتے ہیں... نبی بدلنے والے کو حرام زادہ کہتے ہیں ارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ ہیں... جو امت کے روحانی باپ ہوتے ہیں... ہم اپنے باپ کے ہوتے ہوئے دوسرے باپ کا انتخاب کیسے کریں... ؟ نمبر دو میں جو بات تجھے سمجھانے لگا ہوں۔

گستاخیِ پیغمبر پر سزائے موت کیوں؟

آج گستاخ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا مسئلہ چلا ہے... کئی لوگ کہتے ہیں گستاخ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تم نے سزائے موت کی بات کیسے کی ہے... میں نے کہا تم نے اس کی حیثیت کو جانا ہی نہیں ہے... کہ وہ کتنا بڑا مجرم ہے... بتدریج انسان کو تین چیزیں ملتی ہیں :

1... انسان کو وجود ملتا ہے۔

2... ایمان ملتا ہے۔

3... اخلاق ملتے ہیں۔

پہلے تجھے اور مجھے وجود ملا ہے پھر ماں کے بطن سے باہر آئے ہیں... پھر ہم کلمہ پڑھ کے مومن بنے ہیں... پھر استاد نے تربیت دی اخلاق سیکھائے... اگر تو پوری روایت پہ روشنی ڈالے گا... تو تجھے دلائل بتائیں گے کہ مجھے اور تجھے وجود ملا... خاتم الانبیاء کے

صدقے میں... اگر ایمان ملا ہے تو خاتم الانبیاء کے صدقے میں... اگر اخلاق ملے تو خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں... وجود ملا ہے اس کی دلیل کیا ہے۔

اہل السنت والجماعت کا عقیدہ ... عصمت انبیاء علیہم السلام:

احادیث میں موجود ہے... حضرت آدم علیہ السلام کے بھولنے کی وجہ سے جب خدا نے یوں کہا ہے آدم تجھے بھول کر بھی یہ جرم نہیں کرنا چاہیے تھا... حضرت آدم نے خدا سے معافی مانگی ہے... میں ایک جملہ کہتا ہوں اہلسنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم معصوم ہیں... نبی سے خدا کبھی بھی گناہ ہونے نہیں دیتا... میں کہتا ہوں یہ جملہ ہم نہیں کہتے کہ نبی گناہ کرتا نہیں... بلکہ خدا نبی سے گناہ ہونے ہی نہیں دیتا گناہ نہ کرنا اور ہے... گناہ سے بچانا اور ہے۔

مثال:

میں مثال دے کے یوں سمجھاتا ہوں۔ جیسے بیٹا ماں کے بدن سے وجود لے کر آتا ہے... یہ چھ ماہ یا ایک سال کا ہے اس کو گرمی سے بھی بچانا ہے... سردی سے بھی بچانا ہے... یہ گرمی سردی سے بچنے کا خود اہتمام نہیں کرتا... کیوں کہ خود آیا جو نہیں... اس کو بچانے کا اہتمام ماں کرتی ہے... کیوں کہ اس نے جنا ہے... اگر یہ خود آجاتا تو گرمی اور سردی سے بچنا اس کے ذمے تھا... یہ آیا نہیں اس کو ماں نے جنا ہے... تو جس ماں نے جنا ہے بچانا بھی اس کے ذمے ہے... نبی اعلان نبوت خود نہیں کرتا خدا اعلان نبوت کرواتا ہے... اگر نبی خود اعلان نبوت کرتا... تو گناہوں سے بچنا خود نبی کے ذمہ تھا... جس خدا نے اعلان نبوت کروایا ہے... اس خدا نے گناہوں سے بچایا ہے... میں اس لئے کہتا ہوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم معصوم ہے۔

قیادت کے فیصلے:

ایک بندہ کہہ رہا تھا مولانا مجھے سمجھ نہیں آتی جس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی ہے... وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تو خاموش بیٹھے ہیں... اور آپ کے پیٹ میں مروڑ اٹھتی ہے... تم احتجاج بھی کرتے ہو... تم جلوس بھی نکالتے ہو... تم خون دینے کی بات بھی کرتے ہو... میں نے کہا ہاں ہاں میں اس لیے خون دینے کی بات کرتا ہوں... کہ میری قیادت نے جو خون دینے کی بات کی ہے... اگر ان کا فیصلہ خون لینے کا ہوتا... ہم خون لینے کی بات کرتے... میں خدا کی قسم اٹھا کے کہتا... ہوں میرا مزاج نہیں ہے میں اسٹیج پر اکابر کے سامنے معذرت کے ساتھ بات کروں... میں تو بات کرتا ہی وہ ہوں جو میرے اکابر کا مزاج ہو... کبھی لوگوں کو غلط فہمی ہوتی ہے... جب ہم یہ بات کہتے ہیں کہ میں اکابر سے معذرت کے ساتھ کہتا ہوں... اس کا معنیٰ یہ تھا کہ میرے اکابر کی وہ سوچ نہیں جو میری ہے... میں نے کہا نہ۔ نہ اگر میں خون کی بات کرتا ہوں... تو میرے اکابر نے خون دیا ہے... اگر میں جیل کی بات کرتا ہوں... میرے اکابر نے جیل کاٹی ہے... ان سے معذرت کیا کرنی انہوں نے تو یہ درس دیا ہے... ان سے معذرت کیا کرنی درس تو یہ دیتا ہے۔

اکابر کے نرم فیصلے کی وجہ:

ہاں ہاں! کبھی یہ منع کرتا ہے کہ جیل کی بات نہیں کرنی قتل کی بات نہیں کرنی اس کی وجہ یہ نہیں کہ یہ ڈر گیا ہے اس کی وجہ تو سمجھا ہی نہیں۔ ارے اللہ نے خود قرآن میں فرمایا: وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ ‘‘

سورة حجرات آيت 7

اے میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علہیم اجمعین میرا نبی جو نرم فیصلے کرتا ہے... اس کی وجہ یہ نہیں کہ العیاذ باللہ کہ میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ڈر جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لیے نرم فیصلے کرتا ہے... اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین کبھی نرم فیصلے کرتا ہے... تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہ ڈر جاتا ہے یہ میری اور تیری کمزوری کی وجہ سے فیصلے نرم کرتا ہے... تو نے سمجھا یہ ڈرا ہے نہ، نہ یہ نہیں ڈرتے... یہ کل بھی نہیں ڈرے تھے... یہ آج بھی نہیں ڈرتے... یہ میرا خیال کرتے ہیں کہ شاید بیچارہ کمزور ہے ہتھکڑی سے ڈر نہ جائے... یہ میرا خیال کرتے ہیں کہ کہیں جیل سے ڈر نہ جائے... یہ میرا خیال کرتے ہیں اپنا خیال تو کبھی نہیں کرتے... میں بات اس لیے سمجھا رہا ہوں کہ تیرے ذہن میں کبھی غلط بات نہ آئے... بات یہ کہہ رہا تھا کہ میری قیادت کا فیصلہ ہے کہ ابھی جان دینی ہے... اگر قیادت کا فیصلہ ہو کہ جان لینی ہے ہم جان لینے سے بھی دریغ نہیں کرتے... لیکن ہمارے ذمہ پالیسی نہیں ہے ہمارے ذمہ فیصلے نہیں ہیں... میری حیثیت مبلغ اور خطیب کی ہے... ہمارے ذمہ موقف کو بیان کرنا ہے۔ فیصلہ تو قیادت نے کرنا ہے۔

میں بارہا یہ اسٹیج پہ کہتا ہوں کہ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسٹیج پہ بیان کیا جائے گا... کب جان دینی ہے فیصلہ انہوں نے کرنا ہے... کب جان لینی ہے فیصلہ انہوں نے کرنا ہے... احتجاج کی بات کریں گے ہم احتجاج کی بات کریں گے... یہ روڈ بلاک کی بات کریں گے ہم روڈ بلاک کی بات کریں گے... یہ جان دینے کی بات کریں گے ہم جان دینے کی بات کریں گے... یہ جان لینے کی بات کریں گے ہم جان لینے کی بات کریں گے۔

میرے دوستو! اب آپ بتاؤ ہماری حیثیت قیادت کی ہے یا کارکن کی... ؟ (کارکن کی) بھائی قیادت ایک ہوتی ہے... کارکن ہزاروں ہوتے ہیں... ہر اسٹیج کا بندہ قائد بن جائے گا ان کو قیادت کون کہے گا... میں کہتا ہوں ہمارے ذمے فیصلے کرنے نہیں فیصلے ماننے ہیں... فیصلے کرنا ان کا کام ہے... فیصلہ ماننا ہمارا کام ہے۔ کبھی فیصلہ سمجھ نہیں آتا تب بھی ماننا پڑتا ہے۔

حدیبیہ کا معاہدہ:

حدیبیہ کے موقع پر کون نہیں جانتا ادھر مکہ والے آئے تھے... انہوں نے کہا جی معاہدہ کرنے لگے ہیں... یہ معاہدہ ہوا عروہ بن مسعود ثقفی کے درمیان... عروہ نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیسی بات کرتے ہو معاذاللہ یہی تو جھگڑا ہے... کہ ہم محمد رسول اللہ نہیں مانتے مان لیتے تو جھگڑا کون سا تھا... محمد بن عبد اللہ لکھو... حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا علی! تو لکھ دے... فرمایا... یارسول اللہ میں نہیں لکھ سکتا... محمد رسول اللہ کو کاٹنا کتنا مشکل کام تھا... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی بتا کہاں لکھا ہے میں کاٹ دیتا ہوں... محمد بن عبد اللہ لکھ دے... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہیں چاہتے تھے فیصلہ تب بھی مانا۔

جذبات کی قربانی:

میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارے واپس جانا ہے... ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا یہ کیسے جائیں گے... حضرت ام سلمہ نے پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کوئی پریشانی ہے آج آپ کے چہرہ مبارک پہ ملال ہے... فرمایا یہ چودہ سو میرے جانثار ہیں مدینے سے چل کے آئے ہیں... احرام باندھا ہے... یہ جذبات میں ہیں واپس

کیسے جائیں گے... ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عجیب ترکیب فرمائی، عرض کیا یارسول اللہ ان کو کہنے کی ضرورت نہیں ہے... آپ باہر تشریف لے جائیں اور حلق کروادیں... یہ تو آپ پہ جان دینے والے ہیں... صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم جذبات میں تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر جذبات قربان کر دیے ارے کارکن کا کام اپنے فیصلے قیادت کو دینا نہیں... قیادت کے فیصلے ماننا ہے آج میں اور آپ یہ بات طے کرلیں جو فیصلہ قیادت دے گی ہم اس کو ضرور مان کے جائیں گے۔

کانگریس سے اتحاد:

کن کو ساتھ ملانا ہے کن کو الگ کرنا ہے... یہ میرا اور آپ کا کام نہیں ہے۔ اور ایک بات کان کھول کے سن لو... کسی کے گھر جانا یہ اور بات ہے... اور کسی کا گھر آ جانا یہ اور بات ہے... میرے اکابر نے کانگرس کے دور میں اتحاد کانگرس سے کیا تھا... لیکن ان کے پاس گئے نہیں تھے... وہ آئے تھے... ان کا آنا اور ہے... میں صرف یہ کہتا ہوں ہر بات پہ الزام نہ دو... مجھے کبھی تعجب ہوتا ہے کبھی ان پہ الزام... کبھی مولانا اللہ وسایا دامت برکاتہم پہ الزام... میں نے کہا بھائی الزام کس بات کا ہے... جب قیادت مان لیا ہے تنقید کرنا چھوڑ دو... اگر تنقید کرنی ہے پھر قیادت ماننی چھوڑ دو... اللہ مجھے اور آپ کو بات سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دفاع خود خدا کرتا ہے .. کیوں؟:

کسی نے کہا مولانا تم عجیب لوگ ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے گالی دی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو خوش بیٹھے ہیں... تمہیں غصہ آرہا ہے... میں نے کہا نہ یار تو بات سمجھا ہی نہیں... ابھی میں جہلم اسٹیج پہ کھڑا ہوں... ابھی کوئی یہاں بندہ کھڑا ہو کے

مجھے گالی دے... میں تو برداشت کر جاؤں گا... میں تو تسلی سے سنتا رہوں گا... جوش ان کو آئے گا... لوگ ان سے پوچھیں گے مولانا عبد الحق خان بشیر قبلہ صاحب... اس کو تو غصہ نہیں آتا تمہیں کیوں آتا ہے... تو مولانا فوراً فرمائیں گے بھائی الیاس گھمن خود نہیں آیا میں نے بلایا ہے... اس کی توہین میری توہین ہے... میں بھی یہ بات کہتا ہوں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اعلان نبوت خود نہیں کرتا... رب کرواتا ہے... جب پیغمبر کی توہین ہوتی ہے نبی خاموش رہتا ہے... تو خدا جواب دیتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے اعلان کیا نہیں ہے اعلان کروایا ہے... اگر نبی کی توہین پہ خدا بھی نہ بولا تو پھر تیری بات ٹھیک ہے... جس خدا نے نبی سے اعلان کروایا ہے اس خدا نے جواب بھی دیا ہے... اور ہم نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مانا ہے... تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع بھی کرنا ہے... نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام لگے گا جواب دینا ہمارا ایمان ہے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض لگے گا... تو جواب دینا میرا اور تیرا ایمان ہے... میں بات یہ سمجھا رہا تھا۔

عقیدہ عصمت انبیاء:

حضرت آدم سے کہ نبی معصوم ہیں... آدم نبی تھے پیغمبر سے گناہ نہیں ہوتا لیکن نبی بھول گئے ہیں... بھول کر کھائیں تو روزہ نہیں ٹوٹتا... بھول کر پی لیں تب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا... ہمارا عقیدہ تو یہی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام بھول گئے تھے... اور بھول کر کام کرنے کو گناہ نہیں کہتے... پھر آپ کے ذہن میں سوال تو آنا چاہیے... کہ حضرت آدم جب بھول گئے تھے تو خدا نے ڈانٹا کیوں ہے... ربنا ظلمنا دعائیں کیوں مانگی ہیں چالیس سال تک روتے کیوں رہے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہو گا... امتی کا بھول

جانا اور ہے... نبی کا بھول جانا اور ہے۔ آدمی بھول کر کھا پی لے تو روزہ نہیں ٹوٹتا... اگر بھول کر نماز میں بات کرے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے... میں کہتا ہوں نبی کا بھول جانا یوں ہے کہ جیسے نمازی نماز میں بھول کر بات کرلیتا ہے... اور امتی کا بھول جانا یوں ہے کہ جیسے روزہ دار بھول کر کھا پی لیتا ہے۔ روزے میں بھولے تو مسئلہ اور ہے... اور نماز میں بھولے تو مسئلہ اور ہے۔

حبیبِ خدا کے صدقے:

حضرت آدم علیہ السلام بھولے تھے تو خدا نے تنبیہ کی ہے... اور آدم علیہ السلام نے دعا مانگی ہے ایک کا تذکرہ قرآن میں ہے... ایک کا حدیث میں ہے... حضرت آدم علیہ السلام نے دعا مانگی ”یارب اسألك بحق محمد لما غفرت لی“ اللہ تجھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ دے کے دعا مانگتا ہوں مجھے معاف کر دے... اللہ نے فرمایا آدم تجھے کیسے پتا چلا کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا ہے...

حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا تھا ”لما خلقتنی بیدك“ جب آپ نے مجھے پیدا فرمایا ”فنفخت فیی من روحك“ میرے بدن میں روح ڈالی ہے ”رفعت راسی“ میں نے سر اٹھا کے دیکھا... تیرے عرش پہ لکھا ہوا تھا ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ میں نے یقین کرلیا کہ پوری کائنات میں تجھے سب سے زیادہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم محبوب ہیں۔

اللہ رب العزت نے فرمایا ”صدقت یاآدم“ آدم تو نے بالکل ٹھیک کہا ہے تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ دے کر مجھ سے معافی مانگی ”قد غفرت لك“ تحقیق میں نے تجھے معاف کر دیا...

آگے حدیث کے الفاظ یہ ہیں ”لولا محمد لما خلقتك“ کہ آدم میں نے اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا نہ کرنا ہوتا تو میں تجھے وجود ہی نہ دیتا۔

مستدرک حاکم ج3 ص216

میں یہ دلیل دے رہا تھا مجھے اور تجھے وجود ملا ہے حضرت آدم علیہ السلام کی وجہ سے حضرت آدم کو وجود ملا ہے... ہمارے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے... ہمیں جو وجود ملتا ہے وہ بھی نبی کی وجہ سے... ہمیں جو ایمان ملتا ہے... وہ بھی نبی کی وجہ سے ملتا ہے۔

ترجمانِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم:

وہ اس طرح کہ میرے اور تیرے ایمان کی بات نہیں ہے... حضرت آدم سے لے کر حضرت عیسیٰ تک کے ایمان کی بات ہے... قرآن کریم میں ہے ”واذ اخذ ربك من بنی آدم من ظهورهم“ اللہ نے حضرت آدم کی پشت سے ان کی اولاد کو نکال کے پوچھا ہے ”الست بربکم“ بتاؤ میں تمہارا خدا ہوں یا نہیں... حکیم الاسلام قاری محمد طیب نوراللہ مرقدہ نے لکھا ہے... سارے انبیاء علیہم السلام بھی خاموش تھے... سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بولے ہیں... خدا تو ہی ہمارا رب ہے... پیغمبر کے بولنے کی وجہ سے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء بولے ہیں... نبی کے بولنے کی وجہ سے ساری امتیں بولی ہیں۔

خطبات حکیم الاسلام

پھر میں یوں کہوں گا... انبیاء کو جو وجود ملا ہے میرے پیغمبر کی وجہ سے ملا ہے اگر ایمان ملا ہے میں امت کی بات نہیں کرتا میں تو انبیاء کی بات کرتا ہوں... حضرات

انبیاء کو بھی اخلاق ملتے ہیں... تو ہمارے پیغمبر کی وجہ سے ملتے ہیں اس کی دلیل یہ ہے۔

زنانِ مصر اور زلیخا:

حضرت یوسف علیہ السلام پر جب زلیخا فریفتہ ہوئی تو مصر کی عورتوں نے طعنہ دیا کہ زلیخا تجھے کیا ہوگیا؟ تو غلام پر فریفتہ ہوگئی ہے... زلیخا نے کہا تھا تم نے غلام کو دیکھا ہی نہیں... ایک بار غلام کو دیکھو تو سہی... اس نے محل میں دسترخوان سجایا... اور اوپر چھریاں اور پھل رکھ دیے... حضرت یوسف علیہ السلام کو بلایا گیا... جب مصر کی عورتوں نے حضرت یوسف کو دیکھا... قرآن کہتا ہے "وقطعن ایدیہن" انہوں نے اپنی انگلیاں کاٹ ڈالیں۔ امی عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

لواحی زلیخا لو راین جبینہ ... لاثرن بالقطع القلوب علی الایدی

روح المعانی جز 13ص 77

جنہوں نے حضرت یوسف کو دیکھا انگلیاں کاٹ ڈالیں اگر میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیتیں دل کاٹ لیتیں... حضرت امی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیوں فرمایا...؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ میرے پیغمبر سے حسن نکلا ہے... اور حضرت یوسف کو ملا ہے میرے پیغمبر کو مرکز حسن کہتے ہیں... حضرت یوسف کو شاخ حسن کہتے ہیں... میرے پیغمبر سے اخلاق نکلتے ہیں... وہ مرکز اخلاق ہیں انبیاء کو ملتے ہیں... وہ شاخ اخلاق ہیں آپ کے بدن میں دل کو مرکز بدن کہتے ہیں... اور ہاتھ کو شاخ بدن کہتے ہیں۔

امی عائشہ نے سمجھایا کہ جس نے شاخ حسن کو دیکھا ہے... اس نے شاخ بدن کو کاٹا ہے... اگر مرکز حسن کو دیکھ لیتی تو مرکز بدن کو کاٹ ڈالتیں... اس دلیل کے بعد میں یہ کہنا چاہوں گا... جو میرے پیغمبر کی توہین کرتا ہے وجود پیغمبر کی وجہ سے ملا ہے

اس کے وجود کو زندہ رہنے کا حق حاصل نہیں... جو میرے پیغمبر کی توہین کرتا ہے ایمان جس کی وجہ سے ملا ہے... تو اس پر کفر کا فتویٰ نہ لگائیں تو بتاؤ کون سا لگے گا۔ جو پیغمبر کی توہین کرنے والا ہے وہ وجود سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے... ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے... اخلاق سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ اسے زندہ رہنے کا بھی حق نہیں ہے... ایمان کا بھی حق نہیں ہے لوگ کہتے ہیں اگر وہ توبہ کرے تو معاف کر دینا چاہیے... میں نے کہا بالکل نہیں گستاخ پیغمبر توبہ بھی کرے معافی تب بھی نہیں ہے... عدالت تب بھی اسے سزائے موت دے گی... میں بات قتل کی نہیں کرتا... عدالتی سزائے موت کی کرتا ہوں ... یہ میرے اکابر کا فیصلہ ہے عدالت سزائے موت نہیں دے گی تو عام مسلمان قتل کرے گا... ملک کا امن برباد ہو گا ہم کہتے ہیں امن بھی رہ جائے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ناموس بھی رہ جائے۔

گستاخ رسول کو معافی نہیں:

اگرچہ معافی مانگ بھی لے تب بھی معافی نہیں ہو گی... پھر بھی قتل کیا جائے گا مجھ سے کسی نے سوال کیا... مولانا ہمیں بات سمجھ نہیں آئی کہ ایک بندہ زنا کر کے توبہ کرے معافی مل جاتی ہے... خدا کو گالی دے کر توبہ کرے معافی پھر بھی مل جاتی ہے... تو پھر پیغمبر کی توہین کرنے والا توبہ کرے تو معافی کیوں نہیں ملتی...؟ میں نے کہا اگر کسی بندے نے کسی کو قتل کیا... اس نے دو جرم کیے نمبر ایک خدا نے منع کیا تھا ناحق قتل نہ کرنا اس نے قتل کر کے خدا کے حکم کو توڑا ہے... اس نے جب بندے کی جان لی ہے تو اس کے حق کو ضائع کیا ہے... اب اس کے ذمہ دو چیزیں آ گئیں۔

1... بندے کو قتل کرنے کی وجہ سے دنیا میں قصاصاً قتل کیا جائے گا۔

2... خدا کے حکم کو توڑا ہے اس لئے جہنم میں جائے گا۔

اب اس نے ایک معافی خدا سے مانگی ہے... اور ایک معافی ورثاء سے اگر ورثا معاف کر دیں یہ قصاص میں بچ جائے گا... اگر توبہ کرے گا تو جہنم سے بچ جائے گا اور اگر ورثا معاف کر دیں تو یہ توبہ نہیں کرتا... قصاص میں تو بچ جائے گا لیکن جہنم میں تو تب بھی جائے گا... جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دیتا ہے تو جرم دو کرتا ہے

1... خدا کے حکم کو توڑتا ہے۔

2... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتا ہے۔

خدا تو اب بھی ہے... اگر خدا سے معافی مانگے گا خدا تو شاید معاف کر دے گا جہنم سے نکال دیں... لیکن جس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے... وہ تو دنیا سے جا چکے ہیں... اب یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے معافی مانگے گا کیسے؟ اور پتا چلے گا کیسے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف فرما دیا ہے... ارے جس کی توہین کی ہے معاف تو وہ کرے گا... پھر ہی معاف ہو گا۔

ہماری توہین تو نہیں کی کہ ہم معاف کر دیں... توہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے... ہمارے معاف کرنے سے معاف نہیں ہوتی... اس کو قصاص میں توہین کی وجہ سے قتل کیا جائے گا... ہاں جب میدان محشر میں آئے گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں گے تو معاف فرما دیں گے اگر نبی نہ چاہیں تو بالکل معاف نہیں کریں گے... لیکن مجھے اور تجھے تو معاف کرنے کا حق حاصل ہی نہیں ہے... ہم کون ہوتے ہیں معاف کرنے والے اس لئے گستاخ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا ہے... یہ توبہ کرے گا تب بھی اس کو قتل کیا جائے گا اگر تہہ دل سے توبہ کرتا ہے تو معاملہ اس کا اور اس کے خدا کا ہے۔

حلال زادے یا حرام زادے؟:

1... میں اور آپ حلال زادے ہیں... ہم نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانا ہے نبی بدلنے کا معنی حلال زادے نہیں... حرام زادے ہے۔

2... جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتا ہے... اس کا وجود بھی نہیں رہتا... ایمان بھی نہیں رہتا... اخلاق بھی نہیں رہتے۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کی سزا سزائے موت ہے... اگر توبہ کرلے تب بھی عدالت کو چاہیے کہ اسے سزائے موت دے کے عبرت کا نشان بنا دے۔ کہ آئندہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے کی کوئی جرأت نہ کرے... حق جل مجدہ مجھے اور آپ کو قبول فرمائے... میں آخر میں یہی گزارش کروں گا کہ ہم طے کرلیں کہ ختم نبوت کے مسئلہ میں ہم نے کارکن بَن کے رہنا ہے... قائدین بَن کے نہیں رہنا... پالیسیاں قائدین کی ہوں گی... عمل ہم کریں گے... فیصلے قائدین کے ہوں گے عمل ہم کریں گے... فیصلے قائدین کے ہوں گے... مانیں گے ہم... فیصلہ پسند آئے تو بھی مان لیں نہ پسند آئے تو بھی مان لیں... ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسئلہ میں پوری امت ایک ہے... اللہ رب العزت مجھے اور آپ کو بھی توفیق عطا فرمائے۔

وما علینا الا البلاغ

عنوان ....شانِ صدیق اکبر

بمقام............ لاہور

انعام یافتہ طبقات : 70
علم اور عمل: 71
نبی و صدیق: 71
مقام شہادت اور مقام ولایت : 72
صحابہ جامع الصفات تھے : 72
جامع اوصاف صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ : 73
آپ صلی اللہ علیہ وسلم ”قاسم“ ہیں: 74
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بطور روحانی طبیب : 75
عصمت الانبیاء پر عقلی دلیل: 75
اوصاف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ : 76
عنایات ربی اور تقسیم نبوی : 77
مطالبہ صدیق بوجہ محبت: 78
سارے صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہیں : 80
حدیث پر اشکال کا جواب: 81
شہادت کی صورتیں : 82
شہید تو دونوں تھے : 84
علم کسے کہتے ہیں ؟ 85
امام بخاری رحمہ اللہ کی دینی غیرت: 85
حضرت عبد اللہ بن مبارک کی دینی غیرت : 87
شاگرد ابو حنفیہ کا کلام: 89

خطبہ مسنونہ:

الحمد لله! الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيأت اعمالنا من يهده الله فلا مضلل له ومن يضلل فلا هادى له ونشهد ان لااله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله۔

امابعد: فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ۔

سورة النساء آيت 69

عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اصحابى كالنجوم بايهم اقتديتم اهتديتم

مشكاة المصابيح جز 3ص 310

عن عبد الله بن بريدة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من أحد من أصحابي يموت بأرض إلا بعث قائدا ونورا لهم يوم القيامة

مشكاة المصابيح جز 3 ص 309

عن أبي الدرداء قال قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سلك طريقا يطلب فيه علما سلك الله به طريقا إلى الجنة وإن الملائكة لتضع أجنحتها لطالب رضا بما يصنع وإنه ليستغفر له دواب البر حتى الحيتان فى البحر وإن فضل العالم على العابد كفضل القمر ليلة البدر على الكواكب وإن العلماء ورثة الأنبياء وإن الأنبياء لم يدعوا دينارا ولا درهما ولكن ورثوا العلم فمن أخذ به فقد أخذ بحظ وافر۔

شعب الايمان بيہقى جز 2 ص 263

یارب صل وسلم دائما ابدا
علیٰ حبیبك خیر الخلق کلهم
هو الحبیب الذی ترجی شفاعته
لکل هول من الاهوال مقتحم

درود شریف:

اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ إبراھیم و علیٰ آل إبراھیم إنك حمید مجید ، اللھم بارك علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ إبراھیم و علیٰ آل إبراھیم إنك حمید مجید

اشعار :

وہ درویش دربار شاہ رسولاں
وہ تصویر ایقان صدیق اکبر
گلستان آقا نے سینچا ہے دین کا
بہار گلستان صدیق اکبر
رسالت کی راہوں کا معصوم ساتھی
محمد کا ارمان صدیق اکبر
محمد تو سلطان ہیں انبیاء کے
صحابہ کا سلطان صدیق اکبر
کب یاروں کو تسلیم نہیں کب کوئی عدو ، انکاری ہے
اس کوہ طلب میں ہم نے بھی دل و نظر کیا جاں واری ہے

کچھ اہل ستم کچھ اہل حشم میخانہ گرانے آئے تھے
دہلیز کو چوم کے چھوڑ دیا دیکھا کہ یہ پتھر بھاری ہے
زخموں سے بدن گلزار سہی تم اپنے شکستہ تیر گنو
خود ترکش والے کہہ دیں گے یہ بازی کس نے ہاری ہے

تمہید:

میرے واجب الاحترام! معزز علماء کرام! اور طالب علم ساتھیو! آج انجمن اصلاح البیان کے زیر اہتمام آپ حضرات علمائے کرام کے خطابات کو سننے کے لیے حاضر ہوئے ہیں... میں بھی اپنے ساتھیوں کی خواہش پر چند ایک معروضات عرض کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں... آپ حضرات میں سے بہت سے لوگ ایسے ہیں ممکن ہے... جو مجھے پہلی بار سن رہے ہوں یا دیکھ رہے ہوں... اس لیے میں آپ کے مزاج سے واقف نہیں ہوں اور آپ میرے مزاج سے واقف نہیں... جب تک آدمی کو کسی کے مزاج سے واقفیت نہ ہو... عموماً اس کی علمی موشگافیوں پر بھی انسان کو ہنسی محسوس ہوتی ہے... لیکن کسی کے مزاج سے واقفیت ہو اور تعلق اور محبت ہو تو... پھر اس کے بے ہودہ لطائف پر بھی... لوگ عش عش کرتے ہیں... اور اپنا سر دھنتے ہیں... واقفیت نہ ہو تو بہت سی باتیں عجیب لگتی ہیں... میری ایک عادت ہے کہ... میں تفصیلی اور لمبا بیان نہیں کرتا۔ مختصر کرتا ہوں... اپنے موضوع پہ عرض کرتا ہوں... میں کوشش کرتا ہوں کہ... اپنے مختصر وقت میں بات موضوع سے ادھر ادھر ہٹنے نہ پائے... مجھے جو میرے ساتھیوں نے حکم دیا... اس میں:

☆... ایک تو یہ تھا اصلاح البیان کے حوالے سے میں گزارش کروں۔

☆... دوسرا یہ تھا کہ مقام صحابہ پہ گفتگو کروں۔

☆... تیسرا یہ تھا کہ خلافت صدیق اکبر کو بیان کروں۔

☆... چوتھا یہ تھا کہ طلباء کی ذمہ داریاں عرض کروں۔

آپ حضرات خود انصاف کے ساتھ ارشاد فرمائیں... اگر میں ان چار موضوعات پہ بولنا شروع کروں... تو کتنا وقت چاہیے ؟ میں مختصر وقت میں سمیٹنا چاہوں... تب بھی نہیں سمیٹ سکتا... میں نے اپنے عنوان کے مطابق ایک آیت پڑھی... اور تین حدیثیں تلاوت کی ہیں... ممکن ہے میری اس آیت سے آپ میں سے اکثر لوگوں کو... موضوع کی مناسبت سمجھ نہیں آئی ہو گی... کہ ہم نے کہا: مقام صحابہ بیان کر !... اس نے آیت کون سی انتخاب کی ؟ ہم نے کہا خلافت صدیق اکبر بیان کر ! اس نے آیت کون سی انتخاب کی ؟ اس آیت کو نہ ہم نے مقام صحابہ کے عنوان سے سنا... نہ ہی ہم نے اس آیت کو... کبھی طلباء کی ذمہ داریوں کے حوالے سے پڑھا۔

نہیں میرے دوستو! اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں... ان چاروں موضوعات کو بیان کیا... میرے اللہ نے توفیق عطاء فرمائی تو... میں تھوڑے سے وقت میں اپنے موضوع پر... گفتگو کر کے بات ختم کر دوں گا... اللہ مجھے حق اور سچ کہنے کی توفیق عطاء فرمائے... اللہ ہمیں صحیح معنوں میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا وارث بنائے... اور جو نبوت کے وارث ہیں... اللہ ہمیں ان کی فہرست میں شامل فرمالے... اور اللہ ہمیں اس وراثت کا حق ادا کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین)

انعام یافتہ طبقات:

اللہ رب العزت نے اس آیت میں ارشاد فرمایا: "من یطع اللہ ورسولہ" جو

انسان... اللہ اور اللہ کے پیغمبر کی... اطاعت کرتا ہے "**فاولٓئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهدآء والصالحين**۔" اللہ تعالیٰ اس کا حشر ان لوگو ں کے ساتھ فرمائیں گے جو انبیاء تھے... ان لوگوں کے ساتھ حشر فرمائیں گے جو صدیقین تھے... اللہ ان کے ساتھ حشر فرمائے گا جو شہداء تھے اور جو صالحین تھے... اللہ تعالیٰ نے ان چار طبقوں کا ذکر کیا ہے۔

1... نبی 2... صدیق 3... شہید 4... صالح

اگر چہ تذکرہ چار طبقات کا ہے لیکن در حقیقت اللہ نے اس آیت میں دو چیزیں بیان کی ہیں۔

علم اور عمل:

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے بھی انبیائے کرام علیہم السلام ایک لاکھ چوبیس ہزار یا ایک لاکھ چوالیس ہزار آئے۔ تمام انبیاء بنیادی طور پر دو چیزیں لے کر آئے۔

1... پیغمبر علم لاتا ہے۔

2... پیغمبر عمل اور اخلاق لاتا ہے۔

اللہ نے ان دونوں چیزوں کو اس آیت میں بیان کیا... اگر چہ تذکرہ چار کا کیا... لیکن در حقیقت دو ہیں... کیوں؟

نبی و صدیق:

نبی اور صدیق میں اللہ نے تذکرہ علوم نبوت کا کیا... اس لیے کہ نبی علم کو لاتا ہے نبی علم میں اصل ہوتا ہے... صدیق فرع اور تابع ہوتا ہے... اس طرح اعمال جو

پیغمبر دے کر جاتا ہے... شہید اس میں اصل ہوتا ہے اور عام ولی اور صالح... اس کے تابع اور فرع ہوتے ہیں پیغمبر علم کو لاتا ہے... صدیق اس کی تصدیق کرتا ہے۔ قرآن کریم نے کہا: ”وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ“

سورۃ زمر آیت نمبر 33

جو صداقت کو لے کر آیا وہ بھی متقی ہے... جس نے تصدیق کی وہ بھی متقی ہے... پیغمبر علم کو لانے والے... صدیق اس کی تصدیق کرنے والے... ایک علم میں اصل ہے... ایک علم میں فرع اور تابع ہے۔

مقامِ شہادت اور مقامِ ولایت :

اس طرح پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو اعمال دے کر جاتا ہے... شہید اس میں اصل ہوتا ہے... اور ولی عام یعنی وہ ولی جس کو... شہادت کا مرتبہ نہیں ملتا... وہ ولی فرع اور تابع ہوتا ہے... کیوں؟ اس لیے کہ اعمال نبوت میں... شہید اپنی جان کی قربانی دیتا ہے... اور ولی اپنی خواہش کی قربانی دیتا ہے... خواہش قربان کرنی آسان ہے جان قربان کرنی مشکل ہے... جس نے مشکل زیادہ برداشت کی اللہ نے اسے بطور اصل کے ذکر کیا... اور جس نے قربانی کم دی ہے اللہ نے بطور فرع کے ذکر کیا... اللہ نے اعمال اور علوم کا ذکر اس آیت میں فرمایا... اب آگے چلیے! میں تھوڑی سی بات کرتا ہوں... اللہ نے فرمایا پہلے نبی ہے اور وہ علوم میں اصل ہے... صدیق اس کا تابع اور فرع ہے... شہید اعمال میں اصل ہے... ولی اس کا فرع اور تابع ہے۔

صحابہ جامع الصفات تھے:

لیکن اگر آپ صحابہ کی زندگی پر غور کریں نبی کو ایک طرف رکھ دیں... اللہ

کی قسم ایک لاکھ چوبیس ہزار... یا ایک لاکھ چوالیس ہزار اصحاب رسول... یہ سارے صدیق بھی تھے... صحابہ سارے شہید بھی تھے... صحابہ صالح بھی تھے... کوئی ایسا صحابی نہیں ہے جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہو... اور صدیق نہ ہو... کیوں؟ صدیق کا معنی یہ ہے کہ انسان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی دے... بن دیکھے تصدیق کرے... غیب پہ ایمان لائے... لوگ تکذیب کریں وہ تائید کرے... کوئی ایسا صحابی نہیں ہے جس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق نہ کی ہو... سارے صحابہ کرام صدیق تھے... لیکن آپ یقیناً کہیں گے ہم نے تو... ابو بکر کو صدیق سنا ہے... عمر کو کبھی کسی نے صدیق نہیں کہا... عثمان کو کسی نے صدیق نہیں کہا... علی المرتضی کو صدیق نہیں کہا۔

میرے طالب علم ساتھیو! اس کی وجہ یہ ہے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدیق بھی تھے... ابو بکر شجاع بھی تھے... ابو بکر سخی بھی تھے... ابو بکر عالم بھی تھے... اور اگر میں اس پر دلائل دوں اسی پہ وقت گزر جائے گا۔

جامع اوصاف صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

میں اللہ کی قسم اٹھا کے ایک دعویٰ کرنا چاہتا ہوں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے صحابہ میں... سب سے بڑے عالم ابو بکر صدیق تھے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سب سے زیادہ سخی ابو بکر صدیق تھے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سب سے زیادہ شجاع... اور بہادر ابو بکر صدیق تھے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سارے اوصاف کے جامع صدیق تھے... لیکن ہوا ایسے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے صحابہ کو اللہ نے سارے اوصاف دیے... کوئی ایسا صحابی نہیں ہے جو صدیق نہ ہو... سخی نہ ہو... عادل نہ ہو... بہادر نہ ہو... کیوں؟ حضور صلی اللہ علیہ

وسلم اوصاف کو لے کر آئے تھے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اوصاف صحابہ میں تقسیم کیے۔ اٹھایئے بخاری! اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **انما انا قاسم واللہ یعطی**

بخاری ج 1 ص 16

آپ صلی اللہ علیہ وسلم "قاسم" ہیں:

اللہ دیتا ہے؛ میں تقسیم کرتا ہوں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو رب نے کیا چیز دی تھی؟ جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کرنے کے لیے آئے... اگر کہو اللہ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اولاد دینے کی توفیق دی... تو حضور کے اپنے گھر میں... بعض ازواج سے اولاد نہیں تھی... اگر آپ کہ دو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ رزق دینا تھا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے گھر میں فقر اور فاقے کاٹتے رہے... اگر کہ دو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس لیے آئے تھے کہ لوگ مصائب وآلام میں مبتلا نہ ہوں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تو خود مشکلات جھیلتے رہے ہیں... بلکہ صحابی رسول نے عرض کیا... حضور! مجھے محبت ہے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کہتے ہو؟ کہا: مجھے محبت ہے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... اگر مجھ سے محبت کرتے ہو... تو پھر مصائب کے لیے تیار ہو جاؤ... جو مجھ سے محبت کرے گا اس پر مصائب اس طرح آئیں گے... جیسے اونچی جگہ سے نیچے پانی گرتا ہے... معلوم ہوا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دنیاوی مصائب کو دور کرنے کے لیے نہیں آئے۔

میرے دوستو! پھر تم بتاؤ وہ کون سی نعمت تھی... جو اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں... "**انما انا قاسم واللہ یعطی**" اللہ دیتا ہے میں تقسیم کرتا ہوں۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بطور روحانی طبیب :

مجھے کہنے دیجیے! انسان دنیا میں آیا روح کو بھی لے کر آیا... جسم کو بھی لے کر آیا... اللہ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو روحانیت کے اسباب دیے... روحانیت کے لیے مقویات دی ہیں... جسم کے لیے... جسم کی پرورش کے لیے اللہ نے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں بھیجا... حضور صلی اللہ علیہ وسلم طبیب بن کر آئے... مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جسمانی طبیب نہیں تھے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم روحانی طبیب تھے... میں دلیل کے طور پہ کہتا ہوں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جسمانی طبیب ہوتے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پہ بخار نہ آتا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جسمانی طبیب ہوتے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر میں درد نہ ہوتا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار سے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک سے خون نہ بہتا... کیوں جو خود امراض میں مبتلا ہو گا... امت کا اعلاج کیسے کرے گا...؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جسمانی طبیب ہوتے... جسمانی امراض میں مبتلا نہ ہوتے... پیغمبر جتنے بھی دنیا میں آئے... وہ روحانی معالج بن کر آئے تھے... اس کو میں بنیاد بنا کر کہتا ہوں۔

عصمت الانبیاء پر عقلی دلیل:

اللہ کی قسم! آدم علیہ السلام سے لے کر... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک... جتنے انبیاء علیہم السلام تشریف لائے وہ معصوم تھے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی گناہ کا صدور نہیں ہوا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم روحانی معالج تھے... اللہ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو اتنا مزّکی... اتنا مصفیٰ اور مطیب کیا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کائنات میں آنے والے ہر فرد کی روح کو پاکیزہ کیا... کیوں؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خود

مصفیٰ تھے... جو شخص یہ بھونکتا ہے پیغمبر معصوم نہیں تھے... پیغمبر سے یہ خطا ہوتی تھی... مجھے کہنے دیجئے وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق نہیں... وہ پیغمبر کا گستاخ ہے۔

میرے دوستو! پیغمبر معصوم تھے... کیوں؟ وہ روحانی معالج بن کر آئے تھے... اگر وہ خود روح کا مریض ہوتے... امت کا علاج کیسے کرتے... مجھے دکھ ہے ان بدبختوں پہ... جنہوں نے قرآن کی تفسیر لکھی... جس میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تبرے کئے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معصوم نہیں مانا... ان کو اپنی تفسیر میں غور کرنا چاہیے... میں دعویٰ کے ساتھ کہتا ہوں... لاہور کے مسلمانوں میں چیلنج کر کے جاتا ہوں... جس کا جی چاہے میرے چیلنج کو قبول کرے... جس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو معصوم نہیں مانا... اس نے تفسیر لکھی... مگر بسم اللہ الرحمن الرحیم ''کی تفسیر بھی غلط کی ہے۔

اوصاف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ:

اللہ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو علوم دیے پیغمبر نے علوم کو تقسیم فرمایا... اللہ نے پیغمبر کو اخلاق دیے پیغمبر نے اخلاق تقسیم فرمائے... حضور نے علوم کن کو دیے اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو... پیغمبر نے اخلاق کس کو دیے اپنے صحابہ کو... یہی وجہ ہے آپ اٹھایئے روایات کو آپ نے سنا ہو گا اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أنا مدينة العلم وأبو بكر أساسها وعمر حيطانها وعثمان سقفها وعلی بابها

مرقاۃ جز 17 ص 444 باب مناقب علی، المقاصد الحسنہ للسخاوی جز 1ص 170

اب ذرا توجہ کیجئے! اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو... اللہ نے دو چیزیں دیں تھیں... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... جس علم کا میں شہر ہوں ابو بکر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ اس کی بنیاد ہیں... جس علم کا میں شہر ہوں عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی دیوار ہیں... جس علم کا میں شہر ہوں عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی چھت ہیں... جس علم کا میں شہر ہوں علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کا دروازہ ہیں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے علوم کا تذکرہ یوں فرمایا... تو مجھے کہنے دیجئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے لفظوں میں یوں فرما دیا... کہ اگر میرے علوم چاہییں صحابہ کے دروازے پہ آنا پڑے گا... میرے اخلاق چاہییں تو میرے صحابہ کے در پہ آنا پڑے گا... میرے صحابہ کے در پہ نہیں آؤ گے تمہیں میرے علوم بھی نہیں ملیں گے میرے اخلاق بھی نہیں ملیں گے۔

عنایات ربی اور تقسیم نبوی:

اٹھائیے بخاری! میں روایت کی شرح کرتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "انما انا قاسم واللہ یعطی" اللہ دیتا گیا میں تقسیم کرتا گیا... مجھے رب نے سخاوت دی میں نے ابو بکر صدیق کو دی... مجھے رب نے عدالت دی میں نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دی... مجھے رب نے حیاء دیا میں نے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا... مجھے رب نے علم دیا میں نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا... مجھے رب نے اخلاق دیے میں نے صحابہ میں تقسیم کر چھوڑے... علوم مجھے رب نے دیے میں نے صحابہ میں تقسیم کر چھوڑے... جس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کو لینا ہو وہ حضرت ابو بکر صدیق کے در پہ آئے... عدالت لینی ہو حضرت عمر کے در پہ آئے... حیاء لینی ہو حضرت عثمان کے در پہ آئے... علم لینا ہو حضرت علی کے در پہ آئے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم چاہیے تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دروازے پہ دستک دینی پڑے گی... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق چاہیے تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی چوکھٹ پہ جھکنا پڑے گا۔

اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کتنی چیزیں لے کر آئے؟ دو چیزیں... نمبر ایک علوم... نمبر دو اخلاق... آپ توجہ رکھیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول فرمایا تو نبوت سے دلیل مانگی تو وہ دلیل محبت تھی۔

پہلی مثال:

ایک آدمی مصر سے پڑھ کر آتا ہے لوگ کہتے ہیں ایوارڈ یافتہ ہے... جناب تلاوت سنا دو... اگر وہ اس سے نفرت کرتے ہیں تو کہہ دیں گے... اس کو کس نے ایوارڈ دیا اور کہہ دیں گے پتہ نہیں کیسے مصر سے ایوارڈ لے کر آیا... انہوں نے مال لیا ہو گا... یا انہوں نے سفارش کروائی... اس کا تو قرآن ٹھیک نہیں... لہجہ ٹھیک نہیں... اب انہوں نے قاری سے رکوع سنا ایک طبقہ یہ تھا... ایک طبقہ اور آیا وہ خوشیاں منانے والے تھے سبحان اللہ! قاری صاحب ہمیں بڑی خوشی ہوئی ہے آپ جامع قاسمیہ کے استاد ہو آپ مصر سے ایوارڈ لے کر آئے آپ تو عربوں سے جیت گئے... ہمارا جی چاہتا ہے کہ ایک رکوع آپ سنا دیں اب دیکھیں رکوع کا مطالبہ دونوں نے کیا... لیکن پہلے والے کا مطالبہ حسد کی وجہ سے تھا بغض کی وجہ سے تھا۔ دوسرے طبقے کا مطالبہ محبت کی وجہ سے تھا۔

مطالبہ صدیق بوجہ محبت:

تو پھر مجھے کہنے دیجئے! صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ باقی لوگ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے در پہ آئے... مطالبے انہوں نے بھی کیے... مطالبہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی کیا... ان کے مطالبے ضد پہ مبنی تھے... حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مطالبہ محبت پہ مبنی تھا... دلیل انہوں نے بھی مانگی... دلیل اس نے بھی مانگی... وہ جل کے مانگتے رہے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دلیل خوش ہو کر

مانگتا رہا۔ میری بات سمجھے ہو؟ اب جو کہتے ہیں دلیل صدیق نے بھی مانگی... وہ بھی ٹھیک کہتے ہیں کیوں ؟ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دلیل محبت میں مانگی ہے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں... کوئی مجھے دلیل تو دیجئے! اب دلیل کا مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آزمانا چاہتے ہیں... اللہ کی قسم آزمانے کی بات نہیں۔

دوسری مثال:

آپ کا بیٹا پڑھ کر آتا ہے آپ کہتے ہیں بیٹا آپ نے سبع عشرہ میں قرآن پڑھا ہے ایک رکوع تو سناؤ آپ نے بیٹے کا امتحان نہیں لیا آپ نے محبت اور خوشی میں آ کے اس سے ایک رکوع سنا اس نے ایک روایت پڑھ دی آپ نے کہا بیٹا دوسری روایت سناؤ اس نے سنائی آپ نے ساتوں سنی یہ باپ خوشی میں سن رہا تھا لیکن کوئی جلنے والا انداز بدل کر مطالبہ کر رہا تھا میں کہتا ہوں ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دعوی اپنی جگہ پہ قائم رہا کہ صدیق وہ واحد صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جس نے بغیر دلیل کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمہ توحید کو پڑھا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پہ ایمان لایا۔

یارِ غار کا مزاج:

میرے دوستو! میں نے عرض کیا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ صحابی رسول تھے جن کو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں... کیوں؟ ابھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اعلان نہیں کیا... ان کی ماں نے ان کا نام عبد اللہ رکھا... میں کہتا ہوں اس کی بات چھوڑیں... حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے سب سے پہلا نکاح قتیلہ بنت سعد سے کیا... ان سے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک بیٹا پیدا ہوا... بیٹے کا نام عبد اللہ رکھا... اور بیٹی کا نام اسماء تھا... اب دیکھیے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا بھی اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی بھی ہے بیٹے کا نام؟ (عبد اللہ) ... ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دوسری بیوی ام رومان تھیں... ان کے ہاں بیٹا پیدا ہوا... ایک بیٹی پیدا ہوئی، جو بیٹا پیدا ہوا... اس کا نام عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا... بیٹی کا نام عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھا اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں: "احب الاسماء الی اللہ عز وجل عبد اللہ وعبد الرحمٰن"

الفصل فی الملل والاهواء والنحل باب الکلام فی الاسم والمسمی جز 5 ص23

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کئی سال بعد اعلان کیا... اللہ کو سب سے پیارا نام عبد اللہ اور عبد الرحمٰن ہے... اور صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان کئے بغیر... پہلے بیٹے کا نام عبد اللہ رکھا... یہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزاج تھا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے مناسبت تھی کہ جو باتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم دس سال بعد کہتے... صدیق اس پہ دس سال پہلے عمل کرتا میں کہتا ہوں صدیق تو سارے تھے مگر ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدیق اکبر

سارے صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہیں:

میرے دوستو! میں بات کو سمیٹتے ہوئے کہتا ہوں... صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سارے اوصاف تھے... صحابہ صدیق بھی تھے... صحابہ شہید بھی تھے صحابہ صالح بھی تھے... اس لیے آپ کے ذہن میں بات آئے گی بہت سے صحابہ کی وفات... تو بستروں پر ہوئی ہے... نہیں میرے دوستو! اللہ کی قسم سارے صحابہ شہید تھے... یہ میرا

دعویٰ ہے... اس دعویٰ پہ دلیل لاتا ہوں... دلیل سے پہلے میں ایک اور مسئلہ بھی ضمناً کہہ دوں۔

حدیث پر اشکال کا جواب:

آپ نے ایک روایت پڑھی ہو گی یہ روایت عموماً بیان کی جاتی ہے... ہمارے بہت سے کم عقل اور کم علم وہ لوگ جو جہاد سے دور ہیں... بعض روایات کو بنیاد بنا کر بلاوجہ جہاد کے رستے میں رکاوٹ کھڑی کریں گے... آپ نے روایت کو سنا ہو گا اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابی دو شخص اکھٹے مسلمان ہوئے ایک شخص نے کلمہ پڑھا... دوسرے نے بھی کلمہ پڑھا دونوں کلمہ پڑھ کے مسلمان ہو گئے... ان میں سے ایک آدمی شہید ہو گیا... دوسرا ایک سال تک زندہ رہا... اور ایک سال کے بعد فوت ہوا... ایک صحابیِ رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رات کو خواب میں دیکھا: ”رأيت الموخر منهما دخل الجنة قبل الشهيد“

شہید ایک سال پہلے ہوا... دوسرا ایک سال بعد فوت ہوا... لیکن میں نے دیکھا... جو شہید پہلے ہوا تھا وہ جنت میں بعد میں گیا... ”فتعجبت ذلك“ مجھے دیکھ کر بڑا تعجب ہوا... ”فذكره ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم“ میں نے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا... حضرت! یہ کیا معاملہ؟ شہید جنت میں بعد میں گیا... اور بغیر شہادت کے جانے والا جنت میں پہلے چلا گیا۔

اتحاف الخيرة المهرة رقم 6034 كتاب الادب

اس کو بنیاد بنا کر بہت سارے لوگوں نے کہا تم نماز پڑھ لو... تم روزہ رکھ لو اور دوسری عبادات کر لو... ارے تم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو نہیں دیکھتے...

شہید تو جنت میں بعد میں گیا... دوسرا پہلے گیا۔

میرے دوستو! یہ اعتراض تمہیں اس لیے لگا... کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری روایات پہ نظر نہیں تھی... اللہ کی قسم... ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے طریقے پر چلتے ہوئے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری روایات پر نظر ہوتی... تو کبھی اس شبہ میں مبتلا نہ ہوتے!

توجہ رکھنا! پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «من سأل الله تعالىٰ الشهادة بصدق بلغه الله منازل الشهداء۔

نسائی شریف رقم الحدیث 3162 ، صحیح ابن حبان رقم 3192

شہادت کی صورتیں:

شہادت کی دو صورتیں ہیں:

1... شہادت صوریہ
2... شہادت حقیقیہ

شہادت کی حقیقت:

شہادت حقیقیہ تو یہ ہے... کہ انسان اللہ کے رستہ میں اپنے آپ کو پیش کر دے اللہ چاہے اس کے جسم کو کٹوائے... اللہ نہ چاہے تو جسم کو؟ (نہ کٹوائے) بندہ خود کو اللہ کے رستہ میں پیش کرے... یہ تو اس کے اختیار میں ہے... لیکن گولی کھانا یہ انسان کے اختیار میں نہیں... تلوار سے جسم کے ٹکڑے کروانا... یہ انسان کے اختیار میں نہیں ہے... ایک انسان گیا اپنے آپ کو اللہ کے راستہ میں پیش کیا... شہادت ملے تب بھی اچھی بات... اس کے بس میں تھا پیش کرنا اس نے پیش کر دیا... یہ شہادت حقیقیہ ہے... کہ انسان اپنی جان کو لے کر اللہ کے سامنے پیش ہو جائے۔

شہادت کی صورت:

اب کبھی ایسے ہو گا اس کے بدن پہ تلوار چلے گی... اور کبھی ایسے ہو گا تلوار نہیں چلے گی... کسی کو شہادت کی صورت نصیب ہو گی... اور کسی کو شہادت کی صورت نصیب نہیں ہو گی... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من سأل الله تعالیٰ شهادة بصدق بلغه الله منازل الشهدآء،

اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو صدق دل سے اللہ سے شہادت مانگتا ہے... اللہ اس کو شہید کے مرتبہ تک پہنچاتے ہیں... وان مات علیٰ فراشه، اس کی موت بستر پہ آئے... اللہ تب بھی اس کو شہیدوں کی جگہ تک پہنچاتے ہیں۔

میرے دوستو! آپ بتاؤ صحابہ رضی اللہ عنہم میں کوئی ایسا شخص تھا... العیاذ باللہ جو دل سے شہادت کا متمنی نہ ہو؟ بولیں (سامعین... نہیں) جب سارے صحابہ شہادت کے متمنی تھے... کسی کو شہادت کی صورت نصیب ہوئی اور کسی کو نہ ہوئی... جن کو شہادت کی صورت ملی وہ بھی شہید جن کو شہادت کی صورت نہیں ملی وہ بھی؟ (شہید) شہادت کے متمنی تو سارے تھے... میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو بنیاد بنا کر کہا... کہ جو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میدان جنگ میں کٹے وہ بھی شہید تھے... جو میدان جنگ میں نہیں کٹے بستر پہ طبعی وفات پائی... وہ بھی؟ (سامعین... شہید) صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سارے شہید تھے سارے صدیق تھے۔

اشکال کا جواب:

اب میں اس حدیث کو تھوڑا سا حل کر دوں... ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک سال پہلے شہید ہوا... دوسرا صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک سال بعد فوت ہوا... لیکن

یہ دونوں شہید تھے... ایک کو شہادت کی صورت ملی... اور دوسرے کو شہادت کی صورت نہیں ملی... لیکن شہادت کی حقیقت تو دونوں کو ملی تھی... دونوں لڑ رہے تھے... دونوں جنگ میں جا رہے تھے... میرے دوستو! اب ہوا ایسے... ایک سال پہلے ایک شہادت کی حقیقت اور صورت پا گیا... دوسرا صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک سال بعد دنیا سے رخصت ہوا... شہادت کی حقیقت کو پا گیا... مگر شہادت کی صورت کو نہیں پایا... اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب کیا ارشاد فرمایا... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... کیا اس نے ایک سال کے روزے نہیں رکھے...؟ کیا اس نے ایک سال کی نمازیں نہیں پڑھیں... کیا اس نے چھ ہزار یا ایک ہزار رکعتیں نہیں پڑھیں... اب اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اعمال کا تذکرہ کیا۔

شہید تو دونوں تھے:

میں آپ سے سوال کرتا ہوں اگر دو مجاہد میدان جنگ میں چلے جائیں... اور دونوں میدان جنگ میں لڑتے رہیں... لیکن ایک مجھ جیسا کاہل اور سست ہو وہ تنہا لڑ رہا ہو... لیکن وہ ذکر نہ کرتا ہو... تسبیحات نہ پڑھتا ہو... وہ نفلی نمازیں نہ پڑھتا ہو... نفلی روزے نہ رکھتا ہو لیکن دوسرا مجاہد میدان جنگ میں لڑے بھی... قرآن کی تلاوت بھی کرے... وہ تسبیحات بھی پڑھے... وہ میدان جنگ میں روزے بھی رکھے... ایک میدان جنگ کا شہید تھا اس کے نامہ اعمال میں نفلی عبادات کم تھیں... اور ایک میدان جنگ کا دوسرا شہید تھا... اور اس کے نامہ اعمال میں اعمال زیادہ تھے... اب شہید تو دونوں تھے۔

لیکن اب جس کے نامہ اعمال میں... اعمال زیادہ ہوں گے پہلے وہ جائے گا... اس لیے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب کا خلاصہ یہ ہے... شہید تو دونوں

تھے... ایک کو شہادت کی حقیقت اور صورت ملی... دوسرے کو صورت نہیں ملی حقیقت ملی... لیکن دوسرے کے پاس اعمال بھی تھے شہادت بھی تھی پہلے کے پاس شہادت تھی اعمال نہ تھے... اس لیے وہ پیچھے رہ گیا دوسرا آگے بڑھ گیا... شہید تو دونوں تھے... میں کہتا ہوں... سارے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم صدیق بھی تھے... سارے صحابہ شہید بھی تھے... سارے صحابہ صالح بھی تھے۔

علم کسے کہتے ہیں؟

اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے چلے گئے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم دنیا سے چلے گئے... اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم علوم اور اعمال اس امت کو دے کر گئے ہیں... اگر ہم نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو پڑھا... پھر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا وارث میں بھی ہوں... اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث آپ بھی ہیں... علوم کا معنی یہ نہیں ہے کہ ہم الفاظ پہ غور کریں... علم عمل کے ساتھ لیا اس کو علم کہتے ہیں... اگر عمل کے بغیر لیا قرآن اس کو علم نہیں کہتا... اللہ کی قسم قرآن اس کو علم کہتا ہے جس کے مطابق انسان عمل کرے... علم نافع تو وہ ہوا... علم حقیقی تو وہ ہوا... جو علم نافع نہیں اس علم کا ذرا بھی فائدہ نہیں... اللہ مجھے اور آپ کو علم نافع نصیب فرمائے اور دینی غیرت بھی نصیب فرمائے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کی دینی غیرت:

عزیز طالب علم ساتھیو! توجہ رکھنا! امام بخاری رحمہ اللہ کی دینی غیرت کا اندازہ لگائیں... امیر بخارا خالد بن احمد نے امام بخاری رحمہ اللہ سے فرمائش کی کہ آپ میرے گھر آ کے... میرے بچوں کو تاریخ اور جامع پڑھائیں... امام بخاری رحمہ اللہ نے

انکار کیا... اس نے کہا میرے پاس نہیں آتے... میں اپنے اولاد کو تمہارے پاس بھیجتا ہوں... ان کو الگ بیٹھ کے پڑھا دو... بخاری نے کہا: یہ بھی نہیں ہو سکتا نہ تیرے گھر آؤں گا نہ حلقہ الگ لگاؤں گا۔

الھدی الساری رقم 493

طالب علمو! میں آپ سے ہاتھ جوڑ کے کہتا ہوں... اللہ کی قسم گھر گھر جا کر یہ ٹیوشن پڑھانا چھوڑ دو... رزق کا مالک اللہ ہے... وہ تمہیں ضرور رزق دے گا اس دین کو برباد مت کرو... ان مالداروں کے دروازے پہ جا کے جھکنا چھوڑ دو... ہمارے علماء نے کہا "بئس الفقیر علیٰ باب الامیر" بدترین فقیر وہ ہے جو امیروں کے دروازے پر جا کے دستک دے... ان چیزوں کو چھوڑ دو... بخاری کی سنت کو زندہ کر دو خالد بن احمد مزنی نے بخاری کو بخارا سے نکال دیا... جلا وطنی قبول کر لی... لیکن کسی کے در پہ جا کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو پیش نہیں کیا...

میرے دوستو! ہمارے اکابر کا طرز یہ تھا میں کس کس بزرگ کا نام لوں جس کو دیکھو وہ ایک ہیرا تھا... ہمارے اکابر ڈٹے ہیں مگر کبھی کسی کے سامنے جھکے نہیں... اللہ مجھے بھی توفیق دے اللہ آپ کو بھی توفیق دے۔

غیرت سیکھو:

ڈٹ جاؤ! غیرت سیکھو! پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کو پڑھو... اس پر عمل کرو... آج دنیا دیکھتی ہے طلباء کی تعداد کم نہیں ہے... جتنی تعداد آج ہے کبھی شاید ماضی میں نہ ہو... لیکن کوئی تم سے نہیں ڈرتا... کوئی تم سے خوف نہیں کھاتا... تمہارے سامنے جھکنے کے لیے تیار نہیں... کیوں؟ ہم نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کو پڑھا...

لیکن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت کو چھوڑ دیا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کو چھوڑ دیا... اے کاش! اس پر تھوڑا سا عمل کر لیتے... میں نے آپ کو کہا تھا مجھے مضمون تو چار دیے گئے تھے... ان میں سے ایک مضمون پر بولوں گا تو گھنٹے چاہییں... میں گھنٹے کی تو بات نہیں کرتا گھنٹوں میں مضمون نہیں سمٹتا۔

حضرت عبداللہ بن مبارک کی دینی غیرت:

میں آخری بات کہتا ہوں... حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ کا نام آپ نے سنا ہو گا... عبد اللہ بن مبارک کون تھے؟ آپ نے سنا ہے تذکرہ ان کا...؟ مجاہد بھی تھے... محدث بھی تھے... تاجر بھی تھے... حضرت عبد اللہ ابن مبارک نور اللہ مرقدہ... اللہ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے... (آمین) آپ توجہ کرنا...! میں ایک بات کہہ کر ختم کرتا ہوں... فرماتے تھے اے لوگو...! میری بات کو یاد رکھ لو...! اگر یہ پانچ اشخاص نہ ہوتے میں تجارت نہ کرتا... میں تجارت چار علماء کی وجہ سے کرتا ہوں۔

1... سفیان ثوری رحمہ اللہ

2... سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ

3... فضیل بن سماک رحمہ اللہ

4... امام ابن علیہ رحمہ اللہ

ابن مبارک رحمہ اللہ فرماتے یہ چار نہ ہوتے میں تجارت نہ کرتا... عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمت میں جاتے ان کو ھدایا دیتے... ان کے سال کے وظیفے برداشت کرتے... عبد اللہ بن مبارک کو پتہ چلا... کہ ان پانچ میں سے ابن علیہ رحمہ اللہ قاضی بن کر حکومت کی مرضی کے مطابق سٹیج پر بیٹھ گیا... وہ فیصلے برحق کرتا

ہو گا لیکن حکومت کا منصب جو قبول کر لیا... ابن مبارک رحمہ اللہ نے سنا پھر وہ دور آیا ابن علیہ رحمہ اللہ کی خدمت میں ابن مبارک نہیں گئے... ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن علیہ رحمہ اللہ کی خدمت میں وظیفہ نہیں بھیجا... ابن علیہ رحمہ اللہ ملنے کے لیے آئے... سلام کیا عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے... اوپر سر اٹھا کر جواب بھی نہیں دیا... انہوں نے کہا... حضرت کیا ہوا؟ مجھ سے تم روٹھ گئے ہو... مجھ سے ناراض کیوں ہوئے؟

عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یا جاعل العلم لہ بازیا
یصطاد اموال المساکین
احتلت للدنیا ولذاتہا
بحیلۃ تذہب بالدین
فصرت مجنونا بہا بعد ما
کنت دواء للمجانین
این روایاتك فی سردہا
عن ابی عون وابن سیرین
این روایاتك فی ما مضیٰ
فی ترك ابواب السلاطین
ان قلت اکرہت فما ذا کذا
زل حمار العلم فی الطین

سیر اعلام النبلاء ج 6 ص505

شاگرد ابوحنیفہ کا کلام:

یا جاعل العلم له بازیا
اے علم کو ایسا باز بنانے والے
یصطاد اموال المساکین
جو غریبوں کے مالوں کا شکار کرتا ہے
احتلت للدنیا ولذاتها
تو نے دنیا اور اس کی لذتوں کے (حصول) کے لئے
بحیلة تذهب بالدین
ایسا حلیہ اختیار کیا جو دین کا خاتمہ کر دے گا۔
فصرت مجنونا بها بعدما
پھر تو اس وجہ سے پاگل بن جائے گا
کنت دواء للمجانین
جبکہ تو پاگلوں کی دواء تھا (یعنی معالج تھا)
این روایاتك فی سردها
کہاں ہیں تیری روایات کا
عن ابی عون وابن سیرین
ابن عون اور ابن سیرین سے بیان کرنا
این روایاتك فی مامضیٰ
کہاں ہیں تیری زمانہ ماضی کی روایات

فی ترك ابواب السلاطین

بادشاہوں کے دروازوں پر نہ جانے کی

ان قلت اکرھت فما ذا کذا

اگر تو شکوہ کرے میں نے (تجھے) مجبور کیا پھر کیا ہے۔

زل حمار العلم فی الطین

جس وقت علم کا گدھا کیچڑ میں پھنس جائے ۔

میں کہتا ہو علم کا گدھا تھا جو کیچڑ میں پھنس گیا... عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ میں نے اشعار میں نقل کیا... دعا کریں اللہ مجھے اور آپ کو علوم نبوت بھی عطاء فرمائے ... اللہ اخلاق نبوت بھی دے... اور اللہ ہمیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت میں سے بھی کچھ حصہ نصیب فرمائے (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۔

عنوان .... مرتبہ صحابیت و مقام شہادت

مقام .... جھنگ صدر

اصلاحِ نیت: 96

انسانیت کے چار بلند مقامات: 96

فرق مراتب: 97

وہب اور کسب کا معنیٰ: 97

ہر کلمہ گو اللہ کا ولی ہے: 98

ایک عام فہم مثال: 98

شہادت ہر شخص پا سکتا ہے؟: 99

ہر محاذ کے جرنیل: 99

حقیقت شہادت اور صورت شہادت: 100

صدق کسے کہتے ہیں: 101

ان شاء اللہ کا شرعی معنیٰ: 102

ان شاء اللہ کا عرفی معنیٰ: 102

اسماعیلی ان شاء اللہ: 103

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لیے: 103

طالب علمانہ اشکال: 104

مسئلہ ترک قرأۃ خلف الامام: 105

جنت میں پہلے جانے کی وجہ: 108

سو شہیدوں کا اجر: 109

تنخواہ... اور... پروٹوکول: 110

امت مرحومہ کے شہداء کا اعزاز: 112

روز قیامت شہید کا پروٹوکول: 113
شہید کا جنازہ: 113
وقت شہادت اور پروٹوکول : 114
اجر اور قدر میں فرق : 115
خدائی انتخاب... انتخاب لاجواب : 116
تسبوا کا معنی: 117
مقام صحابہ بلند تر ہے: 117
خرچ میں قیمتی چیز: 119
آپ نے خرید کر انمول کر دیا: 120
اہل السنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ: 120
یہ رتبہ بلند ملا جسے مل گیا: 121
مسئلہ توسل : 123
صحبت نبوی اور قرب خداوندی: 124
اصحاب پیغمبر اعتراض سے مبراء ہیں : 125
توہین رسالت کی سزا سزائے موت کیوں؟ : 127
صحبت نبوت کی اہمیت : 128
تین طبقے: 129
نبی کی تمنا کو اللہ نے پورا کر دیا... مگر کیسے؟ : 133
جو چلے تو جاں سے گزر گئے: 134
مشن مقدم ہوتا ہے اور تمنا موئخر: 135

خطبہ مسنونہ:

الحمد للہ! الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیأت اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضلل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ ونشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ و رسولہ۔ امابعد: فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم "وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ"

سورۃ النساء آیت 69

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی قال: قال صلی اللہ علیہ وسلم من تمسك بسنتی عند فساد أمتی فلہ أجر مائة شهيد۔

کتاب الزھد للبیہقی جز 1 ص 221

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا بَلَّغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَّاتَ عَلَى فِرَاشِهِ

سنن ابی دائود جز 1 ص 560

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِى نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلاَ نَصِيفَهُ

مصنف ابن ابی شیبہ جز 12 ص174

یارب صل وسلم دائما ابدا
علیٰ حبیبك خیر الخلق کلھم
ھو الحبیب الذی ترجی شفاعته
لکل ھول من الاھوال مقتحم

کوئی کہانی نہ افسانہ اچھا لگتا ہے
فقط صحابہ کا ترانہ اچھا لگتا ہے
تم ساحل پہ بیٹھ کے مسکراتے رہو
مجھ کو تو طوفانوں سے ٹکرانا اچھا لگتا ہے

تمہید:

میرے نہایت واجب الاحترام بزرگو! مسلک اہل السنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے دوستو اور بھائیو! میں نے آپ حضرات کی خدمت میں قرآن کریم پارہ نمبر پانچ سورہ النساء کی ایک آیت کریمہ تلاوت کی ہے... ذخیرہ احادیث میں سے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تین مبارک احادیث تلاوت کی ہیں... اللہ رب العزت مجھے مسلک اہل السنت والجماعت کو دلائل کے ساتھ بیان کرنے کی توفیق عطاء فرمائے... اور حق جل مجدہ اگر بات سمجھ آجائے تو قبول حق کی توفیق عطاء فرمائے۔

آپ حضرات تھوڑا سا خیال رکھنا میں اپنے جلسہ کے ایک ایک سامع پر نگاہ رکھتا ہوں چہرے کی نقل و حرکات پر بھی بڑی توجہ کے ساتھ غور کرتا ہوں... میں بیٹھ کر بیان کر سکتا تھا آپ حضرات کا تو پہلا جلسہ ہو گا میں تو صبح لیہ... لیہ سے بھکر... بھکر سے فیصل آباد... فیصل آباد سے پھر جھنگ... تھکاوٹ کا احساس تو مجھے ہونا چاہیے لیکن میری عادت ہے کہ میں سامعین کا خیال کرتا ہوں اگر میں تقریر بیٹھ کر کرتا تو دور والے حضرات ایڑیاں اٹھا اٹھا کے دیکھتے میں نے کہا میں اکیلا ہی مشقت اٹھا لوں میں نے آپ حضرات کی راحت کے لئے کھڑے ہو کر بیان شروع کیا ہے... ورنہ خدا گواہ نہ مجھے کھڑے ہو کر بیان کرنے کا شوق ہے اور نہ ہی تسلسل کے ساتھ اتنے بیان کرنا

آدمی کے بس میں ہوتے ہیں... میں محض اپنے ساتھیوں سے اس نیت کے ساتھ کہ زندگی اور موت کا تو پتہ نہیں اور کم از کم آدمی کوشش کرے کہ ہمارے وہ مسکین قسم کے ورکر جنہیں کوئی نہیں پوچھتا آدمی ان کو تو خوش کرنے کی بھرپور کوشش کرے بڑوں بڑوں کے پاس تو ہر کوئی جاتا ہے لیکن چھوٹوں کے پاس جانے والا کوئی نہیں ہوتا

اصلاحِ نیت:

اس لیے میں دیہاتوں... میں قصبوں میں... گوٹھوں میں... اور چھوٹے چھوٹے چکوک میں... میں جاتا ہوں... جنت تو چھوٹوں کا بھی مسئلہ ہے... بڑوں کا بھی مسئلہ ہے... عقیدہ شہر کا بھی ہے... عقیدہ دیہات کا بھی ہے... میں گزارش اس لئے کر رہا ہوں... میں کوئی تمہید باندھ کر اپنے فضائل نہیں بیان کر رہا... عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ میں کوشش کرتا ہوں... اپنے سامعین کی رعایت کروں... اور بات سمجھانے کی کوشش کروں میری معمول کی خطابت نہیں ہے، نہ خطابت کو میں کاروبار اور بزنس سمجھ کے کرتا ہوں... اللہ رب العزت ہمیں آخرت اور قبر کے لئے دین حق کی خدمت کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

انسانیت کے چار بلند مقامات:

میں نے قرآن کریم کی جو آیت کریمہ آپ حضرات کے سامنے تلاوت کی... اس آیت میں اللہ رب العزت نے... انسانیت کے بلند و بالا چار مقامات کا تذکرہ کیا ہے:

1...مقام نبوت 2...مقام صحابیت 3...مقام شہادت 4...مقام ولایت

فرق مراتب:

ان میں سب سے زیادہ عظمت والا مقام نبوت کا ہے... اور اس کے بعد مقام صحابیت ہے...اس کے بعد مقام شہادت ہے... اور اس کے بعد مقام ولایت کا ہے۔ لیکن ان چار مقامات میں فرق یہ ہے کہ مقام نبوت اور مقام صحابیت یہ وہبی ہے۔ اور مقام شہادت اور مقام ولایت یہ کسبی ہے۔

وہب اور کسب کا معنی:

وہب اور کسب کا معنی یہ ہے۔ کہ بعض مقامات اللہ نے وہ پیدا کئے ہیں کہ جن کو آدمی محنت سے حاصل کر سکتا ہے... اور بعض مقامات خالق نے وہ بنائے ہیں کہ جن کو آدمی محنت سے حاصل نہیں کر سکتا... محض اللہ کی عطا سے ہی سے ملتے ہیں...اگر اللہ عطا فرمادے تو مل جاتے ہیں... اللہ عطا نہ فرمائے تو نہیں ملتے... ان میں ایک مقام نبوت کا ہے... کہ یہ محنت سے نہیں ملتا... عبادت سے نہیں ملتا... ریاضت سے نہیں ملتا... مجاہدات سے نہیں ملتا...یہ محض اللہ کی عطا سے ملتا ہے... مقام نبوت اگر کوئی آدمی چاہیے کہ میں روزے رکھ کے... تلاوت کر کے... جہاد کر کے حاصل کرلوں گا۔ اللہ کی قسم یہ ممکن نہیں... اس طرح اگر کوئی بندہ چاہے کہ میں محنت کر کے صحابیت کے مقام کو پالوں گا...یہ بھی بندے کے اختیار میں نہیں... اللہ رب العزت نے جہاں نبوت کا دروازہ بند فرمادیا...وہاں صحابیت کا دروازہ بھی بند فرمادیا ہے... اب قیامت کی صبح تک نہ کوئی نیا نبی پیدا ہو سکتا ہے... نہ قیامت کی صبح تک نبی کی صحبت پا کے کوئی آدمی صحابیت کے مقام کو حاصل کر سکتا ہے... مقام نبوت بھی مقام وہب ہے... مقام صحابیت بھی مقام وہب ہے۔

ہر کلمہ گو اللہ کا ولی ہے:

لیکن مقام شہادت اور مقام ولایت یہ مقام کسب ہیں... کوئی بندہ بھی کلمہ پڑھنے کے بعد ولی بننا چاہے تو بن سکتا ہے... بلکہ میں ایک جملہ اس سے بڑھ کے کہتا ہوں... ہر وہ بندہ جس نے کلمہ پڑھا ہے وہ اللہ کا ولی ہے... نماز پڑھے تب بھی ولی ہے... نماز نہ پڑھے تب بھی ولی ہے... حج کرے تب بھی ولی ہے... حج نہ کرے تب بھی ولی ہے... اس کے چہرے پہ سنت کے مطابق داڑھی ہو... وہ تب بھی ولی ہے... اگر خدا نہ کرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو کٹواتا ہو... وہ تب بھی ولی ہے۔

آپ کہو گے کہ آپ نے عجیب بات کی ہے... عجیب بات میں نہیں کرتا آپ نے سنی ہی شاید پہلی بار ہو گی... اس پر دلیل اللہ کا قرآن بھی ہے... اور اس پر دلیل احناف کی کتاب "عقیدہ طحاویہ" بھی ہے... ہمارے عقیدہ کی کتاب میں یہ بات درج ہے قرآن کریم میں بھی یہ بات درج ہے قرآن کریم میں ہے: اللہ ولی الذین اٰمنوا

سورۃ بقرہ آیت نمبر 257

اللہ ولی ہے ہر اس شخص کا جو اللہ پر ایمان لایا... اللہ نے کلمہ پڑھنے والے کو اپنا ولی قرار دیا ہے... اب کلمہ گو اللہ کا ولی ہے ولایت کے مقامات اور مراتب ہیں... کوئی ولی چھوٹے درجے کا کوئی ولی بڑے درجے کا۔

ایک عام فہم مثال:

جیسے کوئی سکول میں داخل ہو جائے اس کو سکول اور مدرسے کا طالب علم کہتے ہیں۔ وہ سو نمبر لے کر پاس ہو جائے تب بھی طالب علم ہے... اگر وہ بیس نمبر لے کر فیل ہو جائے تب بھی طالب علم ہے... اگر روزانہ حاضریاں دے تب بھی طالب علم

ہے... اگر مہینہ میں دس ناغے کر کے اپنے ہیڈ ماسٹر سے جوتے کھائے... تب بھی طالب علم ہے... تو طالب علم میں یہ تو نہیں کہ نالائق کو طالب علم نہ کہو...اور لائق کو طالب علم کہو... سکول مدرسہ میں داخل ہو گیا... یہ طالب علم ہے... اگر محنت کی تو طالب علم اچھا ہے... اگر نہ محنت کی... تو طالب علم نکما ہے... تو جس آدمی نے کلمہ پڑھا ہے... وہ اللہ کا ولی ہے... اگر عبادات کے مقام بلند ہیں...تو ولی کامل درجہ کا... اور اگر عبادات اس کے نامہ اعمال میں کم یا نہیں ہیں...تو پھر بھی ولی چھوٹے درجہ کا ہے... لیکن ولی ضرور ہے... جو بھی کلمہ پڑھتا ہے... وہ کلمہ پڑھ کے ولایت کے مقام کو پا جاتا ہے...ولایت عامہ الگ ہے... ولایت خاصہ الگ ہے... یہ دعا کریں اللہ ہم سب کو ولایت کاملہ اور ولایت تامہ عطاء فرمائے... اور ہم ناقصین کو بھی اللہ کمال عطا فرمائے۔

شہادت ہر شخص پا سکتا ہے؟:

آپ کے ذہن میں سوال آیا ہو گا... اگر نہیں آیا تو سوال آنا چاہیے... میں سوال بھی اٹھاتا ہوں سوال کا جواب بھی دیتا ہوں... اگر آپ کے ذہن میں یہ بات آئے گی کہ مولانا آپ نے کہا... ہر بندہ شہادت کے مقام کو پا سکتا ہے... اس بات کو ہم نہیں مانتے...میں کہتا ہوں نہ ماننے کی وجہ کیا ہے... ؟کتنے ہم نے مجاہد دیکھے ہیں...پندرہ مرتبہ محاذ پر گئے ہیں... بیسوں مرتبہ جہاد پہ گئے ہیں... لیکن وہ تو شہید نہیں ہوئے... اگر ہر بندہ شہادت حاصل کر سکتا... تو یہ پھر شہید نہ ہو جاتے۔

ہر محاذ کے جرنیل:

ہم نے تاریخ میں دیکھا ہے ممکن ہے چھوٹی موٹی مثال میں بھی رد کر دوں۔ لیکن اگر آپ تاریخ کی سب سے بہترین مثال دیں گے... حضرت ابو بکر صدیق رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نبوت کے ہر غزوہ کے ساتھی ہیں... حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کلمہ پڑھنے کے بعد... جب صحابی بنے ہیں تو ہر محاذ کے جرنیل ہیں... دو سو سے زیادہ جنگیں لڑی ہیں... بدن کے ہر حصہ کو زخمی کرایا ہے... لیکن خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو شہید نہیں ہوئے... ہم کیسے تمہاری بات مان لیں کہ ہر آدمی شہادت کو حاصل کر سکتا ہے... میں نے کہا یار... بات میری نہ مانو... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانو... لیکن سمجھو گے تو بات تب مانو گے... اگر نہیں سمجھتا تو بات کو مانے گا بھی نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "من سأل الله تعالیٰ الشهادة بصدق بلغه الله منازل الشهدآء وان مات علیٰ فراشه"

جو آدمی صدق دل سے شہادت کو مانگتا ہے... اگر اس کی بستر پہ موت آئے تب بھی اللہ اس کو مقام شہادت عطا فرما دیتے ہیں... کیوں کہ صدق دل سے مانگنا تیرے اور میرے بس میں تھا... اور میدان جہاد میں کٹوانا... یہ میرے اور تیرے بس میں نہیں تھا ہم نے پیش کرنا تھا... اور اس کے ٹکڑے کروانا... میرے اللہ کے ذمہ تھا... اللہ چاہیں شہادت کی صورت دے دیں... اللہ نہ چاہیں شہادت کی صورت نہ دیں... ایک شہادت کی صورت ہے... ایک شہادت کی حقیقت ہے۔

حقیقت شہادت اور صورت شہادت:

حقیقت شہادت یہ ہے... بندہ خود کو شہادت کے لئے پیش کر دے... اسباب شہادت اختیار کر لے... اور اگر خود کو شہادت کے لئے پیش کر دیا... اس کا بدن نہیں کٹا... تو یہ تب بھی شہید ہے... لیکن اگر آدمی کا بدن کٹا... اس کو صورت ملی ہے... تو کون سا ایسا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہے کہ جو میدان جنگ میں نہ نکلا ہو... پیغمبر صلی

اللہ علیہ وسلم کا کون سا ایسا صحابی ہے... جس نے میدان جنگ میں نکل کے... اللہ سے شہادت نہ مانگی ہو... ہر صحابی شہادت مانگتا ہے... لیکن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے صدق کی قید بھی لگائی ہے "من سأل اللہ تعالیٰ الشھادۃ بصدق"

صدق کسے کہتے ہیں :

صدق کا مطلب کیا ہے...؟ آپ کی مسجد میں تبلیغی جماعت آئی... انہوں نے کہا ہم نے تین دن یہاں گزارے ہیں... ہمیں تین دن کی جماعت چاہیے... آپ کھڑے ہو کر ارادہ کریں... کوئی آدمی کھڑے ہو کر ارادہ بھی نہیں کرتا... کہا بھائی پیسے برکت کے لیے جمع کرا دیں... کوئی پیسے بھی جمع نہیں کرواتا... کہا بھائی بستر گھر سے لے کر آ جائیں... بستر بھی گھر سے نہیں لاتا... اور پھر توجہ رکھنا! ایک آدمی نے نام بھی نہیں لکھوایا... ایک آدمی نے کرایہ بھی جمع نہیں کروایا... ایک آدمی نے بستر بھی نہیں لایا... تیرہ بندوں کی جماعت موجود ہے... جنہوں نے نام بھی لکھوا دیا... کرایہ بھی جمع کرا دیا... اور بستر بھی لے کر آ گئے۔

یہ جو آدمی زبان سے کہہ رہا تھا میں نے جانا ہے... نام بھی نہیں لکھوایا... اس نے اپنا کرایہ بھی جمع نہیں کروایا... اور اس نے بستر بھی نہیں لایا... اب ایمان سے بتاؤ اب یہ تیرہ بندوں کی جماعت جانے لگی... اور یہ بندہ گھر میں فوت ہو گیا... تو اس کو کیا قیامت کے دن "سہ روزے" میں نکلنے کا اجر ملے گا...؟ کبھی نہیں ملے گا... لیکن ان تیرہ بندوں میں سے جو نام بھی لکھوا چکے... بستر بھی لا چکے... کرایہ بھی جمع کروا چکے ہیں... ان میں سے کوئی بندہ گھر جائے... اور گھر جا کے فوت ہو جائے... اب تیرہ بندوں کی نہیں بارہ بندوں کی جماعت گئی ہے... لیکن جب قیامت کے دن آئیں گے... ان بارہ

کو بھی ”سہ روزے“ کا اجر ملے گا... اور وہ جو تیر ہواں گھر میں فوت ہوا... اس کو بھی سہ روزے کا اجر ؟(سامعین... ملے گا) کیوں اس لیے کہ اس نے صدق دل سے مانگا ہے... اسباب اختیار کر کے پھر خود کو اللہ کے حوالے کر دیا۔

ان شاء اللہ کا شرعی معنیٰ:

میں ایک بات ضمناً کہتا ہوں ایک ان شاء اللہ کا معنی شریعت کا ہے۔ ایک ان شاء اللہ کا معنی میرا اور تیرا ہے... شریعت نے ان شاء اللہ کا معنی کیا بیان کیا ہے... اپنا نام بھی لکھوا دے... تیار ہو کے آ بھی جا... اللہ چاہیں گے تو لے جائیں گے... اللہ چاہیں گے تو نہیں لے جائیں گے... اسباب جمع کر کے خود کو اللہ کے حوالے کر دے۔

ان شاء اللہ کا عرفی معنیٰ:

لیکن ہمارے ہاں ان شاء اللہ کا معنی کہ نام بھی نہیں لکھوائیں گے... اور خود بھی نہیں آئیں گے... اور کرایہ بھی جمع نہیں کروائیں گے... تو جانا ہے کہا جی ان شاء اللہ بھائی تو نے نام بھی نہیں لکھوایا... تو نے بستر بھی نہیں لایا... کرایہ بھی جمع نہیں کروایا۔ پھر ان شاء اللہ کا معنی کیا... ؟ اب ان شاء اللہ کا معنی یہ ہو گا کہ... میں تو پوری کوشش کروں گا کہ نہ جاؤں... اگر اللہ پھر بھی لے جائے تو اللہ کو کوئی روک نہیں سکتا... اب ہمارے ہاں ان شاء اللہ کا معنی یہ ہے... شریعت کے ہاں ان شاء اللہ کا معنی یہ نہیں ہے ہم اسباب جمع کئے بغیر کہتے ہیں میں نے یہ کام کرنا ہے یہ ان شاء اللہ کا مذاق ہے... اسباب جمع کر کے کہہ دے اللہ نے چاہا تو ہو گا یہ ان شاء اللہ کی حقیقت ہے۔

اسماعیلی ان شاء اللہ:

ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا... اے بیٹے اسماعیل علیہ السلام میں نے خواب میں دیکھا ہے میں تجھے ذبح کر رہا ہوں... کہا ابا جی... !رب نے حکم دیا افعل ما تؤمر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے کو لٹایا ہے... تو بیٹے نے اپنے باپ سے کہا: "ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین"

سورۃ صافات پ 23 آیت نمبر 102

لیٹنا میرا کام ہے... چھری چلانا آپ کا کام ہے... صبر دینا میرے اللہ کا کام ہے... لیکن یہ نہیں کہ آدمی لیٹنے کے لئے بھی تیار نہ ہو... چھری چلوانے کے لئے بھی تیار نہ ہو... اور پھر بھی کہہ دے "ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین" نہیں نہیں اسباب اختیار کرنے کے بعد ستجدنی کہنا یہ شریعت کی منشاء ہے... تو ان شاء اللہ کا معنی ایک وہ جو شریعت بیان کرے اور ان شاء اللہ کا ایک معنی وہ جو میں اور آپ بیان کریں... ہمارے بیان کردہ معنی کا نام شریعت نہیں... شریعت کے بیان کردہ معنی کا نام شریعت ہے۔

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لیے:

"من سأل اللہ تعالیٰ الشھادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشھدآء وان مات علیٰ فراشہ" اب تم ایمان کے ساتھ بتاؤ ہر کلمہ گو مومن... جہاد میں جانے کا ارادہ کر سکتا ہے کہ نہیں... میدان جہاد میں جا سکتا ہے یا نہیں... اپنے مال کو پیش کر سکتا ہے... کہ نہیں آگے چلیے! اللہ چاہے گا بدن کٹوا دے گا... اللہ نہیں چاہیے گا بندے کا بدن نہیں کٹوائے گا... اگر بدن کٹ جائے شہادت کی صورت بھی ملی... حقیقت بھی ملی ہے...

لیکن اگر بدن نہیں کٹا... یہ گھر پہ فوت بھی ہو جائے... شہادت کی صورت تو نہیں ملی... لیکن شہادت کی حقیقت تو مل گئی ہے... اگر یہ تیرے ذہن میں نقطہ آجائے ایک بہت بڑا اعتراض تیرا حل ہو گا... جس پر شاید تو نے کبھی توجہ نہیں کی۔

طالب علمانہ اشکال:

مجھے ایک طالب علم کہنے لگا، کہتا ہے مولانا ہم نے شہادت کے فضائل علماء سے بڑے سنے ہیں... ہم تو یہ سنتے ہیں آدمی اگر شہید ہو جائے بغیر حساب کے جنت میں جاتا ہے... بڑی جلدی جنت میں جاتا ہے... خون کا قطرہ زمین پر بعد میں گرتا ہے اس کے سارے گناہ پہلے معاف ہو جاتے ہیں۔

لیکن ایک ہم نے حدیث پڑھی ہے جو ہمارے موقف کی تائید نہیں کرتی... میں نے کہا کون سی حدیث ہے... کہتا ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں... دو بندے اکھٹے آئے... انہوں نے کلمہ پڑھا اور وہ مسلمان ہو گے... اور وہ دونوں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہے... ایک بندہ شہید ہو گیا... اور دوسرا ایک سال بعد فوت ہوا... صحابی کہتے ہیں "فرایت الموخر منهما دخل الجنة قبل الشهيد"

اتحاف الخیرہ المھرۃ رقم الحدیث 6034کتاب الادب

جو ایک سال بعد فوت ہوا... میں نے دیکھا وہ جنت میں پہلے گیا... "فتعجبت لذلك" مجھے اس پر بڑا تعجب ہوا...فذكرت لذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا... حضور صلی اللہ علیہ وسلم! یہ بات ہمیں سمجھ نہیں آتی... ہم یہ سمجھتے تھے کہ شہید جنت میں پہلے جائے گا... لیکن میں نے خواب میں یہ دیکھا ہے... اپنے گھر میں فوت ہونے والا یہ جنت میں پہلے گیا ہے۔

میرے دوستو توجہ رکھنا! صحابی کے جملہ پر غور کرنا کہتے ہیں "فتعجبت لذالك" مجھے تعجب ہوا ہے... صحابی کا تعجب کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کا ذہن یہ تھا کہ... شہید جنت میں پہلے جاتا ہے... صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہاں یہ مسئلہ مسلم تھا اگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہاں یہ مسئلہ طے شدہ نہ ہوتا... اس پہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبھی تعجب نہ کرتا... میں سمجھانے کے لئے ایک مثال دیتا ہوں۔

مسئلہ ترک قرأۃ خلف الامام:

صحیح مسلم میں حدیث موجود ہے... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نقل کیا ہے... اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ... جو آدمی سورۃ الفاتحہ نماز میں نہ پڑھے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "فھی خداج خداج غیر تمام

صحیح مسلم ج 1 ص169

اس آدمی کی نماز نامکمل ہے... نامکمل ہے... نماز نامکمل ہے... اب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ بات فرمائی... اگر آدمی فاتحہ نہ پڑھے نماز نامکمل ہے... ایک تابعی رحمہ اللہ تعالیٰ کہنے لگے... انہوں نے کہا "یا اباھریرۃ انا نکون وراء الامام "ہم کبھی کبھی امام کے پیچھے بھی ہوتے ہیں... اب توجہ رکھنا! جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا... کہ جو آدمی فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی... تو بندے نے سوال کیا... کہا ہم کبھی امام کے پیچھے ہوتے ہیں... اس کا معنی ان کے ذہن میں یہ تھا کہ امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھنی چاہیے... جبھی تو انہوں نے کہا نا... ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں... ورنہ کہنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟

پہلی مثال:

ابھی میں بیان سے فارغ ہوا آپ پوچھیں مولانا کہاں جانا ہے...؟ میں کہتا ہوں میں نے سرگودھا جانا ہے... ایک آدمی کہتا ہے ہمارا آدمی بھی ساتھ بٹھالیں... میں کہتا ہوں میرے ساتھ گھر والے ہیں... اب میں کیا بتانا چاہتا ہوں کہ گھر والے ساتھ ہوں... تو نامحرم کو گاڑی میں نہیں بٹھایا جاتا... یہی بتانا چاہتا ہوں نا... لیکن میں نے یہ تو نہیں کہا کہ میں نہیں بٹھاتا... میں نے کہا میرے ساتھ جی گھر والے ہیں... اس کا معنی گھر والے ساتھ ہوں... تو دوسرا بندہ گاڑی میں بٹھایا نہیں جاتا... میں نے عذر بیان کیا ہے نا

دوسری مثال:

میں مثال دے کر کہتا ہوں اگر عصر کے بعد کا وقت ہو... یا زوال کا وقت ہو... تو میں آپ سے پوچھوں جو مسئلہ میں نے بیان کیا آپ کو سمجھ آگیا ؟ آپ کہتے ہیں جی سمجھ آگیا... میں کہتا ہوں جی سمجھ آگیا تو چلو دو رکعات شکرانے کے نفل پڑھ لو آپ کہتے ہیں مولانا یہ تو زوال کا وقت ہے... آپ کیا کہتے ہیں کہ اب کون سا وقت ہے ؟ (سامعین... زوال کا) آپ کیا بتانا چاہتے ہیں کہ زوال کے وقت میں نفل (سامعین... نہیں ہوتے) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا... جو فاتحہ نہ پڑھے تو نماز اس کی ناقص ہے... تو تابعی نے کیا... کہا ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں... یعنی ان کا ذہن یہ تھا کہ امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھی جاتی... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اقرأبها فی نفسك میں نے کب کہا... کہ جب امام کے پیچھے ہو تو پڑھا کرو... میں نے تو کہا فی نفسك کہ جب تو اکیلا ہو تو فاتحہ پڑھ لیا کر... تو میں نے امام کی بات ہی نہیں کی۔

آمدم بر سر مطلب:

اب میں کہہ رہا تھا۔ توجہ رکھنا! جب صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب دیکھی کہ میں نے دیکھا... شہید جنت میں بعد میں گیا... ایک سال بعد فوت ہونے والا... جنت میں پہلے گیا "فتعجبت" مجھے تعجب ہوا۔

تعجب ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہاں مسلم تھی کہ جو آدمی فوت ہو جائے... وہ جنت میں بعد میں جاتا ہے... اور جو شہید ہو جائے وہ جنت میں پہلے جاتا ہے... ذرا دلیل کا جواب سمجھنا میں نے اس کے لئے پہلے تمہید باندھی تھی۔

اشکال کا جواب:

اب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "الیس ھو قد صام" کیا اس نے رمضان کے روزے نہیں رکھے... کیا اس نے ایک سال کی نمازیں نہیں پڑھیں... صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نمازیں بھی پڑھی ہیں... رمضان کے روزے بھی رکھے ہیں... تو فرمایا جنت میں پہلے تو جائے گا... اب جس آدمی نے شہادت کو نہیں سمجھا... وہ کہتا ہے جی دیکھو میدان جنگ میں شہید ہونے والا یہ جنت میں بعد میں جاتا ہے... نماز اور روزے رکھنے والا یہ جنت میں پہلے جاتا ہے... اگر تم شہید ہو جاؤ گے تو جنت میں پہلے تم نہیں جاؤ گے... میں دس سال تک زندہ رہ کر نمازیں پڑھتا رہا تو میں جنت میں کیا بعد میں جاؤں گا۔

جنت میں پہلے جانے کی وجہ:

میں نے کہا میرا دوست تو نے توجہ نہیں کی... نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صدق دل سے شہادت کو مانگتا ہے اللہ اس کو شہادت کا مقام عطا ؟(سامعین ۔ فرماتے ہیں) توجہ رکھنا! اللہ اس کو شہادت کا مقام عطا فرما دیتے ہیں... اب جو صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک سال پہلے شہید ہوا... شہادت تو وہ بھی مانگتا تھانا... اور جو ایک سال بعد فوت ہوا... وہ شہادت نہیں مانگتا تھا... ؟(سامعین... مانگتا تھا) وہ میدان جنگ میں نہیں جاتا تھا... یہ دونوں میدان جنگ کے غازی تھے... دونوں میدان جنگ کے مجاہد تھے... دونوں شہادت کو مانگتے تھے... فرق کیا ہوا...؟ ایک کو شہادت کی صورت ملی ہے... اور دوسرے کو شہادت کی صورت ؟(سامعین... نہیں ملی)

لیکن شہادت کی حقیقت تو دونوں کو ملی ہے... جو صدق دل سے شہادت کو مانگے اللہ اس کو شہادت کا مقام دیتے ہیں... اور شہادت کی صورت پہلے کو بھی ملی... اور دوسرے کو شہادت کی حقیقت ملی... اب دونوں شہادت کے مقام پر فائز ہیں... گھر میں فوت ہونے والا بھی... اور میدان جنگ میں کٹ جانے والا بھی۔

ایک اور مثال سمجھیں:

اب تم مجھے بتاؤ آپ کے شہر میں دو نوجوان شہید ہوں... ان میں سے ایک تہجد پڑھتا ہو... اور دوسرا تہجد نہ پڑھتا ہو... تو جہاں شہادت اور تہجد جمع ہو جائیں تو جنت میں پہلے کون جائے گا جہاں شہادت بھی ہے اور تہجد؟ (بھی ہے)... وہاں صرف شہادت ہے ساتھ تہجد نہیں... ایک آدمی کے پاس شہادت بھی ہو... اور ایک لاکھ روپے کی سخاوت بھی ہو... ایک کے پاس شہادت ہے اور دوسرے کے پاس شہادت

بھی ہے... اور روزانہ ایک ہزار مرتبہ اللہ اللہ کہنے کا ذکر بھی ہے... اب آگے کون بڑھے گا... جہاں شہادت بھی ہے اور اللہ اللہ کہنے کا ذکر بھی ہے... تو میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں حدیثیں ملاؤ گے تو نتیجہ نکلے گا۔

ایک آدمی جو پہلے گیا ہے... وہ بھی شہید بلغه الله منازل الشهدآء ،،اور جو بعد میں گیا ہے... وہ بھی شہید بلغه الله منازل الشهدآء وان مات علیٰ فراشه،، دونوں کو مقام شہادت ملا ہے... لیکن ایک کو مقام شہادت کے ساتھ رمضان کے روزے بھی ملے ہیں... شہادت کے ساتھ ایک سال کی نمازیں بھی ملی ہیں... تو شہادت تو دونوں کو ملی ہے... ایک کے پاس اضافی نماز اور روزے ہیں... لہٰذا جنت میں پہلے اس نے جانا ہے نا... اور ہمیں اعتراض کہاں ہوتا ہے... ہم سمجھتے ہیں العیاذ باللہ صحابہ ہماری طرح تھے... یعنی جو جہاد میں جاتا ہے وہ تو جاتا ہے... جو نہیں جاتا وہ صرف نمازیں پڑھتا ہے... صحابہ میں ہر بندہ نمازی بھی تھا... ہر بندہ مجاہد بھی تھا۔ صحابہ میں ہر بندہ مبلغ بھی تھا... ان کی زندگی کجا اور تیری اور میری زندگی کجا... میرے دوستو! یوں غلط فہمیاں پیدا نہ کیا کرو!

سو شہیدوں کا اجر:

توجہ رکھنا! میں منزل شہادت پر بات کر رہا ہوں۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "من تمسك بسنتي عند فساد امتي فله اجر مائة شهيد"

كتاب الزهد للبيهقي جز 1 ص 221

جو آدمی میری ایک مردہ سنت کو زندہ کرے گا... اللہ اس کو سو شہید کا ثواب دیں گے... جو آدمی میری ایک سنت کو زندہ کرے گا... اللہ اسے سو شہیدوں کا اجر عطاء فرمائیں گے... اچھا بھائی اگر میں میدان جنگ میں جا کر شہید ہوتا ہوں... تو ایک شہید

ہوا... اور اگر یہاں پر لوگ داڑھی نہیں رکھتے... سنت کو زندہ کر دیں تو کتنے شہیدوں کا اجر؟ (سامعین... سو شہیدوں کا) نکاح شریعت کے مطابق نہیں ہے... اگر کوئی شریعت کے مطابق نکاح کرے کتنے شہیدوں کا اجر؟ (سامعین... 100 کا) اب ایک بندہ کہتا ہے مولانا! آپ پاگلوں والی بات کرتے ہیں... میدان میں جا کر کٹو گے تو ایک شہید کا ثواب ہو گا... اور یہاں جھنگ میں رہ کر روزانہ دس سنتوں کو زندہ کریں گے... تو روزانہ ہزاروں شہیدوں کا ثواب ملے گا... ایک شہید کی بات نہ کرو... ہمیں ہزار شہید کا ثواب کمانے دو... لوگ کہتے ہیں دلیل تو بڑی زبردست ہے... تو یہ بے وقوف ہیں جو میدان میں نکل کے شہادت لیتے ہیں... تو لوگوں کے ذہن میں سوال آتا ہے نا۔

تنخواہ... اور... پروٹوکول:

میں نے کہا نہیں میرے دوست...! پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو سمجھو... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ پہ غور کرو... الفاظ نبوت کو شرح اپنی مت دو... میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”من تمسك بسنتي عند فساد امتي فله اجر مائة شهيد“ جو آدمی ایک مردہ سنت کو زندہ کرتا ہے... اللہ اس کو سو شہید کا اجر دیتا ہے... ارے ایک اجر ہے اور ایک مقام ہے... مقام الگ چیز ہے... اجر الگ چیز ہے میں آج کی زبان میں کہنا چاہتا ہوں مقام کو پروٹوکول کہتے ہیں... اور اجر کو تنخواہ اور مزدوری کہتے ہیں... ارے تنخواہ الگ ہے... اور پروٹوکول الگ ہے... اگر آدمی کے پروٹوکول کو دیکھو تو بات الگ ہے... اگر اجرت اور تنخواہ کو دیکھو تو بات الگ ہے۔

تیرے پنجاب کا وزیر اعلیٰ آپ اس کی تنخواہ کو دیکھ لیں... ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ نہیں ہے... مگر تیرے جھنگ میں ایک فیکٹری ہے... اس فیکٹری کے جی۔ ایم کو

دیکھ لے تو جنرل منیجر کی تنخواہ دو لاکھ سے کم نہیں ہے... تو میرے دوستو! بات تو بڑی عجیب ہے تیرے پنجاب کا وزیر اعلیٰ وہ تنخواہ ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ نہیں لیتا... اور فیکٹری کا جی۔ ایم دو لاکھ سے کم نہیں لیتا... تنخواہ جی۔ ایم کی زیادہ ہے... اور وزیر اعلیٰ کی کم ہے... لیکن میں دعوی کے ساتھ کہتا ہوں... تو سارے پنجاب کے جی۔ ایم ملا لے ارے جی ایم کو چھوڑ دے تو فیکٹریوں کے مالکان کو ملا لے... مالکان کو دیکھ لے جن کی روزانہ دس لاکھ کی آمدن ہے... ایک طرف وزیر اعلیٰ کی تنخواہ ہے... ایک طرف فیکٹریوں کے مالکان کی دس لاکھ یومیہ آمدن ہے... اگر آمدن دیکھے تو اس کی زیادہ ہے... اگر تنخواہ دیکھے تو اس کی زیادہ ہے... پروٹوکول دیکھیں تو اس کا زیادہ ہے۔

تو صبح جھنگ میں سڑک پہ نکلا... اشارے دیکھے بند ہیں پوچھا جی کیا ہوا... کہا جی آج وزیر اعلیٰ کا دورہ ہے... مولوی صاحب! سڑک پہ نہیں جانا... جی ایم صاحب سڑک پہ نہیں جانا... ملک صاحب آپ نے نہیں جانا... آج آپ نے نہیں جانا... آپ فیکٹری کے مالک ہونگے ٹھیک ہے... آپ روزانہ دس لاکھ کمائیں تو ٹھیک ہے... لیکن وزیر اعلیٰ جس روڈ پہ آئے... اس روڈ پر آپ نہیں جا سکتے... آپ پوچھیں کیوں یار...؟ تنخواہ میری زیادہ ہے... سڑک پہ میں نہیں آ سکتا... تو وہ کہیں گے جناب تنخواہ الگ بات ہے... پاکستان کے پنجاب کے ہزار جی۔ ایم ملا لے... ایک وزیر اعلیٰ کے پروٹوکول کے برابر نہیں... پروٹوکول کا مسئلہ الگ ہے... ارے اجر اور مزدوری کا مسئلہ الگ ہے... جہاں شہادت کے اجر کی بات ہے... یہ بات الگ ہے... جہاں شہادت کے پروٹوکول کی بات ہے یہ بات الگ ہے۔

امت مرحومہ کے شہداء کا اعزاز:

حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہے... نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احادیث کا مطالعہ کر کے دیکھ... فرمایا قیامت کے دن جب میری امت کا شہید آئے گا... اگر رستے میں ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اللہ کے پیغمبر بھی کھڑے ہوں گے تو فرشتہ کہے گا... حضرت آپ ذرا رستہ چھوڑ دیں... فرمایا کیوں...؟ آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا شہید آرہا ہے... میرے دوست! شہید کے پروٹوکول کی بات ہے... اگر تو نے ہزار سنت کو زندہ کیا ہے... لیکن اگر تیری موت گھر پر آئی ہے۔

تو میرا دوست تیرے کپڑوں کو اتار کے تجھے غسل دیا جائے گا... لیکن میدان جنگ میں کٹنے والے کے چہرے پہ داڑھی بھی نہیں ہے... میدان جنگ میں کٹنے والا وہ نماز بھی نہیں پڑھتا... لیکن شریعت کہے گی... نہ نہ اس کے بدن کے کپڑے بھی نہیں اتارنے... ارے وجہ کیا ہے...؟ یہ اس کا پروٹوکول ہے... ہمیں انہی کپڑوں میں اچھا لگتا ہے... اس کے کپڑے تم نے کاٹنے نہیں... اسی کپڑے کو کفن بنا دو... قیامت والے دن کفن والے آئیں گے... لیکن یہ انہی کپڑوں میں آئے گا... میں ان کپڑوں کو دیکھ کر داد دیتا ہوں۔

ارے یہ تو گھر میں فوت ہوا... نماز کی حالت میں بیت اللہ میں فوت ہوا... کہا جی اس کو غسل دے دو... اچھا جی... کہا شہید کو نہیں دینا... اللہ کیوں نہیں دینا... اس کے بدن پہ تو خون ہے... خون تو ناپاک ہوتا ہے... اسے تو پاک کرنا چاہیے... اور یہ طواف کرنے والا غسل کر کے گیا تھا... نئے کپڑے پہن کے گیا تھا... فرمایا نہیں نہیں... آج مسئلہ اجر کا نہیں آج مسئلہ پروٹوکول کا ہے... ارے اس کو کفن دینا ہے... لیکن اس کو

انہی کپڑوں میں دفن کرنا... یہ اس کے خون کا پروٹوکول ہے... اس کے کپڑوں کا پروٹوکول ہے۔

روز قیامت شہید کا پروٹوکول:

اگر یہ قیامت کے دن آئے گا... نماز والا پریشان ہو گا... اللہ میرا کیا بنے گا شہید پریشان نہیں ہے... وہ کہتا ہے اللہ اس کا کیا بنے گا... نمازی کہتا ہے میرا کیا بنے گا شہید کہتا ہے ان کا کیا بنے گا... اللہ فرماتے ہیں کیوں...؟ شہید کہے گا اللہ تنہا نہیں جاتا میرے استاد بھی جائیں گے... تنہا نہیں جاتا میرے دوست بھی جائیں گے... ارے سفارش پروٹوکول سے چلتی ہے... تنخواہوں سے کبھی سفارشیں نہیں چلا کرتیں... ارے سو شہید کا اجر تو ملے گا مگر ایک شہید کا پروٹوکول نہیں ملے گا... اللہ جنت میں تو جانا ہے۔

شہید کا جنازہ:

جنازہ آ گیا فرمایا غسل بھی نہیں دینا... امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جنازہ بھی نہیں پڑھنا... امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا... "اللھم اغفر لحینا ومیتنا یہ تو اس کی معافی کے لئے ہے... ارے اس کی معافی کا تو خالق نے اعلان کیا "یغفرك فی اول دفعة من الدم" یہ تو بخشا گیا... اس کا جنازہ کیا پڑھنا... لیکن قربان جاؤں... امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی فقاہت پر... فرمایا جنازہ کیوں نہ پڑھیں... میں اپنی زبان میں کہتا ہوں میرے امام نے سمجھایا ہے... کہ میت دو قسم کی ہوتی ہے۔

1... ایک میت وہ ہوتی ہے کہ جنازہ پڑھیں گے... چالیس بندے شریک ہو جائیں گے تو یہ میت بخشی جائے گی۔

2... اور ایک میت وہ ہوتی ہے کہ ہم جنازہ پڑھیں گے... اس کی وجہ سے ہم بخشے جائیں گے اس کا جنازہ یوں نہ پڑھ... کہ یہ تیرے جنازے کا محتاج ہے... بلکہ اس لئے پڑھنا کہ اس کے جنازے سے میں بخشا جاؤں گا... کبھی تو نے سوچا کہ لوگ شہیدوں کے جنازے میں کیوں دوڑتے ہیں... یہ شہادت کا پروٹوکول ہے۔

وقت شہادت اور پروٹوکول:

من تمسك بسنتي عند فساد امتي فله اجر مائة شهيد

یہ سنت کو زندہ کرنے والا... اللہ سب کو توفیق عطاء فرمائے... اللہ مجھے اور تجھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر مرمٹنے کی توفیق دے... اور بدعت کو مٹانے کی توفیق دے دے... اگر سنت کو زندہ کرنے والا قیامت والے دن جنت میں گیا ہے... میرا اللہ پوچھے گا کچھ چاہیے اللہ سب کچھ مل گیا ہے... اللہ فرمائیں گے چاہیے تو مانگ لو... اللہ کچھ نہیں مانگنا... دنیا کی مشقت سے جنت میں آیا ہوں... اللہ مجھے اور کیا چاہیے... اللہ اس پروٹوکول والے سے پوچھے گا... کچھ تجھے بھی چاہیے... کہے گا اللہ کچھ مجھے بھی چاہیے کچھ مجھے بھی عطا کر دے نا... اللہ فرمائیں گے کیا چاہیے... اللہ ایک مرتبہ دنیا میں بھیج دے نا... کیوں میری جنت میں نعمتیں کم ہیں... میری جنت تجھے پسند نہیں ہے... یہ حور وغلمان تیرے لئے ہیں... ارے تیری خدمت کے لئے ہیں۔

کہا نہیں اللہ مجھے ایک مرتبہ بھیج دے نا... فرمایا کیوں...؟ جنت سے جانا چاہتا ہے... اللہ تیری جنت میں سارے مزے ہیں... تیری جنت مزدوری کا نام ہے۔ تیری جنت اجر کا نام ہے... اللہ میں اجر کی بات نہیں کرتا... جب تیری راہ میں کٹا تھا... اس وقت جو فرشتے اترے تھے... جو پروٹوکول وہ لائے تھے... اللہ وہ پروٹوکول جنت میں تو

نہیں ہے نا... ایک مرتبہ مجھے پھر بھیج دے... ارے پروٹوکول کا مسئلہ الگ ہے... اجرت کا مسئلہ الگ ہے۔

اجر اور قدر میں فرق:

من تمسك بسنتي عند فساد امتي فله اجر مائة شهيد

جو میری ایک مردہ سنت کو زندہ کرے گا اللہ سو شہید کا اجر دیتا ہے... ارے اجر الگ ہے... قدر الگ ہے... بات اجر کی نہیں بات قدر کی ہے... بات اجرت کی نہیں بات پروٹوکول کی ہے... بات مزدوری کی نہیں مسئلہ مقام کا ہے... میدان جنگ میں جانے سے جو پروٹوکول ملتا ہے نا... وہ شہادت پہ گھر رہ کے صدق دل سے مانگنے پر وہ پروٹوکول نہیں ملا کرتے... پروٹوکول الگ ہے اجر الگ ہے... تو بات میں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ کوئی آدمی بھی شہید ہونا چاہے... اب بتاؤ ہو سکتا ہے یا نہیں... اگر صدق دل سے مانگے گا اللہ شہادت کے مرتبہ تک پہنچا دے گا۔

میں اس لئے کہتا ہوں حضرت ابو بکر صدیق کو... صورتاً شہادت نہ ملے... تب بھی شہید ہیں... حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے... اگر کسی کو شہادت کی صورت نہ ملے... وہ تب بھی شہید ہے... وہ شہادت تو مانگتے تھے... ارے ایک مقام نبوت کا ہے... ایک مقام صحابیت کا ہے... ایک مقام شہادت کا ہے... ایک مقام ولایت کا ہے... مقام نبوت تو وہب ہے... مقام صحابیت تو وہب ہے... لیکن مقام شہادت اور مقام ولایت یہ کسب ہے... جو تیرے بس میں نہیں اس کی تمنا بھی نہ کرنا... جو تیرے اختیار میں ہے... اس کی تمنا بھی کرنی ہے... اور کوشش بھی کرنی ہے۔

خدائی انتخاب... انتخاب لاجواب:

میرے دوستو توجہ رکھنا! میں کہتا ہوں ایک مسئلہ نبوت کا ہے... ایک مسئلہ صحابیت کا ہے... نبوت بھی انتخاب میرے اللہ کا ہے... صحابیت بھی انتخاب میرے اللہ کا ہے... لیکن شہادت اور ولایت یہ تو رب نے تجھے اختیار دیا... تیری مسجد میں امام موجود ہے... اس کا انتخاب تیری مسجد کی کمیٹی کا ہے... تیرے مدرسے کا مدرس اس کا انتخاب تیرے مہتمم کا ہے... انتخاب کالج کے پروفیسر کا یا پرنسپل کا ہو گا... لیکن نبوت تو انتخاب میرے اللہ کا ہے...پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "ان اللہ اختارنی واختارلی اصحابی"

معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم ج 4 ص 2117، الجامع لاخلاق الراوی ج 4 ص 71

اور ایک روایت میں اصحابی کی بجائے "اصحابا" آتا ہے

معجم الاوسط ص 144 ، مستدرک حاکم ج 2 ص632

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے میرے سر کو تاج نبوت کے لئے چنا میرے شاگردوں کے سروں کو تاج صحابیت کے لئے چنا... نبوت انتخاب بھی اللہ کا ہے صحابیت انتخاب بھی اللہ کا ہے... اگر اس امام پہ تنقید کرے گا تنقید مسجد کی کمیٹی پر ہو گی اگر تنقید مدرس پہ کرے گا تنقید مہتمم کے انتخاب پر ہو گی... اگر تنقید پروفیسر پر کرے گا تو تنقید کالج کے پروفیسر پہ ہو گی... اگر تنقید نبوت پر کرے گا تو تنقید انتخاب خداوندی پہ ہو گی... اگر تنقید صحابی پر کرے گا... تو تنقید انتخاب خداوندی پہ ہو گی ۔

میرے دوستو! بندے کے انتخاب پہ تنقید کر لینا... خدا کے انتخاب پر کبھی تنقید نہ کرنا کیوں... ؟ نبوت مقام انتخاب خداوندی کا نام ہے... صحابیت مقام انتخاب خداوندی کا نام ہے... میں اگلی بات کہتا ہوں... جس طرح نبوت بھی عمل سے نہیں ملتی

صحابیت بھی عمل سے نہیں ملتی... اس پر میں دلیل دینا چاہتا ہوں... تو نے حدیث کئی بار سنی ہو گی۔

پہلے تو نے خطیب سے سنا ہو گا اپنے مسلک کے وکیل سے بھی سن... میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَاَ تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ ، وَلاَ نَصِيفَهُ۔

مصنف ابن ابی شیبہ جز 12 ص174

فرمایا میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کبھی نازیبا جملہ نہ کہنا۔

تسبوا کا معنی:

تسبوا کا معنی یہ گالی دینا نہیں... عربی زبان میں گالی دینے کے لئے لفظ شتم آتا ہے... عربی زبان میں نازیبا جملے کے لیے لفظ ”سب“ آتا ہے... میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا ”لا تشتموا اصحابی“ میرے صحابہ کو گالی نہ دینا... ارے گالی تو دینا بلاوجہ کافر کو بھی جائز نہیں ہے... صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالی دینے کا کیا معنی ہوا... میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”لا تسبوا اصحابی“ ان کو نازیبا جملے نہ کہنا... ان کے بارے میں نازیبا خیال نہ لانا... کیا معنی؟ توجہ رکھنا! میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا صحابی کو برا نہ کہنا... ہاں ہاں! ارے ایک مسئلہ ہے کافر کا... ایک مسئلہ ہے متبع کا... ایک مسئلہ ہے مبتدع کا... ایک مسئلہ مومن کا ہے۔

مقام صحابہ بلند تر ہے:

کوئی آئے گا وہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پہ الزام لگائے گا... کوئی آئے گا صحابہ پہ اعتراض کرے گا... فرمایا ”لاتسبوا اصحابی“ اعتراض بھی نہیں کرنا... انتخاب

خداوندی ہے... لیکن ممکن ہے کوئی مومن ہی کہہ دے... اللہ ہم اعتراض تو نہیں کرتے ہم الزام تو نہیں لگاتے... ہم تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ماننے والے ہیں... لیکن ہم ایک بات کہنا چاہتے ہیں... میں نے کہا تو بات کیا کہنا چاہتا ہے... ممکن ہے کوئی مومن کہہ دے فلاں صحابی قرآن کا حافظ تھا... میں نے کہا نہیں ہے... کہنے لگا میرا باپ تو حافظ تھا اچھا تو پھر کیا ہوا... صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد تو حافظ نہیں ہے... میرے باپ کے دس بیٹے دس قرآن کے حافظ... فلاں صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کتنے کئے؟ میں نے کہا جی ایک کیا تھا... کہتا ہے میرے ابو نے پچاس کیے ہیں... صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمرے کتنے کیے؟ میں نے کہا بھائی دو کیے... کہتا ہے میرے باپ نے تو سو کیے۔

اب کسی کے دل میں خیال نہ آئے... میرے باپ نے حج اتنے کیے... میرے باپ نے عمرے اتنے کیے... میرا باپ تو قرآن کا حافظ ہے... میرے بیٹے قرآن کے حافظ ہیں... تو تمہارے دل میں یہ خیال نہ آئے... کہ یہ عمل کی وجہ سے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھ جائے گا... فرمایا ”لاتسبوا اصحابی“ اے ایمان والو! تم بھی میرے صحابی کے بارے میں نازیبا جملہ نہ کہنا... ارے وجہ کیا ہے... اگر تم حفظ کرو گے... تو ایک قرآن پڑھ لو گے... کتنی مرتبہ پڑھ لو گے... دس ہزار مرتبہ پڑھ لو گے ارے نمازیں پڑھو گے تو کتنی پڑھ لو گے...؟ ارے صدقے دو گے تو کتنے دو گے... ؟ ارے قرآن کا پڑھنا تو آسان ہے وہ اللہ نے بھیجا ہے... قرآن پڑھنا تو آسان ہے اس پہ لگتا جو کچھ نہیں... روزہ رکھنا تو آسان ہے اس پہ کچھ بچ جاتا ہے... سب سے زیادہ مشکل تو خرچ کرنا تھا نا۔

خرچ میں قیمتی چیز:

ارے خرچ کرنے میں مال بھی نہیں ہے... چاندی بھی نہیں ہے... ارے دنیا میں قیمتی مال سب سے زیادہ سونا ہے نا... سونا ایک ذرہ بھی کوئی نہیں دیتا... ارے مال موجود ہو لوگ زکوٰۃ بھی نہیں دیتے... عورت کے پاس زیور ہو... عورت زیور پہ مرتی ہے... ارے اصلی نہ ہو تو نقلی زیور بناتی ہے... تمہارے ہاں تو سب سے قیمتی سونا ہی ہے نا... فرمایا کتنا خرچ کرلو گے... ؟ ارے ایک من خرچ کرو گے اتنا تو کوئی خرچ نہیں کرتا... دس من صدقہ کرلو گے یہ تو کوئی نہیں کرتا... اچھا تم کتنا خرچ کرلو گے... اس دور میں مدینہ منورہ میں سب سے بڑی مثال احد پہاڑ کی تھی... کیونکہ قرب وجوار میں بلندی احد پہاڑ کی تھی... میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... ارے چاندی تو کم قیمت ہے... جو تو کم قیمت ہے باقی اعمال تو آسان ہیں... مشکل تو خرچ ہے... اس میں بھی سونا... یہ سب سے مشکل ہے... احد پہاڑ کے برابر سونا یہ کتنا بڑا عمل ہے۔

فرمایا اگر تم احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرلو... اور میرا صحابی ایک مٹھی جو آدھی مٹھی جو کی دے... یہ تمہارا احد پہاڑ کے برابر سونا میرے صحابی کی مٹھی بھر جو کے برابر بھی نہیں ہے... ارے تم نے قرآن پڑھا تو کیا ہوا... تیرا باپ حافظ ہوا تو کیا ہوا پچاس حج کئے تو کیا ہوا... ارے تیرے باپ نے سو عمرے کیے تو کیا ہوا... میرے صحابی کو عمرے پہ نہ تولنا... میرے صحابی کو اعمال پہ نہ پرکھنا... ارے وجہ یہ ہے حاجی کو عظمت حج کی وجہ سے ملتی ہے... قاری کو عظمت قرآن کی وجہ سے ملتی ہے... نمازی کو عظمت نماز کی وجہ سے ملتی ہے... مجاہد کو عظمت جہاد کی وجہ سے ملتی ہے... ارے مصدق کو عظمت صدقے کی وجہ سے ملتی ہے... مبلغ کو عظمت تبلیغ کی وجہ سے ملتی ہے۔

آپ نے خرید کر انمول کر دیا:

ارے میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پہ غور کرنا صحابی کو عظمت ملتی ہے صحبت نبوت کی وجہ سے ملتی ہے... ارے نماز کا مقام مانا وہ کم ہے... روزے کا مقام مانا وہ کم ہے... حج کا مقام مانا وہ کم ہے... صحبت نبوت کا مقام تو رب کعبہ کی قسم عرش سے بھی زیادہ ہے۔

اہل السنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ:

میرا عقیدہ ہے... اہل السنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ یہ ہے... کہ زمین پر عظمت والی جگہ یہ مسجد ہے... آگے جائیں تو بیت القدس ہے... آگے جائیں تو حرم مکہ ہے... آگے جائیں تو بیت اللہ ہے... آگے جائیں تو اللہ کی کرسی ہے... آگے جائیں تو لوح محفوظ ہے... آگے جائیں تو عرش معلیٰ ہے... کیا یہ عقیدہ تیرا نہیں ہے...

میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی مٹی کے ذرے... جن میں شعور بھی نہیں ہے... جن میں دیکھنے والی آنکھ بھی نہیں ہے... جن کے سننے والے کان بھی نہیں ہیں...

میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مٹی مبارک کے ذرے۔ ارے مٹی کو تو لوگ بے جان کہتے ہیں مٹی کو تو لوگ بے شعور کہتے ہیں...

ہمارا عقیدہ یہ ہے مٹی کے قبر مبارک کے وہ ذرے جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر کے ساتھ ملے ہیں... وہ مسجد نبوی سے بھی اعلیٰ ہیں... وہ مسجد القدس سے بھی اعلیٰ ہیں وہ بیت اللہ سے بھی اعلیٰ ہیں...

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی مٹی کے ذرے جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

کے وجود سے ملے ہیں... وہ لوح محفوظ سے بھی اعلیٰ ہے... وہ اللہ کی کرسی سے بھی اعلیٰ ہیں... عرش معلیٰ سے بھی اعلیٰ ہیں۔

المہند ص 11

پھر میرے جھنگ کے سنی تو بتا... قبر مبارک کی مٹی کے وہ ذرے جن میں شعور بھی نہیں... جو لاشعور ہو کے اللہ کے عرش سے اعلیٰ ہیں۔

☆... صدیق تو شعور والا ہے۔ ☆... عمر تو عقل والا ہے۔

☆... عثمان تو علم والا ہے۔ ☆... علی تو عقل والا ہے۔

جس میں شعور نہیں ہے وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے ملتا ہے... وہ عرش سے بھی بڑھ جاتا ہے... اور صدیق کے کندھے پہ تو خود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوتا ہے... ارے مٹی کے ذروں اور صحابی میں فرق کیا ہے... ؟ ارے مٹی میں تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خود گئے ہیں... صحابی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ہے... وہاں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم گیا ہے تو مٹی کے ذروں کو وجود ملا ہے... یہاں صحابی خود چل کے آیا ہے... اس لئے میں کہتا ہوں میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... میرے صحابی کو نماز میں نہ دیکھنا... ارے روزے میں نہ دیکھنا۔

یہ رتبہ بلند ملا جسے مل گیا:

رمضان المبارک میں مدینہ منورہ میں تھا... میرے دوستوں نے فون کیا... کہتا ہے مولانا کہاں بیٹھے ہو... میں نے کہا مسجد نبوی میں... کہتا ہے کون سی جگہ... میں نے کہا یہ مسجد نبوی کا صحن ہے... جہاں پر چھتریاں بنی ہوئی ہیں... مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طرف منہ کر لے جو قبلہ کی مخالف سمت ہے... اس میں دوسرا استون ہے

میں اس کے نیچے بیٹھا ہوں... وہ آگئے اس میں ایک میرا عقیدت مند سنی نوجوان تھا... اور ایک میرا مریض بھی تھا... جہاں ڈاکٹر جاتے ہیں تو مریض تو آیا کرتے ہیں... کبھی دوائی لینے اور کبھی شرارت کرنے... میرا مریض کہنے لگا یہاں کیوں بیٹھے ہو... ؟

میں نے کہا میری مرضی کہتا ہے... وجہ میں نے کہا نہیں بیٹا ... میں تجھے وجہ بتاتا نہیں بلکہ دکھاتا ہوں... بتانا اور ہے دکھانا اور ہے... کیا معنی...؟ میں نے کہا اٹھاؤ نظر یہ ستون ہے... جہاں پہ ڈاٹ ختم ہوتی ہے... کیا لکھا ہوا ہے... کہتا ہے نعمان بن ثابت رحمہ اللہ تعالیٰ (سامعین... سبحان اللہ) میں نے کہا یہاں کیا لکھا ہے...؟ کہتا ہے نعمان بن ثابت میں نے کہا... ادھر قبلہ کی طرف آ... ادھر کیا لکھا ہے؟ کہتا ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ میں نے کہا ادھر... کہتا ہے عمر رضی اللہ عنہ... میں نے کہا ادھر کہتا ہے... عثمان میں نے کہا بائیں طرف... کہتا ہے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ... میں نے کہا دائیں طرف کہتا ہے عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ... میں نے کہا بائیں طرف کہتا ہے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ... اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نے کہا آگے کیا ہے... کہتا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ... میں نے کہا یہاں آگے کیا لکھا ہے... کہتا ہے نعمان بن ثابت۔

میں نے کہا پھر میں یہ بات کہہ سکتا ہوں نا۔ کہ اللہ سے علم و عمل اس روضے والے کو ملا... اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحاب پیغمبر کو ملا... اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے نعمان بن ثابت کو ملا... میں کہہ سکتا ہوں میں شکریہ ادا کرتا ہوں نعمان بن ثابت کا... اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے لیتا ہے... میں شکریہ ادا کرتا ہوں وہ اس روضے والے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے لیتے ہیں... میں کہتا ہوں ارے

ہاں ہاں "موتوابغیضکم" غیض غضب میں جل جا... مر جا... مر جا... جا میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے کا رنگ بھی تو نہیں مٹا سکتا... اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نام چمکتے رہیں گے یہ بھی تو روضے سے کھرچ نہیں سکتا... میرا نعمان بن ثابت بھی دمکتا رہے گا... اس کو بھی تو نہیں کھرچ سکتا... ارے میں نعمان بن ثابت سے اصحاب تک پہنچا ہوں... اور اصحاب سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا ہوں۔

اس لئے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میری منزل کا نام ہے... ابو حنیفہ راستے کا نام ہے... میں کہتا ہوں ہم نے ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو راستہ مان کے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو منزل مانا ہے... میرا مریض کہنے لگا بات سمجھ آگئی... میں نے کہا ارے مان بھی لے نا میں آج جھنگ میں بھی کہتا ہوں... اگر کوئی غیر مقلد ماں نے جنا ہو... ارے کوئی انگریز کا ایجنٹ موجود ہو... ارے جس مولوی کو تو نے مانا ہے... اس مولوی کا نام مدینہ منورہ کی مسجد کی بیت الخلاء میں بھی نہیں ہے... اور جس کو امام میں نے مانا ہے... اس کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے کے سامنے... مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ستون پر موجود ہے تو بتا میں تیرے ملا کو مانوں... یا اپنے امام نعمان بن ثابت رحمہ اللہ کو مانوں... جو آج بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے کے سامنے ہے... قیامت کے دن نبوت کے ساتھ حوض کوثر پر ہو گا۔

مسئلہ توسل:

مجھے کہتا ہے مجھے یہ بتاؤ اس میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدفون ہیں... میں نے کہا جی ہاں کہتا ہے... اگر کوئی بندہ دعا مانگے اللہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے میرا فلاں کام کر دے... اللہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے میرے گناہ معاف

کر دے... اللہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے مجھے اولاد عطا کر دے... کیا یہ دعا مانگ سکتے ہیں... میں نے کہا تو بتا؟ کہتا ہے جی نہیں... مانگ سکتے ہیں...؟ میں نے کہا تیرا یہ عقیدہ ہے کہتا ہے میرا ذہن یہ ہے... دعا یہ مانگیں اللہ نماز کے وسیلہ سے... اللہ روزے کے وسیلہ سے... اللہ تلاوت کے وسیلہ سے... میں نے کہا کیا معنی... ؟ عمل کے وسیلہ سے مانگیں تو ٹھیک ہے... کہتا ہے ٹھیک ہے... میں نے کہا روضہ والے کے وسیلہ سے مانگیں تو... ؟ کہتا ہے ٹھیک نہیں ہے... میں نے کہا میرے دوست یہ بتا... یہ روزہ خود آیا ہے یا کوئی لے کر آیا ہے... نماز خود آئی ہے یا کوئی لے کر آیا ہے... کہتا ہے لے کر آیا ہے... میں نے کہا لے آنے والے کا نام بتا دے... کہتا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم... میں نے کہا روزے کا وسیلہ دیا جا سکتا ہے... تو لانے والے کا وسیلہ بھی دیا جا سکتا ہے... اگر جہاد کا دیا جا سکتا ہے... تو جہاد لانے والے کا دیا جا سکتا ہے۔

صحبت نبوی اور قرب خداوندی:

میں نے کہا تو یہ بتا تو نے نماز کا وسیلہ کیوں مانا... کہتا ہے نماز سے اللہ کا قرب ملتا ہے... میں نے کہا روزے کا وسیلہ کیوں مانا... کہتا ہے جی اللہ کا قرب ملتا ہے... میں نے کہا عمل کا وسیلہ کیوں مانا... کہتا ہے اللہ کا قرب ملتا ہے... میں نے کہا ایک عقیدہ تیرا ہے ایک عقیدہ میرا ہے... میرا عقیدہ یہ ہے نماز سے قرب ملتا ہے ضرور ملتا ہے۔ روزے سے قرب ملتا ہے ضرور ملتا ہے... لیکن ایمان کے بعد خدا کی قسم جو قرب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے ملتا ہے وہ نماز سے بھی نہیں ملتا... وہ روزے سے بھی نہیں ملتا۔ بلند آواز سے ملتا ہے کہ نہیں...؟ (سامعین ملتا ہے) لیکن کجا نماز کجا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود... ارے کہاں روزہ کہاں...؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا

وجود... کہاں تلاوت کہاں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود... میں نے کہا میرا دوست قرب ملتا ہے... لیکن جو قرب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے ملتا ہے... وہ نماز اور روزے سے نہیں ملتا میں نے یوں بات نہیں سنائی میں اپنی دلیل دے کر تجھے بات سمجھانے لگا ہوں ۔

میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " لا تسبوا اصحابی "ارے اپنے عمل پہ ناز کر کے کبھی میرے صحابہ کے بارے میں غلط خیال نہ لانا... ارے وجہ یہ ہے تجھے قرب نماز سے ملے گا... صدقے سے ملے گا... ان کو تو قرب میری صحبت کی وجہ سے ملا ہے... ارے نماز کا قرب کجا میری صحبت کا قرب کجا... صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قرب ملا ہے تو میرے وجود سے ملا ہے... عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قرب ملا ہے میرے وجود سے ملا ہے...ارے یہ ساری اضافی چیزیں ہیں... اگر نماز نہ ہوتی یہ تب بھی صدیق تھا... روزہ نہ ہوتا یہ تب بھی صدیق تھا... اس کے لئے تو میری صحبت ہی کافی تھی...بقیہ اعمال کئے تو بہت اچھا۔

اصحاب پیغمبر اعتراض سے مبراء ہیں :

اس لئے ہم کہتے ہیں کبھی تو صحابیِ رسول پر اعتراض نہیں کر سکتا... اس لئے کہ تو اعتراض کرے گا... یا عقیدہ کی وجہ سے کرے گا... یا عمل کی وجہ سے کرے گا... عقیدہ کی وجہ سے بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی پر اعتراض نہیں ہے... عمل کی وجہ سے بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتراض نہیں ہے... لوگ پوچھتے ہیں کیوں؟ میں نے کہا وجہ یہ ہے...؟ اگر تو نے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مانا ہے... تو عقیدہ پر اعتراض نہیں... اس کی وجہ...؟ ارے عقیدہ میں خلل آجائے وہ صحابی

رہتا ہی نہیں... اب صحابی مان لیا اب عقیدہ کی بحث ہی ختم ہے... ارے عقیدہ میں خلل آیا وہ صحابی نہیں رہا عمل پہ اعتراض نہ کرنا... اس کی وجہ ہم نے عمل کی وجہ سے صحابی مانا ہی نہیں ہے... نہیں سمجھے... !ہم نے عمل کی وجہ سے صحابی مانا ہی نہیں۔

افق نبوت پر نمودار روشن ستارے:

آپ نے کہا بھائی یہ بہت بڑے عالم ہیں... آپ نے مسئلہ پوچھا اس کو مسئلہ نہ آئے لوگ کہتے ہیں کیسا مولوی ہے اس کو مسئلہ نہیں آتا... یہ بہت بڑا قرآن کا حافظ ہے۔ یہ سورۃ فاتحہ میں بھول جاتا ہے یہ کیا قرآن کا حافظ ہے... ارے حافظ تو تب ہوتا جب ہم اس کو قرآن کا حافظ ہونے کی وجہ سے مانتے... یہ تو تب ہوتا جب ہم نماز کی وجہ سے مانتے... ہم نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو مانا ہے... حج اضافی چیز ہے...روزہ اضافی چیز ہے... ہم نے تو صحبت نبوت کی وجہ سے مانا ہے... عقیدہ پر اعتراض کرے گا صحابی رہتا ہی نہیں ہے... عمل کی وجہ سے اعتراض کرے گا ہم نے عمل کی وجہ سے مانا ہی نہیں ہے... ہم نے اس لئے کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ معیار حق ہیں... یہ تو صحبت نبوت سے صحابی یوں چمکتا ہے جیسا کہ آسمان کا ستارہ ہے... ارے آسمان پہ ستارہ بھی ہے... چاند بھی ہے... ستارہ چاند کی وجہ سے چمکتا ہے... صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبوت کی صحبت کی وجہ سے چمکتا ہے... ارے نبوت کی صحبت ہٹا دے چمک ختم ہے۔

تو میرے دوستو! مجھے یہ بات کہنے دو... میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیسی مثال دی ہے... ارے اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب ھدایت ہے... تو صحابہ رضی اللہ عنہم نجوم ہدایت ہیں... یہ میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال کیوں دی

ہے... ارے ستاروں کو نور ملتا ہے وہ چاند سے ملتا ہے...تو میں یہ بات کہنے لگا ہوں... میرا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اگر چاند ہے... تو میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ ستارے ہیں... ارے چاند اور ستارے میں فرق کیا ہے...؟ ارے اس بات کا خیال رکھنا ہمارا عقیدہ یہ تھا... ہر صحابی مومن ہے... ہمارا عقیدہ یہ تھا... ہر صحابی عادل ہے... ہمارا عقیدہ یہ تھا ہر صحابی حجت ہے... ہمارا عقیدہ یہ تھا ہر صحابی محفوظ ہے... لیکن اگلی بات پر غور کرنا... ہر صحابی اکیلا معصوم نہیں ہے... نبی اکیلا معصوم ہے... ہر صحابی الگ الگ معصوم نہیں ہے... اگر یہ سارے کسی مسئلے پر جمع ہو جائیں... تو ایسے ہی معصوم ہیں جیسے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خود معصوم ہیں۔

مسئلہ سمجھ! پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب ہدایت ہے... بولیں نا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب ہدایت ہے صحابی؟ (سامعین... نجوم ہدایت ہیں) اس لئے نبوت معصوم ہے... صحابہ جمع ہو جائیں تو معصوم ہیں... جس طرح نبوت کے فیصلے کا انکار یہ عصمت فیصلے کا انکار ہے... ارے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمع ہو جائیں تو عصمت نبوت کی طرح یہ بھی عصمت کا انکار ہے۔

توہین رسالت کی سزا سزائے موت کیوں؟:

توجہ رکھنا! ارے ایک مسئلہ نبوت کا ہے... ایک مسئلہ اصحاب نبوت کا ہے... صحبت نبوت کی وجہ سے میرے اللہ نے وہ مقام وہب عطاء کیا ہے... ہم اس لئے کہتے ہیں میرے دوستو! اس دلیل پہ غور کرنا... یہ جو ہم نے کہا ہے نبوت کی توہین کرے ارے سزائے موت دے دے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی توہین کرے سزا، سزائے عمر قید دے دے... لوگ پوچھتے ہیں ارے دونوں میں مناسبت کیا ہے؟

نبی کی توہین پہ سزائے موت کہتے ہو... صحابی کی توہین پہ سزائے عمر قید کہتے ہو... ارے یہاں تم سزائے موت تو نہیں کہتے۔

میں نے کہا ارے وجہ یہ ہے... نبوت کی توہین پہ سزائے موت اس وجہ سے کہ نبوت دینے والا تو میرا اللہ ہے... نبوت اللہ کا انتخاب ہے... انتخاب خداوندی کو دیکھ کر اس نے خالق کے انتخاب کا انکار کیا ہے... اس ظالم کو زندہ رہنے کا حق ہی نہیں ہے... اس کو سزائے موت دے دے... جو صحابہ کا گستاخ تھا... عمر قید کی بات کیوں کی ہے۔ میں نے کہا ارے ہاں ہاں! نبوت براہِ راست اللہ کا انتخاب ہے... اور صحابی بالواسطہ اللہ کا انتخاب ہے... نبوت انتخاب بلاواسطہ ہے صحابی بالواسطہ ہے... جب بالواسطہ ہو گا سزا کم ہو گی... بلاواسطہ ہو گا سزا بڑھ جائے گی... اگر بلاواسطہ کا انکار کیا تو سزا؛ سزائے موت ہے... بالواسطہ کا انکار کیا تو سزا؛ سزائے عمر قید ہے۔

صحبت نبوت کی اہمیت:

پھر لوگ پوچھتے ہیں تم اتنی سخت بات کیوں کہتے ہو؟ میں نے کہا نہیں نہیں! میرے دوست ارے تو نے توجہ ہی نہیں کی... وجہ یہ ہے ارے دنیا میں نمازی بڑے نیک لوگ ہیں... روزے دار بڑے نیک لوگ ہیں... لیکن کبھی تم نے غور کیا... ارے یہ نیک آدمی ہے کیوں... ؟ ارے یہ نماز پڑھتا ہے... یہ نیک آدمی ہے کیوں... ؟ مخصوص ایام کے روزے رکھتا ہے... ارے یہ نیک آدمی ہے کیوں... ؟اس نے تبلیغی جماعت میں سال لگایا ہے... ہر سال چلہ لگاتا ہے... یہ نیک آدمی ہے اس نے دس مرتبہ جہاد کیا ہے... اس نے کہا پھر کیا ہوا... اس کی توہین کرتا ہے قرأت کی وجہ سے اس کو عظمت ملی ہے... یہ توہین قرأت کی ہے... روزے دار کی توہین کرتا ہے اس کو عظمت روزے

کی وجہ سے ملی ہے یہ توہین روزے کی ہے... نمازی کی توہین کرتا ہے تو توہین نماز کی ہے... اس کی توہین کرتا ہے تو نماز کی وجہ سے عظمت ملی ہے توہین نماز کی ہے... ارے اس کی توہین کرتا ہے توہین تبلیغ کی ہے کہ تبلیغ کی وجہ سے اس کو عظمت ملی ہے... یہ مجاہد ہے اس کی توہین کرتا ہے تو جہاد کی توہین ہے کیوں اس کو عظمت جہاد کی وجہ سے ملی ہے... میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا معاملہ جو جدا ہے۔

اگر تو نے صحابی کی توہین کی ہے توہین نماز کی نہیں ہے... اگر صحابی کی توہین کی ہے تو میرا دوست یہ روزے کی توہین نہیں ہے... یہ توہین صحبت نبوت کی ہے... ایک توہین صحبت نبوت کی ہے... ایک توہین نبوت کی ہے اگر توہین نبوت کی کرے تو سزا، سزائے موت ہے... اگر توہین صحبت نبوت کی کرے تو تھوڑا سا نیچے آ کے سزا، سزائے عمر قید ہے... اس لیے ہم نے کہا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مقام پہ تو غور کرنا۔ ایک مقام نبوت کا ہے ایک مقام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ہے مقام نبوت بھی وہب ہے... مقام صحابیت بھی وہب ہے... اور ایک مقام شہادت ہے یہ مقام کسب ہے اور ایک مقام ولایت ہے یہ بھی مقام کسب ہے۔

تین طبقے:

1... ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن

2... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

3... اہل بیت رضی اللہ عنہم

1: ازواج مطہرات:

توجہ رکھنا! ایک ذوق کی بات کہنا چاہتا ہوں... نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے

جب توحید کا اعلان کیا... میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رسالت کا اعلان کیا... میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملنے والے... ارے تین طبقات آئے... ایک طبقہ وہ ہے جس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خلوت کو دیکھا... اسے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کہتے ہیں... اسے پیغمبر کا حرم کہتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنھن... اسے امہات المومنین کہتے ہیں... یہ تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خلوت کے مسئلے باہر پہنچائیں گی... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیوں...؟ فرمایا میں تو ہر آدمی کا نبی ہو... میں نے گھر کے مسئلے بھی دینے ہیں... میں نے باہر کے مسئلے بھی دینے ہیں۔

لیکن بہت سارے مسئلے ایسے ہیں جن کا تعلق حجاب سے ہوتا ہے میں براہِ راست مسئلہ دوں گا ہو سکتا ہے لوگ عجیب سمجھیں مسئلہ بیوی کو دوں گا بیوی عورتوں کو دے گی عورت اپنے خاوند کو دے گی خاوند اپنے شاگردوں کو دے گا تو اس طرح مسئلہ بڑے ادب کے ساتھ دنیا میں پھیل جائے گا... اللہ اس کے لئے مجھے ازواج دے دے نا... جو میری خلوت کے مسئلوں کو باہر لے جائیں... فرمایا میرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں تجھے ایک نہیں گیارہ دوں گا... اس لیے کہ تیری خلوت کے مسئلے زیادہ ہیں ممکن ہے ایک سمیٹ نہ سکے... میں گیارہ دیتا ہوں... اللہ نے گیارہ ازواج دیں ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنھن انہوں نے خلوت کے مسئلے امت کو جلوت میں دیے ہیں۔

2...صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم :

اللہ تو نے مجھے دنیا میں بھیجا "وما ارسلنك الا رحمة للعالمين"

سورۃ الانبیاء پ 17 آیت نمبر 107

رحمت بنا کے بھیجا... میں نے پوری دنیا میں دین دینا ہے... میں تو مدینہ میں

ہوں... میں تو تبوک تک گیا ہوں... میں کتنے سفر اکیلے کروں گا... میرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو رحمۃ للعالمین ہے... تو اکیلا نہیں جا سکتا میں نے تجھے جماعت دی ہے... یہ جماعت پوری دنیا میں جائے گی... پھر ہو گا کیا...؟ فرمایا پھر ہو گا کیا...؟ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ترمذی کی روایت ہے... حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ میں گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں ہیں فرماتے ہیں: "کان عثمان رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

ترمذی ج 2ص 211

ارے زمین پہ اللہ کا رسول یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں عثمان مکہ میں یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا رسول ہے حضرت معاذ یمن میں گئے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " الحمد للہ الذی وفق رسول رسولہ لما یحب ویرضی رسول اللہ"

ترمذی ج 1 ص379

ارے لوگو! مدینہ میں میں اللہ کا رسول ہوں... اور معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن میں میرا رسول ہے... میرا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آپ تو میرے نمائندے... میں کچھ نمائندے تجھے دوں گا... تو میری بات میں بد دیانتی العیاذ باللہ نہیں کرتا... وہ تیرے معاملہ میں دیانت کا معاملہ رکھیں گے... اللہ تو نے مجھے صحابہ دیے جو دین کو دنیا میں پھیلا دیں گے لیکن میں تو صرف پھیلانے کے لئے نہیں نا آیا ۔ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ"

سورۃ التوبۃ پ 10 آیت 33

اللہ میں تو دین غالب کرنے کے لئے آیا ہوں... صرف پھیلانے کے لئے تو نہیں آیا... غالب بھی کرنا ہے فرمایا کیا ہوا...؟ میرا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا نہیں۔

☆... میں تجھے صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوں گا... 1100000 گیارہ لاکھ مربع میل پہ دین غالب کر دے گا۔

☆... میں تجھے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوں گا... 2200000 بائیس لاکھ مربع میل پہ دین غالب کر دے گا۔

☆... میں عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوں گا... 4400000 چوالیس لاکھ مربع میل پہ دین غالب کر دے گا۔

☆... میں تجھے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوں گا 64,65,000 چونسٹھ لاکھ پینسٹھ ہزار مربع میل پہ دین غالب کر دے گا... میں غلبہ دین کے لئے تجھے اصحاب دوں گا... یہ بات تو ٹھیک ہے میری خلوت کے مسئلے باہر بھی چلے گئے... میرا دین دنیا میں پھیل بھی جائے گا... میرا دین غالب بھی ہو جائے گا۔

3...اہل بیت :

میری ایک تمنا بھی ہے یہ تو میرا مشن تھانا... کہ دین دنیا پہ غالب ہو جائے۔ اللہ میری ایک تمنا بھی ہے کیا وہ پوری ہو سکتی ہے: "والذی نفسی بیدہ لوددت انی اقتل فی سبیل اللہ"

نسائی ج 2ص 60

کہا اللہ میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں... میں قسم نہ بھی اٹھاتا تو میں تو تیرا سچا نبی ہوں... میں تو تیرا سچا رسول ہوں... اللہ میری تمنا یہ ہے... میرے جسم کے ٹکڑے کے دیے جائیں... اللہ میری تمنا پوری کر دے نا... اللہ نے قرآن میں فرمایا "واللہ یعصمك من الناس"

سورۃ المائدۃ پ 6 آیت 67

میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو میں پہلے اعلان کر چکا ہوں کہ... تجھے کافر قتل نہیں کر سکتا... اللہ تیرا اعلان بھی ٹھیک ہے... لیکن میری تمنا بھی پوری کر دے نا... اللہ تیرا اعلان بھی برحق ہے... لیکن میری تمنا کا کیا بنے گا... ؟ اللہ نے فرمایا ٹھیک ہے... میرا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پھر میں تجھے یوں نہیں یوں دوں گا... اگر میں تجھے کٹوا دوں... کافر کہے گا میں نے نبی کو کاٹ دیا... محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو مجھ سے گوارا نہیں ہے... کہ لوگ تجھے کاٹ دیں... لیکن میں تیری تمنا پوری کر دوں گا... اللہ وہ کیسے... ؟ حضرت ام فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا؛ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی ہیں... حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بعد... دوسرے نمبر پر کلمہ پڑھنے والی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ ہیں۔

مدینہ منورہ میں آئی بڑی پریشان تھیں... حضور مجھے دکھ ہوا ہے... فرمایا ہوا کیا فرمایا میں نے رات خواب دیکھا... ہوا کیا آپ کے بدن کا ایک ٹکڑا کٹا ہے... اور کٹنے کے بعد میری گود میں گرا ہے... میں تو بڑی غم زدہ ہوں... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی... فرمایا تجھے مبارک ہو... فرمایا کس بات کی... فرمایا میرا لخت جگر پیدا (حسین) ہو گا... لیکن تیری گود میں پرورش پائے گا... تجھے مبارک ہو... حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ... میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر کا ٹکڑا ہے... میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن کا حصہ ہے۔

نبی کی تمنا کو اللہ نے پورا کر دیا... مگر کیسے؟:

جب قاتل آجائے تو باپ کہتا ہے... ارے میرے بیٹے کو نہ مارنا... مجھے مار دے ارے یہ میری نشانی ہے... دنیا میری نشانی کو دیکھ لے... یہ میرے جسم کا حصہ ہے

ارے بیٹے کا کٹ جانا یہ باپ کا کٹ جانا ہے... بیٹے کا قتل ہو جانا یہ باپ کا قتل ہو جانا ہے میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تمنا کی ہے والذی نفسی محمد بیدہ لوددت ان اقتل فی سبیل اللہ اللہ میرا جی چاہتا ہے مجھے کاٹ دیا جائے... تو نے اعلان فرمایا تھا نا... کہ میں تجھے نہیں کٹنے دوں گا... میرے اللہ تمنا کا کیا کریں فرمایا میں نے تجھے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیا ہے تیرا مشن تھا نا کہ میری خلوت کے مسئلے باہر جائیں تجھے ازواج دیں ہیں۔ تیرا مشن تھا کہ میرا دین دنیا پہ غالب آجائے میں نے تجھے اصحاب دیے... تیری تمنا ہے مجھے دین کے لئے کاٹ دیا جائے... میں نے اس کے لیے تجھے آل دی ہے۔

تو میرے دوستو! ایک کام ازواج پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے... ایک کام اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے... ایک کام آل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے... ازواج پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خلوت کے مسئلے باہر دیے... اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی کے دین کو غالب کیا ہے... آل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کٹ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا کو پورا کیا ہے۔

جو چلے تو جاں سے گزر گئے:

پھر میں دوسرے لفظوں میں کہتا ہوں ایک ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن ایک ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا... دنیا پہ دین غالب رہنا یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن ہے... دین پہ کٹ جانا یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا ہے... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یکم محرم کو... خود کو کٹوا کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو پورا کیا ہے... اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دس محرم کو... خود کو کٹوا کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا کو پورا کیا ہے... پھر تیرے ذہن میں سوال

آئے گا... نہیں آیا تو آنا چاہیے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا دن یکم محرم ہے... حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بھی شہید ہیں... شہادت کا دن دس محرم ہے... تیرے ذہن میں سوال آنا چاہیے... یہ یکم کو کیوں؟ وہ دس کو کیوں ہے...؟ اگر تو تاریخ پہ غور کرے تو اسلامی تاریخ میں پہلا وہ شخص جس کو امت نے امیر المومنین کا لقب دیا... وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ...؟ ارے امیر المومنین کے لقب کا آغاز بھی عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے... اسلامی مہینوں کے اعتبار سے... شہادت کی داستاں چلی تو یکم محرم کو پہلے شہید عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں... ارے وجہ یہ ہے یکم محرم پہلے ہے دس محرم بعد میں ہے... ارے پہلے شہید، شہید مشن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہے... اور دوسرا شہید وہ شہید تمنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہے... مشن مقدم ہوتا ہے... تمنا موخر ہوتی ہے... مشن پہلے ہوتا ہے... تمنا بعد میں ہوتی ہے... مشن پہ کٹنے والا پہلے کٹا... تمنا پہ کٹنے والا بعد میں کٹا (نعرے) مشن اور ہے... تمنا اور ہے... بولیں نا مشن اور ہے تمنا؟

مشن مقدم ہوتا ہے اور تمنا موئخر:

یہ جامعہ محمودیہ بنا ہے پوچھو مولانا سے "محمودیہ" کیوں بنا ہے...؟ تو فرماتے ہوں گے میرا جی چاہتا ہے جھنگ کا ہر بچہ قرآن کا حافظ بنے... ہر بچہ نمازی بنے... مولانا دنیا سے چلے گئے... اللہ حضرت جھنگوی رحمہ اللہ کے درجات کو بلند فرمائے... اللہ ان کے مشن کو دنیا میں عام کرے... مولانا عبد الرحیم صاحب دامت برکاتہم (شیخ الحدیث جامعہ محمودیہ) موجود ہیں... میں نے آپ سے پہلے کہا تھا میں بلاوجہ کسی کی مدح نہیں

کرتا... میں کماؤ قسم کا خطیب نہیں ہوں... آپ میرے ساری سی ڈیز سن لیں... میرے سارے بیان ریکارڈ پر موجود ہیں... میں سوچ سوچ کے کسی کے بارے میں جملہ کہتا ہوں... ہم وہ جملے نہیں کہتے کہ بعد میں ہمیں پشیمانی اٹھانی پڑے۔

لیکن دکھ یہ ہے ہم زندگی میں قدر نہیں کرتے... لیکن جب بندہ آنکھوں سے اوجھل ہو جاتا ہے... پھر اس کے جنازے پہ کھڑے ہو کے لوگ آنسو بہاتے ہیں... ارے آنسو بہانے سے قبل دنیا میں قدر کر لو نا... جو بات سمجھنا چاہتا ہوں مولانا جھنگوی رحمہ اللہ سے پوچھو حضرت مدرسہ کیوں بنایا...؟ وہ فرماتے ہوں گے میری تمنا ہر بچہ قرآن کا حافظ بن جائے... یہ مولانا کا مشن ہو گا... یہ محمودیہ کا مشن ہے... اچھا مولانا سے پوچھو حضرت آپ کیا چاہتے ہیں... ؟ یہ فرمائیں گے دورہ حدیث تک درجے چلے گئے... یہ ہمارا مشن تھا سارے درجے آ گئے... یہ ہمارا مشن تھا... قرآن کی کلاس چل پڑی یہ ہمارا مشن تھا اچھا آپ چاہتے کیا ہیں...؟ کہا میرا دل چاہتا ہے یہ مسجد دو منزلہ بن جائے... یہ دارالاقامہ دو منزلہ بن جائے... میری تمنا ہے اب دورہ تک طلباء بھی ہیں حافظ بھی ہیں۔

اب دیکھو دورے تک لے جانا یہ مشن تھا نا... حفظ قرآن کو عام کرنا یہ مشن تھا۔ اور مسجد کو کئی منزلہ لے جانا یہ تمنا تھی... مشن مقدم ہے اور تمنا موخر ہوتی ہے... میں کہتا ہوں ایک کام ازواج پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا... ایک کام اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا... ایک کام آل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا... اصحاب پیغمبر نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو پورا کیا اور جان دے کر پورا کیا... آل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے تمنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پورا کیا اور جان دے کر پورا کیا... تو مشن

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم والا اول ہے... تمنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم والا بعد میں ہے... اس میں کوئی گستاخی کی بات نہیں ہے۔

اس لئے ہم اہل السنت والجماعت اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مانتے ہیں... آل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مانتے ہیں... تو میں کہہ رہا تھا اس قرآن کریم کی آیت کی روشنی میں بلند و بالا مقام کتنے ہیں؟ (چار)

1... مقام نبوت 2... مقام صحابیت 3... مقام شہادت 4... مقام ولایت

یہ چار مقام میرے اللہ نے بیان کئے ہیں لیکن ان سے محبت کرنا تو ہمارے ذمہ میں ہے ان سے محبت کرے گا تو پھر مقام شہادت بھی مل جائے گا ان دو سے محبت کرے گا تو پھر مقام ولایت بھی مل جائے گا اگر ان دو سے نفرت کرے گا نا تو تیرا ایمان بھی چھن جائے گا اگر ان سے پیار کرے گا تو اگلے مقام بھی تجھے مل جائیں گے ان سے بغض کرے گا تو خدشہ ہے جو تھوڑا بہت ایمان ہے وہ بھی سلب ہو جائے تو دعا یہ کر اللہ مجھے اور تجھے مقام نبوت اور مقام صحابیت کو سمجھ کر ان سے محبت کرنے کی توفیق عطاء فرمائے اللہ مجھے اور تجھے مقام شہادت اور مقام ولایت عطا فرمائے ۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

عنوان: عمل محمدی......... عمل مسنون

بمقام... .... شیخوپورہ

خطبہ مسنونہ: 142

درود شریف: 142

تمہید: 142

تعجب ہے مجھے ان فتنہ انگیزوں پر: 143

فقہاء کرام سے مشورہ کرنے کا نبوی حکم: 144

ایران سے امرتسر تک: 145

صحبت طالع ترا طالع کند: 145

جھنگوی شہید کا فارمولہ: 146

اے اہل نظر... منصفی کرنا: 146

اب کس کے پیچھے ہو لیے؟: 147

محمدی سے احمدی کی طرف: 147

عمل محمدی... عمل مسنون: 148

پس پردہ کیا ہے...؟: 150

امارت اسلامیہ کے مخالف: 151

دار العلوم دیوبند کی طرف منسوب غلط فتوے: 151

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو...؟ 152

پاش پاش ہوں گے ہم سے ٹکرانے والے: 153

امام کعبہ پر اجارہ داری: 153

امام کعبہ کا دو ٹوک فیصلہ: 154

عمل محمدی اور عمل مسنون میں فرق: 154

تم سنی نہیں ہو: 157
حدیث پرکھنے کا طریقہ: 157
عمل بالسنۃ: 158
عمل صحابی بھی سنت ہے: 159
نماز عصر کے بعد دو نفل: 159
امام بخاری کی مان لو: 160
قرآن و حدیث یا قرآن وسنت: 161
تعدد سند تعدد حدیث: 162
قرآن سے دامن خالی ہے: 162
آخری عمل محمدی ناسخ ہے: 163
حدیث سے ایک مثال: 163
قرآن میں بھی ناسخ منسوخ: 164
محکمات اور متشابہات: 164
محکم کسے کہتے ہیں؟: 165
متشابہ کسے کہتے ہیں؟: 165
گمراہ لوگوں کی نشانی: 165
اہل حق کی علامت: 166
اللہ کے حاظر ناظر ہونے پر دلائل: 167
اصل اختلاف کیا ہے؟: 168

مجھے منظور ہے: 168

اللہ تعالیٰ جسمانیات سے پاک: 169

غیر مقلد کا عقیدہ: 169

صمدیت کیا ہے: 170

اللہ بے نیاز ہے: 170

ڈھکوسلے کی مثال: 171

غیر مقلدین کا ڈھکوسلہ: 172

طالب الرحمٰن زیدی کون ہے: 173

غیر مقلدین کے ڈھکوسلے کا جواب: 173

حسی اور معنوی: 174

متشابہ آیات پڑھ کر دھوکہ دہی: 175

محکم آیات پڑھ کر اصلاح: 175

منسوخ قابل عمل نہیں: 176

رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل...؟: 177

فتنے کے دور میں خلفاء راشدین کی اتباع: 177

خلفائے راشدین کی سنت پر عمل: 178

بات کیسے مانوں ؟: 179

صحابہ کرام اور غیر مقلدین: 180

ذاکر نائیک کی تحقیق کو چیلنج: 180

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم: 184

خطبہ مسنونہ:

الحمد للہ! الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیأت اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ ونشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ ورسولہ۔ امابعد:

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا

سورۃ الاسراء پ 15 آیت نمبر9

عن عمر بن الخطاب قال أما إن نبیکم (صلی اللہ علیہ وسلم) قال إن اللہ تعالی یرفع بھذا الکتاب أقواما ویضع بہ آخرین

تفسیر خازن الفصل الاول فی فضل القرآن وتلاوتہ جز 1 ص 4

درود شریف:

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی إبراھیم و علی آل إبراھیم إنک حمید مجید، اللھم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی إبراھیم و علی آل إبراھیم إنک حمید مجید

تمہید:

میرے نہایت واجب الاحترام بزرگو! مسلک اہل السنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے نوجوانو غیور دوستو! اور بھائیو قرآن وسنت کانفرنس کے نام سے شیخوپورہ میں یہ کانفرنس منعقد کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ہم ضلع شیخوپورہ سے تعلق رکھنے

والے اہل السنت والجماعت کے سنی نوجوانوں کو یہ بات بتائیں کہ قرآن بھی ہمارے پاس ہے سنت بھی ہمارے پاس ہے… قرآن کریم کے الفاظ بھی کوفہ کے قاری نے ہمیں دیے ہیں۔ قرآن کریم کے الفاظ کی روایت بھی کوفی کے راوی کی ہے… قرآن کریم کا مفہوم دینے والا فقیہ بھی کوفہ کا رہنے والا ہے…اور یہ انوکھی بات نہیں ہے۔

تعجب ہے مجھے ان فتنہ انگیزوں پر:

لوگوں کو تعجب ہوتا ہے کوفہ کے قاری کی قرأت کو تو مانتے ہیں اور کوفہ کے قاری کی قرأت کے بعد راوی کی روایت بھی مانتے ہیں… مگر کوفہ کے فقیہ کی بات آئے تو پریشان ہوتے ہیں… آخر کوئی وجہ ہوگی…اس کی وجہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معجم کبیر کی روایت موجود ہے علامہ طبرانی فرماتے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک دور آئے گا فقہاء کم ہوں گے… اور قراءزیادہ ہونگے… اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دور وہ بھی آئے گا کہ لوگ فقیہ سے ڈریں گے، عابد، ولی اور صوفی سے نہیں ڈریں گے… کوفے کا قاری قرآن پڑھتا ہے لوگ نہیں ڈرتے… کوفے کا راوی رایت بیان کرتا ہے… لوگ نہیں ڈرتے کوفے کا فقیہ مسئلہ بیان کرتا ہے تو لوگ ڈرتے ہیں۔

وجہ اس کی قرآن کریم کے الفاظ کو نقل کرنے والا قاری عاصم رحمہ اللہ تعالیٰ کوفی ہے… مگر ایک قرآن کے الفاظ تھے ایک قرآن کا مفہوم تھا… قرآن کے الفاظ پڑھ کے مرزا غلام احمد قادیانی بھی امت کو گمراہ کرتا رہا… قرآن کے الفاظ پڑھ کے پرویز احمد لاہور کا منکر حدیث بھی امت کو گمراہ کرتا رہا… قرآن پڑھ کے تو آدمی کہ سکتا ہے اس کا مطلب یہ ہے… اس کا معنی یہ ہے… آدمی الفاظ پڑھے تو معنی اپنی

طرف سے تو بیان کر سکتا ہے عوام کو معلوم نہیں ہے معنی کیا ہے... عوام قرآن کا لفظ تو دیکھ لے گی معنی سے بے خبر تھی۔ اس لئے الفاظ قرآن کو پڑھ کر دھوکا دینے والے موجود تھے۔

فقہاء کرام سے مشورہ کرنے کا نبوی حکم:

اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ إن نزل بنا أمر لیس فیہ بیان أمر ولا نھی فما تأمرنا قال تشاورون الفقھاء والعابدین"

معجم اوسط جز 2 ص 172

وفی روایۃ شاوروا فیہ الفقھاء

مجمع الزوائد باب فی الاجماع جز 1 ص 428

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم قرآن تو موجود ہو گا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم الفاظ تو موجود ہوں گے... اگر ہمیں مسئلے کی ضرورت پیش آجائے... کیا ہم قرآن کی تلاوت کریں؟ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اگر مسئلہ کی حاجت پیش آجائے کیا حدیث کی تلاوت کریں؟ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تشاورون الفقھاء" میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بتا رہا ہوں مسئلہ کی حاجت پیش آجائے فقیہ سے رابطہ کرنا... کیوں کہ الفاظ قرآن پڑھ کے دھوکہ دیا جا سکتا ہے آج قرآن کی مخالفت کوئی نہیں کرتا... حدیث کے الفاظ پڑھ کے دھوکہ دیا جا سکتا ہے مخالفت کوئی نہیں کرتا... لیکن قرآن وحدیث کا معنی بیان کرنے والے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ قرآن کے پہرے دار بھی تھے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کے پہرے دار بھی تھے۔

ایران سے امرتسر تک:

1... دنیا میں دو طبقے پیدا ہوئے ایک طبقہ ایران سے اٹھا اس نے کہا ہم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ایمان نہیں مانتے۔

2... ایک طبقہ امرتسر سے اٹھا اس نے کہا ایمان تو مانتے ہیں حجت نہیں مانتے...

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان بھی مان صحابی کو حجت بھی مان صحابی کا ایمان بھی مان... صحابی کو؟(سامعین۔ حجت بھی مان) آپ حیران ہوں گے... بھلا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آدمی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حجت نہ مانے۔ ہاں ہاں! ایسا ایک طبقہ بہت بڑا موجود ہے... کہ جس کو آج تک تم نے اپنا سمجھا... اس لئے وہ تمہاری صفوں میں گھسا تم نے اپنا سمجھا... اپنے سینے سے لگایا... وہ تمہارے نوجوانوں کو تمہاری مسجد سے لے جاتا... اور تیری مسجد میں آکے زکوٰۃ تجھ سے لیتا... تیری مسجد میں آکے چندہ تجھ سے مانگتا رہا... تیرے گھر میں آکے قربانی کی کھال تجھ سے لیتا رہا... تیری فصلوں میں جاکے عشر تجھ سے وصول کرتا رہا... تم نے کہا جی ہمارا ہے... اس کے عقیدہ میں اختلاف نہیں ہے یہ ہمارا ہے... ہمارا کہہ کے تم نے نوجوانوں کو اس کے حوالے کیا۔

صحبت طالع ترا طالع کند:

وہ اسی نوجوان کو لے گیا اکیس دن بعد وہ نوجوان آتا ہے... کہتا ہے مولوی صاحب تم تو کافر ہو... مولوی صاحب تم تو مشرک ہو... کیوں تم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو مانتے ہو... تم تو مشرک ہو تم قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ کو مانتے ہو... تم تو مشرک ہو تم حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کو مانتے ہو... تو اپنا کہہ رہا تھا وہ تیرے اپنے کی وجہ

سے تیرے نوجوان کو باہر لے جا کر... کہ نہیں نہیں حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کا ماننے والا مسلمان نہیں ہے... میں نے کہا اگر تو اکابر علماء دیوبند کے ایمان کی بحث کرتا ہے... تو پھر میں تیرے ایمان پر بھی بحث کر سکتا ہوں... اگر تو مولانا تھانوی رحمہ اللہ پر بات کرتا ہے تو میں تیرے بزرگوں پر بھی بات کر سکتا ہوں۔

جھنگوی شہید کا فارمولہ:

یہ لہجہ میرا نہیں ہے یہ لہجہ قائد اہل السنت حضرت جھنگوی شہید رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ انہوں نے فرمایا لوگ دفاع کرتے رہے... او جی شیعت نے یوں کہہ دیا... شیعت نے یوں کہہ دیا... میں کہتا ہوں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بات چھوڑ جس نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر الزام لگایا اس کے ایمان پہ پہلے بحث کرنا... تیری حیثیت کیا ہے... کہ تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پہ بحث کرے... میں کہتا ہوں تیری حیثیت کیا ہے... امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ پر بات کرے... ذات دی کوٹکرلی چھتیراں نال جھپے۔

کوٹکرلی سمجھتے ہو نا اور کوٹکرلی نوں ماریاں اک روزے دا ثواب لبھدا اے۔ چل اس کرلی نوں مار نہ اس کو سیک تو دے... اس کو پتہ تو لگے کہ میں نے ہر کسی کے خلاف اپنی زبان کو دراز نہیں کرنا... میں کہہ رہا تھا ایک تھا قرآن کا لفظ ایک تھا قرآن کا معنٰی... عجیب بات یہ ہے تمہیں کہیں گے تم کوفی ہو پوچھو بھائی کوفی کیوں ہیں... تم کوفہ کے فقیہ کو مانتے ہو... تم کوفی کیوں تم نے کوفہ کے مجتہد کو مانا۔

اے اہل نظر... منصفی کرنا:

آپ اسے کہہ دو اگر میں کوفی ہوں تو توں ڈبل کوفی ہے... کیوں اس لیے کہ

جو قرآن تمہارے پاس موجود ہے... یہ قرات قاری عاصم کی ہے اور وہ کوفی تھا... راوی قاری حفص رحمہ اللہ تعالیٰ ہے اور وہ کوفی تھا... اگر کوفے کے قاری کی قرات کو مان کے بندہ کوفی بن سکتا ہے تو، تو بھی کوفی ہے... اگر قرات کو مان کے کوفی نہیں بن سکتا پھر کوفے کے امام کی فقہ کو مان کے بھی کوفی کا طعنہ نہیں دیا جا سکتا... بات ٹھیک ہے یا غلط؟ (سامعین ۔۔۔ ٹھیک ہے) یوں الزام بلاوجہ تو ہمارے اوپر مت لگاؤ...

اب کس کے پیچھے ہو لیے؟:

دو تین ماہ قبل لاہور میں جلسہ تھا... میں نے ساتھیوں سے کہا کہ تم قرآن وسنت کے نام پر جلسے رکھو... میں نے جوں ہی ملک میں قرآن وسنت کے نام پر جلسے رکھنے شروع کئے... شیخوپورہ کے میں چوک سے گزرا تو لکھا ہوا تھا قرآن وسنت کانفرنس... میں نے کہا تم نے کیوں رکھنی شروع کر دی؟ اسے کہتے ہیں چور... اسے کیا کہتے ہیں (سامعین... چور) تمہارا تو سنت کا موقف ہی نہیں ہے... آج تک تم نے اپنا نام اہل السنت رکھنا پسند ہی نہیں کیا... آج تک تم نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی بات ہی نہیں کی ہے۔

محمدی سے احمدی کی طرف:

تم نے بات کی ہے ہم محمدی ہیں کہا کہ نہیں؟ بولیں (کہا) میں نے کہا ایک اٹھا تھا اس نے کہا کہ میں احمدی ہوں... کیا کہا تھا؟ (میں احمدی ہوں) تم اٹھے تو ہم محمدی ہیں... اور ہم نے کیا کہا؟ (سنی) ایک اٹھا جی میں محمدی ہوں... دوسرا اٹھا تو کیا کہتا ہے احمدی ہوں... یہ احمدی وہی تھا جو پہلے محمدی تھا... پھر احمدی بنا... پہلے کون تھا حوالے میرے ذمہ کوئی کہہ دے غلام احمد قادیانی پہلے یہ نہیں تھا... کہہ دو نہیں تھا میں

ثابت کر دوں گا... اگر اس کے مسئلے اب بھی تمہارے مسئلے نہ ہوں تو جرم میرا... اگر تمہارے مسئلے ہوئے تو پھر میں کہہ سکتا ہوں... ہم نے اس لیے اپنے آپ کو سنی کہا... لوگوں کو بڑا تعجب ہوا تم خود کو سنی کہتے ہو... میں نے کہا جی ہاں... ہم خود کو سنی کہتے ہیں... ایک ہوتا ہے سنی... ایک ہوتا ہے محمدی... دونوں میں فرق کیا ہے؟

عمل محمدی... عمل مسنون:

ایک ہوتی ہے نماز مسنون... ایک ہوتی ہے نماز محمدی دونوں میں فرق کیا تھا۔ ایک تھا عمل مسنون... ایک تھا عمل محمدی ان دونوں میں فرق کیا تھا؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عمل کریں امت کے لئے جائز نہ ہو عمل محمدی ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عمل کریں اور بعد میں چھوڑ دے عمل محمدی ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عمل کریں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت نہ ہو عمل محمدی ہے... لیکن یہ عمل مسنون نہیں ہے یہ عمل مسنون؟ (نہیں ہے... سامعین) تمہیں تھوڑی سی دیر لگ جاتی ہے مسئلہ سمجھتے یہ مسنون نہیں ہے عمل مسنون اور ہے... عمل محمدی اور ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عمل کرے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہو عمل محمدی۔

مثال... 1:

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح ایک نہیں کیا بیک وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح نو بھی تھے... بیک وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نو نکاح تھے معلوم ہو بیک وقت چار سے زیاد بیویاں رکھنا عمل مسنون نہیں ہے... عمل محمدی ہے... کوئی آدمی کہہ سکتا ہے جی پانچ عورتوں سے اکھٹا نکاح کرنا سنت ہے؟ (نہیں) عمل محمدی تو کہہ سکتا ہے... جو کام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں اس کام کا انکار نہیں ہے...

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے چار سے زیادہ بیک وقت نکاح میں بیویاں رکھیں... یہ عمل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھا... امت کے لئے جائز نہیں ہے۔

مثال نمبر...2:

ایک کام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اب امت کے لئے ممکن نہیں ہے... آپ کہیں گے نبی کرے امت کے لئے ممکن نہ ہو... میں کہتا ہوں ہاں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے چلے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے چلے ہیں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم طور سینا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم طور سینا سے چلے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللحم... بیت اللحم سے چلے ہیں پیغمبر پہنچے ہیں بیت المقدس۔ یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے چلے ہیں آسمان پہلا، دوسرا، تیسرا یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عرش پہ گئے ہیں... ایک رات میں آنا اور جانا یہ عمل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے... امت کے لئے ممکن نہیں... بولیں نا امت کے لیے ممکن؟ (نہیں) یہ معراج کا واقعہ عمل محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کہہ سکتا ہے... آج تک کوئی مولوی یہ بات نہیں کہہ سکا آئندہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ معراج پہ جانا سنت ہے۔

میں یہ بات اس لئے کہہ رہا ہوں... اگر آپ نے یہ میرے بنیادی جملے سمجھ لیے تو تمہارے سامنے ان کا دجل کھل جائے گا... تمہارے سامنے ان کا افتراء کھل جائے گا۔ تمہارے سامنے ان کے سارے ڈھکوسلے کھل جائیں گے... جو کہ کبھی رفع یدین کی بات کی ہے... کبھی آمین بالجہر کی بات کی ہے... کبھی فاتحہ خلف الامام کی بات کی ہے۔

پس پردہ کیا ہے... ؟:

اور اپنے دجل پہ پردہ ڈالنے کے لئے امام کعبہ کا نام لیا... اپنے دجل پہ پردہ ڈالنے کے لئے امام الحرمین کا نام لیا... خدا کی قسم امام الحرمین کا مسلک الگ ہے... اور تیرا الگ ہے... امام الحرمین کا مسلک بولیں (الگ ہے) تو کہہ دے تیرا مذہب امام کعبہ والا ہے... تو امام کعبہ کا مذہب نہیں مانتا یہ دجل اور جھوٹ ہے... میں رات ایبٹ آباد میں تھا ایک چٹ آگئی... کہتا ہے جی غیر مقلد کہتے ہیں اور میں اس علاقہ میں تھا جس علاقہ کا نام منار تھا... اور اس میں لشکر طیبہ کا معسکر تھا... اس سال وہاں معسکر آباد نہیں ہوا... سنیو! تم بیدار ہو جاؤ اگر ان کی حقیقت کا تمہیں پتہ چل جائے۔ تم ان کو مجاہد نہ سمجھو ان کو گورنمنٹ کا اور کفر کا ٹاؤٹ سمجھو... تمہیں یقین نہیں آتا کتاب کا حوالہ میں دیتا ہوں مارکیٹ سے خریدو کتاب پشتو زبان میں چھپی ہے... اور اس کا اردو ترجمہ ہوا ہے... رائے ونڈ اجتماع پر کتاب مارکیٹ میں آئی ہے... کتاب کا نام کیا ہے "گوانتا ناموبے کی ٹوٹی زنجیریں" یہ ذہن میں رکھ لو لکھنے والا وہ نوجوان ہے جو مسلکاً اہلحدیث تھا لشکر طیبہ کا تھا۔

یہ نوجوان گرفتار ہوا وہاں پہنچا ان کے الفاظ یہ ہیں... کہتا ہے ہم نے ان کے امیر کیلئے رات کو قنوت نازلہ پڑھ کے بددعائیں مانگیں ہیں (عنوان قائم کیا ہے جماعۃ الدعوۃ کے حافظ سعید کے لئے گوانتاناموبے میں بددعائیں)

گوانتاناموبے کی ٹوٹی زنجیریں ص 189

یہ کتاب میں نے نہیں لکھی... دیوبندی نے نہیں لکھی... بریلوی نہیں لکھتا۔ کتاب تمہارا نوجوان لکھتا ہے... حقائق وہ بے نقاب کرتا ہے... اگر غلط ہے تو بات اس سے کرو...

پڑھو جو اس میں حقائق لکھے ہیں... ملا عبد السلام ضعیف نے یہ کتاب لکھی ہے... ملا عبد السلام ضعیف کو جانتے ہو؟ افغانستان امارت اسلامیہ کا سفیر۔

امارت اسلامیہ کے مخالف:

افغانستا ن میں خلافت قائم ہوئی اس کی مخالفت یا ایران نے کی ہے... یا پاکستان میں لشکر طیبہ نے کی ہے... پھر میں کہ سکتا ہوں نا... ڈر دے تسی ہو۔ پھر کہتے ہیں مولانا لہجہ لاہور والا رکھنا اگر لہجہ لاہور والا ہو تو پھر تم نے مجھے دوبارہ بلانا نہیں بلاؤ گے ؟ (جی ہاں... سامعین) تسی سٹیج لاؤ تے سہی (یعنی تم سٹیج لگاؤ تو سہی) میرے رب نے توفیق عطاء فرمائی میں شیخوپورہ کے چوک میں تمہیں ننگا نہ کر دوں تو مجھے دیوبندیت کا بیٹا نہ کہنا... کچھ تم بھی ہمت کرو نا۔

میں کہتا ہوں تم رستہ روک کے دیکھو... مجھے کئی ساتھیوں نے کہا مولانا عسکری طاقت ہے ، ذرا خیال کرو... میں نے کہا عسکری طاقت ہے میری زندگی افغانستان کے پہاڑوں پہ گزری ہے... ان جیلوں میں سات سال گزارے ہیں... مجھے مت ڈراؤ۔ یہ عسکری طاقت ہے... یہ عسکری طاقت نہیں اس پیشاب کی جھاگ کو میں بخوبی جانتا ہوں... میرے علم میں ہیں ساری عسکری طاقتیں... میری زبان مت کھلواؤ... میں اس لئے کہتا ہوں تم اگر مجاہد ہو مجاہد بن کے بات کرو... تم یہ اسٹیج مسلک کا لگا کے ”غزوہ“ میں زبان دارازی ہم پر کرو۔

دار العلوم دیوبند کی طرف منسوب غلط فتوے:

تم ”غزوہ“ میں دار العلوم کی طرف غلط فتوے بیان کرو تمہیں معاف کر دیا جائے نہیں ہو گا... اگر تم بیان کرو گے تمہارے نام نہاد مجاہدین کو میں ملا کی فہرست میں

رکھ کر تردید کروں گا... ان شاء اللہ ایمان سمجھ کے کروں گا... ٹھیک ہے غلط ہے؟ (سامعین۔ ٹھیک ہے) دیوبند کے فتویٰ غزوہ میں اور غلط فتویٰ دارالعلوم دیوبند کی طرف غلط منسوب کیا... کہا جی دیوبند کے مفتی نے کہاہے گائے ذبح کرنا حرام ہے... کیوں جھوٹ بولتے ہو؟ دارالعلوم دیوبند کی ویب سائٹ میں تردید موجود ہے... اور غزوہ میں اعلان کیا پھر ان بدبختوں نے فوٹوسٹیٹ کرا کے تقسیم کرائی ہے... میں علماء سے کہتا ہوں تم بیدار کیوں نہیں ہوتے حد ہوتی ہے فتنہ کی۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو...؟

یہاں اجنبیاں موجود ہیں میری بات کو نوٹ کریں... آج تک ہم نے مسلک اہلحدیث پہ کفر کا فتویٰ نہیں لگایا... ان کا ہر مناظر کہتا ہے دیوبندی مشرک... دیوبندی مشرک... فتویٰ وہ لگائیں تو تم ان کی کلاس لو کیوں نہیں لیتے... روکو نہ فرقہ واریت، روکو نہ ان کو... کرو نہ زبان ان کی بند... اور اگر یہ کافر بھی کہیں اور تم ان کی زبان بند نہ کر سکو... میں کہہ سکتا ہوں نا کہ تمہاری B ٹیم ہے... بولتے نہیں کہہ سکتا ہوں نا۔ ہماری قسمت ہم کافر کہہ دیں تو پرچہ... ہم کافر کہہ دیں اصحاب رسول کے دشمن کو تو جیل... اور ہمیں کافر کہہ دیں تو لینڈ کروزریں... پھر میں کہہ سکتا ہوں نا تمہاری B ٹیم ہے... کہہ سکتے ہیں کہ نہیں؟ (سامعین۔ کہہ سکتے ہیں) تو میں بھی کہہ سکتا ہوں... میں کہتا ہوں اگر یہاں پر کوئی غیر مقلد موجود ہو تو میری بات کو سنے... اپنے علماء سے گفتگو کرے اپنی زبان محتاط استعمال کرو... تم اپنا مسلک بیان کرو تمہیں کوئی نہیں روکتا... عقیدہ بیان کرو تمہیں کوئی نہیں منع کرتا... لیکن دیوبندیت پہ کفر کے فتوے نہ لگاؤ۔

پاش پاش ہوں گے ہم سے ٹکرانے والے:

کہیں ایسا نہ ہو کہ افغانستان پہ حملہ روس نے کیا ایک دور آیا روس حملہ کرنے لگا ادھر سے وزیر خارجہ لندن کی پہنچی اس نے روس کے صدر سے کہا ان پر حملہ کرنے سے پہلے مجھ سے تو پوچھ لیا ہوتا... ہم نے جو ان پر حملہ کر کے مزا چکھا تھا... اب وہ تم نے بھی چھکنا ہے... میں کہتا ہوں دیوبندیت پر حملہ کرنے سے پہلے پوچھو جو دیوبندیت سے ٹکرا چکے ہیں... کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا نام بھی اس ملک میں گالی بن جائے ...

میں کہتا ہوں اللہ کرے آپ بات سمجھیں میں کہہ رہا تھا مجھے نوجوان نے کہا اس موکل کے قریب جگہ تھی۔... میں نے اڑھائی گھنٹے کار پر سفر کیا اور آدھا گھنٹہ آگے مستقل جیپ پہ کیا... اتنا لمبا پہاڑی سفر کہا جی قریب معسکر ہے میں نے کہا بولنے کا مزا تو یہاں آئے گا... گفتگو کا مزا تو ادھر آئے گا... کیوں تمہارے پاس گن ہے... تمہارے پاس اسلحہ ہے... تم مجاہدین اسلام ہو... میں للکار رہا ہوں میری راہ روکو... گفتگو کا مزا تو ادھر آئے گا۔

امام کعبہ پر اجارہ داری:

مجھے کہتا ہے جی وہ کہتے ہیں امام کعبہ ہمارا ہے... شیخ سدیس اہلحدیث ہے دلیل کیا دی ہے... پاکستان میں الحمراء حال میں دو گھنٹے ہمارے پاس رہ کر نہیں گئے... میں نے کہا اشتہار چھپوائے قرآن وسنت کانفرنس عقیل نے... تاریخ انہوں نے لی آرام کا موقع انہوں نے دیا... کھانا یہ کھلاتے ہیں... اور بعد میں کہیں مولانا یہ اہلحدیث ہے ذرا ان کی حوصلہ افزائی کے لئے ان کے گھر چائے پی لو... آپ صبح اعلان کر دو کہ مولانا الیاس گھمن اہلحدیث ہو گیا... کیوں رات ساڈے گھر چاہ نیی پیتی (یعنی رات کو ہمارے گھر

چائے نہیں پی)... مہمان امام کعبہ ہمارا... رہا جامعہ اشرفیہ... واپسی پر بیان پنجاب اور اسلام آباد وفاق المدارس میں... ہماری دعوت پہ آیا... مہمان ہمارا تھا... ہمارا اگر نہیں بنا تو دو گھنٹے دے کے تمہارا کیسے بنا ہے؟ دلیل تو ہوئی نا... پھر تم نے جو اس کے ترجمہ کی سی ڈی نشر کی ہے ذرا دیکھو وہ سی ڈی دیکھو... پھر سی ڈی کا حشر دیکھو... امام کعبہ بول رہا ہے کچھ پتہ نہیں کیا عربی پر سٹاپ ہے ترجمہ چل رہا ہے... اصل الفاظ ہوں تو لوگ سمجھیں نا امام کعبہ نے کیا کہا ہے۔

امام کعبہ کا دوٹوک فیصلہ:

اسلام آباد میں جملہ کہا اس نے کہا تھا... امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک بن انس، امام محمد بن ادریس شافعی، امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ۔ کہا یہ چاروں امام ہیں... جو ان کا احترام نہیں کرتا کم علم بھی ہے... بے وقوف بھی ہے... پھر امام کعبہ کے الفاظ کی روشنی میں... میں نا کہہ دوں جو وہ کہہ گیا ہے... امام کعبہ نے کہا جو ان کا احترام نہیں کرتا وہ کم علم بھی ہے اور؟ (بے وقوف بھی ہے) پھر کہونا۔ یہ لکھ کر صبح اپنی مسجد کے باہر لگاؤ... کہ شیخ سدیس حفظہ اللہ نے کہہ دیا ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا جو احترام نہیں کرتا وہ کم علم بھی ہے بے وقوف بھی ہے... مسجد کے باہر لگا دو میں بھی کہہ دوں گا شیخ سدیس تمہارا ہے... نشر کر دو اس کو... خیر میں عرض یہ کر رہا تھا ایک ہے عمل محمدی... اور ایک ہے عمل مسنون۔

عمل محمدی اور عمل مسنون میں فرق:

بیک وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح چار سے زیادہ کئے... عمل محمدی ہے امت کے لئے جائز؟ (نہیں) پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم معراج پر گئے ہیں عمل محمدی

ہے عمل مسنون نہیں... یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل فرمایا یہ عمل محمدی تھا عمل مسنون نہیں تھا۔

مثال...3:

میں کہتا ہوں ایک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عمل فرمائے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ دے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ منورہ گئے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے سولہ ماہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے...پھر نماز کا قبلہ بدل گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے... کعبہ بیت اللہ کی طرف منہ کر کے... عمل محمدی ہے۔ عمل مسنون نہیں ہے۔

بخاری ج 1 ص 57

مثال... 4:

اگر ایک عمل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کریں اور بیان جواز کے لیے کریں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت نہ ہو...یہ عمل محمدی ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہیں جوتی پہن کے عمل مسنون نہیں ہے عمل محمدی ہے۔

بخاری ج 1 ص 56

مثال... 5:

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا عمل مسنون نہیں عمل محمدی ہے...بخاری میں روایت موجود ہے۔

بخاری ج 1 ص35

مثال... 6:

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر سوار ہیں... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیچھے بیٹھے ہیں... فرماتے ہیں... بخاری میں موجود ہے بخاری نے وضاحت کی ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سفر فرما رہے تھے... ہوا چلی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوڑا سا دامن ہٹا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ران نظر آنے لگا... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا... تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا اور سر کا دیا تو یہ عمل محمدی ہے عمل مسنون نہیں۔

بخاری ج 1 ص53

اور کسی موقع پر یوں عمل کرنا عمل محمدی ہے... تو کہہ دے بخاری میں نہیں ہے۔ حوالہ میرے ذمہ اگر بخاری میں ہو تو پھر ران کو ستر کہنا چھوڑ دیں... امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ران نظر آیا... اس کی سند مضبوط ہے... مگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا "الفخذ عورۃ" یہ ران ستر ہے۔

بخاری ج1 ص53

یہ مسئلہ زیادہ مضبوط ہے سند کا مضبوط ہونا اور بات ہے... اور مسئلہ کا مسنون ہونا اور بات ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عمل کریں امت کے لئے جائز نہ ہو عمل محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عمل کریں اور پھر چھوڑ دیں... عمل محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عمل کریں جواز کے لئے... عادت نہ ہو ضرورۃً ہو عمل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے... میں کہتا ہوں عمل محمد اور ہے عمل مسنون اور ہے۔

تم سنی نہیں ہو:

یہی وجہ ہے ہم نے خود کو سنی کہا... ہم نے عمل وہ کرنا تھا جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کریں... جس میں دوام ہو... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں جس میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت ہو... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل ہو... ہم نے نام سنی رکھا... تم نے عمل وہ دینا تھا جو کیا اور چھوڑ دیا... تونے اپنا نام محمدی رکھا... ہم کون ہے؟ (سنی) وہ خود کو سنی نہیں کہتا جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ایمان نہ مانے... وہ بھی سنی نہیں کہتا جو ایمان تو مانتا ہے مگر حجت نہیں مانتا... بات ٹھیک ہے جو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ایمان نہ مانے وہ بھی سنی؟ (نہیں ہے) ایمان مانے مگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حجت نہ مانے... ہم ایمان بھی مانتے ہیں... حجت بھی مانتے ہیں... میں اس لئے کہہ رہا تھا اس لئے ہماری کانفرنس کا نام قرآن وسنت ہے۔

حدیث پرکھنے کا طریقہ:

اب جب سنت کے نام پر بات چل پڑی ہے ہم نے کہنا شروع کر دیا کہ عمل کا طریقہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے... عمل کا طریقہ حدیث میں ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت موجود ہے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا... میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سنو! ایک وقت آئے گا تمہاری طرف میری منسوب کی ہوئی حدیثیں پہنچیں گی، "وما کان موافقا بکتاب اللہ وبسنتی" اگر قرآن اور میری سنت کے مطابق ہو گی "فھو منی" وہ تو میری ہو گی... لیکن اگر حدیث موجود ہو مگر میری سنت کے مطابق نہ ہو اس کو میری نہ ماننا... میں نے اس لئے کہا ایک

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا مسئلہ ہے... ایک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا مسئلہ ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو۔

عمل بالسنۃ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگرچہ میری حدیث میں ہو تم نے عمل سنت پر کرنا ہے: النکاح من سنتی

ابن ماجہ ص 132

یہ نکاح میری سنت ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں... اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو میری سنت کو فساد امت میں زندہ کرے گا سو شہید کا رب اجر دے گا۔

مشکوۃ ج 1 ص 31

اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من احییٰ سنۃ من سنتی امیتت بعدی۔

ابن ماجہ ص 19

ایک روایت میں یوں فرمایا جو میری سنت کو زندہ کرے گا وہ قیامت کے جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔

ترمذی ج 2 ص553

ہم سنی ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی بات کرتے ہیں... تو نے حدیث کا مسئلہ چھیڑا حدیث وہ بھی تھی... جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے ساتھ خاص عمل تھا۔ حدیث وہ بھی تھی جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت تھی... حدیث وہ بھی

تھی جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا مترک و منسوخ عمل تھا... لیکن سنت متروک بھی نہیں ہوتی... سنت منسوخ بھی نہیں ہوتی... سنت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص بھی نہیں ہے... امت کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت دی ہے ہم نے سنت کو لیا ہم سنی بنے... تو جلسے کا نام قرآن و سنت ہے... تو اب یہ عنوان نہ رکھ کیوں رکھتا ہے؟ آپ کتابیں دیکھ لو ان کی بھی اور ہماری بھی جب ہم نکاح کرتے ہیں تو کہتے ہیں نکاح مسنون... ولیمہ مسنون... نماز مسنون۔ تراویح مسنون... داڑھی مسنون... یہ مسنون نہیں کہتا... یہ داڑھی کو بھی مسنون نہیں کہتا پوچھ لو... کہتا ہے محمدی داڑھی... بھائی محمدی داڑھی کہہ رہا ہے مسنون داڑھی کیوں نہیں کہتا مسنون نہیں کہے گا۔

عمل صحابی بھی سنت ہے:

کیوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اگر دیکھنی ہو اس کے لیے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم موجود ہیں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتاتا ہے... نبی عمل فرما دے آگئے چل پڑے یہ عمل مسنون ہے... ایک کام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نہ کریں معنی عمل مسنون نہیں تھا۔

نماز عصر کے بعد دو نفل:

اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز کے بعد دو رکعات نفل پڑھتے... توجہ رکھنا! ایک آدمی عصر کی نماز کے بعد دو رکعات نفل پڑھ رہا ہے... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درے سے ٹھکائی کر دی... حضرت یہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھے ہیں... امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں عصر کی نماز کے بعد نفل پڑھ رہا

تھا... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درے مارے کیوں عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا عصر کی نماز کے بعد نفل پڑھنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔ امت نہیں پڑھ سکتی... جو نہیں پڑھنے والے اس کی ترغیب ہے اور جو پڑھنے والے تھے اس سے روکا جارہا ہے۔

امام بخاری کی مان لو:

مغرب کی نماز سے قبل دو رکعات پڑھتے ہیں؟ (سامعین۔ نہیں) ہم نہیں پڑھتے کیوں ہم کہتے ہیں سنت نہیں ہے... جو بات ہم کہتے ہیں یہی بات امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں... صبح جاؤ بخاری ہم سے نہیں ان سے لو... کہو جی صحیح بخاری کھولو... کیا امام بخاری نے یہ مسئلہ لکھا ہے... مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعات سنت ہے... کہا لکھا ہے امام بخاری فرماتے ہیں صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبد اللہ بن المزنی نے فرمایا... اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعات نفل پڑھ لو... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لمن شاء" جی چاہے تو پڑھ لو... جی نہ چاہے تو نہ پڑھو سوال پیدا ہوتا ہے اگر یہ کرنے والا عمل تھا اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار کیوں دیا...؟ عبد اللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کا جواب دے رہے ہیں... جو سوال پیدا ہو سکتا تھا حضرت عبد اللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا ہے... امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل کیا ہے... یہ جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دل کرے تو پڑھ لو دل نہ کرے تو نہ پڑھو... اختیار کیوں دیا ہے... حضرت عبد اللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً

بخاری ج 1 ص 157 باب الصلوۃ قبل المغرب

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ناپسند تھی کہ کہیں مغرب سے پہلے دو رکعات کو لوگ سنت نہ سمجھ لیں... صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مغرب کی نماز سے قبل دو رکعات کو سنت سمجھنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند تھا... ہم سنت نہ سمجھیں تو یہ سنت ہے اگر تو سنت کہہ دے تو یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند... جس بات کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ناپسند کرے وہ عمل سنت نہیں ہوتا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پسند کریں تو سنت بنتا ہے۔ بخاری میری بات کرتا ہے تیری تو بات ہی نہیں کرتا۔

میں نے ساتھیوں سے کہا میں نے مستقل اس پر بیان کیا ہے " بخاری تیرا یا میرا" یہ کیسٹ کا عنوان ہے... میں نے اس میں سندیں... اس میں روات اس میں شیوخ بخاری... اس میں ترجمۃ الباب بخاری... کے مسئلے ایک ایک کو لے کر بحث کی ہے... کہ بخاری تیرا نہیں ہے بخاری میرا ہے... میں یہ عرض کر رہا تھا عمل مسنون وہ تھا جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کریں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرمائیں... اور عمل مسنون صحابی بتاتا ہے۔

قرآن وحدیث یا قرآن وسنت:

ہم نے نام قرآن وسنت رکھا تھا ہم قرآن کریم کو پڑھتے ہیں توجہ رکھنا! لیکن اگلا مسئلہ ہم نے قرآن وحدیث کیوں نہیں کہا... ہم نے قرآن کے بعد سنت نام رکھا ہے۔ وجہ یہ ہے قرآن کریم کی آیات اگر چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ بنتی ہیں... امام سیوطی رحمہ اللہ کی تحقیق کے مطابق احادیث کی تعداد پچاس ہزار بنتی ہے... آپ کہو گے پچاس ہزار ہم نے تو سنا ہے امام بخاری رحمہ اللہ چھ لاکھ کا حافظ تھا... تو نے پچاس ہزار کہہ دیا۔

تعدد سند تعدد حدیث:

یہ بات سمجھو اگر حدیث ایک ہو نقل کرنے والے پانچ راوی ہوں محدثین کہتے ہیں یہ پانچ حدیثیں ہیں... سندیں بدلتی جائیں تو حدیثیں بڑھتی جاتی ہیں... اگر روایت ایک ہو مثال کے طور پہ کہ رہا ہوں اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمادیں: "الصلوۃ عماد الدین" نماز دین کا ستون ہے۔

اگر اس کو نقل کریں گے دس صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تو محدثین کہیں گے دس حدیثیں ہیں... اگر اللہ کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ موزے پر مسح کرنا جائز ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کر کے دیکھائیں ستر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نقل کریں... ہم اس کو کہیں گے یہ ستر حدیثیں ہیں... اگر متن ایک ہو ستر نقل کریں وہ ستر روایات بن جاتی ہیں... لیکن امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں پچاس ہزار حدیثیں ہیں پچاس ہزار کا معنی حدیث کے متن پچاس ہزار ہیں... متن کتنے ہیں؟ (پچاس ہزار) سمجھ گئے ناں پچاس ہزار کیوں کہہ رہا ہوں... میں نے وضاحت اس لئے کہ ہے کل جو میرے خلاف تقریر ہونی ہے مولانا الیاس گھمن نے کہا جی پچاس ہزار ہیں... بخاری تو چھ لاکھ کا حافظ تھا... تو یہ ساڑھے پانچ لاکھ کہاں سے آگئیں؟ اب بتاؤ دیوبندیو! تمہارے عالم کے پاس تو علم بھی نہیں ہے... یہ تقریر ہونی ہے اس لئے میں نے پہلے سمجھا دیا کہ چھ لاکھ اور پچاس ہزار کا مطلب کیا ہے... یہ ہے پچاس ہزار کا معنی حدیث کے متون کی تعداد پچاس ہزار ہے۔

قرآن سے دامن خالی ہے:

توجہ رکھنا! قرآن کریم کی جتنی بھی آیات ہیں... میں یہ بات چیلنج کے ساتھ

کہتا ہوں ان آیات میں سے فاتحہ خلف الامام کو غیر مقلد ثابت نہیں کر سکتا... آمین بالجہر کو ثابت نہیں کر سکتا... رفع الیدین کو ثابت نہیں کر سکتا۔ جو مسئلے اس کے ہیں ان آیات میں سے ثابت نہیں کر سکتا... میں کہتا ہوں اس میں ثابت نہیں کر سکتا۔

آخری عمل محمدی ناسخ ہے:

یہ نفس حدیث تو پیش کرے گا جو بات میں نے شروع میں بیان کی تھی اس کے دجل کو بیان کرنے کے لیے میں نے ابھی تھوڑی سی بات شروع کی ہے... کہے گا او جی بخاری میں موجود ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے رفع الیدین ثابت ہے... فاتحہ خلف الامام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے... آپ کہنا بات ثابت ہونے کی نہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل کیا تھا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا آخری عمل کیا تھا... بحث تو اس پہ چلتی ہے... ثابت ہونا اور بات ہے... عمل کرنا اور بات ہے۔

حدیث سے ایک مثال:

میں کہتا ہوں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنا ثابت ہے... ثابت تو ہے اگر میں کہہ دوں جوتے پہن کے نماز پڑھنا ثابت ہے ثابت تو ہے... ثابت ہونا اور بات ہے اور اس کا مسنون ہونا اور بات ہے... قرآن کریم کی جو آیات ہیں... ان آیات میں وہ مسئلے بھی ہیں کہ جن پر عمل کرنا جائز نہیں۔ اور وہ مسئلے بھی ہیں کہ جن پر عمل کرنا ضروری ہے۔

قرآن میں بھی ناسخ منسوخ:

آپ کہو گے قرآن کریم کی آیت ہو اور اس پر عمل کرنا جائز نہ ہو... میں کہتا ہوں ہاں ہاں قرآن کریم کی آیت نازل ہوئی ہے... اس میں رب نے مسئلہ بیان کیا... پھر دوسری آیت آگئی حکم بدل گیا... پھر تیسری آگئی حکم بدل گیا... اب پہلی آیت کو تو پڑھیں گے مگر عمل اس کے مسئلہ پر؟ (نہیں ہو گا) کیوں منسوخ ہو گیا... کیوں اس کے بعد مسئلہ اور آگیا... میں یہ بات کیوں کہہ رہا ہوں اگر آدمی پوری بات سمجھے تو اشکال پیدا نہیں ہوتا۔ میں پوری بات اس لئے کہتا ہوں کل جو میرے خلاف تقریر ہونی ہے... مولوی الیاس گھمن کہہ گیا تھا قرآن کی ان آیات میں سے سب آیتوں پر عمل جائز نہیں اللہ نے قرآن اتارا ہے عمل کرنے کے لئے... کہتا ہے قرآن تے عمل کرنا جائز ہی نہیں۔ اینوں آندے نے مسلک دیوبند (یعنی اس کو مسلک دیوبند کہتے ہیں) میں کہتا ہوں نہیں نہیں... قرآن کی بعض آیات وہ ہے جن کا معنی ہی نہیں آتا عمل کیسے کرو گے... بھائی قرآن کی بعض آیات کا معنی؟ (نہیں آتا) الٓمٓ معنی کرو... عمل کرو... معنی آئے گا تو عمل کرے گے... جن کا معنی کسی کو آتا ہی نہیں... اللہ نے بتایا ہی نہیں... اب نہ بتایا، نہ ہمیں آیا، عمل بھی نہیں ہو گا۔؟

محکمات اور متشابہات:

میں کہتا ہوں بعض آیات وہ ہیں جن کو متشابہ کہتے ہیں اور بعض وہ ہیں جن کو محکم کہتے ہیں... توجہ رکھنا! اللہ رب العزت قرآن میں فرماتے ہیں: "هو الذی انزل عليك الكتاب منه اٰيت محكمٰت هن ام الكتاب واُخر متشابهات

سورۃ ال عمران پ 3 آیت نمبر 7

اللہ فرماتے ہیں قرآن کی آیات کی دو قسمیں ہیں :

1... محکم　　　2... متشابہ

محکم کسے کہتے ہیں؟:

محکم اسے کہتے ہیں کہ جس کا معنی سمجھ آتا ہو۔

متشابہ کسے کہتے ہیں؟:

متشابہ اسے کہتے ہیں جس کا معنی سمجھ میں نہ آتا ہو۔

اللہ فرماتے ہیں بندے بھی دو قسم کے ہیں... بعض اچھے ہیں اور اللہ والے ہیں... بعض گمراہ... اللہ دونوں میں فرق کیا ہے نشانی کیا ہے... قرآن تو دونوں پڑھیں گے... گمراہ کون ہو گا... ان میں سے نیک کون ہو گا؟ ہدایت یافتہ کون ہو گا۔؟

گمراہ لوگوں کی نشانی:

اللہ خود فرماتے ہیں: "واما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ" اللہ فرماتے ہیں جو گمراہ ہے وہ محکم آیات کو چھوڑ کر متشابہ لے گا... کیوں کہ معنی سمجھ میں نہیں آنا... تو فتنہ پھیل جائے گا... توجہ رکھنا میں نے رفتار کو آہستہ کیا ہے تمہیں مسئلہ سمجھانے کے لئے... اللہ نے فرمایا قرآن کی آیات؟(دو قسم کی ہیں)

1... محکم　　　2... متشابہ

محکم وہ آیات جن کا معنی سمجھ میں آئے اور متشابہ وہ آیات جن کا معنی سمجھ میں نہ آئے بعض گمراہ بعض ہدایت یافتہ اللہ گمراہ لوگوں کی نشانی کیا ہے اللہ فرماتے ہیں گمراہ لوگوں کی نشانی یہ ہے کہ وہ تمہیں وہ آیتیں پیش کریں گے جو متشابہ ہوں۔

اہل حق کی علامت:

اور اہل حق کی نشانی یہ ہے وہ عقیدہ پر وہ آیت پڑھے گا جو محکم ہو... اللہ یہ متشابہ آیات کیوں پیش کرتے ہیں فرمایا "ابتغاء الفتنہ" امت میں فتنہ پھیلانے کے لیے... تم جاؤ نہ صبح میں یہ بات چیلنج کر کے کہ رہا ہوں... میری بات پر اعتماد کرنے کی بجائے صبح ان کے مولوی کے پاس جاؤ... کہو مولوی صاحب ہم ایک مسئلہ پوچھنا چاہتے ہیں... کہے گا بیٹا بتاؤ کہنا مسئلہ نہیں ہے عقیدہ ہے... بہت اچھا عقیدہ تو پہلے حل ہو نا چاہیے... حضرت ہمیں یہ بتاؤ نا ہم اللہ کے بارے میں کیا عقیدہ رکھیں... کیا اللہ حاضر ناظر ہے کیا عقیدہ یہ رکھیں... کہے گا نہیں نہیں بیٹا اللہ حاضر ناظر نہیں ہے... اللہ تو عرش پر ہے۔ حضرت قرآن کی آیت ہے؟ جی آیت ہے... آیت کون سی؟ کہے گا: ثم استوىٰ على العرش، پوچھو حضرت یہ آیت متشابہ ہے یا محکم۔ نہیں سمجھے۔

ہم کہتے ہیں اللہ حاضر ناظر بولیں اللہ ؟ (حاضر ناظر) اور یہ کہتا ہے اللہ (عرش پر ہے) حضرت آیت پڑھو کون سی آیت پڑھے گا ثم استوىٰ على العرش پھر پوچھو حضرت یہ آیت محکم ہے یا متشابہ اب چپ ہو جائے گا... کیوں اس کو پتہ ہے کہ میں نے پھنسنا ہے... کہے گا میں قرآن دیا آیتاں پڑھنا تو تقسیم کر دہ پھر دہ اے... (یعنی میں قرآن کی آیت پڑھتا ہوں تو تقسیم کرتا ہے) کہو بھائی میں نے تقسیم نہیں کی اللہ نے فرمائی ہے... اگر کہے گا آیت متشابہ تو کون ہے بولو گمراہ... اللہ فرماتے ہیں گمراہ کی عادت یہ ہے کہ وہ آیت متشابہ پیش کرے گا... تاکہ فتنہ پھیل جائے... اور مومن کی عادت یہ ہے کہ محکم پیش کرے گا تاکہ فتنہ مٹ جائے۔

اللہ کے حاظر ناظر ہونے پر دلائل:

دلیل... 1 ”واذاسالك عبادی عنی فانی قریب“

سورۃ البقرۃ پ2 آیت نمبر 186

میرے بندے پوچھیں رب کہاں پر ہے میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہنا قریب ہے۔ قریب کا معنی عرش پر ہے؟ بولیں (سامعین۔۔۔۔ نہیں)

دلیل... 2: ”ونحن اقرب الیہ من حبل الورید“

سورۃ ق پ 26 آیت نمبر 16

میں شہ رگ کے قریب ہوں... شہ رگ تو واڑی عرش تے ہے... (یعنی تمہاری شہ رگ عرش پر ہے)

دلیل... 3: فلولا اذا بلغت الحلقوم وانتم حینئذ تنظرون ونحن اقرب الیہ منکم ولکن لا تبصرون۔

سورۃ الواقعہ پ 27 آیت نمبر 83 تا 85

جب تمہاری جان نکلنے لگتی ہے میں تمہارے حلق سے قریب ہوتا ہوں اگرچہ لوگوں کو نظر میں نہیں آتا... لوگوں کو نظر؟ نہیں آتا۔

دلیل... 4: الم تر ان اللہ یعلم ما فی السمٰوات وما فی الارض ما یکون من نجویٰ ثلاثۃ الا ھو رابعھم“ تم تین ہو تو چوتھا اللہ ”ولا خمسۃ الا ھو سادسھم “ تم پانچ ہو تو چھٹا اللہ” ولا ادنیٰ من ذٰلك ولا اکثر الا ھو معھم “ تم کم ہو زیادہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔

سورۃ المجادلہ پ 28 آیت نمبر 7

میں نے آیت محکم پڑھی تو نے آیت متشابہ پڑھی... اللہ کہتے ہیں گمراہ متشابہ پڑھتا ہے... توجہ رکھنا! میں ایک بات اور بتانے لگا ہوں یہ تو شاید آپ نے سنی ہو...

اگلی عرض کرنے لگا ہوں... میں اس لئے عوام میں کہتا ہوں کہ یہ باتیں عوام میں پھیلائی جارہی ہیں۔

اصل اختلاف کیا ہے؟:

اب رفع یدین پر مناظرہ نہیں ہے... اب آمین بالجہر پر مناظرہ نہیں ہے۔ اب فاتحہ خلف الامام پر مناظرہ نہیں ہے... میں تمہیں چیلنج دے کر جاتا ہوں کہ ان موضوعات پر مناظرہ کرو... اب نہیں کریں گے... غیر مقلد اپنے مولوی کے پاس جائے گا حضرت وہ رات کو چیلنج دے گیا تھا... مناظرہ کرنا چاہیے... مولوی کہتا ہے بیٹا ہمارا اصل اختلاف عقیدہ کا ہے ان سے کہہ عقیدہ پر مناظرہ کرو... میں کہتا ہوں پچاس سال تک تو مسائل پر مناظرہ کرتا رہا... تیرا اور میرا اختلاف نہیں تھا... تو پچاس سال تک تو نے مناظرے کیوں کئے؟ تجھے آج نظر آیا کہ اختلاف عقیدے کا ہے... تجھے پتہ ہے تیری مناظرے کی زبان الحمد للہ میں نے گُنگ کی ہے... تجھے پتہ ہے کہ میدان مناظرہ میں تیرے پاؤں کے نیچے سے زمین کھسک گئی ہے... اب مسائل میں تو مناظرہ نہیں کر سکتا... نہیں جی مناظرہ عقیدہ پر ہو گا۔

مجھے منظور ہے:

میں نے کہاں ہاں ہاں مجھے منظور ہے... شیخوپورہ میں میدان سجا مناظرہ عقیدہ پر ہو گا... رب نے چاہا تو میں تیرا یہ شوق بھی پورا کر دوں گا... یہ نہیں ہو گا کہ تو عقیدہ پر چیلنج کرے اور ہم تیرے چیلنج کو قبول نہ کریں... میں کہتا ہوں مسائل پہ مناظرہ تھا اب بھاگا کیوں؟ اب یہ مسائل عوام میں کھلے ہیں... اب تو مسائل پہ مناظرہ چھوڑ کے دوڑا ہے... اب بات عقیدہ پر آئی ہے... اب عقیدہ چھیڑیں گے او جی رب

عرش پر ہے... میں کہتا ہوں رب عرش پر تھا... تو نے عقیدہ پیش کیا ہے... آیت محکم پیش کر... متشابہ چھوڑ دے... بات ٹھیک ہے یا غلط؟ (سامعین۔۔ ٹھیک ہے) ایک اور چھیڑے گا... اللہ جسم سے پاک ہے۔

اللہ تعالیٰ جسمانیات سے پاک:

اللہ جسم سے پاک ہے ہمارا عقیدہ یہ ہے... اللہ جسم کے اعضاء سے ؟(پاک ہے) جسم سے پاک ہے تو اعضاء سے بھی پاک ہے... اعضاء سے جسم بنتا ہے ہم کہتے ہیں اللہ جسم سے پاک جسم کے اعضاء سے پاک۔

غیر مقلد کا عقیدہ:

ہاتھ جسم ہے کہ نہیں عضو ہے نا... ہاتھ... پاؤں... آنکھ... پنڈلی... چہرہ ہے اللہ جسم سے پاک جسم کے اعضاء سے پاک... لیکن یہ کہے گا جی قرآن میں آتا ہے: "ان الذین یبایعونك انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم" کہتا ہے قرآن میں ہے اللہ کا ہاتھ ہے

سورۃ الفتح پ 26 آیت نمبر 10

یوم یکشف عن ساق اللہ قیامت کے دن ساق کو کھولیں گے ساق کا معنی پنڈلی ہے۔

سورۃ القلم پ 29 آیت نمبر 42

قرآن میں آرہا ہے: كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَه " ہر چیز ہلاک ہو جائے گی سوائے اللہ کے "وجه" کے ۔

سورۃ القصص پ 20 آیت 88

کہتا ہے قرآن میں آرہا ہے "واصنع الفلك باعیننا" عین آنکھ کو کہتے ہیں۔

سورۃ الھود پ 12 آیت نمبر 37

ہم کہتے ہیں اللہ جسم سے پاک ہے جسم کے اعضاء سے پاک ہے... بولیں ہاتھ مخلوق کا ہوتا ہے خالق کا ؟ (نہیں ہوتا) پاؤں مخلوق کا ہے خالق کا ؟ (سامعین ـــ نہیں ہے) مخلوق بولنے کے لئے زبان کی محتاج ہے... اللہ کلام کرنے کے لئے زبان کا محتاج ؟ (سامعین ـــ نہیں ہے) مخلوق دیکھنے میں آنکھ کی محتاج ہے... اللہ دیکھنے میں آنکھ کا محتاج ؟ (سامعین ـــ نہیں ہے) مخلوق چلنے میں پاؤں کی محتاج ہے... اللہ چلنے میں پاؤں کا محتاج ؟ (سامعین ـــ نہیں ہے) ارے جسم کے اعضاء اس کے ہوتے ہیں جو کام کرنے میں اعضاء کا محتاج ہو۔ رب تو صمد ہے۔

صمدیت کیا ہے:

صمد کا معنی آپ کو نہیں آتا۔ میں بتاتا ہوں... میں ایسے کہتا ہوں نہیں آتا۔ اگر آتا ہوتا تو میں کیوں کہتا کہ نہیں آتا ہم نے "صمد" کا معنی پتہ ہے کیا کیا ہے... او جی جوان بیٹا مر گیا جی اللہ بے نیاز ہے... بے نیاز کا معنی وہ چاہے تو ظلم کرے وہ چاہے تو انصاف کرے... اللہ کو کون پوچھ سکتا ہے... نہیں نہیں "صمد" کا معنی یہ نہیں جو تونے کیا ہے "صمد" کا معنی یہ ہے "صمد" اسے کہتے ہیں: "الذی یحتاج الیہ کل شیء ولا یحتاج الی شیء"

صمد وہ ہے کائنات کی ہر چیز اس کی محتاج وہ کائنات میں کسی کا محتاج نہیں۔ یہ معنی ہے بے نیاز کا... اب سمجھے کائنات کی ہر چیز ؟ (اس کی محتاج) اور وہ کائنات میں کسی چیز کا محتاج ؟ (نہیں ہے) ہم اس کا ترجمہ کرتے ہیں بے نیاز۔

اللہ بے نیاز ہے:

جو معنی نہیں سمجھتے کہتے ہیں جی فلاں بندے دے ڈنگر مر گئے نیں... کی

کرے اللہ بے نیاز اے... (یعنی اگر کہا جائے کہ فلاں آدمی کے جانور مر گئے ہیں تو کہتے ہیں ہم کیا کریں اللہ بے نیاز ہے) ہمارے مزارعے ہیں ڈیرے پر میں اس کے پاس جا کر بیٹھتا ہوں تو باتیں چلتی ہیں... وہ ان پڑھ وہ مجھے مولوی سمجھتا ہے تو مجھ سے کوشش کرتا ہے مولوی والی باتیں کرنے کی... پھر وہ یہ باتیں کہتا ہے واہ اللہ سوہنیا! کسے نوں تو کھانڑتے نئیں دیندا کسے نوں تو رج دیندا اے، تینوں کون پچھدا اے (یعنی اے میرے اللہ کسی کو تو اتنا کم دیتا ہے کہ گزارا مشکل ہوتا ہے اور کسی کو بہت دیتا ہے تجھے کون پوچھنے والا ہے) اب وہ سمجھتا ہے بے نیاز کا معنی کیا ہے کہ ہم کسی طاقت والے سے پوچھ نہیں سکتے... خواہ ظلم کرے اللہ طاقت والا ہے جیسے کرے اسے کون پوچھ سکتا ہے... صمد کا معنی بے نیاز ہے اور بے نیاز کا معنی "الذی یحتاج الیہ کلُ شیءِ ولا یحتاج الی شیئ" صمد وہ ہے کائنات کی ہر چیز اس کی محتاج مگر وہ کسی کا محتاج نہیں۔

ہم دیکھنے میں آنکھ کے محتاج... اللہ دیکھتا ہے مگر بغیر آنکھ کے... اللہ آنکھ کا محتاج نہیں ہم بولنے میں زبان کے محتاج... اللہ بولتا ہے بغیر زبان کے... ہم چلنے میں محتاج ہیں اللہ کو کوئی احتیاج نہیں... توجہ رکھنا! اللہ جسم سے پاک جسم کے اعضاء سے پاک... میں نے کئی بار ساتھیوں کو واقعہ سنایا شاید آپ میں سے بھی کسی نے سنا ہو۔

ڈھکوسلے کی مثال:

ایک غیر مقلد تھا حافظ آباد کا اس کی میری اس مسئلہ پر بحث ہو گئی... دلائل میں تو چپ ہو گیا دلائل میں تو بات نہ بن سکی... پھر اس نے ایک ڈھکوسلہ پھینکا... کیا پھینکا؟ (ڈھکوسلہ) ڈھکوسلہ بتاتا ہوں کسے کہتے ہیں... مثلاً گوجرانوالہ میں کوچوان ہے۔ تانگہ چلا رہا ہے... اور اچانک دائیں طرف تانگہ موڑا... ایک F.Sc. کا اسٹوڈنٹ

موٹر سائیکل پر بیٹھا ہوا ہے... اب اچانک جب اس نے تانگہ موڑا اب ظاہر ہے بریک لگانی بڑی مشکل تھی... بڑی مشکل سے بریک لگائی... نوجوان نے بڑی مشکل سے موٹر سائیکل کو کنٹرول کیا... اب وہ غصہ میں آکر بولا... باباجی سے کہتا ہے... ”باباجی سجے پاسے جوں اس نوں موڑنا سی تے ہتھ دا اشارہ تا دیندے“... باباجی کہندے نے ”پتر اے تینوں ترے فٹ دا لمبا بانس نئیں دِسیا... ڈیڑھ فٹ دا ہتھ دس پینا سی؟... (یعنی لڑکے نے باباجی سے کہا باباجی اگر آپ نے دائیں طرف ٹرن ہونا تھا تو ہاتھ کا اشارہ کر دیتے... بابا جی نے لڑکے سے کہا آپ کو تین فٹ لمبا بانس تو نظر نہیں آیا، ڈیڑھ فٹ کا ہاتھ نظر آجانا تھا؟) تو آیاں ھے مینوں پڑھاون... وڈا عالم تے ویکھو (یعنی تو مجھے سمجھانے والا آیا ہے بڑا سمجھانے والا تو دیکھو) یہی آج ہمیں کہتے ہیں... تو یہ بابے نے ڈھکوسلہ مارا تھا تو دلیل پر جب تھک جاتا ہے تو پھر ڈھکوسلے شروع کرتا ہے۔

غیر مقلدین کا ڈھکوسلہ:

مجھے کہتا ہے اللہ ہر جگہ پہ حاضر ناظر ہے؟ میں نے کہا جی ہاں... پہلے میرا خیال یہ تھا کہ یہ جملہ ان کے مولوی اور مناظر نہیں کہتے... یہ جملہ شاید ان پڑھ لوگ کہتے ہیں۔ یہ لڑکا کالج کا تھا... حفظ کیا اور ہماری کمزوری کی وجہ سے کہ ہمارے ہیں... ہمارے ہیں وہ لڑکا ہمارا سمجھ کے ان کے پاس گیا... مسلک بدل گیا... واپس آیا کہتا ہے جی تم مشرک ہو... کیوں تم اللہ کو حاضر ناظر کہتے ہو... اور رب کو ہر جگہ پہ حاضر ناظر ماننا یہ ہندوؤں کا عقیدہ ہے... مسلمانوں کا نہیں حاشاوکلا... میں نے کہا بھائی دلائل کی بات کرو جب دلائل سے چپ ہوا... مجھے فورا کہتا ہے مولانا اللہ ہر جگہ پہ حاضر ناظر ہے... میں نے کہا جی ہاں کہتا اللہ بیت الخلاء میں بھی ہے؟ (العیاذ باللہ) اگر آپ کہہ دیں ہے زبان

ساتھ نہیں دیتی... اگر آپ کہہ دیں نہیں ہے تو پھر حاضر ناظر تو نہ ہوا... میں پہلے سوچتا تھا کہ یہ اس کالج کے لڑکے نے جملہ کہا ہے... مولوی نہیں کہتے ہوں گے۔

طالب الرحمٰن زیدی کون ہے:

ان کا پروفیسر طالب الرحمن اسلام آباد میں رہتا ہے... اور مزے کی بات ہے غائبانہ نماز جنازہ کا انکار کرتا ہے... پہلے یہ کہتے تھے بھینس کی قربانی نہیں ہے... حافظ نعیم الحق ملتان میں پیدا ہوا اس نے ان کے سارے دلائل توڑ کر کہا... نہیں بھینس کی قربانی ہے بھینسے کی قربانی ہے... اس نے دلائل دینے شروع کئے۔

طالب الرحمٰن نے کتاب لکھی ''آیئے عقیدہ سیکھیے ''میں نے طالب الرحمٰن کی اس کتاب کا آپریشن نوشین پلازہ کے قریب جا کے کیا ہے... جہاں پر ان کی سی ڈیاں بنتی ہیں اور دنیا میں نشر ہوتی ہیں... خیابان سر سید راولپنڈی میں... آج تک اس کا جواب نہیں آیا... پانچ مولویوں کو بلا کر مجھے گالیاں دی مگر اس آپریشن کا جواب نہیں دیا... میں نے کہا میں نے تمہاری کتاب کا آپریشن کیا ہے تم اس کا جواب دو... طالب الرحمن اس کتاب میں یہ جملہ درج کرتا ہے... کہتا ہے اگر یہ تمہارا عقیدہ مان لیا جائے کہ اللہ ہر جگہ حاضر ناظر ہے... پھر اللہ سینما میں بھی ہو گا العیاذ باللہ... کہتا ہے پھر اللہ سینما میں بھی ہے۔

غیر مقلدین کے ڈھکوسلے کا جواب:

اب ہم پھنس جائیں گے کہ حاضر ناظر مانے... تو بیت الخلاء میں بھی ماننا پڑے گا... اس نوجوان نے مجھے جملہ کہا میں نے فوراً کہا بیٹا تو قرآن کا حافظ ہے... عثمان کہتا ہے جی میں قرآن کا حافظ ہوں... میں نے پوچھا قرآن تیرے سینے میں موجود ہے... کہتا

ہے جی میرے سینے میں موجود نہیں... میں نے کہا اچھا تیرے سینے میں محفوظ ہے... کہتا ہے جی محفوظ تو ہے... میں نے کہا کوئی دیہاتی آدمی کہہ دے میرے گھر میں دس من گندم موجود تو نہیں مگر محفوظ ہے... نہیں سمجھے گندم موجود تو نہیں مگر محفوظ ہے ایسا ہو سکتا ہے... بھائی موجود ہو گی تو محفوظ ہو گی... عقل دیکھو عقل کہتا ہے میرے سینے میں قرآن موجود نہیں ہے۔ میں نے کہا محفوظ ہے تو موجود ہو گا نا... کہتا ہے ہاں ہاں جی مجھے بات سمجھ آگئی کہتا ہے موجود بھی ہے۔

میں نے کہا مجھے اگلا مسئلہ بتا جب تم بیت الخلاء میں جاتے ہو قرآن کو بیت الخلاء میں لے کر جانا جائز ہے... کہتا ہے جی جائز نہیں... میں نے کہا عثمان جب تو بیت الخلاء میں جاتا ہے سینہ پھاڑ کے قرآن باہر رکھ کے جاتا ہے... قرآن کو تو بیت الخلاء میں لے کر جانا جائز نہیں تھا اور قرآن تیرے سینے میں موجود تھا... کہتا ہے قرآن میرے سینے میں ہے تو مگر وجود یعنی جسم سے پاک ہے... میں نے کہا اللہ ہر جگہ موجود مگر جسم سے پاک ہے۔ میں نے کہا قرآن تیرے سینے میں موجود تھا... تو بیت الخلاء میں گیا تو ہین نہیں ہے... کیوں جسم سے پاک ہے... اللہ بھی ہر جگہ موجود ہے... مگر جسم سے پاک ہے جسم سے؟ (پاک ہے) دونوں میں بڑا فرق ہے۔

حسی اور معنوی:

بعض چیزیں ہوتی ہیں معنوی... بعض چیزیں ہوتی ہیں حسی... معنوی چیز کو حسی چیز سے سمجھانا بڑا مشکل ہوتا ہے... میں مثال کے طور پر کہتا ہوں اگر تم سے کوئی پوچھے بھائی بیت الخلاء میں نور ہوتا ہے... آپ کیا کہو گے؟ (نہیں) جب یہ بلب جلتا ہے تو روشنی نور نہیں ہے... بتاؤ یہ پہنچ جاتی ہے لیکن اس کا وہ وجود نہیں ہوتا... اس لیے

اشکال بھی پیدا نہیں ہوتا... میں گزارش کر رہا تھا اللہ ہمیں بات سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے... بات پھر لمبی ہوگئی... اللہ جسم سے پاک جسم کے اعضاء سے پاک۔

متشابہ آیات پڑھ کر دھوکہ دہی:

اچھا بھائی قرآن میں ”وجه“ تم کہتے ہو چہرے سے پاک ہے... قرآن میں ہے ”عین“ تم کہتے ہو آنکھ سے پاک... قرآن میں ہے ”ساق“ تم کہتے ہو پنڈلی سے پاک ہے... میں نے کہا دیکھو ہم نے قرآن کی آیت پڑھی ہے ”قل هو الله احد ۔ الله الصمد“... اللہ صمد ہے وہ اپنے وجود میں جسم کا محتاج نہیں... توجہ رکھنا! ہم موجود ہونے میں جسم کے محتاج ہیں... اور اللہ موجود ہونے میں جسم کا محتاج نہیں... وہ صمد ہے ہم دیکھنے میں... چلنے میں... کھانے میں... پینے میں... اعضاء کے محتاج ہیں اللہ اعضاء کا محتاج نہیں... وہ صمد ہے میں نے آیت پڑھی ہے ”لیس کمثله شیء“ اللہ کی مثل کوئی شی نہیں ۔ تو نے بھی قرآن کی آیت پڑھی ”کل شیء هالك الاوجه ، واصنع الفلك باعیننا“ میں نے پوچھا یہ لفظ عین ہے یہ محکم یا متشابہ... بولیں کہتا ہے متشابہ... میں نے کہا قرآن کہتا ہے ”کل شیء هالك الا وجه“ ہر چیز فنا ہو جائے گی اللہ کا وجہ فنا نہیں ہو گا... یہ آیت محکم ہے متشابہ کیا کہے گا متشابہ... قرآن کہتا ہے ”واما الذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة“ قرآن کہتا ہے جو گمراہ ہو وہ آیت وہ پڑھے گا جو متشابہ ہو... تاکہ فتنہ پھیل جائے۔

محکم آیات پڑھ کر اصلاح:

جو موحد ہو گا ”راسخ فی العلم“ ہو گا... ھدایت یافتہ ہو گا... وہ آیت محکم

پڑھے گا… میں فتنہ پھیلانا نہیں، مٹانا چاہتا ہوں آیت محکم پڑھتا ہوں… تو فتنہ پھیلانا چاہتا ہے، آیت متشابہ پڑھتا ہے… میں ساتھیوں سے کہتا ہوں ہر آدمی قرآن بیان کرتا ہے ذوق کے مطابق… واعظ بیان کرے گا اپنے ذوق کے مطابق… مفسر بیان کرے گا اپنے ذوق کے مطابق… خطیب بیان کرے گا اپنے ذوق کے مطابق… میں تو خطابت سبحان اللہ ماشاء اللہ والی نہیں کرتا… میں تو لچھے دار خطیب نہیں ہوں… میری زبان میں سریلے وہ چسکے نہیں ہیں… میں تو قرآن کھولتا ہوں مناظرانہ لہجہ میں… میں نے کہا تھا ہم نے عقیدہ لیا ہے قرآن سے… آیت محکم بیان کی ہے… اللہ کہتا ہے عقیدہ میں متشابہات سے استدلال کرنے والا گمراہ ہوتا ہے… محکمات سے استدلال کرنے والا ہدایت یافتہ ہوتا ہے… بات ٹھیک ہے؟ (سامعین۔۔ ٹھیک ہے)

منسوخ قابل عمل نہیں:

ہم بھی قرآن پڑھتے ہیں… تم بھی قرآن پڑھتے ہو… میں کہتا ہوں قرآن پڑھنا اور ہے قرآن کی شرح بیان کرنا اور ہے… قرآن کے بعد نمبر ہے سنت کا… میں عرض کر رہا تھا قرآن کریم کی آیات کتنی ہیں… چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ سب آیات پر عمل کر سکتے ہو؟ (سامعین۔۔۔ نہیں) اور وہ آیات جن کا حکم منسوخ ہو چکا ان پر عمل کر سکتے ہو؟ (سامعین۔۔۔ نہیں) عمل کس پر کریں گے۔

1… آیت متشابہ نہ ہو بلکہ محکم ہو

2… اس آیت پر عمل کریں گے جس کا حکم منسوخ نہ ہو چکا ہو بلکہ ناسخ ہو۔

پھر میں کہہ سکتا ہوں… قرآن کریم کی ساری آیات مانتے ہیں… مگر ہر آیت پر عمل نہیں ہوتا… احادیث ساری مانتے ہیں مگر ہر حدیث پر عمل نہیں ہوتا… یہ

دھوکہ مت دے رفع یدین ثابت ہے... یہ دھوکہ مت دے آمین بالجہر ثابت ہے... یہ دھوکہ مت دے فاتحہ خلف الامام ثابت ہے... ثابت ہونا اور بات ہے مسنون ہونا اور بات ہے... یہ تو ہمارے مناظرے کی باتیں ہیں۔

رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل...؟:

توجہ رکھنا! میں بات سمیٹ کر کہتا ہوں...

☆...اگر رفع الیدین پیغمبر کا آخری عمل ہے... بخاری پیش کر دے میری شکست ہے

☆...اگر آمین بالجہر حضور کا آخری عمل ہے... بخاری پیش کر دے میری شکست

☆...فاتحہ خلف الامام پیغمبر کا آخری عمل ہے... بخاری پیش کر دے میری شکست

☆... سینے پر ہاتھ باندھنا آخری عمل ہے... بخاری پیش کر دے تو بھی شکست ہے۔

بخاری سے تجھے سینے پر ہاتھ باندھنا بھی نہیں ملے گا ثابت ہونا اور بات ہے... آخری عمل ہونا اور بات ہے... میں نے کہا میں آخری بات کہنے لگا ہوں۔

فتنے کے دور میں خلفاء راشدین کی اتباع:

توجہ رکھنا! اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ” میرے صحابہ! ایک دور آئے گا: “انہ من یعش منکم من بعدی فسیری اختلافا کثیرا ”

ترمذی ج 2 ص 96 ، ابن ماجہ ص 5

میری امت میں لوگ آئیں گے میں دنیا چھوڑ جاؤں گا... وہ اختلاف پیدا کریں گے... کوئی کچھ کہے گا... کوئی کچھ کہے گا... اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پھر ہم کیا کریں... آج بھی لوگ کہتے ہیں ایک مولوی کچھ کہتا ہے ایک مولوی کچھ کہتا ہے... ہم کس کی بات مانیں... اس کا حکم اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دے گئے ہیں... فرمایا ہم

کیا کریں اگر میرے جانے کے بعد میرے دین میں اختلاف شروع ہو جائے ”فعلیکم بسنتی“ قرآن و سنت... اب تو نے حدیث کا نام چھوڑ دیا... اب جلسے قرآن و سنت اپنے دجل پہ پردہ ڈالنے کے لئے... تو قرآن وحدیث کے نام پر جلسہ کر۔

ہم قرآن و سنت کے نام پر جلسہ کریں تاکہ دیکھنے سے پتہ چل جائے یہ جلسہ کن کا ہے... ارے دھوکہ تو نہ دے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”علیکم بسنتی“ حدیث نہیں میری سنت پر عمل کرنا... اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ کی سنت میں مسئلہ کا حل موجود نہ ہو... تو فرمایا ”وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین“ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے... پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے... پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے... پھر میرے خلیفہ راشد علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے معیار بتا دیا اختلاف پیدا ہو جائے تو پیش کس کو کرو سنت کو... اگر نہ ملے تو خلیفہ راشد کی سنت کو۔

خلفائے راشدین کی سنت پر عمل:

ایک آدمی کہتا ہے یہ خلیفہ راشد کی سنت ہے... دوسرا آدمی کہتا ہے میں خلیفہ راشد دا کلمہ نہیں پڑھیا میں تے نبی دا کلمہ پڑھیا اے... (یعنی میں نے خلیفہ راشد کا کلمہ نہیں پڑھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا ہے) کہتا ہے میں نے خلیفہ کا کلمہ نہیں پڑھا۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کلمہ نہیں پڑھا... میں نے کہا اچھا جس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا تھا... میں مثال دے کر سمجھاتا ہوں۔

بات کیسے مانوں؟ :

باپ مرنے لگا بیٹے سے کہہ گیا بیٹا میرے جانے کے بعد اپنے چچا سے پوچھ کر رشتے کرنا... اپنی مرضی سے نہ کرنا... باپ فوت ہو گیا... اب بیٹا کسی اور جگہ شادی کرنا چاہتا تھا... چچا کہتا ہے بیٹا یہاں شادی نہیں کرنی... میں جانتا ہوں تو نہیں جانتا۔ اس خاندان کے معاملات میں سمجھتا ہوں... ہم اور یہ نہیں چل سکتے... بیٹا جذبات کو چھوڑ دے... میری بات کا خیال کرنا... تو نے یوں نہیں کرنا... کہتا ہے چچا جی! اگر باپ ہوتا میں اس کی بات مان لیتا اب تو باپ موجود نہیں ہے... میں آپ کی بات کیسے مانوں؟

توجہ رکھنا! کہتے ہیں بھائی تمہارا چچا ہے باپ کی جگہ ہے... کہتا ہے باپ کی جگہ ہے باپ تو نہیں ہے... میں کیوں اس کی بات مانوں... رب قرآن میں کہتا ہے باپ کا احترام کرو چچا کی تو نہیں بات کی... اللہ نے کہا باپ کے سامنے نہ بولنا... چچا کے سامنے تو نہیں کہا... باپ ہوتا تو مان لیتا آپ تو چچا ہیں... آپ کی بات کیسے مانیں۔؟ مسجد میں آیا مولوی صاحب کے پاس لایا... حضرت آپ اس کو سمجھائیں میں ان پڑھ ہوں میری بات تو نہیں سمجھتا... مولوی صاحب نے کہا بیٹا جب تمہارے ابو جانے لگے تھے کوئی وصیت بھی کر کے گئے تھے... ؟ کہتا ہے جی... وصیت تو کی تھی... پوچھا بیٹا کیا وصیت کی تھی... ابو نے کہا تھا میں فوت ہو جاؤں نا... میرے مرنے کے بعد رشتے چچا سے پوچھ کر کرنا... مولوی صاحب نے کہا مسئلہ تو حل ہو گیا... اب چچا کی بات ماننا باپ کی بات ماننا ہے... چچا کی نہ ماننا باپ کی نہ ماننا ہے... جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرما گئے میں نہیں ہوں گا... ابو بکر ہوں گے... میں نہیں ہوں گا عمر ہوں گے... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھنا۔ ایک آدمی کہتا ہے میں نے نبی کا کلمہ پڑھا ہے حضرت عمر رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کا تو نہیں پڑھا... جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا ہے... اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات ماننا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ماننا ہے... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات نہ ماننا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہ ماننا ہے۔

صحابہ کرام اور غیر مقلدین:

تمہیں مرکز یرموک نظر آئیں گے... مرکز قادسیہ نظر آئیں گے... مرکز بدر و حنین نظر آئیں گے... مرکز عمر فاروق بنا نظر نہیں آئے گا... یہ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی نے رکھنا تھا... کیوں نہیں رکھتے کیا عمر فاروق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین نہیں ہے... ؟ کیا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا سسر نہیں ہے... ؟ کیا خلیفہ راشد نہیں ہے... ؟ کیا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لے کر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی ہونے کی بشارت نہیں دی...؟ کہتا ہے ساریاں گلاں ٹھیک نے پر عمر بدعت کرے تے اسی وی من لیے...(یعنی غیر مقلد کہتا ہے آپ کی ساری باتیں ٹھیک ہیں اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدعت (العیاذ باللہ) کریں تو ہم مان لیں)لعنت ہے تیری سوچ پر (سامعین... لعنت ہے)ایک بار نہیں کروڑ بار لعنت ہے... العیاذ باللہ کہتا ہے عمر بدعت کرے اسی وی من لییے... عمر غلطی کرے تے اسی وی من لیئے... یہ جملہ انہوں نے بھی کہا... اور یہ جملہ ذاکر نائیک نے بھی کہا... جس کو تم محقق کہتے ہو۔

ذاکر نائیک کی تحقیق کو چیلنج:

اگر میں ذاکر نائیک کے خلاف بولوں ہمارے لوگ پتہ ہے کیا کہتے ہیں مولوی صاحب اس کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے... بڑا دین کا کام کر رہا ہے... اس امت کو

بڑا فائدہ ہو رہا ہے... توجہ رکھنا! عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دین کا فائدہ ہوا کہ نہیں ہوا... بڑا دین کا کام کیا کہ نہیں... ؟(سامعین... کیا) عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑا دین کا کام کرے دین کا فائدہ بھی ہو... اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحقیق کو چیلنج کیا جاسکتا ہے تو ذاکر نائیک کی تحقیق کو چیلنج کیوں نہیں کیا جاسکتا... ؟ وہ ان کی تحقیق کو چیلنج کرے تو نے داد دی ہے... اس دجال کی تحقیق کو میں چیلنج کروں گا۔

پھر مجھے داد دے میری مذمت بیان نہ کر... میں نے تو تیرا اصول بیان کیا ہے ذاکر نائیک کا اصول تھا... اگر ان کے خلاف بولا جاسکتا ہے تو تیرے خلاف بھی بولا جاسکتا ہے... کہتا ہے ہم عمر بن خطاب کی تحقیق کو دیکھیں گے اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک طرف ہیں عمر بن خطاب ایک طرف ہیں ہم نبی کی بات مانیں گے ہم عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تھوڑی مانیں گے... لوگ فورا قبول کرتے ہیں... وہ کیا بتانا چاہتا ہے وہ یہ بتانا چاہتا ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض فیصلے سنت کے مطابق تھے... اور بعض فیصلے خلاف... پھر خلیفہ راشد کا معنی کیا ہوا... پھر جنتی ہونے کا معنی کیا ہوا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین کا معنی کیا ہوا۔

اس لیے میں کہتا ہوں اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اختلاف ہو جائے تو بات؟ (خلیفہ راشد کی ماننا) جمعہ کے دن اذانیں دو... فیصلہ خلیفہ راشد کا... تین طلاق تین یا ایک فیصلہ خلیفہ راشد کا مانو... اب خلیفہ راشد کی بات تراویح بیس یا آٹھ نہیں مانتے اللہ ہمیں قرآن وسنت پر عمل کی توفیق دے۔

خلاصہ:

میں نے دو باتیں عرض کیں خلاصہ عرض کرتا ہوں... محکم کو لیں گے متشابہ

کو نہیں... جو محکم کو چھوڑ کر متشابہ کو پیش کرے آپ سمجھو کہ کون ہے؟ (گمراہ) کیوں اللہ کہہ رہا ہے... اگر آیت کا حکم منسوخ ہو تو نہیں لیں گے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث موجود ہے سر بچشم قبول ہے... ہم ان کو آنکھوں پر لگاتے ہیں... مانتے ہیں انکار نہیں کرتے... لیکن عمل اس پر ہو گا جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے... سنت کسے کہیں گے عمل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص نہ ہو... عمل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرور تاًنہ فرمایا ہو... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل مسلسل کیا ہو اس کا نام سنت ہے... اللہ مجھے اور آپ کو قرآن و سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

اس کے بعد سوالات وجوابات کی نشست ہوئی جس میں عوام الناس نے درج ذیل سوالات کیے اور حضرت متکلم اسلام نے ان کے علمی و تحقیقی جوابات ارشاد فرمائے افادہ عام کی غرض سے ان کو یہاں لکھا جاتا ہے۔

سوال:

کالی پگڑی باندھنا کیسا ہے؟

جواب:

کالی پگڑی باندھنا اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کالی بھی ثابت ہے سفید بھی ثابت ہے ام المومنین امی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ہوتے تو سفید گھر میں ہوتے تو کالی ایک آدمی نے کہا سفر میں کالی ہونی چاہیے میں نے کہا یہ سفر شیخوپورہ کا نہیں مدینہ کا ہے... وہ صحرائی

علاقہ ہے صحرائی علاقوں میں مٹی نہیں ہوتی کہ میلی ہو جائے سفید بھی ثابت ہے سیاہ بھی ثابت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں فاتح بن کر گئے۔ وعلیہ عمامۃ السوداء

ترمذی ج 1 ص 304

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر پگڑی سیاہ تھی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم فاتح بن کر گئے... سیاہ بھی ٹھیک ہے... سفید بھی ٹھیک ہے... سیاہ کو یوں نشانی بنانا کہ بطور علامت بن جائے یہ ٹھیک نہیں ہے... سفید کو بطور نشانی بنانا یہ نہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے نہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ ہے... نہ اسلاف اولیاء کا طریقہ ہے۔ کالی پہنو تو ٹھیک ہے... سفید پہنو تو ٹھیک ہے... کسی ایک پگڑی کو بطور علامت پہننا یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے... جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علامت مقرر نہیں فرمائی... اختیار دیا ہے تو میں اور آپ کون ہوتے ہیں ایک کو پابند کر کے باقی کو چھوڑنے والے۔

سوال:

عبد الحفیظ فیصل آبادی کہتا ہے میں پہلے دیوبندی تھا اب اہلحدیث ہوں وضاحت کریں۔؟

جواب:

ایک بات تو یہ ہے کہ عبد الحفیظ فیصل آبادی لشکر طیبہ والوں کا بھی مخالف ہے۔ یہ تو پکی بات ہے بد دعائیں جلسوں میں دیتا ہے... اور تمہیں دیتا ہے اور لشکر طیبہ اہلحدیثوں کی جماعت ہے دیوبندیوں کی نہیں... تمہارا ہے تو تمہیں گالیں کیوں دیتا

ہے ؟اس کا مطلب یہ ہے کہ کچھ کرتوت تمہارے اب بھی گندے ہیں... یہ تو اس سے پوچھونا جس کا جواں بیٹا تم نے مارا ہے اور کیوں مارا ہے... یہ عبد الحفیظ فیصل آبادی سے پوچھو مارا ہے اور کیوں مارا ہے... اس کا جواب مولانا دیں گے میں نہیں دیتا... مارنے کی وجہ کیا تھی دوسری بات یہ ہے کہ وہ سابقہ دیوبند ی نہیں ہے... عبد الحفیظ سابقہ مماتی ہے اور مماتی دیوبندی نہیں ہیں۔ (سامعین۔ بے شک)

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبر مبارک میں بتعلق روح دنیا والے جسم کے ساتھ زندہ ہیں... جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ نہیں مانتا وہ اہل السنت والجماعت میں سے خارج ہے... چہ جائیکہ ہم اس کو دیو بندی مانیں...وہ دیو بندی نہیں تھا... وہ بدعتی پہلے تھا بدعتی اب ہے...میری بات سمجھے! یہ تو ہمارا کھلا عقیدہ ہے... تمہیں نہیں یقین آتا یہ کوہاٹی تھا... مماتی تھا اہلحدیث بنا... دیوبندی بنا پھر گیا سی ڈی موجود ہے... اعلان کیا مولوی صفدر عثمانی نے ویڈیو سی ڈی میں اس نے کہا... مولانا آپ نے حیاتی ہونے کا اعلان کیا ہے...ہم کیسے مانیں آپ اہلحدیث ہیں... اکابر اہلحدیث کا عقیدہ حیات کا نہیں ہے... معلوم ہوا جس کا عقیدہ حیات کا نہیں وہ پہلے بھی غیر مقلد تھا... اب بھی غیر مقلد ہے... ہاں یوں کہہ سکتے ہیں پہلے نیم غیر مقلد تھا... اب کامل غیر مقلد ہے... اور اکمل غیر مقلد ہونے کا انتظار کرو مماتی نیم غیر مقلد ہے... اہلحدیث کامل غیر مقلد ہے... اور مرزائی اکمل غیر مقلد ہے۔

حضرت اوکاڑوی کا فرمان:

حجۃ اللہ فی الارض حضرت مولانا امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ فرمایا کرتے

تھے کہ دنیا میں گمراہی کی پہلی سیڑھی غیر مقلدیت ہے... لیکن عنایت اللہ شاہ گجرات والے اٹھے انہوں نے ایک اسٹیشنی ان سے پہلے کھڑی کر دی... اب اور ہو گیا آسان آگے جانا۔ یہ میں یہاں نہیں کہہ رہا آپ سمجھیں کہ شیخوپورہ میں کہہ رہا ہے... یہ بات میں نے سرحد میں علماء کے مجمع میں بات کی ہے... ہزاروں کے اجتماعات میں کی ہے... سرحد میں جو بھی غیر مقلد ہوا وہ دیوبندی نہیں تھے سابقہ مماتی تھا... عبد الحفیظ سابقہ دیوبندی نہیں بلکہ مماتی ہے اور مماتی؟(سامعین۔۔۔دیوبندی نہیں)

عنوان .... قرآن اور نعمان

مقام............لاہور

خطبہ مسنونہ: 191

درود شریف: 192

تمہید: 192

فتنوں سے حفاظت کا نبوی نسخہ: 192

کون نعمان؟: 194

دشمنان نعمان کا تعاقب ضروری ہے: 195

اکابر سے لے کر اصاغر تک: 196

علماء دیوبند اور خدائی انتخاب: 196

نعمان اور قرآنی بشارت: 197

تو تیر آزما! ہم جگر آزمائیں: 197

پچاس ہزارروپے انعام: 198

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار: 199

غیر مقلد قرآن پیش نہیں کر سکتا: 200

قرآن اور نعمان: 202

”امیین“ سے مراد کون؟: 203

”آخرین“ سے مراد کون؟: 203

اپنے اکابر پر مجھے فخر ہے: 204

سر بکف سر بلند۔ دیوبند دیوبند: 205

میرے اکابر پر تبراء چھوڑ دو: 205

میدان لگا کر تو دیکھ: 205

آخری مناظرہ ہو گا: 206

تم سابق دیوبندی مت لکھو؟ 207

عقائد ابو حنیفہ پر قرآنی دلائل: 207

عقیدہ (اللہ ہر جگہ ہے): 207

دلیل: 208

عقیدہ (اللہ ہر کسی کے ساتھ ہے): 208

دلیل اول: 208

عقیدہ (اللہ شہ رگ کے قریب ہے): 208

دلیل ثانی: 208

استویٰ علی العرش کا مطلب: 210

قیامت کی صبح تک: 210

ایک عام فہم مثال: 211

غیر مقلدین کا بھونڈا اعتراض: 212

الزامی جواب: 212

فقاہت اور قرآن: 213

نعمان کے چار اصول اور قرآن: 213

وہ وقت بھی قریب ہے جب: 214

ماموں کا جن کا واقعہ: 215

جادو وہ جو سر چڑھ کے بولے: 215

مظفر گڑھ کا واقعہ: 216

باہمی اختلاف اور تقلید کا معمہ: 216

داؤد اور سلیمان علیہما السلام کا اجتہادی اختلاف: 217

مشاجرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم: 218

یہ معرکہ حق وباطل نہیں: 219

قول صحابی، فعل صحابی اور فہم صحابی: 221

قرآن وحدیث کو کب مانا: 222

موت... اختتام زندگی یا انتقال زندگی: 223

امام ابو حنیفہ کا پیروکار کون؟: 224

روح کا قبر میں لوٹنا: 225

عمر مبارک کتنے سال تھی؟: 225

سوال پر سوال: 226

عقیدہ عذاب قبر: 227

قبر کی تنگی: 227

حیات شہداء کا عقیدہ: 228

حجت اجماع اور قرآن: 229

مخالفتِ اجماع کی دو سزائیں: 230

اجماع دلیل شرعی ہے: 230

مقام شکر ہے: 232

حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا واقعہ: 233

کیا عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم منصوص ہے؟ 233

حیات اور ممات کا معنیٰ: 234

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا منطقی اعتراف وانکار... ؟: 235

غیر مقلد غائبانہ جنازہ کیوں پڑھتے ہیں: 236

غائبانہ نماز جنازہ اورامام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ: 236

ایک وسوسہ اور اس کا ازالہ: 237

اِدھر ٹانکا اُدھر ادھڑا... اُدھر ٹانکا اِدھر ادھڑا: 238

روح جسم کا قضیہ: 238

شیعہ سے اختلاف: 240

مسئلہ طلاق ثلاثہ اور قرآن: 241

مسئلہ رضاعت اور قرآن: 242

ترک قرآۃ خلف الامام اور قرآن: 244

نمازیں دو قسم کی ہیں: 244

مسئلہ آمین بالسراور قرآن: 245

مسئلہ ترک رفع یدین اور قرآن: 246

نعمان اور شوق قرآن: 247

خطبہ مسنونہ:

الحمد للہ! الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیأت اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضلل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ ونشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ و رسولہ۔ امابعد:فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔

سورۃ المائدہ پ 6 آیت نمبر 3

عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال... سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا انھا ستکون فتنۃ۔ قلت ما المخرج منھا یارسول اللہ ؟ قال کتاب اللہ فیہ نبأ ماقبلکم وخبر مابعد کم وحکم ما بینکم وھو الفصل لیس بالھزل من ترکہ من جبار قصمہ اللہ ومن ابتغی الھدی فی غیرہ اضلہ اللہ۔ ھو حبل اللہ المتین وھو الذکر الحکیم وھو الصراط المستقیم ھوالذی لایزیغ بہ الاھواء ولا تلتبس بہ الالسنۃ ولاتشبع منہ العلماء ولا یخلق عن کثرۃ الرد ولاتنقضی عجائبہ وھو الذی لم تنتہ الجن اذ سمعتہ حتّٰی قالوا انا سمعنا قراٰناً عجباً یھدی الی الرشد فاٰمنا بہ من قال بہ صدق ومن عمل بہ اجر ومن حکم بہ عدل ومن دعا الیہ ھدی الی صراط مستقیم۔

ترمذی ج 2 ص 118

عن عمر بن الخطاب قال أما إن نبیکم (صلی اللہ علیہ وسلم) قال إن اللہ تعالیٰ یرفع بھذا الکتاب أقواما ویضع بہ آخرین

تفسیر خازن الفصل الاول فی فضل القرآن وتلاوتہ جز 1 ص 4

عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال یا رسول اللہ إن نزل بنا أمر لیس فیہ بیان أمر ولا نہی فما تأمرنا قال تشاورون الفقہاء والعابدین"

معجم اوسط جز 2 ص 172

وفی روایۃ شاوروا فیہ الفقہاء

مجمع الزوائد باب فی الاجماع جز 1 ص 428

درود شریف:

اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ إبراھیم و علیٰ آل إبراھیم إنك حمید مجید ، اللھم بارك علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ إبراھیم و علیٰ آل إبراھیم إنك حمید مجید ۔

تمہید:

میرے نہایت واجب الاحترام بزرگو !مسلک اہل السنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے غیور نوجوان دوستو اور بھائیو... !ہماری آج کی کانفرنس کا عنوان ہے "تقریب تکمیل درسِ قرآن" میں ان شاء اللہ العزیز... اپنے عنوان کی مناسبت سے آپ حضرات کے سامنے گفتگو کروں گا... میں نے عنوان کی مناسبت سے ایک آیت کریمہ کا حصہ... اور ذخیرہ احادیث میں سے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تین احادیث تلاوت کی ہیں... قرآن کریم کی جو آیت کریمہ میں نے تلاوت کی ہے حق جل مجدہ نے اس میں اعلان فرمایا: "الیوم اکملت لکم دینکم "کہ میں نے آج تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا۔

فتنوں سے حفاظت کا نبوی نسخہ:

حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی جو خاتم الانبیاء صلی اللہ

علیہ وسلم کی حدیث میں نے تلاوت کی ہے۔ اس میں حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں... میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا... اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہا ستکون فتنة علی ! ایک وقت آئے گا کہ یہ دنیا سراپا فتنہ بن جائے گی... ہر طرف فتنے ہی فتنے ہوں گے... تو میں نے حضرت سے عرض کیا ما المخرج منہا یارسول اللہ؟ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم! ان فتنوں سے بچنے کا راستہ کیا ہو گا؟ ان فتنوں سے نجات کی صورت کیا ہو گی؟... ان فتنوں سے بچنے کے لئے کوئی آپ آسان ترکیب ارشاد فرمائیں... اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ھو کتاب اللہ اے علی! اگر فتنوں سے بچنا چاہتے ہو... تو کلام اللہ کو اپنا دستور بنا لو فیہ نبأ ماقبلکم اس قرآن میں اللہ نے پہلے حالات وواقعات بتلائے ہیں وخبر ما بعدکم اور آئندہ آنے والے واقعات کی اطلاع دی ہے وحکم ما بینکم اور تمہارے درمیان ہونے والے نزاعات کے فیصلے کئے ہیں وھو الفصل لیس بالھزل قرآن کریم پکی بات کرتا ہے کچی بات نہیں کرتا "من ترکہ من جبار قصمہ اللہ" جو قرآن کو اس لئے چھوڑ دے گا اس کے مزاج میں اکڑپن ہے اللہ اس کو برباد کر دے گا ومن ابتغ الھدی فی غیرہ اضلہ اللہ جو قرآن کو چھوڑ کر کسی اور کتاب سے ہدایت تلاش کرے گا اللہ گمراہی اس کا مقدر فرمادیں گے ھو حبل اللہ المتین یہ اللہ تک پہنچنے کے لئے مظبوط رسی ہے وھو الذکر الحکیم یہ بہترین نصیحت اور حکمت والا ذکر ہے۔ ھو الصراط المستقیم اور جنت اور رب تک پہنچنے کا یہ معتدل رستہ ہے... یہ قرآن کریم وہ کلام ہے وھو الذی لا تلتبس بہ الالسنة زبان اس قرآن کو بدل نہیں سکتی ولاتزیغ بہ الاھواء خواہشات کی بنیاد پر قرآن میں تحریف نہیں ہو سکتی ولاتشبع منہ العلماء

قرآن کریم کی تلاوت اور معانی کو بیان کرنے سے علماء سیر نہیں ہوتے ولا یخلق عن کثرۃ الرد قرآن کی تلاوت کرتے جائیں قرآن پرانا محسوس نہیں ہوتا ولا تنقضی عجائبہ اگر قرآن سے نقطے نکالتے چلے جائیں اس کی حکمتیں عجائبات ختم نہیں ہوتے۔

و الذی لم تنته الجن اذ سمعته حتیٰ قالوا جب قرآن کو پہلی مرتبہ جنات نے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنا... تو جنات پکار اٹھے انا سمعنا قراٰنا عجبا یھدی الی الرشد فاٰمنا بہ ہم نے ایک عجیب کلام اور قرآن سنا ہے... ہم اس قرآن کی برکت سے اللہ پر ایمان لاتے ہیں... پھر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... اے علی ! من قال بہ صدق جو قرآن کی بات کرتا ہے سچا ہے ومن حکم بہ عدل جو قرآن کے مطابق فیصلے کرے عادل ہے ومن عمل بہ اجر جو قرآن پر عمل کرے اللہ اجر دیتا ہے ومن دعا الیہ ھدی الی صراط مستقیم اور جو انسان قرآن کی طرف دعوت دے وہ صراط مستقیم کی طرف اللہ کی جانب سے ھدایت یافتہ ہوتا ہے... حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس مبارک اور طویل حدیث کی روشنی میں؛ میں نے آپ حضرات کے سامنے گفتگو کرنی ہے... میری گفتگو کا عنوان ہوگا... ”قرآن اور نعمان“

کون نعمان؟:

نعمان سے مراد کون ہے... ؟ قرآن سے مراد کیا ہے... ؟ یہ مجھے بتانے کی حاجت نہیں ہے اس کو مسلمان بھی جانتا ہے اور کافر بھی جانتا ہے۔ اور نعمان سے میری مراد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بعد امتیوں میں سب سے بڑا انسان... حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ... اللہ ان کی قبر پر

کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے... نعمان سے میری مراد یہ عظیم شخصیت ہے... کہ جس کی تقلید کرنے والوں کی تعداد...اس وقت دنیا میں لاکھوں نہیں... کروڑوں سے متجاوز ہے... اور جس کے نام لینے والے پوری دنیا میں عام ہیں...یہ وہ شخص ہے کہ جس نے قرآن کے الفاظ کو عام کیا... جس نے قرآن کے معانی کو عام کیا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی شرح کی... اور امت کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دیے ہوئے مسائل کو لکھ کر... ترتیب کے ساتھ امت کے سامنے پیش کیا... چاہیے تو یہ تھا اس آدمی کا شکریہ ادا کیا جاتا... چاہیے تو یہ تھا اس انسان کی قدر کی جاتی... چاہیے تو یہ تھا جتنا بڑا کارنامہ اس نے سرانجام دیا... اتنے بڑے اس کو تمغے دیے جاتے... لیکن افسوس! اس شخص نے جتنا بڑا کردار ادا کیا... امت کے ایک بدبخت طبقے نے... اس طرح ان کے خلاف اپنی زبان کو دراز کیا۔

دشمنانِ نعمان کا تعاقب ضروری ہے:

اس کائنات میں تین طبقے پیدا ہوئے...ایک طبقہ نے ختم نبوت پر حملہ کیا۔ بحمد اللہ تعالیٰ اکابر علماء دیوبند نے اس فتنہ کا تعاقب کیا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے لئے اپنی جانیں نچھاور کیں... ختم نبوت کے لئے جیلیں کاٹیں... ختم نبوت کا مسئلہ پاکستان کی اسمبلیوں سے حل ہوا...ایک اور طبقہ پیدا ہوا... جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر حملہ آور ہونے کے بعد...پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر حملہ آور ہوا... اکابر علماء دیوبند نے اپنے خون اور اپنی جانوں کو پیش کر کے... ہتھکڑیاں اور بیڑیاں پہن کے... ناموس صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو عام کیا... ناموس صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا پرچم

اس کائنات میں لہرایا... ایک اور طبقہ پیدا ہوا... کہ جس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے بعد کائنات کے عظیم انسان حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی ذات گرامی کو نشانہ بنایا... اس عظیم انسان کی ذات پر حملہ کیا... آج یہ اس وقت کی ضرورت ہے کہ ان بدبختوں کا تعاقب کیا جائے... اور امام صاحب کے مناقب کو بیان کیا جائے... امام صاحب کا تذکرہ قرآن کی روشنی میں کیا جائے۔

اکابر سے لے کر اصاغر تک:

تو میں نے آپ کے سامنے عرض کیا ایک طبقے نے ختم نبوت پر حملہ کیا... تو دفاع بحمد اللہ تعالیٰ ہم نے کیا... ایک طبقے نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر حملہ کیا... تو دفاع بحمد اللہ تعالیٰ ہم نے کیا... اور ایک طبقہ نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی ذات پر حملہ کیا... تو دفاع ہم نے کیا... میں اکابر کی ترجمانی کرتے ہوئے اس بات کو فخر کے انداز میں کہتا ہوں... میرے اللہ کا احسان یہ ہے کہ اکابر علماء دیوبند سے لے کر اصاغر علماء دیوبند تک... اور عام آدمی سے لے کر خاص دیوبندی تک... تمام حضرات اس بات پر متفق ہیں... ہم اپنے عقیدے کو بیان بھی کرتے ہیں... ہم اپنے مسائل کو بھی بیان کرتے ہیں... لیکن اگر کوئی ہمارے عقیدے پر حملہ کرے... ہم دلائل کی قوت سے اس کا جواب بھی دیتے ہیں... تو تین طبقوں کا رستہ ہم نے روکا اور ہم نے دفاع کیا۔

علماء دیوبند اور خدائی انتخاب:

یہ میرے اللہ کا احسان ہے... اس کائنات کی عظیم شخصیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا مسئلہ آیا... کام اللہ نے ہم سے لیا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کائنات کی عظیم شخصیات کا مسئلہ آیا کام اللہ نے ہم سے لیا... اصحاب پیغمبر کے بعد

کائنات کی عظیم شخصیت حضرت امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ تعالیٰ کا مسئلہ آیا... اللہ نے کام ہم سے لیا... تو میں نے آج قرآن اور نعمان کے حوالے سے گفتگو اس بات پہ کرنی ہے۔

1... امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا تذکرہ اللہ نے قرآن میں کیا ہے یا نہیں؟

2... امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے عقیدہ کا تذکرہ اللہ نے قرآن میں کیا ہے یا نہیں؟

3... امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مسائل کا تذکرہ اللہ نے قرآن میں کیا یا نہیں؟

نعمان اور قرآنی بشارت:

میں کہتا ہوں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی ذات مبارکہ وہ شخصیت ہے کہ جس کی بشارت میرے اللہ نے قرآن میں دی ہے... میں نے علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث تلاوت کی ہے... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں... کہ میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... کہ یہ کلام اللہ کی عظمت ہے فیہ نباء ماقبلکم وخبرما بعدکم اگر اس میں گزشتہ انسانوں کے واقعات ہیں... تو آئندہ آنے والے حالات کی خبریں بھی ہیں... تو اللہ رب العزت نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی ذات کی بشارت قرآن کریم میں بھی دی ہے... میں جو بات کر جاؤں گا... میرے اللہ نے چاہا تو ان شاء اللہ چیلنج کی حیثیت رکھے گی... اور میں آپ حضرات کو دعوت فکر دوں گا... کوئی چاہے تو چٹ (پرچی) لکھ کے میرے چیلنج کا آج جواب دے دے... اگر آج تم سے نہ ہو سکے تو اسٹیج لگا کر میرے چیلنج کا جواب دے دو۔

تو تیر آزما! ہم جگر آزمائیں:

جو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی ذات پہ تبرا کرتا ہے... امام صاحب کی ذات پہ

زبان طعن دراز کرتا ہے میں کھلے لفظوں میں کہتا ہوں... میں اپنے ادارے کی بات نہیں کرتا... تم جلسہ اپنے ادارے میں رکھو... میں اپنی مسجد کی بات نہیں کرتا... تم پروگرام اپنی مسجد میں رکھو... امام کے مناقب میں بیان کروں گا امام پر جرح تم کرنا... امام کی عدالت میں بیان کروں گا امام پہ تنقید تم کرنا... امام کی ثقاہت میں بیان کروں گا... ثقاہت میرے ذمہ جرح تیرے ذمہ... امام پہ تو دل کھول کر تبرا کر لے میں امام پہ دل کھول کے مناقب بیان کر لوں گا... لیکن سٹیج تیرا ہو گا بیان ہم دونوں کریں گے... مسجد تیری ہو گی گفتگو ہم دونوں کریں گے... تو اپنا ذوق پورا کر لے میں اپنا ذوق پورا کر لوں گا... فیصلہ عوام پہ چھوڑ دیں گے اگر تیرے حق میں فیصلہ آ جائے میں تیرا موقف مان جاؤں گا... اگر میرے حق میں فیصلہ آ جائے تو تجھے میرا موقف مان لینا چاہیے... لیکن میں اللہ کی ذات پہ بھروسہ کر کے کہتا ہوں... آج تمہیں میری باتیں انوکھی لگتی ہیں... لیکن میں نے پشاور تا کراچی بحمد اللہ سفر کیا ہے... میں نے اس فتنے کو للکارا ہے... اور بڑی جرأت اور طاقت کے ساتھ للکارا ہے... وہ دن گزر گئے کہ جب تم نے اپنے آپ کو میدان مناظرہ میں پیش کیا۔

پچاس ہزار روپے انعام:

تمہیں آج میری بات پہ یقین نہیں آئے گا... آج سے چند ماہ قبل میں نے اسی لاہور میں مماتیت کے فرزندوں کو چیلنج کیا تھا... لیکن آج تک میرے چیلنج کو کسی نے قبول نہیں کیا... میں اس کے لیے شیخوپورہ میں گیا... میں نے وہاں یہ چیلنج کیا... مگر تم نے قبول نہیں کیا... تم نے تھانے میں میرا عقیدہ لکھ کر تو دیا مگر تم نے میرا چیلنج قبول نہیں کیا... میں صوابی کے علاقے میں گیا... جہاں پنج پیر تمہارا گڑھ اور مرکز ہے... میں نے

پچاس ہزار انعام کا اعلان کیا... میں نے اپنا عقیدہ لکھ کر دیا لیٹر پیڈ پر تحریر لکھ کر دی... اگر تم میدان مناظرہ میں آنے کی ہمت کرو... مناظرہ بعد میں ہو گا حسب اعلان پچاس ہزار پہلے دوں گا... کیا میں نے لکھ کر نہیں دیا؟

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار:

دوران گفتگو اگر بات آئی تو میں عرض کروں کہ تم نے ہمارے عقیدہ کو مان لیا... اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں... صوابی کے مماتی اشاعۃ التوحید کے مولوی نے عقیدہ لکھ کر دیا... کہتا ہے انبیاء علیہم السلام اجساد عنصریہ کے ساتھ باتعلق روح زندہ ہیں...اور یہ مذہب جمہور اہل السنت والجماعت کا ہے... اور انبیاء علیہم السلام اجساد مثالیہ کے ساتھ باتعلق روح زندہ ہیں اور یہ مذہب محققین کا... میں نے کہا میں یہی کہتا تھا جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں زندہ نہیں مانتا وہ اہل السنت والجماعت میں سے نہیں ہے... جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ نہیں مانتا تو اس کو محقق کہتا ہے...میں اس کو معتزلی کہتا ہوں...نام کوئی بھی رکھو... لیکن اس کا اہل السنت والجماعت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

خیر! میں عرض یہ کر رہا تھا میں نے واضح لفظوں میں بات کی ہے... کبھی لوگوں کو میری بات سمجھ نہیں آتی... لیکن جو میرے ذمہ دیوبندیت کا دفاع ہے میرے اللہ نے چاہا تو میں کروں گا...اگر تم نے مجھے احناف کی وکالت کے لیے کہہ دیا تو وکالت کرنا میرے ذمہ ہے پھر وکالت کا وکیل حق ادا کرتا ہے... پھر وہ یہ نہیں دیکھتا یہ میرے مد مقابل پر جرح کیسے ہوتی ہے... پھر وہ یہ نہیں دیکھتا کہ میرے مد مقابل کی ذات زیر بحث آتی ہے کہ نہیں...اگر تم امام صاحب کی ذات کو زیر بحث لاؤ گے میں

تیرے اکابر کو زیر بحث لاؤں گا... اگر تو شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کو زیر بحث لائے گا... میں تجھے زیر بحث لاؤں گا... اگر قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کے عقیدے پر بحث ہو گی تو میں تیرے عقیدے کو زیر بحث لاؤں گا...اگر شیخ الہند رحمہ اللہ پر تبرا کرے گا... تو میں تیرے اکابر پہ بات کروں گا...اگر مسئلہ پر بات کرے گا میں مسئلہ عرض کر دوں گا۔

میں نے عرض کیا:

1...امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی ذات

2...امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے عقائد

3...امام صاحب رحمہ اللہ کے مسائل

میں قرآن کریم کی آیت پڑھوں گا امام صاحب کے مناقب بیان کروں گا... پھر میں آیت پڑھوں گا امام صاحب کا عقیدہ پیش کروں گا...پھر میں آیت پیش کروں گا امام صاحب کے مسائل قرآن سے لاؤں گا... تاکہ تیرے اس دھوکہ کو واضح کیا جائے تونے زبان درازی کی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ پہ... تونے جھوٹ بولا حنفیت پہ... کہ ان کے پاس قیاس ہے... ان کے پاس فقہ ہے... ان کے پاس کتب ہیں...ان کے پاس امام کے اقوال ہیں...ان کے پاس قرآن وحدیث نہیں ہے۔

غیر مقلد قرآن پیش نہیں کر سکتا:

میں کہتا ہوں آؤ! قرآن سے مسئلہ میں بیان کرتا ہوں... قرآن سے مسئلہ تو بیان کر دے... ایک مناظرہ اسی پر ہو جائے... جو مسائل تم نے زیر بحث لائے... تم نے تین طلاق کا مسئلہ چھیڑا رب کا قرآن کیا کہتا ہے... تم نے آمین بالجہر کا مسئلہ چھیڑا رب کا قرآن کیا کہتا ہے... تم نے رفع الیدین کا مسئلہ چھیڑا رب کا قرآن کیا کہتا ہے... تم

نے موت کا مسئلہ چھیڑا رب کا قرآن کیا بیان کرتا ہے... تم نے قبر کے عذاب کا مسئلہ چھیڑا اللہ کا قرآن کیا بیان کرتا ہے... تم نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کا مسئلہ چھیڑا رب کا قرآن کیا کہتا ہے... تم نے مسئلہ توسل بیان کیا اللہ کا قرآن کیا کہتا ہے... تم نے استشفاع عند قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مسئلہ بیان کیا رب کا قرآن کیا کہتا ہے... تو نے استویٰ علی العرش کا مسئلہ چھیڑا رب کا قرآن کیا کہتا ہے... تو نے صفات باری کو چھیڑا رب کا قرآن کیا کہتا ہے... جسمیت باری کو چھیڑا رب کا قرآن کیا کہتا ہے... رب کے قرآن پہ فیصلہ کر لے... عقیدہ تو بھی بیان کر دے... آیت تو بھی پڑھ دے... آیت میں بھی پڑھتا ہوں... مسائل کو چھیڑ دے قرآن تو بھی پڑھ... قرآن میں بھی پڑھتا ہوں... لیکن میرے اللہ نے چاہا فاتحہ خلف الامام پہ غیر مقلد قرآن پیش نہیں کر سکتا... آمین بالجہر پہ قرآن پیش نہیں کر سکتا... رفع یدین پہ قرآن پیش نہیں کر سکتا...

1. میں رفع یدین کے ترک پر قرآن کی آیت لاؤں گا...
2. آمین بالسر پر قرآن کی آیت لاؤں گا...
3. امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے پہ میں قرآن کی آیت لاؤں گا...
4. پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات پہ میں قرآن کی آیت لاؤں گا...
5. مسئلہ توسل پہ قرآنی آیات لاؤں گا...
6. عرض اعمال پہ قرآنی آیات لاؤں گا۔
7. استشفاع عند قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم پہ قرآنی آیات لاؤں گا...
8. استوی علی العرش پہ قرآنی آیت لاؤں گا...

مسئلہ پڑھ کے آیت کو تو بیان کر دے... مسئلہ میں مان لوں گا... آیت پڑھ کے

مسئلہ میں بیان کروں میرے موقف کو تو مان لے۔ میں رب کعبہ کی قسم اٹھا کے کہتا ہوں ان مسئلوں پر تیرے پاس قرآن کی آیت نہیں ہے... اگر تو کہتا ہے کہ آیت ہے تو پھر پڑھ دے... اور میں اسٹیج پر بھی چیلنج کر کے جاتا ہوں یہ بات ریکارڈ پر موجود ہے... مسئلہ غیر مقلد کا ہو گا... مسجد غیر مقلد کی ہو گی... سٹیج غیر مقلد کا ہو گا... مسائل بیان ہوں گے... آیات میں بھی پڑھوں گا... آیات تو بھی پڑھ دے... قرآن میرے حق میں فیصلہ کرے تو مان لے... تیرے حق میں فیصلہ کرے میں مان لوں گا ۔

قرآن اور نعمان:

حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو رب نے قرآن میں بیان کیا۔ اصحاب پیغمبر رضی اللہ عنہم کو رب نے قرآن میں بیان کیا... امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو رب نے قرآن میں بیان کیا... اٹھائیسواں پارہ سورۃ الجمعہ رب قرآن میں کہتا ہے:

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۔ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

سورۃ الجمعۃ پ 28 آیت نمبر 2 ، 3

اللہ نے اعلان فرمایا میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا امیین میں... امیین عرب تھے... امیین قریش مکہ تھے... امیین ہاشمی تھے... امیین عرب کے رہنے والے امیین اصحاب پیغمبر رضی اللہ عنہم کو رب نے قرآن میں کہا... رب نے کہا میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا امیین میں بھیجا آخرین میں۔

”امیین“ سے مراد کون؟:

سوال یہ ہے امیین سے مراد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں... امیین سے مراد قریش مکہ ہیں... امیین سے مراد عرب کے باشندے ہیں... ”آخرین“ سے مراد کون ہیں؟ اٹھا روایات کو! مفسرین نے لکھا ہے: پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے پوچھا اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم! امیین کا معنی ہمیں سمجھ آگیا... کہ اس سے مراد اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں... آخرین سے مراد کون ہیں؟ جن میں رب نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا۔

”آخرین“ سے مراد کون؟:

آخرین سے مراد کون ہیں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کے فرمایا یہ وہ نوجوان ہے ”لو کان العلم عند الثریا

مسند احمد ج 2 ص 422

وفی روایۃ لو کان الایمان عند الثریا

بخاری ج 2 ص 727

وفی روایۃ لو کان الاسلام عند الثریا لتناولہ رجال من اھل فارس

تاریخ ابو نعیم ص

اس نوجوان کی نسل میں سے وہ لوگ پیدا ہوں گے جو اسلام کو لائیں گے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کے فرمایا... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کیا... سلمان فارسی تیری نسل سے ہوں گے آخرین کا مصداق وہ ہیں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بشارت دی ہے حضرت

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں... سارے مفسر اس بات پر متفق ہیں... کہ اس میں اشارہ امام صاحب کی ذات کی طرف ہے... مفسر کہتے ہیں اس میں اشارہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی ذات کی طرف ہے... رب نے قرآن میں بشارت دی ہے اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میں نے تمہیں نبی بنا کے اصحاب میں بھیجا... میں نے تمہیں نبی بنا کر آخرین میں بھیجا۔ اس سے مراد امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی ذات ہے۔

تو پھر مجھے کہنے دیجئے! اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت رب قرآن میں بیان کرے ان کو ماننا ایمان ہے... ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی بشارت اللہ قرآن میں بیان کرے اس کو ماننا ایمان ہے... اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرنا ایمان ہے... ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا دفاع کا کرنا ایمان ہے... صحابی کا تذکرہ قرآن میں ہو تب بھی مان لے... اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ رب قرآن میں بیان کرتا ہے... ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا تذکرہ بھی رب قرآن میں بیان کرتا ہے۔

اپنے اکابر پر مجھے فخر ہے:

مجھے نہیں سمجھ آتی تمہیں کیوں جھجک آتی ہے حنفی دیوبندی کہتے ہوئے... ایک M.N.A ایک ناظم اپنے علاقے کا ایک گٹر بنواتا ہے تو تعریف کرتا ہے یہ گٹر میں نے بنوایا ہے... وہ نالہ بناتا ہے تعریف کرتا ہے نالی میں نے بنائی ہے... اگر M.N.A اور ناظم گٹر بنانے پر فخر کرتا ہے... تو اکابر علماء دیوبند نے اللہ کی قسم ختم نبوت کو عام کیا ہے اپنی جان دے کے مجھے فخر ہے... ناموس صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بیان کیا ہے بیڑیاں پہن کے... انگریز کو للکارا بیڑی پہن کے۔ مجھے فخر ہے... انگریز کے ایجنٹ کو للکارا۔ مجھے فخر ہے... اپنے اکابر پہ مجھے فخر ہے... تجھے نہیں فخر دیوبندیت کا

تذکرہ چھوڑ دے... مجھے فخر ہے میں نام لوں گا جرأت کے ساتھ لوں گا...اکابر علمائے دیوبند کا دفاع کرنا میں اپنے ایمان کا حصہ مانتا ہوں۔

سر بکف سر بلند۔دیوبند دیوبند :

جس نے قرآن کی تفسیر جیل میں بیٹھ کر لکھی... میں اس کو چھوڑ دوں... تحریک چلائی جیل میں بیٹھ کے... میں اس کو چھوڑ دوں... جان دی ہے ناموس صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لیے... تذکرہ چھوڑ دوں... ایسا نہیں ہو گا... میں جرأت سے کہتا ہوں سر بکف سر بلند۔دیوبند دیوبند۔(پھر مولانا نے نعرے لگوائے) تجھ سے نعرہ نہیں لگتا میں تجھ سے نعرہ بھی لگوالوں گا... میری زبان نعرے پر بھی چلتی ہے... میں نے تمہیں کئی بار کہا میں نے مسئلہ کو بیان کیا ہے میں مسئلہ بیان کروں گا۔

میرے اکابر پر تبراء چھوڑ دو:

تم میرے اکابر کو بھونکنا چھوڑ دو... اگر تم نے میرے اکابر کو بھونکا...تو میں تمہاری کلاس لوں گا... مماتیو! تم بھی سنو... اگر تم نے قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کو للکارا میں تیرے اکابر کی پگڑیاں اچھال دوں گا پھر مجھے مت کہنا کہ تم نے اکابر کو برا کہا ہے۔

میدان لگا کر تو دیکھ :

عقیدہ تم بیان کرو تمہیں ناز ہے میں لاہور میں پھر کہتا ہوں... عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اہل السنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے... جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں زندہ نہیں مانتا وہ سنی نہیں ہے... جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں زندہ نہیں مانتا وہ دیوبندی بھی نہیں ہے... اگر تو اس پر مناظرہ کرنا چاہے میرا چیلنج ہے تو

قبول کر لے... شہداء مسجد میں آ... میں قبول کرتا ہوں... تو حقانیہ، عثمانیہ میں آ... میں قبول کرتا ہوں... مدرسہ تیرا ہو گا... میرا چیلنج قبول کر... اگر تو نے ماں کا دودھ پیا ہے... بیسیوں سال گزر گئے... تو نے میرے اکابر کو گالی دی ہے... میں نے تجھے جواب دیا ہے اور طاقت کے ساتھ دیا ہے... میرا چیلنج ہے قبول کر لے... ادارہ تیرا ہو گا... مناظر تیرا ہو گا... جواب میں دوں گا... میدان لگا کر تو دیکھ۔

آخری مناظرہ ہو گا:

میرے دوستو! تم بتاؤ میدان لگنا چاہیے کہ نہیں؟ (سامعین... لگنا چاہیے) تمہاری زبان گُنگ کیوں ہو گئی؟... عرصہ گزر گیا مجھے تمہارے تبرے سنتے ہوئے... میں کہتا ہوں زبان تم نے کھولی ہے میدان تم لگاؤ... میں اللہ کی ذات پر بھروسہ کر کے کہتا ہوں... اگر مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر مناظرہ ہوا... تو یہ زندگی کا آخری مناظرہ ہو گا... اس کے بعد مناظرہ تمہارے ملک میں اس موضوع پر نہیں ہو گا... میں دیکھتا ہوں تو کون سی آیت پڑھتا ہے؟ ہمیں بھی سنا دے... تو کون سی حدیث پڑھتا ہے ہمیں بھی سنا دے... کون سے اقوال لاتا ہے ہمیں بھی سنا دے... تیری زبان گُنگ میں نے کی ہے۔

اگر تم میں جرأت ہے اسٹیج کی زبان چھوڑ دے مناظرے پر آ... عدالت میں آتا ہے تو آ... مدرسہ میں آتا ہے پھر آ... کیا میں نے تمہیں فائلیں بنا کر نہیں دیں...؟ تم نے فائلیں کیوں گم کر دیں؟... میں نے تحریر لکھ کر دی ہے... تم نے تحریریں کیوں ضائع کر دیں... میرے دوستو! میں کہتا ہوں کہ میرے اکابر کا عقیدہ قرآن کے مطابق ہے... میرے اکابر کے مسئلے قرآن کے مطابق ہیں... اللہ ہمیں توفیق دے ہم جرأت

کے ساتھ عقیدہ ضرور بیان کریں گے... ان شاء اللہ... بیان کرنا چاہیے کہ نہیں...؟

(سامعین... جی ضرور)

تم سابق دیوبندی مت لکھو؟

ایک عرصہ گزر گیا کہ جو بدبخت اٹھتا اہلحدیث سابق دیوبندی تم سابق دیوبندی نہیں ہو تم جھوٹ مت بولو... جو اکابر علماء دیوبند کے نظریات کو نہیں مانتا وہ دیوبندی نہیں ہے۔

تم سابق مماتی لکھو

تم سابق معتزلی لکھو

تم سابق نیم غیر مقلد لکھو

سابق دیوبندی مت لکھو... جس کا عقیدہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کا نہیں ہے وہ سنی بھی نہیں... وہ دیوبندی بھی نہیں... بات ٹھیک ہے یا غلط؟ اب سنو! میں نے عرض کیا اللہ نے امام صاحب کی ذات کی بشارت قرآن میں دی ہے... یہ نعمان کی ذات کا مسئلہ تھا۔

عقائد ابو حنیفہ پر قرآنی دلائل:

عقیدہ (اللہ ہر جگہ ہے):

میں نعمان کے عقیدہ پر بات کرتا ہوں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے عقیدہ بیان کیا رب کی ذات کے بارے میں نعمان کا احناف کا عقیدہ یہ ہے "اللہ ہر جگہ پر ہے" صرف اللہ عرش پر نہیں ہے ہم نے عقیدہ بیان کیا میں کہتا ہوں اللہ ہر جگہ پر ہے

دلیل:

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ

(1) سورة البقرة پ 1 آیت نمبر 115

مشرق بھی اللہ کا مغرب بھی اللہ کا تم جس طرف بھی چہرہ پھیرو وہاں پہ اللہ موجود ہو گا۔

عقیدہ (اللہ ہر کسی کے ساتھ ہے):

امام ابو حنفیہ رحمہ اللہ کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر کسی کے ساتھ ہے۔

دلیل اول:

رب نے قرآن میں بیان کیا مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنَى مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا

سورة المجادلہ پ 28 آیت نمبر 7

عقیدہ (اللہ شہ رگ کے قریب ہے):

امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ کا عقیدہ ہے اللہ تعالیٰ شہ رگ کے قریب ہے

دلیل ثانی:

رب قرآن میں بیان کرتا ہے: نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ

سورة ق پ 26 آیت نمبر16

رب قرآن میں بیان کرتا ہے میں حبل الورید سے قریب ہوں... تمہاری شہ رگ سے قریب ہوں... اللہ ہر جگہ پہ فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اللہ ہر کسی کے ساتھ ہے” إِلَّا

هُوَ مَعَهُمۡ "اللہ ہر کسی کے ساتھ ہے... اللہ قرآن میں کہتا ہے... میں نے رب کا قرآن بیان کیا... ایک طبقہ کہتا ہے نہیں! جی اللہ عرش پر ہے... میں کہتا ہوں تیرے پاس آیت کون سی ہے؟ کہتا ہے "الرَّحۡمٰنُ عَلَى الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰى... ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ"

میں نے کہا اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ کا معنی قطعاً یہ نہیں... تو نے جھوٹ بولا رب عرش پر ہے یہ قرآن میں نہیں ہے... رب کہتا ہے "ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ" تو نے ایک آیت پڑھی ہے... میں چھ آیات پڑھتا ہوں۔

1... وَلِلّٰهِ الۡمَشۡرِقُ وَالۡمَغۡرِبُ فَأَيۡنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجۡهُ اللّٰهِ

(1) سورة البقرة پ 1 آیت نمبر 115

2... حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا "إِنَّ مَعِيَ رَبِّي" "رب میرے ساتھ ہے۔

سورة الشعراء پ 19 آیت نمبر 62

3... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے غار میں فرمایا "لَا تَحۡزَنۡ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا" "اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

سورة التوبة پ 10 آیت نمبر 40

4... رب قرآن میں کہتا ہے مَا يَكُونُ مِنۡ نَجۡوٰى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمۡ وَلَا خَمۡسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمۡ وَلَا أَدۡنٰى مِنۡ ذٰلِكَ وَلَا أَكۡثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمۡ أَيۡنَ مَا كَانُوا

سورة المجادلہ پ 28 آیت نمبر 7

5... اللہ قرآن میں اعلان کرتا ہے نَحۡنُ أَقۡرَبُ إِلَيۡهِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِيدِ

سورة ق پ 26 آیت نمبر 16

6... رب قرآن میں اعلان کرتا ہے وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ کہ میں تمہارے قریب ہوں۔

سورة البقرة پ 2 آیت نمبر 186

اگر میں چھ آیات پڑھوں عقیدہ ثابت نہیں ہوتا تو تیری ایک آیت سے عقیدہ ثابت کیسے ہوا؟

استویٰ علی العرش کا مطلب:

تیری آیت کا معنی یہ تھا رب قرآن میں کہتا ہے: "تبارک الذی بیدیہ الملک" حکومت اللہ کے ہاتھ میں ہے معنی یہ نہیں... کہ اللہ نے حکومت کو ہاتھ میں پکڑا ہے یہ بالکل ایسے ہی ہے کہ مجھے آپ کہہ دو کہ مولانا فلاں شخص سے مجھے کام ہے... میں کہہ دوں میری مٹھی میں ہے... اس سے کام لینا کوئی مسئلہ نہیں یہ تو میرے قبضہ میں ہے... جب کہتا ہوں کہ فلاں آدمی میری مٹھی میں ہے... معنی یہ کہ میرے قبضہ میں ہے... میرا تسلط ہے... رب کہتا ہے آسمان زمین کی حکومت میرے ہاتھ میں ہے... معنی یہ کہ قبضہ اللہ کا ہے... رب کہتا ہے کہ آسمان زمین پر میرا قبضہ ہے "ثم استوی علی العرش" عرش پہ قبضہ میرا ہے... اس کا معنی قبضہ تھا اس کا معنی یہ نہیں تھا کہ اللہ عرش پر رہتا ہے۔

قیامت کی صبح تک:

تم میرے تین سوالوں کو نوٹ کر لو... میں قیامت کی صبح تک تمہیں وقت دے کر جا رہا ہوں... میرے ان سوالات کا جواب دے... میں ایک دن دو دن کی بات نہیں کرتا... قیامت تک کے لئے کہتا ہوں... عرب و عجم سے کالے اور سفید دنیا بھر کے غیر مقلد جمع ہوں اور میرے سوالات کا جواب دیں... اگر تو کہتا ہے اللہ عرش پر ہے میرا پہلا سوال یہ ہے:

1... اللہ خالق ہے اور عرش مخلوق ہے... اگر تو کہتا ہے رب عرش پر ہے تو رب خالق ہے

عرش مخلوق ہے... اگر رب عرش پر ہے جب عرش نہیں تھا تو رب کہاں تھا؟

2... اللہ خالق ہے اور عرش مخلوق ہے... خالق غیر محدود ہے اور عرش محدود ہے... اگر اللہ عرش پر ہے کیا غیر محدود؛ محدود میں سما سکتا ہے؟

3... اگر اللہ عرش پر ہے... پھر اللہ مکین ہوا عرش مکان ہوا... اور دنیا کا اصول یہ ہے کہ مکان ہمیشہ مکین سے بڑا ہوتا ہے... تو اللہ اکبر کا کیا معنی ہو گا؟

ایک عام فہم مثال:

تم گلی میں بیٹھے ہو گلی مکان ہے یہ تم سے بڑی ہے... تم گھر میں رہتے ہو گھر مکان ہے تم مکین ہو گھر تم سے بڑا ہے... اگر تم مسجد میں رہتے ہو... مسجد مکان ہے تم مکین ہو... مکان مکین سے بڑا ہوتا ہے... اگر رب عرش پہ مانو پھر ماننا پڑے گا عرش اللہ سے بڑا ہے... پھر اللہ اکبر کا معنی کیا ہو گا؟... میں نے تین سوال کیے دنیا بھر کے غیر مقلدو! ایک اللہ خالق ہے اور خالق ازل سے ہے... عرش مخلوق ہے مخلوق ازل سے نہیں... جب عرش نہیں تھا رب کہاں تھا... ؟ دوسرا یہ کہ رب خالق ہے... جو غیر محدود ہے... عرش مخلوق ہے جو محدود ہے... کیا غیر محدود؛ محدود میں سما سکتا ہے... ؟ تیسرا یہ کہ اللہ مکین ہے... عرش کو تو نے مکان مانا... مکین سے مکان بڑا ہوتا ہے... اللہ عرش پر ہے تو عرش کو رب سے بڑا ماننا پڑے گا... اللہ اکبر کا معنی کیا ہو گا...؟ میں نے عقیدہ قرآن سے بیان کیا... تجھ پر تین سوالات کیے... ان تین سوالات کا جواب تیرے ذمہ قرض ہے۔ میں نے عقیدہ بیان کیا نا... میرے عقیدہ پر تو اعتراض کر... میں جواب دیتا ہوں... میں نے سوال عقلی کے عقلی جواب دے۔

غیر مقلدین کا بھونڈا اعتراض:

ایک غیر مقلد نے عقلی سوال کیا... سوال سنو! سوال کرنے لگا ایسا بدبخت آدمی ہے عقل سے سوال کیا... مجھے کہتا ہے مولانا اللہ ہر جگہ ہے... میں نے کہا بالکل... میرا اللہ ہر جگہ پر موجود ہے... سوال سنو! کہتا ہے ہر جگہ پر ہے؟ میں نے کہا ہاں! ہر جگہ پر ہے... کہتا ہے مولانا ہوش سے بات کرو... میں نے کہا میں نے ہوش سے بات کی ہے... اللہ ہر جگہ پر ہے... کہتا ہے پھر لیٹرین میں بھی اللہ ہے؟ العیاذ باللہ۔

الزامی جواب:

میں نے کہا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں نوجوان... تو قرآن کا حافظ ہے...؟ کہتا ہے جی میں قرآن کا حافظ ہوں... میں نے کہا کیا قرآن تیرے سینے میں موجود ہے...؟ کہتا ہے موجود نہیں... میں نے کہاں تیرے سینے میں محفوظ ہے... کہتا ہے جی محفوظ ہے... میں نے کہا محفوظ وہی ہوتا ہے جو موجود ہو... اب بتا! تیرے سینے میں قرآن موجود ہے... کہتا ہے جی میرے سینہ میں قرآن موجود ہے... میں نے کہا پھر مجھے مسئلہ بتا! بیت الخلاء میں قرآن کو لے کر جانا جائز ہے...؟ کہتا ہے جائز نہیں ہے... میں نے کہا بیت الخلاء میں قرآن لے کر جانا...؟ کہتا ہے گناہ کبیرہ ہے... میں نے کہا تیرے سینے میں قرآن موجود ہے جب تو بیت الخلاء میں جاتا ہے... تو سینہ پھاڑ کے قرآن کو باہر رکھ کہ پھر بیت الخلاء میں جاتا ہے...؟ کہتا ہے نہیں نہیں مولانا!... میں نے کہا جواب تو دے نا!... فوراً کہنے لگا قرآن میرے سینے میں موجود ہے... مگر وجود سے پاک ہے... میں نے کہا قرآن جس طرح تیرے سینے میں موجود ہے... مگر وجود سے پاک ہے... میرا اللہ ہر جگہ پہ موجود ہے... مگر وجود سے پاک ہے... تو نے عقلی سوال کیا میں نے جواب دیا میں

نے عقلی سوال کیا... تو اپنے مولویوں کو اکٹھا کر کے تو بھی جواب دے دے نا... میرے سوالات کا جواب تو کیوں نہیں دیتا... میں نے عرض کیا میرے امام کا عقیدہ ہے اللہ ہر جگہ پر ہے... آگے سنیے میرے امام کا عقیدہ میں بیان کرتا چلا جاؤں۔

فقاہت اور قرآن:

میرا امام فقیہ تھا اللہ فقہ کا تذکرہ قرآن میں کرتا ہے: **فَلَوۡلَا نَفَرَ مِنۡ كُلِّ فِرۡقَةٍ مِّنۡهُمۡ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوۡا فِى الدِّيۡنِ**

سورۃ توبہ پ 11 آیت 122

تمہیں فقاہت حاصل کرنی چاہیے... امام فقیہ تھا... اللہ فقہ کا تذکرہ قرآن میں کرتا ہے... میرا امام مجتہد تھا اللہ اجتہاد کا تذکرہ قرآن میں کرتا ہے: **وَلَوۡ رَدُّوۡهُ اِلَى الرَّسُوۡلِ وَاِلٰٓى اُولِى الۡاَمۡرِ مِنۡهُمۡ لَعَلِمَهُ الَّذِيۡنَ يَسۡتَنۡۢبِطُوۡنَهٗ مِنۡهُمۡ**

سورۃ النساء پ 5 آیت نمبر 83

میرے امام کا اجتہاد، رب قرآن میں بیان کرتا ہے... آگے سنئے میرے امام کے اصول چار تھے۔

نعمان کے چار اصول اور قرآن:

1... قرآن 2... سنت 3... اجماع 4... قیاس

1... رب قرآن میں کہتا ہے **اتَّبِعُوۡا مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكُمۡ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ**

سورۃ اعراف پ 8 آیت نمبر 3

2... رب نے قرآن میں بیان کیا۔ **قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ**

سورۃ ال عمران پ 3 آیت 31

سنت کو رب نے قرآن میں بیان کیا۔

3... اجماع کو رب نے قرآن میں بیان کیا : وَمَنۡ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنۡ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الۡهُدَىٰ وَيَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيلِ الۡمُؤۡمِنِينَ

سورۃ النساء پ 5 آیت 115

4... اللہ نے اجتہاد کو قرآن میں بیان کیا: فَاعۡتَبِرُوا يَا أُولِي الۡأَبۡصَارِ

سورۃ حشر پ 28آیت نمبر 2

اللہ نے قرآن میں بیان کیا۔ میں کہنا یہ چاہتا ہوں... میرے امام کے چار اصول ہیں رب قرآن میں بیان کرتا ہے۔

1... قرآن 2... سنت 3...اجماع 4... قیاس

تیرے دو اصول ہیں... کہتا ہے اہل حدیثوں کے دو اصول... فرمان خدا فرمان رسول... تو یہ دو اصول قرآن سے بیان کر دے... میں نے چار اصول بیان کر دیے... اگر میرے اصول قرآن میں ہو میں سچا... اگر تیرے اصول قرآن میں ہوں تو سچا... اس پر بحث کر لے۔

وہ وقت بھی قریب ہے جب :

میرے دیوبندی نوجوان! میں تمہیں بشارت دے کر کہتا ہوں میرے آج بھی موبائل میں میسج موجود ہے... غیر مقلدین کے مناظر کا مجھے کہتا ہے مولانا ہم اجماع بھی مانتے ہیں... ہم اجتہاد بھی مانتے ہیں... رفع یدین کا مناظرہ گوجرنوالہ کا دیکھ لے عمر صدیق مناظر کہنے لگا کہ ہم اجماع بھی مانتے ہیں... دیوبندیو! تم یاد رکھو پہلے غیر مقلد کہتا تھا ہم قرآن وحدیث کے علاوہ کچھ نہیں مانتے... اب اجماع بھی مانتا ہے... اجتہاد بھی مانتا ہے... تھوڑی سی ہمت اور کر لے اس نے اجماع کو بھی مان لیا... اجتہاد کو بھی مان لیا... وہ وقت آئے گا اس نے کہنا ہے میں تمہارے امام کو بھی مانتا ہوں۔

ماموں کانجن کا واقعہ:

تمہیں نہیں یقین آتا باہر شاید کیسٹ موجود ہو گی غیر مقلدین کا مولوی رانا شمشاد سلفی نے زبان درازی کی ہے... ماموں کانجن میں جا کر لشکر طیبہ نے جلسہ کرایا... شمشاد سلفی نے بیان کیا امام صاحب کی ذات پر ایک گھنٹہ بیان کیا... میں نے پورے اڑھائی گھنٹے جا کر اس کا جواب دیا... میں نے کہا غیر مقلدو تم پہ قرض ہے... شمشاد سلفی نے میرے امام پر جرح کی ہے... میں نے جوابات دیے... تو نے ہم پر دس اعتراضات کئے... میں نے جوابات دیے۔ پھر دس اعتراض میں نے کئے آج تک تم سے جواب نہیں بنا... اور ماموں کانجن کی زمین شمشاد سلفی کے لئے میں نے تنگ کر دی ہے... میں نے لشکر طیبہ سے کہا... میں تمہیں کہتا ہوں۔ تم اس لڑائی میں مت آؤ... اگر تم اس لڑئی میں آئے... تمہارے لئے عشر کی زمین تنگ ہو جائے گی... زکوۃ کی زمین تنگ ہو جائے گی... میرے امام پہ زبان درازی کرو گے... دیوبندی تمہیں عشر نہیں دے گا... امام پہ تبرا کرے گا تجھے زکوۃ نہیں ملے گی... امام پہ بھونک مارے گا جہاد کے نام پہ تیری ہونے والی بدمعاشی بند کر دی جائے گی... وہ دن گیا آج تک شمشاد سلفی کو دوبارہ بھونکنے کی جرأت نہیں ہوئی... میں نے کہا تم سنو! کیسٹ موجود ہے میں نے کہا تم نے اعتراض کیا جواب میں نے دیا... میں نے اعتراض کیا جواب تم بھی دو۔

جادو وہ جو سر چڑھ کے بولے:

یہی شمشاد سلفی میرے شہر سرگودھا میں آیا... تو کہتا ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ۔ فیصل آباد آیا رحمۃ اللہ علیہ... میں نے کہا اڑھائی گھنٹے کے آپریشن کے بعد تو نے ”رحمۃ اللہ علیہ“ کہنا شروع کر دیا... دیوبندیو! میں اللہ کی ذات پہ بھروسہ کر

کے خدا کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں تم اپنے موقف کو جرأت کے ساتھ... تم اپنے موقف کو دلائل کے ساتھ... تم اپنے موقف کو ہمت کے ساتھ بیان کرو... اس غیر مقلد نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو بھی ماننا ہے میں تجربہ کی بنیاد پہ کہتا ہوں۔

مظفر گڑھ کا واقعہ:

میں مظفر گڑھ گیا غیر مقلد کی مسجد تھی... کسی نے تراویح آٹھ رکعات پڑھائی۔ میں نے بیان کیا لوگوں نے کہا ہم تراویح آٹھ رکعات نہیں پڑھتے... مظفر گڑھ اسلام نگر اس کے ساتھ بستی موجود ہے تم جا کر پوچھو... اسی رمضان المبارک میں یکم رمضان کو تراویح آٹھ پڑھائی لوگوں نے احتجاج کیا... آٹھ رکعات ثابت نہیں ہیں... تراویح بیس رکعات پڑھاؤ... غیر مقلد نے دو رمضان کو تراویح بیس رکعات پڑھائی... بیس رکعات تراویح شروع کر دی... میں کہتا ہوں تم ہمت سے کام لو یہ موقف کو بدلے گا... یہ انگریز کا ایجنٹ طبقہ موقف کو بدل جائے گا... انگریز نے ملک چھوڑا یہ مذہب چھوڑ جائے گا... تم اپنے موقف کو بیان تو کرو۔

باہمی اختلاف اور تقلید کا معمہ:

میں عرض یہ کر رہا تھا میرے امام کا عقیدہ رب نے قرآن میں بیان کیا... یہ فقیہ تھا... اللہ فقاہت کا تذکرہ قرآن میں بیان کرتا ہے... امام مجتہد تھا اجتہاد کا تذکرہ اللہ قرآن میں بیان کرتا ہے... لوگ اعتراض کرتے ہیں... کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تم اس کو مانتے ہو... امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ، امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ یہ ان کے شاگرد ہیں... اور کئی مسئلے ایسے ہیں کہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ، امام محمد رحمہ اللہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی نہیں مانتے... تم نے امام کی تقلید کیسے کی ہے... ؟ وہ امام جس کی

شاگرد نہیں مانتے... تو پھر ہم امام کی بات کیسے مان لیں؟

میں کہتا ہوں اللہ تیرا کرم ہے... کہ جس دور میں سلیمان علیہ السلام اور داؤد علیہ السلام تھے اس دور میں غیر مقلد موجود نہیں تھے... ورنہ یہ ظالم اللہ کے نبی کی بات بھی نہ مانتے... حضرت داؤد علیہ السلام اللہ کے نبی تھے... حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ کے نبی تھے... داؤد بڑے نبی تھے سلیمان چھوٹے نبی تھے... حضرت داؤد علیہ السلام باپ تھے... حضرت سلیمان بیٹے تھے۔ رب قرآن میں مسئلہ بیان کرتا ہے۔

داؤد اور سلیمان علیہما السلام کا اجتہادی اختلاف:

ایک چرواہا اپنی بکریاں لے کر جا رہا تھا... ایک کسان کی کھیت میں گئی... ان بکریوں نے کسان کے کھیت سے چر لیا... حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس دونوں فیصلہ لے کر آئے... حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا تیرا نقصان ہوا اتنے پیسے طے ہو گئے... اتنا کھیت طے ہو گیا... اس کی بکریاں کھیت والے کو دے دو... اس کے کھیت کے بدلے میں دے دو... یہ دونوں پھر گئے حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس... حضرت سلیمان اللہ کے نبی تھے... حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا نہیں نہیں ... !!فیصلہ یوں کرو کہ کھیت والے تیرا نقصان ہوا... بکری والے تو نے نقصان کیا... تجھے چاہیئے اس کو بکریاں دے دے... اور کھیت والے کو چاہیے اپنا کھیت دے دے... یہ اس کے کھیت پر محنت کرے گا وہ اس کی بکریوں کا دودھ پیئے گا... جب کھیت بڑا ہو جائے گا کھیت تیرے حوالے بکریاں اس کے حوالے... اب فیصلہ داؤد علیہ السلام نے کیا تھا... اجتہاد کی وجہ سے وہ بڑا تھا فیصلہ سلیمان علیہ السلام نے کیا تھا اجتہاد کی وجہ سے یہ چھوٹا تھا... اللہ سے قرآن میں پوچھو اللہ تو کیا فرماتا ہے رب کہتا ہے ۔ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ

نَفَشَتۡ فِيۡهِ غَنَمُ الۡقَوۡمِ

سورۃ الانبیاء پ 17 آیت نمبر 78

ایک فیصلہ داؤد نے کیا... ایک فیصلہ سلیمان نے کیا علیہم السلام فَفَهَّمۡنٰهَا سُلَيۡمٰنَ فیصلہ سلیمان کا زیادہ بہتر تھا... رب حضرت داؤد علیہ السلام کو بھی ٹھیک کہتا ہے رب سلیمان علیہم السلام کو بھی ٹھیک کہتا ہے... امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فیصلہ کرے وہ بھی ٹھیک ہے شاگرد خلاف کرے وہ بھی ٹھیک ہے... میں کہتا ہوں غیر مقلدو! اگر آج تم نے یہ کہا کہ ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ تیرا فیصلہ شاگرد نہیں مانتا ہم کیسے لے لیں... اگر اس دور میں غیر مقلد ہوتا یہ بدبخت بھونک مارتا... حضرت داؤد علیہ السلام سے کہتے... تیرا فیصلہ تیرا بیٹا نہیں مانتا ہم کیسے مان لیں... رب کہتا ہے حضرت داؤد علیہ السلام باپ تھے اور بڑے تھے وہ بھی ٹھیک ہے... حضرت سلیمان علیہ السلام بیٹے تھے چھوٹے تھے یہ بھی ٹھیک ہے۔

میں قرآنی آیات سے استدلال کر کے کہتا ہوں... حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ بڑے تھے وہ بھی ٹھیک کہتے ہیں... امام مالک رحمہ اللہ چھوٹے ہیں وہ بھی ٹھیک کہتے ہیں... امام شافعی رحمہ اللہ چھوٹے ہیں یہ بھی ٹھیک کہتے ہیں... امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ چھوٹے ہیں یہ بھی ٹھیک کہتے ہیں... اگر دو نبی مجتہد ہو جائیں اختلاف کریں وہ بھی سچے... تو مجتہد اختلاف کرے دونوں سچے۔

مشاجرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم:

آگے چلئے! میں کہتا ہوں میں امام صاحب کی فقاہت پر قرآن لایا ہوں... امام کے اجتہادی اختلاف پر قرآن لایا ہوں... بعض لوگوں نے کہا اصحاب پیغمبر صلی اللہ

علیہ وسلم میں اختلاف نہیں ہوا؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں اختلاف ہوا... مشاجرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بحث چھیڑی... کہتا ہے دونوں صحابی آپس میں لڑ پڑے ہیں... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ؛ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا یہ سارے آپس میں لڑ پڑے... کہتا ہے ان میں حق پہ کون تھا...؟ میں کہتا ہوں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حق پر تھے... امی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی ٹھیک تھیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حق پر تھے... حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ٹھیک تھے... میں کسی ایک کو باطل نہیں کہتا میں دونوں کو ٹھیک کہتا ہوں... دونوں جنتی کہتا ہوں... میں کہتا ہوں امام صاحب کا موقف یہ ہے... نعمان بن ثابت کا موقف یہ ہے... کہ جب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں اختلاف ہوا وہ دونوں مجتہد تھے... وہ دونوں سچے تھے... دونوں جنتی تھے... دونوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق تھے... لوگ فوراً کہتے ہیں جب دو لڑ پڑیں... تو ایک حق پر ہو گا... ایک باطل پر ہو گا... میں نے کہا قرآن سے فیصلہ کریں اللہ کا قرآن کیا کہتا ہے؟

یہ معرکہ حق وباطل نہیں:

حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے نبی تھے... حضرت ہارون علیہ السلام اللہ کے نبی تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام تورات لینے گئے ہیں... حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے پیچھے پوجنا شروع کر دیا ایک گائے کے بچھڑے کو... حضرت ہارون علیہ السلام نے روکا بھی ہے... قوم نے پوجا شروع کر دی... موسیٰ علیہ السلام واپس آئے حضرت ہارون علیہ السلام کی داڑھی کو پکڑا... حضرت ہارون علیہ السلام کے سر کے

بالوں کو پکڑا... حضرت ہارون علیہ السلام نے کہا: قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي
سورۃ طہ پ 16 آیت نمبر 95

میرے ماں کے بیٹے... اے موسی مجھے مارتا کیوں ہے...؟ مجھ سے لڑتا کیوں ہے... ؟ میں کہنا یہ چاہتا ہوں... موسی علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں... ہارون علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں دونوں آپس میں لڑیں ہیں ان میں حق پر کون تھا...؟ ان میں باطل پر کون تھا... ؟ اگر دو نبی آپس میں لڑیں دونوں حق پر ہو سکتے ہیں... صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں لڑیں حق پر ہو سکتے ہیں... تو رب بیان کرتا ہے نا... اگر دونوں نبی لڑیں دونوں حق پر ہیں... مجھے ایک رافضی نے کہا مولانا وہ دونوں نبی تھے... وہ دونوں لڑ پڑے... میں نے کہا بالکل لڑ پڑے... قرآن کہتا ہے ان میں اختلاف ہوا... میں نے کہا مانتے ہو؟ کہتا ہے مولانا وہ اختلاف تو ان کی رائے کا تھا... میں نے کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام میں رائے کا اختلاف تھا... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بھی رائے کا اختلاف تھا... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں بھی رائے کا اختلاف تھا... ان میں رائے کا اختلاف تھا تو ان میں بھی رائے کا اختلاف تھا۔ آگے کہنے لگا ان میں تو بعد میں وحی آگئی تھی... اللہ نے بتادیا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہ مسئلہ یوں ہے... جب وحی آگئی تو بحث ختم ہو گئی... میں کہتا ہوں تو نے میرے موقف کو مان لیا۔

اہل السنت والجماعت کا موقف یہ ہے... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر وحی نہیں آتی... اہل السنت والجماعت کا موقف یہ ہے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر وحی نہیں آتی... وحی کے دروازے اللہ نے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

پر بند کر دیے... پھر مرزا قادیانی پر وحی آئے جو اس کا قائل ہو گا وہ مسلمان نہیں... جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر وحی کا قائل ہو وہ بھی مسلمان نہیں... حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ پہ وحی کا قائل ہو مسلمان نہیں... پھر مجھے کہنے دیجئے... حضرت موسی علیہ السلام پر وحی آئی تو غلط فہمی ختم ہو گئی... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہ وحی نہیں آتی غلط فہمی ختم نہیں ہوئی... اگر وحی آتی تو ختم ہو جاتی نا... تو تو نے میرا موقف مان لیا ان پر وحی آئی تھی تو اختلاف ختم ہو گیا... یہاں وحی نہیں ختم نہیں ہوا۔

قول صحابی، فعل صحابی اور فہم صحابی :

سنو !اہل السنت والجماعت کا موقف کیا ہے؟ امام صاحب فرماتے ہیں:

”واذا جاء عن الصحابة اخترنا ولم نخرج من قولهم واذاجاء عن التابعين ونحن رجال وهم رجال اجتهدوا ونجتهد“

اخبار ابی حنیفہ لامام صمیری ص 10

امام صاحب کا موقف سنو !فرمایا دلیل آجائے حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے سر بچشم قبول ہے... اگر حدیث آجائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے... مسئلہ آجائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قول آجائے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کا... امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہے ”لم نخرج من قولھم“ میں ان میں سے ایک کے قول کو مان لوں گا۔ میں صحابی کے قول سے نکلتا نہیں ہوں... کیوں نہیں نکلتا؟ توجہ رکھنا! امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ صحابی کے قول کو حجت مانتا ہے... صحابی کے فعل کو حجت مانتا ہے۔ صحابی کے فہم کو حجت مانتا ہے... امام صاحب کا موقف قول صحابہ حجت ہے... امام صاحب کا موقف فعل صحابی حجت ہے...

امام صاحب کا قول فہم صحابی حجت ہے... رب قرآن میں کہتا ہے: **فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوا**

سورۃ بقرہ پ 1 آیت نمبر 137

ایمان ایسا لا جیسا صحابی لایا، رب قرآن میں کہتا ہے: **وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ**

سورۃ توبہ پ 11 آیت نمبر 100

عمل ایسے کر جیسے صحابی کرتا ہے... امام صاحب صحابی کے ایمان کو حجت مانتا ہے... امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ صحابی کے فعل کو حجت کہتا ہے۔

قرآن وحدیث کو کب مانا:

ایک بات ذہن نشین کر لیں! میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حجت ہونے پہ ایک بات کہتا ہوں... اللہ نے قرآن اتارا تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے پر اتارا نا... اللہ نے قرآن نازل کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے پر... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زبان سے باہر نکلا... تو قرآن بنا... میں کہتا ہوں یہی قرآن آسمان پر موجود تھا... یہی قرآن لوح محفوظ میں موجود تھا... یہی قرآن عرش پر موجود تھا... ہم نے قرآن تب مانا جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی زمین پر ارشاد فرمائیں گے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی سرزمین پر ارشاد فرمائیں گے... خیبر کی زمین پر ارشاد فرمائیں گے... مگر ہم نے اس ارشاد کو حدیث تب مانا۔

☆... جب ابو بکر فرماتے ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

☆... جب حضرت عمر فرماتے ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

☆... جب حضرت عثمان فرماتے ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

☆... جب حضرت علی فرماتے ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

☆... جب امیر معاویہ فرماتے ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مجھے کہنے دیجئے! قرآن موجود تھا ہم نے قرآن تب مانا جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ کہہ دے... حدیث موجود تھی ہم نے تب مانا جب صحابی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دے... قرآن ہم تک پہنچنے میں زبان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا محتاج ہے... حدیث پیغمبر ہم تک پہنچنے میں زبان صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محتاج ہے... زبان صحابی نہ چلے حدیث نہیں بنتی... زبان پیغمبر نہ چلے قرآن نہیں بنتا... امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف یہ ہے ہم صحابی کو حجت مانتے ہیں۔

میں عرض یہ کر رہا تھا قرآن اور نعمان کے حوالے سے میں نے عقیدہ بیان کیا میں کہتا ہوں امام صاحب کا موقف... اہل السنت والجماعت کا موقف یہ ہے... یہ تو میں نے دنیا میں ہونے والے عقائد پہ بات کی... اگر آپ کہہ دیں تو میں کچھ عقیدے موت کے بعد کے بھی بیان کرتا ہوں۔

موت... اختتام زندگی یا انتقال زندگی:

انسان پہ موت آتی ہے کون نہیں مانتا... لیکن ایک عقیدہ مسلمان کا ایک عقیدہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا... ایک عقیدہ دنیا کے کافر کا... مسلمان اور کافر کے عقیدہ میں کیا فرق ہے۔ کافر کہتا ہے جب انسان مرتا ہے تو ختم جاتا ہے مسلمان کہتا ہے نہیں نہیں بالکل ختم نہیں ہوتا... بلکہ موت آتی ہے تھوڑی دیر کے لئے پھر حیات ملتی ہے... کافر کہتا ہے نہیں نہیں یہ ہمیشہ کے لئے فنا ہو گیا... وجود ختم ہو گیا... اب یہ دوبارہ زندہ نہیں ہو گا... اب یہ دوبارہ پیدا نہیں ہو گا... میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ کافر کا نظریہ یہ ہے

کہ موت دائمی ہے... مسلمان کا نظریہ یہ ہے کہ موت ذائقہ اور عامی سی چیز ہے... معمولی سی چیز ہے... اس میں دوام نہیں ہوتا... ایک اور بات کہتا ہوں کافر کہتا ہے اختتام زندگی ہے... مسلمان کہتا ہے انتقال زندگی ہے... اللہ سے پوچھو رب قرآن میں کہتا ہے: کُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَۃُ الۡمَوۡتِ

سورۃ ال عمران پ 4 آیت نمبر 185

رب نہیں کہتا کہ جب موت آتی ہے ہمیشہ آتی ہے... رب کہتا ہے موت آتی ہے تو چکھی جاتی ہے... چکھنے میں دوام نہیں ہوتا چکھنے میں آن ہوتا ہے... چکھنے میں ہیشگی نہیں لگتی چکھنے میں سیکنڈ لگتے ہیں... موت آئی چند سیکنڈ کے لیے موقف میرا تھا رب قرآن میں بیان کرتا ہے... موت آگئی اب موت کے بعد آدمی کو حیات ملتی ہے یا نہیں ملتی۔ اہل السنت والجماعت کا موقف... قرآن کہتا ہے حیات ملتی ہے۔

امام ابو حنیفہ کا پیرو کار کون؟:

نعمان کا عقیدہ حیات ملتی ہے... تم کہو گے کہاں موجود ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فقہ الاکبر میں لکھا ہے... امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے عقیدہ کی کتاب الفقہ الاکبر موجود ہے۔ امام صاحب نے لکھا ہے: ”واعادۃ الروح الی العبد فی قبرہ حق“

الفقہ الاکبر ص 100

کہ روح کا قبر میں جسم کی طرف لوٹ کے آنا یہ حق ہے... امام صاحب کی کتاب موجود ہے... کبھی مماتی کہتا ہے یہ امام صاحب کی کتاب تو نہیں ہے... میں کہتا ہوں اگر نہیں ہے تو پھر سوانح شیخ غلام اللہ خان اٹھالے کہ مولانا غلام اللہ خان کا جب بریلویوں سے مناظرہ ہوا تو مولانا نے بریلوی سے کہا تو فقہ حنفی کو مانتا ہے... کہتا ہے جی مانتا ہوں۔ امام صاحب کا مقلد ہے... کہتا ہے جی مقلد ہوں... تو پھر مولانا نے بطور دلیل

کے پیش کی... اگر فقہ اکبر امام صاحب کی نہیں ہے تو مولانا غلام اللہ انہوں نے کیوں پیش کی... پھر مجھے کہنے دیجئے...! امام صاحب کی کتاب تھی تو مولانا غلام اللہ خان نے پیش کی ہے...

روح کا قبر میں لوٹنا:

میں کہنا یہ چاہتا ہوں اب روح لوٹتی ہے تو قبر میں حیات ملتی ہے۔ رب قرآن میں فرماتا ہے: كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللّٰهِ وَ كُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ

سورہ بقرہ پ 1 آیت نمبر 28

ارے تم رب کا انکار کرتے ہو تم مردے تھے رب نے زندہ کر دیا... پھر تمہیں رب موت دے گا "ثم یحیکم" اللہ پھر زندگی دے گا... تم مردے تھے پھر رب نے زندہ کیا اس دنیا... میں پھر اللہ موت دے گا اس دنیا میں... پھر اللہ زندہ کرے گا قبر میں "ثم یحیکم" قبر میں حیات موجود ہے... فورا کہیں گے کہ قبر میں لوگ زندہ ہیں... ہم نے کہا زندہ ہیں... اچھا اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بھی زندہ ہیں؟ ہم نے کہا زندہ ہیں۔

عمر مبارک کتنے سال تھی؟:

ایک سوال آئے گا... یاد رکھنا! کہتا ہے جی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کتنی ہے؟ ہم نے کہا جی 63 سال... کہتا ہے جب زندہ ہیں تو عمر 63 سال تو نہ ہوئی نا... عمر تو لمبی ہو گئی تم نے 63 سال بھی مانا... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ بھی مانا۔

سوال پر سوال:

میرا ایک سوال ہو گا... ان سے پوچھو! بھائی تیری عمر کتنی ہے؟ کہتا ہے جی 25 سال... تیری عمر کتنی ہے جی 22 سال... اس سے پوچھو کہ تیری 22 سال عمر ہے... تم جب ماں کے پیٹ میں تھے تو زندہ تھے یا نہیں؟ کہتا ہے جی میں زندہ تھا... تو پھر تم نے 22 سال۔ کہا تم نے ساڑھے بائیس سال کیوں نہیں...؟ کہا ماں کے پیٹ کی زندگی ہے ہم عمر میں شامل نہیں کرتے... زندگی ماں کے پیٹ میں ملتی ہے مگر عمر کا حصہ نہیں ہے... قبر میں زندگی ملتی ہے مگر عمر کا حصہ نہیں ہے... شروع اس وقت ہوتی ہے جب انسان ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے... ختم تب ہوتی ہے جب قبر کے پیٹ میں چلا جاتا ہے۔ ماں کے پیٹ میں زندہ عمر کا حصہ نہیں... قبر کے پیٹ میں زندہ عمر کا حصہ نہیں ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں اب بھی زندہ ہیں عمر کا حصہ نہیں۔

میں عرض یہ کر رہا تھا ہمارا عقیدہ سنیے! ہم نے کہا جب انسان قبر میں ہے تو زندہ ہے۔ ارے قبر میں کیسے زندہ؟ جیسے سونے والا زندہ... تم کہو گے کہاں موجود ہے؟ میں کہتا ہوں قرآن میں موجود ہے۔

اللہ قرآن میں فرماتے ہیں... جب مشرک قیامت کے دن اٹھے گا۔ سورۃ یٰس کی تلاوت کر لے مشرک قیامت کو کہے گا: قَالُوا يَا وَيۡلَنَا مَنۢ بَعَثَنَا مِنۡ مَّرۡقَدِنَا

سورۃ یٰس پ 23 آیت نمبر 52

ارے کس نے ہم کو اٹھا دیا سونے کی جگہ سے... مشرک بھی کہتا ہے یہ مرقد سونے کی جگہ ہے... تو مسلمان ہو کے مرقد نہیں مانتا... ہم نے سونے کی جگہ مانا رب قرآن میں کہتا ہے۔

عقیدہ عذاب قبر:

ہم نے کہا قبر میں عذاب ہوتا ہے... لوگ کہتے ہیں جی کیسے ہوتا ہے؟ میں کہتا ہوں ایک جہنم میں ہو گا... ایک عذاب قبر میں ہو گا... ایک عذاب دنیا میں ہو گا... ہم نے تینوں عذابوں کو مان لیا... جب دنیا میں عذاب آتا ہے... آدمی کے پورے جسم کو گھیر لیتا ہے... جب قبر میں عذاب آتا ہے جہنم پیش کر دی جاتی ہے... جب جہنم میں داخل ہو گا تو پھر جہنم میں داخل ہو گا... اب میں کہنا چاہتا ہوں... کہ دنیا کے عذاب کو گھیرنے والا عذاب کہتے ہیں... قبر کے عذاب کو عرض نار کہتے ہیں... جہنم کے عذاب کو دخول نار کہتے ہیں...اللہ قرآن میں بیان کرتا ہے: "بآل فرعون سوء العذاب" کہ فرعونیوں پر عذاب آیا عذاب نے گھیر لیا "النار یعرضون علیہا" قبر میں جہنم پیش ہوتی ہے "ویوم تقوم الساعة ادخلواآل فرعون" اور جب قیامت کا دن ہو گا جہنم میں داخل ہوں گے۔

سورة مومن پ 24 آیت نمبر 45، 46

عرض نار قبر میں... دخول نار جہنم میں...اور یہاں گھیرنے والا عذاب ہے جو میرا عقیدہ تھا رب قرآن میں بیان کرتا ہے:

قبر کی تنگی:

ہم نے کہا قبر تنگ ہو جاتی ہے تم نے کہا کہاں؟ قرآن میں موجود ہے... جب انسان قبر میں جاتا ہے اگر یہ نافرمان تھا اگر یہ کافر تھا... قبر تنگ ہوتی ہے... اللہ قرآن میں کہتا ہے: وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى

سورة طٰہٰ پ 16 آیت نمبر 124

جو انسان رب کے ذکر کو چھوڑتا ہے... ایمان سے منہ موڑ تا لیتا ہے... کافر ہو جاتا ہے... اللہ فرماتے ہیں فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا میں اس پہ قبر کی زندگی تنگ کر دیتا ہوں... حوالے میرے ذمہ... مفسرین کے اقوال میرے ذمہ... اس سے مراد قبر کی زندگی ہے۔ اللہ قبر کو اس پر تنگ کر دیتا ہے... قیامت کو اٹھے گا اندھا... میں کہنا یہ چاہتا ہوں... یہ موت آئی یہ عارضی تھی... رب قرآن میں بیان کرتا ہے... قبر میں حیات ملی رب قرآن میں بیان کرتا ہے... قبر کی زندگی تنگ ہوتی ہے اللہ قرآن میں بیان کرتا ہے... جہنم پیش ہوتی ہے اللہ قرآن میں بیان کرتا ہے۔

میری بات سنو! ایک بات کہنا چاہتا ہوں یہ عقیدہ نعمان کا ہے نا... بولیں کس کا ہے؟ (سامعین... نعمان رحمہ اللہ تعالی) میں کہہ رہا تھا قرآن اور نعمان کہ نعمان کے عقیدہ پر قرآن سنو! تم کیسے کہتے ہو تمہارے پاس قرآن نہیں ہے... کبھی تعجب ہوتا ہے لوگ کہتے ہیں جی قرآن نہیں ہے۔

حیات شہداء کا عقیدہ:

میں کہتا ہوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پہ جان کٹانے والے شہید کو ہم زندہ کہتے ہیں... شہید کے جسم کو زندہ کہتے ہیں... روح بھی زندہ تھی... شہید کا جسم بھی زندہ تھا... کہو گے جی کہاں پہ؟ اللہ قرآن میں بیان کرتا ہے: وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ

سورۃ بقرۃ پ 2 آیت نمبر 154

تم "من یقتل" کو مردہ مت کہو "من یقتل" کون ہے؟ (جسم) اللہ فرماتے ہیں جو جسم قتل ہوتا ہے اس جسم کو مردہ مت کہو... رائے ونڈ اجتماع کی بات ہے۔ آدمی

جہاں بھی جاتا ہے اسے اپنا شکار مل ہی جاتا ہے... رائے ونڈ کے اجتماع پہ میں اپنے سٹال پر موجود تھا کہ تین مماتی مولوی اور ایک مفتی ان کی بد قسمتی کہ اللہ ان کو گھیر کر ہمارے پاس لے آیا... وہ کہنے لگے جی ہم نے بات کرنی ہے... میں نے کہا ان کو لاؤ وہ میرے نام سے واقف نہیں تھے... عصر کی نماز کے بعد جب بیٹھے تو انہوں نے مجھ سے سوالات کیے مماتیوں کے ذہن میں ہوتا ہے کہ ہمارے سوالات بڑے علمی ہیں... ہمارے سوالات کا انہیں جواب نہیں آتا... وہ سمجھتے ہیں ہم بڑی نقطہ دانی رکھتے ہیں۔

حجت اجماع اور قرآن:

میں جامع بنوریہ کراچی میں گیا یہ کراچی کا مدرسہ ہے... مدرسہ میں سبق پڑھانے کے لئے... بنوریہ میں دورے کا طالب علم پٹھان تھا... سرحد کا رہنے والا تھا۔ وہ سبق میں آیا بعد میں مجھ سے کہتا ہے مولانا میں نے آپ سے ایک سوال کرنا ہے... سوال سنیے... ! کہتا ہے جی آپ بتائیں قرآن حجت ہے... میں نے کہا بالکل دلیل شرعی ہے۔ سنت؟ میں نے کہا دلیل شرعی ہے... کہتا ہے جی اجماعِ امت؟ میں نے کہا دلیل شرعی ہے۔ وہ کیونکہ غیر مقلد سے متأثر تھا مولوی عبد السلام رستمی جو غیر مقلد ہوا اور بیس لاکھ روپیہ لے کر غیر مقلد ہوا... اپنی موت کے مقدمہ سے ڈر کے غیر مقلد ہوا... تم کہہ دو یہ بنیاد نہیں تو ثابت کرنا میرے ذمہ ہے نا۔ میں جانتا ہوں وہ کیسے غیر مقلد ہوا... کتاب لکھی گئی۔ ”ہم اہلحدیث کیوں ہوئے“ اس میں عبد السلام رستمی کا انٹرویو پڑھو... انسان کو پڑھ کے شرم آتی ہے یا اللہ! یہ لوگ بھی صاحب علم ہوں گے۔

ہم اہل حدیث کیوں ہوئے ص 156

خیر میں کہنا یہ چاہتا ہوں! مجھے کہتا ہے جی اجماع دلیل شرعی ہے... میں نے

کہا دلیل شرعی ہے... کہتا مولانا آپ بتائیں کہ اجماع کے حجت ہونے پر دلیل کیا ہے۔ میں نے کہا رب قرآن میں کہتا ہے: وَمَنۡ يُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الۡهُدٰى وَيَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيۡلِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصۡلِهٖ جَهَنَّمَ

سورة النساء پ 5 آیت نمبر 115

جو مومنین کے رستہ کو چھوڑ دیتا ہے وہ جہنم میں جائے گا۔

مخالفتِ اجماع کی دو سزائیں:

میں کہتا ہوں ایک بات ذہن میں رکھ لیں! جو آدمی اجماع کو نہیں مانتا اللہ اس کو دو سزائیں دیتا ہے... ایک سزا دنیا میں... ایک سزا آخرت میں... لوگ کہتے ہیں مماتی ٹھیک کیوں نہیں ہوتے؟ غیر مقلد ٹھیک کیوں نہیں ہوتا؟ یہ ضد پہ کیوں آتا ہے؟ رب قرآن میں کہتا ہے "من يشاقق الرسول" جو مخالفت رسول کی کرے وَيَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيۡلِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ مومنین کا اجماعی راستہ چھوڑ دے نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى دنیا میں سزاء یہ ہوگی اللہ ہدایت نہیں دے گا... جہاں جائے گا رب اس کو جانے دے گا "وَنُصۡلِهٖ جَهَنَّمَ" آخرت کی سزا جہنم ہوگی... اجماع کے منکر کو اللہ دنیا میں ضلالت دیتا ہے... اجماع کے منکر کو رب آخرت میں جہنم دیتا ہے۔

اجماع دلیل شرعی ہے:

کہنے لگا اجماع دلیل شرعی ہے؟ میں نے قرآن کی آیت پڑھی... مجھے کہتا ہے مولانا یہی دلیل ہے... میں نے کہا اسی پہ بات کر لو اجماع حجت ہے... میں نے دلیل پیش کر دی فوراً کہنے لگا یہ بتاؤ یہ قرآن اصلی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں قرآن اصلی ہے۔ دلیل کیا میں نے کہا اجماعِ امت... یہ عوام شاید بات نہ سمجھے یہ دینی مدرسہ کا طالب علم

اور مولوی سمجھے گا... کہ کہتا ہے قرآن موقوف ہے اجماع پہ... اجماع موقوف ہے قرآن پہ... اس کو تو دَور کہتے ہیں اور دور تو باطل ہوتا ہے اس کو اپنی منطق پہ بڑا ناز تھا۔

میں نے کہا کم عقل آدمی تو دَور کا معنی ہی نہیں جانتا... صاحب قطبی نے اپنی کتاب قطبی ص26 پر دَور کی تعریف کی ہے... اے کاش تو نے دَور کی تعریف پڑھی ہوتی۔ "توقف شئی الی مایتوقف الیه ذلك شی من جهة واحدة" اگر توقف ہو اور جہت ایک ہو تو دور ہوتا ہے جہت بدل جائے تو دور نہیں ہوتا... باپ موقوف ہے بیٹے پر بیٹا موقوف ہے باپ پر یہ دور نہیں... باپ بیٹے پر کیوں موقوف ہے؟ اگر بیٹا نہ ہوتا اس کو باپ کون کہتا... یہ باپ کہلوانے میں بیٹے کے وجود کا محتاج ہے... اور بیٹا موقوف ہے باپ پر باپ نہ ہوتا تو بیٹے کو وجود کیسے ملتا... ؟ بیٹا موقوف ہے باپ پہ اپنے وجود میں... باپ موقوف ہے بیٹے پہ اپنے باپ کہلوانے میں... یہ دور نہیں ہے۔

اجماع حجت ہے موقوف ہے قرآن پہ... قرآن موقوف ہے اجماع پہ اپنے ثبوت کے اعتبار سے... ہم کہیں گے قرآن ثابت کیسے ہے اجماع سے... اجماع ثابت کیسے ہے قرآن سے... تو قرآن موقوف ہے اجماع پر بطور ثبوت کے... اجماع موقوف ہے قرآن پہ بطور حجت کے... اس کا توقف اور ہے اس کا توقف اور ہے... جہت بدل جائے دور نہیں ہوتا۔ اب یہ بات عوام کو سمجھ نہیں آئے گی طلباء کے لئے میں نے یہ بات کہہ دی ہے... میں نے جب اس کے علم کو پرکھا... میں نے کہا تمہیں غلط فہمی ہے ہمیں منطق نہیں آتی... ہمیں فلسفہ نہیں آتا... تمہیں غلط فہمی ہے ہمیں ہیت اور ریاضی نہیں آتی۔

مقامِ شکر ہے:

بحمد اللہ میں تحدیث بالنعمۃ کے طور پر کہتا ہوں حضرت اقدس مولانا اسلم شیخوپوری دامت برکاتہم میں نے ان کے پاس نحو میر شرح مائۃ عامل پڑھی ہے... حضرت سے صبح جا کے پوچھ لو جس سال میں نے نحو میر پڑھی ہے اس کے بعد ایک سال نحو میر پڑھائی ہے... پھر مجھے شیخ نے فرمایا تیرے جانے کے بعد پھر مجھے نحو میر پڑھانے میں لطف نہیں آیا۔ بعد میں میں نے نحو میر پڑھانی چھوڑ دی ہے... آپ صبح شیخ سے پوچھو میں بات غلط کہتا ہوں تو... میں نے بحمد اللہ نحو میر کو فاتحہ کی طرح یاد کیا ہے... میں نے ارشاد الصرف کے ۸۵ قوانین کو فاتحہ کی طرح یاد کیا ہے... میں نے منطق کے متن یاد کئے ہیں... تم میرے اساتذہ سے بنوریہ میں پوچھو... تم میرے اساتذہ سے امدادیہ میں پوچھو... میں نے جب بھی پرچے حل کیے میں پہلے کتاب کا متن لکھتا... پھر میں کتاب کی شرح لکھتا... میں نے کبھی الف اور ب میں ب کا انتخاب اپنانے کے لئے ب کا انتخاب نہیں کیا میں ہمیشہ پرچہ میں الف جز لکھتا ب جز نہیں لکھتا تھا۔

میں کہنا یہ چاہتا ہوں تحدیث بالنعمۃ کے طور پر میں نے بحمد اللہ زمانہ طالب علمی میں محنت کی ہے... اچانک ابھر کر آپ کے سامنے نہیں آیا... میں عرض کر رہا تھا۔ وہ فوراً خاموش ہو گیا... وہ مماتی تھا فوراً گُنگ ہو گیا... میں نے کہا میں تجھ سے ایک بات کہتا ہوں یہ اشکال جو تو نے پیدا کیا یہ اشکال تیرا نہیں یہ عبد السلام رستم کا ہے... کہتا ہے بالکل انہی کا ہے میں نے کہا اس کو اشکال کا جواب نہیں آیا اگر کسی سے رابطہ کرتا اس ظالم کو بھی جواب آجاتا تھا۔

خیر! میں عرض یہ کر رہا تھا... وہ یہ اشکال پیدا کریں گے... اور غلط فہمیاں پیدا

کریں گے... جیسے میں نے قرآن کی آیت پڑھی... مماتی مجھے کہتا ہے آپ بتائیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں زندہ ہیں... کہتا ہے حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم منصوص ہے؟ میں نے کہا جی منصوص ہے... نص کون سی؟ میں نے کہا قطعی الثبوت ظنی الدلالت ہے میں لمبی بحث نہیں کرتا عوام سمجھے تو فائدہ نہ سمجھے تو فائدہ۔

حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا واقعہ:

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ بیان کیا عوام کو سمجھ نہیں آئی... کسی مولوی نے کہا حضرت آپ نے علمی بیان کیا تھا عوام کو سمجھ نہیں آئی... بیان کرنے کا فائدہ...؟ وہ حکیم الامت تھے... فرمایا سمجھ آگئی تو فائدہ نہ سمجھ آئی تو فائدہ... اگر سمجھ آگیا تو مسئلہ حل ہو گیا اگر سمجھ نہیں آئی تو عوام کا یہ ذہن تو بن جائے گا نا کہ مولوی وہ علوم رکھتا ہے جو ہم نہیں سمجھ سکتے اگر عوام کا یہ ذہن بن جائے مولوی علوم میں ہم پر فوقیت رکھتا ہے پھر بحث ختم ہو جائے... پھر مناظرے ختم ہو جائیں ہر روز آدمی کہتا ہے مجھ سے بات کرو... مجھ سے مناظرہ کرو... میں کہتا ہوں اگر یہ ذہن بن جائے مولوی علوم میں فوقیت رکھتا ہے... تو مسئلہ ہی حل ہو گیا۔

کیا عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم منصوص ہے؟

میں عرض کر رہا ہوں... کہتا ہے جی عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم؟ میں نے کہا منصوص ہے... کہتا ہے نص کون سی ہے...؟ میں نے کہا قطعی الثبوت ظنی الدلالت ہے... مجھے کہتا ہے اس کا منکر کون ہے؟ میں نے کہا اہل السنت والجماعت سے خارج ہے... کہتا ہے کیوں؟ میں نے کہا اس لئے کہ ظن میں احتمال موجود ہوتا ہے... ظنی الدلالت تھی اور احتمال موجود تھا اگر معنی میں احتمال آجائے تو منکر کو کافر نہیں

کہتے... اہل السنت سے خارج کہتے ہیں... مجھے کہتا ہے مولانا بہت اچھا... مولانا آیت پڑھیں... میں نے کہا آیت سنیں وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ رب کہتا ہے "لمن یقتل" کو مردہ مت کہو... مجھے کہتا ہے یہاں تو رب نے شہید کی بات کی ہے نبی کی بات نہیں کی... میں نے کہا کاش حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کو تو پڑھ لیتا... حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: شہید مقتول فی سبیل اللہ ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مقتول فی اللہ ہیں اگر مقتول فی سبیل اللہ زندہ ہے تو مقتول فی اللہ زندہ کیوں نہیں؟

مقالات حکمت ص 60

اب بتا" من یقتل" کون ہے...؟ کہتا ہے جسد... میں نے کہا کون سا؟ کہتا ہے جسد عنصری... میں نے کہا رب کہتا ہے اس کو مردہ مت کہو... کہتا ہے جی نہ کہو... میں نے کہا پھر کیا کہوں؟ کہتا ہے جی میری بات سنو... میں نے کہا بتاؤ کیا... کہتا رب کہتا ہے میت نہ کہو حیات کہو کہتا ہے حیات کے کئی معنیٰ ہیں:

حیات اور ممات کا معنیٰ:

سنو لاہور کے نوجوانو! میرا چیلنج سنو! مماتی حیات کے معنی بیان کرے گا... میں کہتا ہوں حیات انسان کی ہو اور تعلق روح کے بغیر ہو ایک معنی بیان کر دے... نہیں سمجھے تم حیات ہو اور تعلق روح کے بغیر ہو ایک معنی ایک معنی بیان کر دے... ہماری بحث تو انسان کی حیات کے بارے میں ہے نا... ہماری بحث پرندوں کی حیات کے بارے میں نہیں ہے... ہمارے بحث درندوں کی حیات کے بارے میں نہیں ہے-... ہمارے بحث انسان کی حیات کے بارے میں ہے انسان زندہ ہو اور زندگی کا معنی تعلق

روح کے بغیر ہو۔ ایک معنی تم بیان کر دو میں تمہیں اپنی شکست لکھ کر دوں گا... بیان تو کروا نہیں کہو بھائی تم بیان کرو... تم ثابت کرو... تم یہ کیسٹ صبح پیش کر دو... تم کہو کہ بھائی بیان کرو... تم ثابت کرو خیر میں عرض کر رہا تھا... بیٹھے رہے جب تنگ آ گئے نا اٹھنے لگا... تو اللہ کی شان دیکھیں راے ونڈ پنڈال میں ہمارے سٹال پر نعرہ لگا عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ باد۔

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا منطقی اعتراف وانکار... ؟:

میں ذرہ منطق چھیڑ تا ہوں علماء کے لیے... مجھے کہتا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ابدی ہے... میں نے کہا ابدی ہے۔ کہتا ہے ابدی ہے تو پھر قدیم ہوئی... میں نے کہا جنت ابدی ہے... کہتا ہے ابدی ہے... تو پھر قدیم ہوئی... جہنم ابدی ہے ؟ابدی ہے تو پھر قدیم ہوئی... میں نے کہا جب ہم جنت میں جائیں گے ابدی ہوں گے... کہتا ہے ابدی ہوں گے... میں نے کہا قدیم ہوئے... کہتا ہے جی نہیں... میں نے کہا جی نہیں کیا ہوتا ہے... میں نے کہا کم عقل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ابدی ہے مگر قدیم نہیں ہے جنت ابدی ہے مگر قدیم نہیں ہے۔ جہنم ابدی ہے مگر قدیم نہیں ہے... ہم جنت میں ابدی ہوں ے مگر قدیم نہیں ہوں گے... کیونکہ قدیم کے لیے ابد بھی چاہیے ازل بھی چاہیے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ابدی تو ہے ازلی نہیں ہے... ہم ابدی تو ہوں گے ازلی نہیں ہوں گے... قدیم ہوتا ہے جو ازل تا ابد ہو...تجھے قدیم کا معنی بھی نہیں آتا۔

میں نے کہا بابا جاؤ ! ایک سال منطق اور پڑھو... تم دس دس سال منطق پڑھتے ہو... ایک بار آدمی پڑھ لے اور کام کی پڑھ لے... تو مسئلہ حل ہوتا ہے... خیر !وہ

وہاں سے اٹھا مجھے ساتھیوں نے کہا جب ہم ادھر گئے... وہ کہہ رہا تھا یار تم مجھے لے گئے تھے یہ تو مناظر لگتا ہے... میرے نام سے واقف نہیں تھا... کہتا ہے یہ تو مناظر لگتا ہے... تو اس نے کہا تجھے کس نے کہا تھا اس کو چھیڑ... تم نہ بات چھیڑتے

غیر مقلد غائبانہ جنازہ کیوں پڑھتے ہیں :

خیر میں عرض کررہا تھا کہ شہید کا جسم... زندہ بولیں شہید کا جسم؟ (سامعین... زندہ) مجھے ایک نوجوان نے کہا یہ وسوسے ڈالتے ہیں... میں اس لئے کہتا ہوں کہتا ہے شہید زندہ۔ ہم نے کہا زندہ... کہتا ہے شہید پہ جنازہ پڑھتے ہو... ؟ میں نے کہا پڑھتے ہیں... ایک مسئلہ ذہن نشین کرلیں... یہ جو غیر مقلد شہید پر غائبانہ نماز جنازہ پڑھتے ہیں یہ دجل سے کام لیتے ہیں... غیر مقلدین کا مذہب حکیم صادق سیالکوٹی نے صلوۃ الرسول میں لکھا ہے... کہ شہید کا جنازہ ہے ہی نہیں... اہلحدیثوں کا مسلک کہ شہید کا جنازہ ہے ہی نہیں... میں سچ کہتا ہوں غیر مقلد کا مذہب کہ شہید کا جنازہ ہے ہی نہیں کہتا ہے شہید کو بغیر جنازے کے دفن کردو... جب ہے ہی نہیں تو غائبانہ کیسے ہوا؟ صرف چندہ کے لئے شہید ایک ہوا... جنازے سو ہوں گے... یہ بتانے کے لیے کہ ہمارے سو اللہ کے ہاں پہنچ گئے۔

غائبانہ نماز جنازہ اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ:

ایک بات اور ذہن نشین کرلو! کہ غائبانہ نماز جنازہ کے تو امام شافعی بھی قائل ہیں مگر شرطوں کے ساتھ قائل ہیں... تم نے شرطیں بھی سنی ہیں۔... امام شافعی رحمہ اللہ کے ہاں غائبانہ نماز جنازہ کے لئے پہلی شرط یہ ہے:

(۱) جس علاقہ میں شہید دنیا سے گیا ہے اس علاقہ میں اس کا جنازہ پڑھنے والا کوئی نہ ہو۔

(۲)... کہ جس کی تم نے نماز جنازہ پڑھنی ہے وہ جانب قبلہ ہو۔

کشمیر کی طرف نہ ہو وہ تمہارے قبلہ کی جانب ہو امام شافعی کی شرطیں تمہیں کیوں یاد نہیں... ہمارے لوگ بھی عجیب ہیں غیر مقلد خود کو نبی سمجھتے ہیں... ہم ان کو امام شافعی سمجھ لیتے ہیں... اللہ ہمیں بات سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

ایک وسوسہ اور اس کا ازالہ:

خیر! میں عرض یہ کر رہا تھا کہتا ہے جی شہید زندہ... آپ کیا کہو گے... ؟ ہم کیا کہیں گے... زندہ۔ کہتا ہے جی پڑھو جنازہ... میں نے کہا پڑھتے ہیں... کہتا ہے جی دعا میں نے کہا "اللھم اغفر لحینا" کہتا ہے زندہ... دھوکہ سنو دھوکہ... دجل سنو کہتا ہے جب شہید زندہ ہے تو میتنا کیوں... پھر یوں کہنا چاہیے اب یہ بندیالوی گردان پڑھ رہا ہے "اللھم اغفر لحینا حینا " لوگ کہتے ہیں غلط ہے... کہتا ہے کیوں غلط ہے؟ زندہ نہیں ہے "اللھم اغفر لحینا حینا کہتا ہے کیوں زندہ نہیں ہے لوگ کہتے ہیں زندہ ہے کہتا ہے پھر مجھے پڑھنے دو نا... حینا جب زندہ ہے تو مجھ سے میتنا کیوں پڑھاتے ہو... جب یہ مماتی نے مجھ پہ سوال کیا نا میں نے کہا... سامنے جب تم جس کا جنازہ پڑھتے ہو وہ سامنے مذکر ہے تو پھر پڑھو" ذکرنا ذکرنا " انثٰنا کیوں پڑھتے ہو؟ سامنے عورت تو نہیں پڑی... نہیں سمجھے سامنے ابا جی پڑے ہیں نا... ابا جی کو انثٰنا کیوں کہتے ہو؟ نہیں بات سمجھے پھر کہو نا"وذکرنا وذکرنا... وانثنا وانثنا" میں نے کہا پڑھو... دجل کھلا کہ نہیں؟

میں نے کہا کم عقل سنو! اگر میت جس کا سامنے جنازہ ہے وہ شہید ہو گا یا غیر شہید ہو گا... اگر شہید ہو گا"حینا " اگر غیر شہید ہو گا"میتنا"رب نے لفظ دو دیے ہیں ... ایک شہید کے لئے ایک غیر شہید کے لئے... اگر شہید ہو گا"حینا اگر غیر

شہید ہو گا ''میتنا'' اگر مذکر ہو گا 'ذکرنا' اگر مونث ہو گا 'انثنا'... رب نے دو جنازوں کے لئے دو لفظ دیے ہیں۔ مگر دونوں لفظ ایک جنازے میں آپ پڑھتے ہیں... اب دجل سے کام لیں گے۔

اِدھر ٹانکا اُدھر ادھڑا... اُدھر ٹانکا اِدھر ادھڑا:

خیر! میں عرض کر رہا تھا قرآن اور نعمان ہم نے کہا شہید زندہ ہے۔ ہم نے کیا کہا (سامعین... شہید زندہ ہے) ہم نے کیا پیش کیا قرآن وہ کہتے ہیں نہیں جی مسلم کی حدیث میں ہے... اور کیا کہتے ہیں کہ ہمارا عقیدہ قرآن سے... ارے جب عقیدہ قرآن سے ہے تو مسلم کی طرف کیوں گیا؟ قرآن پڑھ نا!... یہ بات آپ ذہن نشین فرمالیں جب آپ قرآن پڑھیں گے مماتی حدیث کی طرف آئے گا... جب آپ الانبیاء حدیث پڑھیں گے... انك میت قرآن پڑھے گا... آپ حدیث پڑھیں وہ قرآن... میں کہتا ہوں جب رب کا قرآن کہتا ہے شہید زندہ... یہ کہتا ہے مسلم کی حدیث ہے شہید کی روح سبز پرندوں کے پوٹوں میں ہوتی ہے... اور اس کے پوٹوں میں سیر کرتی ہے... تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید کی روح زندہ ہوتی ہے... ہاں! میں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تو نہیں فرمایا جسم زندہ نہیں ہوتا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم کو بھی زندہ کہہ دیا روح کو بھی زندہ کہہ دیا۔

روح جسم کا قضیہ:

میں نے اس مماتی سے یہ پوچھا مجھے بتا جب آدمی سو جاتا ہے اس کی روح کہاں پر ہوتی ہے... آدمی کی روح جسم میں یا جسم سے باہر ہے... کہتا ہے جب آدمی سو گیا آدمی کی روح جسم سے نکل گئی... میں نے کہا نکل کر کہاں گئی؟ جب آدمی سو کر اٹھا

آپ نے اٹھ کر کہا آج میں نے عمرہ کیا... عمرہ تیرے جسم نے نہیں کیا... جسم یہاں پر تھا عمرہ کس نے کیا؟ کہتا ہے آج میں سو گیا میں نے ابا جی سے خواب میں ملاقات کی ہے... تیرے ابا جی قبرستان میں تھے... تو گھر پر تھا تو ملاقات کس نے کی ہے؟ تیری روح نے ملاقات تیرے باپ سے کی ہے... تو نے عمرہ کیا تیری روح مدینہ میں گئی ہے... تیری روح مدرسہ میں گئی ہے... تیری روح دوستوں سے ملاقات کرنے گئی ہے... تیری روح بازار میں شاپنگ کرنے گئی ہے جسم تو نہیں گیا... میرا سوال یہ ہے تیرا جسم یہاں پر تھا روح سیر کر رہی تھی جسم زندہ تھا یا مردہ۔ ؟ کہتا ہے زندہ تھا... میں نے کہا جسم میں روح نہیں ہے تو نے زندہ کیوں مانا؟ کہتا ہے اگر چہ میری روح مکہ میں تھی میرا جسم یہاں تھا... میں نے کہا میں بھی کہتا ہوں شہید کا جسم زندہ اس گڑھے میں... شہید کی روح جنت میں سیر کرتی ہے تیری روح مکہ میں... تیرا جسم یہاں پر تو زندہ تعلق کی وجہ سے شہید کی روح علیین میں شہید کا جسم یہاں پہ شہید زندہ تعلق کی وجہ سے۔

کہتا ہے جی ہمارا تعلق تو نظر آتا ہے... ہمارا سانس ہے... رگیں حرکت کر رہی ہیں... ہمارا خون چل رہا ہے... یہ تعلق نظر آتا ہے... میں نے کہا اس تعلق کو تو نے مانا اپنی آنکھ کی وجہ سے... ہم نے اس تعلق کو مانا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی وجہ سے... آنکھ دھوکہ کھا سکتی ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نہیں دھوکہ کھا سکتا... ہم نے تو زندہ مان لیا... میں کہتا ہوں اگلی بات سمجھیں... ایک بات ذہن نشین کر لو! ہم شہید کی روح کو بھی زندہ مانتے ہیں ہم شہید کے جسم کو بھی زندہ مانتے ہیں۔ ہم کیسے زندہ مانتے ہیں۔

شیعہ سے اختلاف:

ہمارا آل تشیع سے ایک اختلاف ہے... رافضی معنی اور بیان کرتا ہے ہم معنی اور بیان کرتے ہیں اہل السنت والجماعت سے پوچھو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں اہل بیت میں سے... رافضی کہتا ہے نہیں امی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اہل بیت میں سے نہیں العیاذ باللہ... کہتا ہے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا اہل بیت میں سے نہیں... اس سے پوچھو اہل بیت میں سے کون ہے؟ کہتا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لیا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لیا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنین کریمین کو لیا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو لیا پھر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر چادر پھیلائی فرمایا: اَللّٰھُمَّ هٰؤُلاءِ أَهْلُ بَیْتِی اَللّٰھُمَّ هٰؤُلاءِ أَهْلُ بَیْتِی

معجم کبیر طبرانی جز 3 ص 91

اس میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے... اس میں فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھی... اس میں حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو اہل بیت فرمایا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی کو اہل بیت فرمایا... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے نواسوں کو اہل بیت فرمایا... تو کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے مانا... میں نے کہا رافضیو سنو! ہم اہل بیت میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں بھی مانتے ہیں... ہم اہل بیت میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی مانتے ہیں... ہم اہل بیت میں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا اور پیغمبر کے نواسوں کو بھی مانتے ہیں... ہم نے قرآن پڑھا... ہم نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج

مطہرات کو اہل بیت میں مان لیا۔ ہم نے حدیث پڑھی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا... کو اہل بیت مان لیا پیغمبر کی حدیث کی وجہ سے... نہ ہم نے قرآن چھوڑا... نہ ہم نے حدیث چھوڑی۔

ہم نے شہید کے جسم کو زندہ مانا قرآن کی وجہ سے... ہم نے شہید کی روح کو زندہ مانا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی وجہ سے... ہم نے دونوں کو مانا دونوں کو زندہ مان لیا... ہم نے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑا... میں عرض کر رہا تھا یہ تو قرآن اور نعمان پہ میں نے چند عقیدے بیان کئے... اگر وقت ہو تو میں مسائل شروع کروں... میں کہتا ہوں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے جو مسائل اللہ نے قرآن میں بیان کئے... مسئلے سنتا جا امام صاحب کے موقف پہ قرآن سن۔

مسئلہ طلاق ثلاثہ اور قرآن:

اللہ حفاظت فرمائے اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے... تو تین طلاق کے بعد تین ہو گی یا ایک ہو گی... ؟ قرآن کہتا ہے تین ہوں گی... تو کہتا ہے ایک ہو گی... میرا دعوی ہے اگر غیر مقلد یہ بات کہتا ہے قرآن کو مانتا ہے تو ایک آیت پڑھ دے کہ اپنی بیوی کو تین طلاق دی جائیں تو ایک طلاق ہوتی ہے... قرآن کی آیت پڑھ دے میں تیرے موقف کو مان جاؤں گا... میں آیت پڑھتا ہوں... اللہ نے مسئلہ قرآن میں بیان کیا... کہ اگر بیوی کو تین طلاق دو تو یہ تین ہوتی ہیں... توجہ رکھنا! ہمارا اور ان کا اختلاف کیا ہے... ؟ اگر ایک مجلس میں تین طلاق دی جائیں... تین دنوں میں دی جائیں وہ بھی کہتا ہے تین ہوتی ہیں... جھگڑا کس بات میں ہے... ؟ اگر ایک مجلس ہو بیوی کو تین طلاق دو... ہم کہتے ہیں تین ہوتی ہیں... وہ کہتا ہے ایک ہوتی ہے... میں کہتا

ہوں اللہ قرآن میں کہتا ہے: ”الطلاق مرتان“ طلاق دو مرتبہ دے دی فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

سورة بقرة پ 2 آیت نمبر 230

اگر تم نے دو کے بعد تیسری طلاق دے دی ہے... طلاقیں تین ہو گئی... اللہ مجلس کو بیان نہیں کرتا... مجلس ایک ہو تب بھی تین ہوں گی... مجلس بدل جائے تب بھی تین ہوں گی... رب قرآن میں مسئلہ بیان کرتا ہے علامہ آلوسی رحمہ اللہ نے روح المعانی میں امت کا اجماع نقل کیا ہے کہ اگر تین طلاق دے دو اسی آیت کی روشنی میں تین طلاقیں واقع ہوتی ہیں... میں کہتا ہوں اگر تو کہتا ہے تین طلاقیں... اگر ایک مجلس میں دی جائیں ایک ہوتی ہے... قرآن پڑھ دے... تیرے پاس قرآن نہیں ہے... میرا موقف یہ ہے کہ اگر تین طلاق ایک مجلس میں دی جائیں... تب بھی تین ہیں اگر الگ مجلس میں دی جائیں... تب بھی تین ہیں... قرآن نے مسئلہ کو عام بیان کیا... امام نے مسئلہ کو عام رکھا... تو نے مسئلہ کو خاص بیان کیا تو خاص آیت پڑھ دے... ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا موقف عام ہے... تم تین مجلسوں میں دے دو تب بھی تین ہوں گی... ایک مجلس میں دو... تب بھی تین ہوں گی... اللہ نے مسئلہ کو عام بیان کیا: فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

مسئلہ رضاعت اور قرآن:

کہ اگر کوئی ماں... اپنے بیٹے کو دودھ پلائے... دودھ پلانے کی مدت دو سال ہے... لیکن اگر کسی نے اڑھائی سال میں... اپنی ماں کا دودھ پی لیا... رضاعی بیٹا بن جائے گا... وہ رضاعی ماں بن جائے گی... غیر مقلد قرآن پڑھتا ہے کہتا ہے جی اللہ قرآن میں

کہتا ہے ”حولین کاملین لمن اراد“ اللہ قرآن میں کہتا ہے کہ دودھ پلانے کی مدت دوسال ہے... میں کہتا ہوں غیر مقلد تونے آدھے قرآن کو پڑھا... تونے پورے قرآن کو نہیں پڑھا۔ اللہ قرآن میں کہتا ہے: وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا

سورۃ احقاف پ 26 آیت نمبر 15

بچے کو گود میں لینا اور بچے کا دودھ چھڑانا... قرآن کہتا ہے 30 مہینے ہے۔ اور تیس مہینے دوسال کو نہیں کہتے... تیس مہینے اڑھائی سال کو کہتے ہیں... ایک ہے بچے کو گود میں رکھنا اور بچے کو دودھ چھڑانا قرآن کہتا ہے 30 مہینے... اور دوسری آیت کہتی ہے دوسال... امام ابوحنیفہ تیری فقاہت پہ قربان جائیں... تیری قبر پہ اللہ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے... (آمین) امام ابوحنیفہ نے مسئلہ بیان کیا... دونوں آیتوں کو ملا دیا... امام صاحب فرماتے ہیں عورت کے لئے بچے کو دودھ پلانے کی... اصل مدت تو دوسال ہے... دوسال تک دودھ پلانا چاہیے... لیکن اگر کسی نے دوسال کے بعد... اڑھائی سال دودھ پلا دیا... تو تب بھی حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی... ایک ہے مسئلہ مدت رضاعت کا... حرمت رضاعت کا مسئلہ اور ہے... ہم سے پوچھو ماں بچے کو کتنے سال دودھ پلائے...؟ ہم کہیں گے دوسال پلائے... اگر اڑھائی سال کے دوران بچے نے پی لیا... تو ماں حرام ہو جائے گی... کیونکہ قرآن کہتا ہے ”ثلا ثون شهرا“ ہم نے دوسال کو بھی مانا... ہم نے اڑھائی سال کو بھی مانا... امام صاحب نے اڑھائی سال بیان کیا... اللہ نے مسئلہ قرآن میں بیان کیا... تیرے پاس قرآن نہیں ہے... امام صاحب کے مسئلہ پر اللہ کا قرآن ہے۔

ترک قرأۃ خلف الامام اور قرآن:

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب امام قرآن پڑھے امام کے پیچھے چپ ہو جاؤ... فاتحہ نہ پڑھو... پوری 114 سورتیں تجھے نہیں پڑھنی چاہیے۔ رب قرآن میں کہتا ہے: وَإِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

سورۃ اعراف پ 9 آیت نمبر 204

جب قرآن پڑھا جائے تم سنو اور چپ ہو جاؤ... تم سنو اور چپ ہو جاؤ... تم سنو اور چپ ہو جاؤ... اللہ نے دو مرتبہ حکم الگ الگ دیا... کبھی لوگ کہتے ہیں امام فجر کی نماز پڑھے ہم سنیں بات سمجھ آتی ہے... مغرب کی نماز پڑھے ہم سنیں بات سمجھ آتی ہے۔ عشاء کی نماز پڑھے ہم سنیں بات سمجھ آتی ہے... لیکن ظہر میں تو امام کا قرآن ہم نہیں سن سکتے پھر سننے کا معنی...؟ عصر میں امام قرآن پڑھے... ہم نہیں سن سکتے پھر سننے کا معنی... رب نے اعلان کیا توجہ رکھنا...!

نمازیں دو قسم کی ہیں:

1... ایک نماز وہ ہے جس میں امام اونچا پڑھے اسے جہری نماز کہتے ہیں۔

2... نماز وہ جس میں قرآن آہستہ پڑھیں اس کو سری نماز کہتے ہیں۔

فجر، مغرب اور عشاء یہ جہری نمازیں ہیں... ظہر، عصر یہ سری نمازیں ہیں۔ اللہ نے دونوں کا حکم... ایک آیت میں بیان کر دیا فرمایا" واذا قری القرآن "جب قرآن پڑھا جائے... اور تمہیں قرآن کی آواز آتی ہے" فاستمعوا لہ " قرآن کو سنا کرو جب سنیں گے... تو چپ بھی رہیں گے... جو آدمی بولتا ہے وہ سننے والا نہیں ہوتا... رب کہتا ہے... تم سنا کرو معنی چپ بھی رہا کرو... اللہ "استمعوا لہ" کے اندر سننا بھی آ

گیا... تونے ”انصتوا“ چپ رہنے کا...

جواب سنو! اگر نماز جہری ہو گی تمہیں قرآن کی آواز آئے گی سنا کرو... اگر نماز سری ہو گی... تمہیں قرآن کی آواز نہیں آئے گی... تم نے سنا نہیں ’انصتوا‘ چپ اب بھی رہنا ہے۔ بولیں تب بھی رہنا ہے... اب بھی رہنا ہے... میں کہتا ہوں غیر مقلدو میرا چیلنج ہے... کہ تم ایک آیت پڑھ دو کہ رب قرآن میں کہتا ہے... تم امام کے پیچھے فاتحہ پڑھا کرو آگے سنو:

مسئلہ آمین بالسر اور قرآن:

ہم کہتے ہیں جب امام نماز پڑھائے تم نماز پڑھو تو آمین آہستہ کہو... آمین اونچی آواز سے مت کہو... آمین تمہیں آہستہ کہنی چاہیے... اللہ کے قرآن سے فیصلہ پوچھو بات سنو...! یہ جو ہم کہتے ہیں آمین... تو آمین کیا ہے... ؟ یا آمین قرآن ہو گا... یا آمین دعا ہو گی... یا آمین ذکر ہو گا... آمین کی حیثیت کیا ہے...؟ آمین قرآن تو نہیں ہے... اس لئے الحمد سے والناس تک پورے قرآن میں آمین نہیں ہے... یا آمین دعا ہو گی یا آمین اللہ کا ذکر ہو گا امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھو تو... امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں: ”قال عطاء آمین الدعا“

بخاری ج 1 ص 107

بخاری کہتا ہے عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا آمین دعا ہے... اچھا اگر دعا ہے تو دعا آہستہ پڑھیں یا اونچی آواز سے رب سے قرآن میں فیصلہ کراؤ۔ رب قرآن میں کہتا ہے: اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً

سورۃ اعراف پ 8 آیت نمبر 55

تمہیں دعا آہستہ مانگنی چاہیے اگر آمین ذکر ہے اللہ قرآن میں کہتا ہے:

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً

سورۃ اعراف پ 9 آیت نمبر 205

رب کہتا ہے اگر آمین دعا ہے تب بھی آہستہ مانگو اگر آمین ذکر ہے تب بھی آہستہ مانگو اگر آمین قرآن ہے پھر اونچی پڑھ لے پھر معنی اور ہو گا اگر آمین دعا ہے تو پھر رب کا حکم یہ ہے کہ آہستہ مانگو اگر آمین ذکر ہے تو رب کا حکم یہ ہے کہ آہستہ مانگو۔

مسئلہ ترک رفع یدین اور قرآن:

رفع یدین کا مسئلہ آجائے گا رب سے پوچھو رب کہتا ہے قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ۔

سورۃ مومنون پ 18 آیت نمبر 1 ، 2

وہ ایمان والے کامیاب ہو گئے...جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں...

ارے خشوع کا معنی کیا ہے...؟ پیغمبر کے صحابی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان تفسیر ابن عباس کے اندر موجود ہے... فرماتے ہیں۔ "خاشعون" کا معنی:

"مخبتون متواضعون لا یلتفتون یمینا ولا شمالا ولا یرفعون ایدیھم فی الصلوۃ "

تفسیر ابن عباس ص 212

نماز میں خشوع یہ ہے نہ دائیں دیکھیں نہ بائیں نہ حرکت کر بالکل سکون سے کھڑا ہو جا اور نماز میں رفع یدین نہ کر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی قرآن کی تفسیر بیان کرتا ہے امام سیوطی نے "تدریب الراوی" میں لکھا حاکم نے امام بخاری کا اصول بیان کیا ہے: "ان تفسیر الصحابی الذی شھد الوحی والتنزیل انه حدیث مسند "

تدریب الراوی ج 1 ص 157، مستدرک حاکم ج 1 ص 211

جب صحابی قرآن کی تفسیر بیان کرتا ہے وہ تفسیر دیکھنے میں ہے در حقیقت حدیث مسند ہے... تو صحابی نے تفسیر کر دی ہے " خاشعون "کا معنی نماز میں رفع یدین نہ کر... ! میں نے آیت پڑھی نماز میں رفع یدین نہ کرنا نماز کا خشوع ہے... میں نے آیت پڑھی دعا آہستہ مانگ... میں نے آیت پڑھی ذکر آہستہ کر... میں نے آیت پڑھی قرآن نہ پڑھ امام کے پیچھے... امام صاحب کے موقف پہ اللہ کا قرآن بولتا ہے۔

نعمان اور شوق قرآن:

میں عرض یہ کر رہا تھا قرآن اور نعمان کے حوالے سے... یہ تم نے کیسے کہہ دیا ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ قرآن نہیں ہے... جس جگہ سے ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو گرفتار کر کے جیل میں لے جایا گیا حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اس جگہ پر آٹھ ہزار مرتبہ قرآن ختم کیا... آگے چلیے میں آخری بات کہتا ہوں حضرت امام صاحب کی میں نے ذات سے شروع کیا تھا میں ذات پہ ختم کرتا ہوں... میں نے کہا تھا امام صاحب کی ذات کی بشارت اللہ نے قرآن میں دی ہے... آخری بات سنو!

نعمان اور عبادت رحمان:

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ اللہ ان کی قبر پہ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے (آمین) ہم کہتے ہیں امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ چالیس سال تک عشاء کے وضوء سے فجر کی نماز پڑھتے رہے غیر مقلد کہتے ہیں پوری رات جاگ کر عبادت کرنا کہاں پر ہے میں نے کہا قرآن کہتا ہے:

وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا۔

سورۃ فرقان پ 19 آیت نمبر 64

تو یبیتون کا معنی پوری رات نہیں ہے؟ آدھی ہو تو بھی یبیتون... نصف ہو تو بھی یبیتون... ایک تہائی ہو تو بھی یبیتون... اور اگر پوری رات ہو تو بھی ”یبیتون“ اور جو پوری رات جاگ کر رب کی عبادت کرے... عبادت بھی کیسے سجدے اور قیام کرے سجدہ اور قیام تو نماز کو کہتے ہیں نا... اگر امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ... اللہ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے (آمین) وہ پوری رات جاگ کر عبادت کرے... اللہ قرآن میں پوری رات جاگ کر عبادت کرنے والوں کی تعریف کرتے ہیں... اگر امام کی ذات کی بشارت ہے وہ بھی قرآن میں موجود ہے... امام کی پوری رات جاگنے کی عبادت ہے وہ بھی قرآن میں موجود ہے... قرآن بولتا ہے مگر تو نے پڑھا نہیں... قرآن بولتا ہے مگر تو نے سمجھا نہیں... میں کہتا ہوں ارے غیر مقلدو! ضد کو چھوڑ دو امام کے موقف کو سمجھ لے... مماتیو! ضد کو چھوڑ دو... علماء دیوبند کے موقف کو سمجھو... اللہ مجھے اور آپ کو اپنے موقف پہ ثابت قدمی کے ساتھ رہنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

عنوان........... فقہ کی حقیقت کیا ہے

مقام... .... لاہور

خطبہ مسنونہ : 252
درود شریف: 252
تمہید : 252
آیت کا شان نزول : 253
موت کا معنیٰ : 253
قرآن کا فیصلہ: 254
اعلان نبوت کے وقت دیگر مذاہب وکتب: 255
نبوت دائمی ہوتی ہے : 255
عبادت کس چیز کا نام ہے : 257
یہودیت اور عیسائیت پر اعتراض: 257
یہودیت اور عیسائیت کا اعتراض : 258
دین کامل کس طرح ہے : 260
حدیث قرآن کی شرح ہے : 261
قرآن کریم ایک قانون ہے: 261
چار قرآنی اصول : 262
پہلا اصول ……اتباع قرآن : 262
دوسرا اصول ….. اطاعت رسول : 262
تیسرا اصول …..اجماع امت : 263
منکرین اجماع کی سزاء: 263
چوتھا اصول ……اجتہاد : 264

احادیث مبارکہ اور چار اصول: 265
حدیث نمبر 2: 266
امت کی دو قسمیں ہیں: 267
امت دعوت سے مراد: 267
امت اجابت سے مراد: 267
عیسائیوں اور یہودیوں کو چیلنج: 268
سارے مسائل کا حل کس میں؟ 269
فقہ کے مسئلوں کی تعداد: 269
فقہ دینے کی وجہ: 270
فقہ کی تعریف: 271
فقہ کا انکار کیوں؟ 271
مثال: 272
خلاصہ بیان: 272
اصولوں میں اسلوب قرآنی: 274
مناظرہ سیالکوٹ: 274
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا: 275
غیر مقلدین کے شوشے: 276
سوالوں کے جواب: 277

خطبہ مسنونہ:

الحمد للہ وحدہ لاشریك له والصلوة والسلام علیٰ نبی بعدہ امابعد :

فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم اَلۡیَوۡمَ أَكۡمَلۡتُ لَكُمۡ دِينَكُمۡ وَأَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ ٱلۡإِسۡلَٰمَ دِينًا

سورۃ المائدہ پ6 آیت نمبر 3

درود شریف:

اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انك حمید مجید اللھم بارك علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انك حمید مجید

تمہید:

میرے محترم بزرگو اہل السنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے بھائیو اور دوستو! ہماری آج کی اس نشست کا عنوان ہے ”فقہ کی حقیقت کیا ہے؟ فقہ کہتے کسے ہیں؟“ یہ اگر آپ ذہن میں بات بٹھالیں گے کہ فقہ کی تعریف کیا ہے...؟ فقہ کسے کہتے ہیں؟ تو سارے اشکالات شبہات خود بخود ختم ہو جائیں گے... آپ حضرات سن رہے ہیں کہ بہت سے لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں ہمارے اوپر... کہ آپ لوگ اللہ کے قرآن کی بات نہیں مانتے بلکہ اپنے امام کی بات مانتے ہیں... اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہیں مانتے۔ بلکہ اماموں کی بات مانتے ہیں... قرآن وحدیث چھوڑ کر فقہ حنفی کی بات کرتے ہیں۔ یہ سارے سوالات جتنے کیے جاتے ہیں... یہ سارے سوال جتنے کیے جارہے ہیں... اگر ہم نے یہ سمجھ لیا کہ فقہ کسے کہتے ہیں؟ یہ سارے سوال خود

بخود ختم ہو جائیں گے... اس کے لیے میں نے قرآن کریم چھٹا پارہ سورہ مائدہ کی آیت نمبر 3 تلاوت کی ہے یہ میں آیت کے نمبر اور سورۃ اس لئے عرض کرتا ہوں... کہ اگر آپ میں سے کوئی گھر جاکر ترجمہ والا قرآن کریم پڑھ لیں یا اردو قرآن کریم کی تفسیر دیکھ لیں... تو اس کو اگر حوالہ ذہن میں ہو گا تو گھر جاکر بھی دیکھ سکتا ہے۔

آیت کا شان نزول:

قرآن کریم چھٹا پارہ آیت نمبر 3 میں اللہ رب العزت نے اعلان فرمایا: **اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا** خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جب حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات کے میدان میں تشریف فرما تھے... تو اللہ رب العزت نے قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔

معارف القرآن مفتی محمد شفیع عثمانی رحمہ اللہ ج 3 ص 32

اور اس کے بیاسی یا تریاسی دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں رہے تو اس کے بعد اللہ کے نبی اس دنیا کو چھوڑ کر عالم آخرت کی طرف منتقل ہو گئے۔

موت کا معنیٰ:

کیونکہ میں یہ الفاظ اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ مسلمانوں کے ہاں موت کا معنی اور ہے... اور کفار کے ہاں موت کا معنیٰ اور ہے... کفار کے ہاں موت کا معنی ہے فنا ہو جانا... اور مسلمان کے ہاں موت کا معنی فنا ہو جانا نہیں بلکہ ایک جہاں کو چھوڑ کر دوسرے جہاں میں منتقل ہو جانا... آپ نے سنا ہو گا کہ ہمارے بعض صوفیا اور اکابر اہل اللہ فرماتے ہیں "الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب"

تفسیر مظہری جز 1 ص 97

کہ موت ایک پل کا نام ہے جو ایک دوست کو دوسرے دوست سے ملا دیتا ہے... ہم چاہتے ہیں اپنے نبی کو دیکھ لیں اب ان آنکھوں سے اس دنیا میں دیکھ نہیں سکتے... ہم چاہتے ہیں کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیں جنہوں نے ہم تک دین پہنچایا... ان کو دیکھ لیں لیکن اس دنیا میں چلتا پھرتا ہوا دیکھ نہیں سکتے... ہم چاہتے ہیں اپنے رب کی اور خالق کی اور مالک کی زیارت کریں۔

قرآن کا فیصلہ:

لیکن یہ قرآن کریم کا اٹل فیصلہ ہے: لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ۔

سورۃ الانعام پ 7 آیت نمبر 104

کہ تم ان آنکھوں سے اللہ کو نہیں دیکھ سکتے... خواہش کے باوجود نہیں دیکھ سکتے فرمایا ”الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب “ یہ تمہاری خواہش وہ ہے کہ جس کو موت والا پل گزارنے کے بعد اللہ پوری فرمادے گا... تو موت کا معنی فنائیت نہیں بلکہ موت کا معنی ہے ایک جہاں کو چھوڑ کر دوسرے جہاں میں منتقل ہو جانا... اللہ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت اتری... اور یہ اتنے واضح اور عمدہ آیت تھی... اور اس قدر عظمت والی تھی... کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ جو حضرات پہلے یہودی تھے اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوئے... انہوں نے کہا کہ اگر یہ آیت جو تمہارے نبی پر اتری ہے... اور اس وقت کے علماء یہود نے بھی یہ بات کی اگر یہ موسیٰ علیہ السلام پر اترتی تو جس دن آیت اترتی ہم اس دن کو عید منایا کرتے... اتنی اہم آیت ہے کہ اللہ رب العزت نے اعلان فرمایا: اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ

عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ ٱلۡإِسۡلَٰمَ دِينٗا کہ میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اپنی نعمت کو تمہارے اوپر پورا کر دیا اور تمہارے لئے اسلام اور دین کو میں نے پسند کر لیا...

اعلان نبوت کے وقت دیگر مذاہب وکتب:

جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ رب العزت کی توحید اور اپنی نبوت کا اعلان فرمایا... تو اس وقت اس عالم دنیا میں تین کتابیں موجود تھی... اور دو مذہب موجود تھے... یہ الگ بات ہے کہ وہ کتابیں اپنی اصلی شکل وصورت میں موجود نہیں تھی۔ یہ الگ بات ہے کہ مذہب اپنی اصلی صورت میں موجود نہیں تھا... لیکن جیسا کیسا بھی تھا آسمانی دو مذہب اور آسمانی تین کتابوں کا چرچا تھا... حضرت داؤد علیہ السلام پر اترنے والی زبور... حضرت موسی علیہ السلام پر اترنے والی تورات... اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر آسمان سے اترنے والی کتاب انجیل... یہ کتابیں موجود تھیں... اگرچہ اصلی شکل میں نہیں تھیں... مذہب یہودیت بھی موجود تھا... اور مذہب عیسائیت بھی موجود تھا... اگرچہ اس میں ترمیم کر دی گئی تھی۔

نبوت دائمی ہوتی ہے:

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دین مطہر کا اعلان فرمایا... تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، لَا نَبِيَّ بَعْدِي

ترمذی ج 2 ص 45 معجم کبیر طبرانی جز 19 ص 6

میں آخری نبی ہوں اب میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا... پہلے نبی برحق تھے قرآن کریم نے ہمیں تعلیم دی۔ لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ أَحَدٖ مِّنۡهُمۡ

سورة بقرة پ 1 آیت نمبر 136

ہم سارے انبیاء کو نبی مانتے ہیں اور نبی ہونے کی وجہ سے ان میں فرق نہیں کرتے... حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السام تک سارے انبیاء کو نبی مانتے ہیں... لیکن اپنے زمانے کا نبی مانتے ہیں... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کے بعد ان کی نبوت تو باقی ہے... ہم یہ نہیں کہتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت ختم ہو گئی... حضرت آدم کی نبوت ختم ہو گئی... اللہ رب العزت کا اصول یہ ہے کہ وہ جب بھی کسی کو نبوت کا منصب عطاء فرماتے ہیں تو واپس نہیں لیتے... لیکن ان کی شریعت پر عمل کرنا منسوخ ہو گیا... ایک ہے نبی کی نبوت کا ختم ہونا... اور ایک ہے نبی جو شریعت لے کر آیا تھا اس شریعت پر عمل کا منسوخ ہو جانا... ان انبیاء کی نبوت کو تو دوام حاصل ہے۔

اور حضرت آدم اسوقت بھی نبی تھے آج بھی نبی ہیں... قیامت والے دن بھی بطور نبی کھڑے ہوں گے... حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت بھی نبی تھے... آج بھی نبی ہیں... اور قیامت کے دن بھی بطور نبی اللہ کے سامنے پیش ہونگے... لیکن اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بعد گزشتہ انبیاء کی شریعت کو تو اللہ نے منسوخ کر دیا... اس کا مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بعد اب اگر کوئی انسان نجات اور کامیابی چاہتا ہے... تو حضرت آدم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراھیم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر عمل کرنے سے کامیاب نہیں ہو گا بلکہ کامیاب ہو گا... تو خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کرنے کی وجہ سے... یہ تو اسلام کا دعویٰ تھا۔

اور اہل اسلام جب یہودیوں اور عیسائیوں سے بات کرتے ہیں... اعتراض

کرتے ہیں... کہ ہم نے یہودیت سے کہا تمہارا دین منسوخ ہو گیا... عیسائیوں سے کہا کہ تمہارا دین منسوخ ہو گیا... اب قیامت تک کے لئے نہ عیسائیت کا دین چلے گا۔ نہ یہودیت کی شریعت چلے گی... بلکہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت چلے گی... اس پر ظاہر ہے کہ انہوں نے یہ بات کہنی تھی کہ ہماری شریعت کیوں منسوخ ہو گئی... تمہاری شریعت پر عمل کیا جا سکتا ہے تو ہماری شریعت پر عمل کیوں نہیں ہوتا...؟ اگر تمہارا قرآن آسمانی ہے تو ہماری کتابیں بھی آسمانی ہیں... ہم نے ان پر ایک بنیادی سوال کیا... یہ ساری تمہید ذہن میں ہو گی تو پھر فقہ کی تعریف کو سننے میں اور یاد کرنے میں آپ کو لطف محسوس ہو گا... ہمارا بنیادی اشکال یہ تھا۔

عبادت کس چیز کا نام ہے:

اللہ رب العزت نے انسانوں کو پیدا فرمایا اور یہ انسان قیامت تک کے لئے پیدا ہوتے رہیں گے... جب قیامت آئے گی تو اس کے بعد انسانوں کی پیدائش کا سلسلہ ختم ہو جائے گا... جب تک انسان نے آنا ہے تو انسان نے اللہ کی عبادت بھی کرنی ہے۔ اور اللہ کی عبادت نام ہے احکام شریعت پر عمل کرنے کا... اب ظاہر ہے انسان کی زندگی میں مختلف حالات اور اعمال پیش آتے ہیں... تو ہر حالت کے اعتبار سے اس کو حکم شریعت چاہیے تھا۔

یہودیت اور عیسائیت پر اعتراض:

ہم نے یہودیوں سے کہا کہ تمہاری تورات میں قیامت تک آنے والے مسائل کا حل موجود نہیں... ہم نے عیسائیوں سے کہا کہ تمہاری انجیل میں قیامت تک پیش آنے والے مسائل کا حل موجود نہیں... تو ہمیں ایسی کتاب چاہیے جو قیامت تک

آنے والے مسائل کا حل پیش کر دے... اس سوال کا جواب یہودیوں کے پاس موجود نہیں تھا... اور اس سوال کا جواب عیسائیوں کے پاس بھی موجود نہیں تھا... یہودی اور عیسائی اس سوال کا جواب تو نہ دے سکے۔

یہودیت اور عیسائیت کا اعتراض:

البتہ یہودیوں اور عیسائیوں نے یہی سوال ہمارے اوپر بھی کر دیا... یہودی کہنے لگے اگر ہماری تورات میں قیامت تک آنیوالے مسائل کا حل موجود نہیں تو تمہارے قرآن میں بھی تو قیامت تک آنے والے سارے مسائل کا حل موجود نہیں... عیسائیوں نے کہا اگر ہماری انجیل میں سارے مسائل کا حل موجود نہیں تو... تمہارے قرآن میں قیامت تک آنے والے سارے مسائل کا حل موجود نہیں... مثلاً دیکھیں بہت سارے مسائل پیش آئیں گے... کہ مسئلہ موجود ہے لیکن قرآن کھول کر دیکھیں تو قرآن میں اس کا حل نظر نہیں آتا مثلاً:

مسئلہ... 1 :

اگر کسی آدمی نے روزہ رکھا ہو تو حالت صوم یعنی روزے کی حالت میں بیمار پڑ جائے... ایسے آدمی کو انجیکشن اور ٹیکہ لگوانا پڑ جائے کیا ٹیکہ لگوانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا یا نہیں ٹوٹے گا... اس مسئلہ کا حل قرآن کریم کے اندر موجود نہیں۔

مسئلہ...2:

اب اگر کوئی انسان بیمار ہو اور اس کے جسم کا خون خشک ہو جائے نچڑ جائے یا زخمی ہوا اور ایکسیڈنٹ کی وجہ سے کوئی عضو کٹ گیا... اور اس کے جسم سے خون نکل

گیا... اب ڈاکٹر حضرات کہتے ہیں کہ کسی اور آدمی کا اس کو خون دو گے تو جان بچے گی ورنہ جان نہیں بچے گی... اسے کہتے ہیں انتقال خون کا مسئلہ... قرآن کریم سے پوچھیں کہ ایک انسان کا خون دوسرے انسان کو دینا جائز ہے یا نہیں... تو قرآن کریم میں یہ مسئلہ موجود نہیں۔

مسئلہ... 3

اگر ایک آدمی کا گردہ فیل ہو جائے... اور اس کو ڈاکٹر نکال دیں اور ساتھ دوسرا گردہ بھی فیل ہو جائے اب گردہ نکال دیں تو موت واقعہ ہو گی... اب اس کے بچنے کی ایک ہی صوت ہے کہ کسی اور آدمی کا گردہ نکال کر اس آدمی کو لگا دیں... اب ایک آدمی کا گردہ دوسرے آدمی کو لگانا جائز ہے یا نہیں... اب یہ مسئلہ قرآن کریم کے اندر موجود نہیں۔

مسئلہ... 4:

ایک آدمی سر سے گنجا ہے اور وہ یہ چاہتا ہے کہ میں اپنے سر پہ بال لگوا لوں۔ ڈاکٹر کہتے ہیں ہمارے پاس نسخہ موجود ہے ہم کسی اور کے بال اس کے سر پہ لگا دیں گے... تو سر اصلی حالت میں محسوس ہو گا... تو آیا یہ نقلی بال لگوا کر سر کو اصلی بنانا جائز ہے یا نہیں... تو یہ مسئلہ قرآن کے اندر موجود نہیں۔

مسئلہ... 5:

ہمارے ہاں ایک اور بڑا مسئلہ پیش آتا ہے لڑکا لاہور میں رہتا ہے... اور لڑکی سعودیہ میں رہتی ہے یا لڑکی انگلینڈ یا امریکہ میں رہتی ہے... یا لڑکی یہاں ہے اور

لڑکا ملک سے باہر ہے... ان دونوں کی شادی کرنا چاہیں... تو آنے جانے میں دقت پیش آتی ہے تو آج کل لوگ ٹیلی فون پر نکاح کرتے ہیں... کیا وہ ٹیلی فونک نکاح کرنے سے نکاح ہو جاتا ہے یا نکاح نہیں ہوتا... انٹرنیٹ پہ نکاح کریں نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں ہوتا... یہ مسئلہ قرآن کریم کے اندر موجود نہیں۔

مسئلہ... 6:

جب امام قرآن کریم کی تلاوت کرے یا دوسرا کوئی آدمی قرآن کریم کی تلاوت کرے تو سجدہ تلاوت والی آیت کو پڑھے تو سننے والے پر سجدہ تلاوت واجب ہے... لیکن اگر قاری صاحب قرآن پڑھے اور قرآن ٹیپ ریکارڈ کے اندر موجود ہو... آپ ٹیپ ریکارڈ پر قرآن پڑھیں اور قرآن کریم کو سنیں... اور اس میں سجدہ تلاوت والی آیت کو سنیں اب ٹیپ ریکارڈ سے سننے والے قرآن کریم کی وجہ سے سجدہ تلاوت واجب ہو گا یا واجب نہیں ہو گا... تو یہ مسئلہ قرآن کریم کے اندر موجود نہیں... اب آپ بتلائیں یہودیوں کا اعتراض ٹھیک ہوا کہ نہیں... بتاؤ بھائی بتاؤ نا ؟ (سامعین۔ ٹھیک ہے) اب یہودی کہہ رہیں ہیں کہ جو سوال تمہارا تھا وہ سوال ہمارا ہے... جو اعتراض تمہارا تھا وہی اعتراض ہمارا ہے۔

دین کامل کس طرح ہے:

ہم نے یہودیوں سے کہا دیکھئے جب ہم دعوی کرتے ہیں کہ ہمارے کتاب کامل اور مکمل ہے تو کامل اور مکمل ہونے کی تشریح بھی ہم کریں گے... جب ہم نے یہ دعوی کیا کہ ہمارا قرآن کامل ہے... قرآن میں سارے مسائل کا حل موجود ہے... اس قرآن کی تشریح کون کرے گا... یہ ہم کریں گے... ہم یہودیوں اور عیسائیوں سے دو

باتیں عرض کرتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں ایک چیز موجود ہے جو تورات اور انجیل میں موجود نہیں... وہ کیا ہے؟ ایک ہوتا ہے متن... ایک ہوتی ہے شرح۔

حدیث قرآن کی شرح ہے:

قرآن کریم متن ہے... اور اللہ کے پیغمبر کی احادیث مبارکہ اس متن کی شرح ہیں... تورات کا متن موجود ہے مگر شرح موجود نہیں... انجیل کا متن موجود ہے اور انجیل کی شرح موجود نہیں... قرآن کریم کا متن بھی موجود ہے اور قرآن کریم کی شرح احادیث مبارکہ بھی موجود ہیں... اگر ایک مسئلہ متن سے حل نہیں ہو گا تو وہ قرآن کی تفسیر احادیث مبارکہ جو شرح ہے اس سے حل ہو گا... تو ہم کہتے ہیں تورات انجیل کی شرح موجود نہیں جب کہ قرآن کی شرح موجود ہے... اور شرح سے مراد یہ ہے کہ ایسی شرح جو نبی خود فرمائیں... تورات کی ایسی تفسیر جو حضرت موسیٰ علیہ السلام خود کریں... انجیل کی ایسی تفسیر جو حضرت عیسی علیہ السلام خود کریں... یہ تفسیر تمہارے پاس موجود نہیں اور ایسی تفسیر جو خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم خود کریں وہ ہمارے پاس اصلی حالت میں موجود ہے... تو تورات انجیل اور قرآن میں فرق ہوا کہ نہیں... دوسری بات اس سے بھی زیادہ اہم سمجھیں۔

قرآن کریم ایک قانون ہے:

ہم کہتے ہیں قرآن کریم ایک قانون ہے اور قانون پر عمل کرنے کے لئے قانون کی ساری کتابوں کو دیکھا جاتا ہے... ایک یا دو کو دیکھ کر پورے قانون کو سمجھا نہیں جاتا۔ ہم نے قرآن کریم پر غور کیا... ہم نے کیا کرنا تھا آئمہ مجتہدین نے کیا... ہم نے تو ان کو دیکھ کر آگے نقل کر دیا... آئمہ مجتہدین نے قرآن کریم میں غور کیا کہ

قرآن کریم میں رب نے کامل اور مکمل ہونے کا اعلان بھی فرمایا ہے... قیامت تک آنے والے سارے مسئلے قرآن کریم کے اندر موجود ہیں... تو سارے مسئلے قرآن میں کیسے موجود ہیں... اب آپ یہ سنیں کہ سارے مسئلے قرآن میں کیسے موجود ہیں۔

چار قرآنی اصول:

قرآن کریم نے یہ بیان کیا کہ اگر کوئی بھی مسئلہ پیش آجائے تو اس مسئلہ کے حل کرنے کے چار اصول ہیں... کتنے اصول ہیں؟ (سامعین چار) میں نے آپ سے کہا تھا کہ میں فقہ کی تعریف بالکل آخر میں کروں گا... یہ ساری باتیں ذہن میں ہوئیں تو پھر فقہ کی تعریف آسانی سے سمجھ آجائے گی... قرآن کریم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی بھی مسئلہ پیش آجائے تو مسئلے کے حل کے لئے چار طریقے ہیں۔

پہلا اصول......اتباع قرآن:

اللہ رب العزت اعلان فرماتے ہیں: اتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ

سورۃ اعراف پ 8 آیت نمبر 3

کہ تم اس قرآن کی بات مان لو... جو اللہ نے قرآن تمہارے لئے تمہاری طرف نازل کیا... اگر تمہیں کوئی مسئلہ پیش آجائے تو وہ مسئلہ تم قرآن کریم سے کھول کر دیکھ لینا اور قرآن تمہیں وہ مسئلہ بیان کر دے گا۔

دوسرا اصول.....اطاعت رسول:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ

سورۃ آل عمران پ 3 آیت نمبر 31

اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو... اور اللہ کی محبت کو لینا چاہتے ہو... اللہ

سے محبت کرنا اور اللہ سے محبت لینا یہ اعمال شریعت پر عمل کرنے سے ہوتی ہے... آدمی شریعت پر عمل کرے تو اللہ کا محبوب بنتا ہے اور شریعت پر عمل نہ کرے تو اللہ کا محبوب نہیں بنتا۔ اگر اللہ سے محبت لینا چاہتے ہو تو اس کا طریقہ کیا ہے ”فاتبعونی“ کہ اللہ کے رسول خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں مان لو... تو تم سے اللہ محبت کرے گا... اب اگر کوئی مسئلہ پیش آجائے تو ہم مسئلہ قرآن کریم کے اندر دیکھیں گے... اگر کوئی مسئلہ پیش آجائے تو اس مسئلہ کا حل ہم اللہ کے نبی کی سنت سے دیکھیں گے... دو اصول بیان ہوگئے۔

تیسرا اصول.....اجماع امت:

اللہ رب العزت اعلان فرماتے ہیں :وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا

سورۃ النساء پ 5 آیت نمبر 115

جو آدمی اللہ کے رسول کی بات نہ مانے... اور مومنین جس مسئلہ پر اتفاق کر لیں... مومنین جس مسئلہ پر چلنے پر اتفاق کر لیں... مسلمانوں اور مومنین کے اجماعی اور اتفاقی راستہ کو نہ مانے... تو اللہ فرماتے ہیں میں اس کو دو سزائیں دیتا ہوں۔

منکرین اجماع کی سزاء:

ایک سزا دنیا میں اور ایک سزا آخرت میں دنیا کی سزا کیا ہے ”نولہ ما تولی“ میں اس کو ہدایت کی توفیق نہیں دیتا... وہ جہاں جاتا ہے میں اس کو جانے دیتا ہوں۔ اور آخرت کی سزاء کیا ہے ”ونصلہ جھنم“ میں آخرت میں اس کو جہنم دوں گا... تو جو آدمی اجماع امت کا انکار کر دے اللہ کتنی سزائیں دیتے ہیں؟ (سامعین... دو) یہی وجہ

ہے آپ پورے معاشرے میں گھوم لیں... جو اجماع امت کا انکار کرتا ہے اس کا عموماً ضابطہ یہ ہے کہ ھدایت کی توفیق نہیں ملتی... کیونکہ اللہ نے اعلان کیا ہے کہ جو آدمی اجماع امت کا انکار کرے " نوله ما تولىٰ ونصله جهنم ' دنیا میں میں اس کو ہدایت نہیں دیتا۔ اور قیامت میں میں اسکو جنت نہیں دیتا... کیونکہ جنت نے تو ملنا ہے ہدایت کے اوپر... جب ہدایت ہی سلب ہوگئی تو اللہ رب العزت اس کو جنت کیسے عطاء فرمائیں گے... اب دیکھیں قرآن کریم کی آیت میں اللہ نے ارشاد فرمایا اگر کسی مسئلہ پر ایمان والے اتفاق کرلیں تو اس مسئلہ کو ماننا چاہیئے کہ نہیں...؟ بولو بھائی (سامعین۔ ماننا چاہیئے)

چوتھا اصول......اجتہاد :

اللہ فرماتے ہیں: وَاتَّبِعۡ سَبِيلَ مَنۡ أَنَابَ إِلَيَّ

سورۃ لقمان پ 21 آیت نمبر 15

اے لوگوں تم اس آدمی کی بات بھی مان لیا کرو جو آدمی تمہیں اللہ کے دین کی طرف لے کر آئے... اس آدمی کی بات مان لینا چاہیئے جو خود بھی اللہ کی طرف آتا ہو اور تمہیں بھی اللہ کی طرف لے کر جاتا ہو... اب دیکھیں **واتبع سبیل من اناب الی** میں اللہ کا رسول مراد نہیں بلکہ ہر وہ شخص مراد ہے جو آدمی کو دین پر چلائے... اور آدمی کو اللہ تک لے جائے... اب ہم کہتے ہیں اس آیت میں وہ شخص مراد ہے کہ جو آدمی اجتہاد کرے اور اجتہاد کے ساتھ جو مسئلہ قرآن میں صراحتاً موجود نہ ہو... اللہ کے نبی کی حدیث میں صراحتاً موجود نہ ہو... اور اجتہاد کر کے مسئلہ بیان کرے... مسئلہ قرآن وسنت کے خلاف بھی نہ ہو... اور اس کا اجتہاد ایسا ہو جو آدمی کو دین پر چلنے کی طرف لے جائے... ایسے آدمی کی بات کو بھی ماننا ضروری ہے... اب قرآن نے کتنے

اصول بیان کیئے ؟ (سامعین ۔۔ چار) قرآن کہتا ہے اگر کوئی مسئلہ پیش آجائے تو مسئلے کا پہلا حل کیا ہے قرآن... دوسرا حل سنت... اور تیسرا حل اجماع... اور چوتھا قیاس... یہ قرآن کریم نے بھی بیان کیا ہے۔

احادیث مبارکہ اور چار اصول:

اور یہ حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بیان کیا ہے... حدیث معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ نے سنی ہو گی... حدیث معاذ اس حدیث کا نام ہے یہ ترمذی کے اندر بھی موجود ہے۔

ترمذی ج 1 ص 247

ابو داؤد کے اندر بھی موجود ہے۔

ابو داود ج 2 ص 149

مسند امام احمد بن حنبل میں بھی موجود ہے۔

مسند امام احمد بن حنبل ج 5 ص 272 ، 286

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یمن کا عامل اور گورنر بنا کے بھیجا... تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا" بم تقضی یا معاذ" اے معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگر لوگ تم سے مسئلہ پوچھیں... تو مسئلہ کا حل کہاں سے نکالے گا حضرت معاذ نے فرمایا:

نمبر...1:

بکتاب اللہ ۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں مسئلہ کا حل قرآن سے نکالوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا "ان لم تجد" اگر تجھے کوئی مسئلہ کتاب

اللہ میں نہ ملے؟ حضرت معاذ نے کہا

نمبر...2:

" بسنة رسول الله" میں یہ مسئلہ اللہ کے نبی کی سنت سے نکالوں گا... فرمایا" فان لم تجد " اگر مسئلہ قرآن میں نہ ملے... اور مسئلہ نبی کی سنت میں بھی نہ ملے تو؟ حضرت معاذ نے کہا:

نمبر...3:

اجتهد برأی۔ اللہ کے نبی پھر میں اجتہاد کروں گا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے" فضرب یده علیٰ صدره" اللہ کے نبی نے اپنا مبارک ہاتھ حضرت معاذ کے سینے پر پھیرا... کیوں کہ سینے میں علوم ہوں تو اجتہاد کی توفیق ملتی ہے... اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کے سینے کو کھولنے کے لئے اپنا ہاتھ مبارک حضرت معاذ کے سینے پر پھیرا... تاکہ اللہ اس کا سینہ اجتھاد کے لئے کھول دے... پھر اللہ کے نبی نے فرمایا: الحمد لله الذی وفق رسول رسول الله بما یرضی به رسوله۔ اے اللہ میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں کہ تو نے میرے نمائندہ کو اس بات کی توفیق عطاء فرمائی جس سے میں اللہ کا رسول راضی ہوں... تو حضرت معاذ نے مسائل کے کتنے حل بیان کئے۔

1... کتاب اللہ 2... سنت رسول 3... اجتہاد

حدیث نمبر2:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا: "ان الله لا یجمع امت محمد علی الضلالة"

ترمذی ج 2 ص 39

اللہ کبھی بھی میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائیں گے... امت سے مراد وہ ہے جو نبی کا دین قبول کرنے والی امت ہو... ایسی امت گمراہی پر کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتی۔ یہ جو میں کہ رہا ہوں امت سے مراد وہ امت جو دین قبول کر لے اس پر حدیث کے الفاظ دلیل ہیں... کہ میری امت کو اللہ گمراہی پر جمع نہیں فرمائیں گے... جس نے نبی کا کلمہ نہیں پڑھا وہ تو پہلے ہی گمراہ ہے... اس کا دین پر آنے کا مطلب ہی کوئی نہیں بنتا...

امت کی دو قسمیں ہیں:

1... امت اجابت
2...امت دعوت

امت دعوت سے مراد:

امت دعوت کہتے ہیں کہ جن کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی بن کر آئے مگر انہوں نے حضور کے دین کو قبول نہیں کیا۔

امت اجابت سے مراد:

امت اجابت کہتے ہیں جنہوں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو قبول کیا ہے... تو امت اجابت کہتے ہیں مسلمانوں کو...تو اس حدیث میں امت اجابت مراد ہے... امت دعوت مراد نہیں کیوں میں نے کہا اس حدیث کے الفاظ ہی دلیل ہیں اس بات پر کہ امت اجابت ہی مراد ہے... کیونکہ امت دعوت وہ ہے جو گمراہ ہے اوراللہ کے نبی فرماتے ہیں کہ اللہ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا... جو پہلے ہدایت پر آچکی ہے اور ھدایت پہ آنے والی کو امت اجابت کہتے ہیں... امت دعوت

نہیں کہتے اب آپ لوگ سمجھنا کہ اللہ رب العزت نے مسائل کے حل کے لیے اصول بیان کئے ہیں چار۔

1... قرآن کریم 2... سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

3... اجماع امت 4... اجتہاد (جسے قیاس شرعی کہتے ہیں)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ چار اصول بیان فرمائے۔

عیسائیوں اور یہودیوں کو چیلنج:

اب بات سمجھیں کہ فقہ کسے کہتے ہیں اب فقہ کی تعریف آپ ذہن میں رکھیں جب عیسایوں اور یہودیوں نے ہم سے سوال کیا... تمہارا قرآن بھی کامل اور مکمل نہیں۔ تمہارے قرآن میں بھی بہت سارے مسائل ہم نے دیکھے جو قرآن میں نہیں... ہم کہتے ہیں کہ سارے مسائل قرآن وحدیث میں موجود ہیں... لیکن موجود ہیں ان اصولوں کی روشنی میں... جو اصول ہمیں قرآن نے دیئے کتنے دیے؟ (سامعین ۔۔ چار)... اب جو مسئلہ قرآن سے ثابت ہو وہ بھی دین... جو سنت سے ثابت ہو وہ بھی دین... جو اجماع سے ثابت ہو وہ بھی دین... جو اجتہاد سے ثابت ہو وہ بھی دین... ہم کہتے ہیں عیسائیوں اور یہودیوں تم دنیا میں ایک بھی ایسا مسئلہ لے آؤ جو مسئلہ قرآن سے بھی حل نہ ہو... سنت سے بھی حل نہ ہو... اجماع امت سے بھی حل نہ ہو... اور اجتہاد سے بھی حل نہ ہو... ایسا کوئی مسئلہ نہیں لایا جاسکتا... جو ان چاروں اصولوں میں سے کسی سے بھی حل نہ ہو... اب مسئلہ تو حل ہو گا لیکن حل کس سے ہو گا؟ (سامعین ۔۔ چار اصولوں سے)

اور یہ اللہ نے چار اصول کہاں دیے؟ (سامعین ۔ قرآن میں) اللہ نے

قیامت تک آنے والے سارے مسائل کے چار اصول دیے اور چاروں اصول قرآن کریم کے اندر موجود ہیں... اب ہم یہ دعوی کر سکتے ہیں کہ قیامت تک آنے والے سارے مسائل کا حل قرآن کریم کے اندر موجود ہے... لیکن قرآن کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق۔ اصول چھوڑو گے پھر قرآن میں مسائل کا حل موجود نہیں... اصول کے مطابق آؤ گے پھر قرآن کریم کے اندر مسائل موجود ہیں۔

سارے مسائل کا حل کس میں؟

اب اگلی بات سمجھیں! اگر کوئی یہودی یا کوئی عیسائی چلو وہ تو سوال بعد میں کرے گا... جو مسئلے قرآن سے نکلتے ہیں یہ مسئلے بھی لکھے جا چکے ہیں... جو مسئلے اللہ کے نبی سے ثابت وہ مسئلے بھی لکھے جا چکے ہیں... جو اجماع امت سے ثابت ہیں وہ بھی جو اجتہاد سے ثابت ہیں وہ بھی لکھے جا چکے ہیں... یہ مسئلے لکھے ہوئے کہاں پر ہیں؟ (سامعین۔ فقہ میں) اب دیکھو جو مسئلے قرآن سے ثابت ہوتے ہیں وہ سارے قرآن میں لکھے ہیں...؟ بولیں کہاں لکھے ہوئے ہیں... ؟ (سامعین فقہ میں) اور جو مسئلے اللہ کے نبی سے ثابت ہوتے ہیں جو مسئلے اجماع سے ثابت ہوتے ہیں کہاں لکھے ہیں...؟ (سامعین فقہ میں) اور جو مسئلے اجتہاد سے ثابت ہوتے ہیں کہاں لکھے ہیں فقہ میں۔

فقہ کے مسئلوں کی تعداد:

علامہ عینی نے فرمایا ہمارے اصحاب نے کہا "قال اصحابنا" ہمارے آئمہ احناف فرماتے ہیں... کہ صرف فقہاء احناف نے علامہ عینیؒ کے زمانہ تک... آج سے بھی سات سو سال پہلے... جو مسائل قرآن کریم... احادیث مبارکہ... اور اجماع امت اور اجتہاد سے نکالے ہیں ان کی تعداد گیارہ لاکھ نوے ہزار ہے... کتنے مسئلے... ؟

(سامعین۔ گیارہ لاکھ نوے ہزار) اب یہ سارے مسئلے کہاں پر ہیں؟ قرآن کریم میں؟ اب یہ گیارہ لاکھ نوے ہزار مسئلے صاف طور پر حدیث میں ہیں...؟ میں یہ کہہ رہا ہوں سارے مسائل کا حل موجود ہے لیکن کہاں پر فقہ میں... اب اگر کوئی یہودی یا عیسائی آپ سے کہے ہمیں ایسی کتاب دو جس میں موجودہ زمانے کے سارے مسئلے لکھیں ہوئے ہوں تو آپ قرآن دیں گے؟ آپ حدیث دیں گے؟ (سامعین۔ نہیں)

فقہ دینے کی وجہ:

کیوں اس لئے کہ انتقال خون کا مسئلہ قرآن میں لکھا ہوا نہیں اور فقہ میں لکھا ہوا ہے... اعضاء کی پیوند کاری کا مسئلہ احادیث میں نہیں فقہ میں لکھا ہوا ہے... ٹیلی فونک نکاح کا مسئلہ قرآن میں نہیں فقہ میں لکھا ہوا ہے... حالت روزہ میں انجکشن لگوانے کا مسئلہ قرآن وحدیث میں موجود نہیں فقہ میں لکھے ہوئے ہیں... اگر کوئی یہودی کوئی عیسائی میں کہتا ہوں اس بات کو عام کر دیں اگر دنیا کا کوئی کافر مسلمان ہو... اور مسلمان ہونے کے بعد آپ سے پوچھے حضرت صاحب... مولوی صاحب... یہ میرے مسلمان بھائی ہیں مجھے ایسی کتاب دو... جس کتاب میں موجودہ زمانے میں پیش آنے والے سارے مسائل کا حل موجود ہو... آپ کون سی کتاب دیں گے؟ (سامعین۔ فقہ) بتائیں قرآن دیں گے قرآن میں تو نہیں ہے احادیث دیں گے اب آپ کیا دیں گے؟

تو یہودیوں اور عیسائیوں نے جو اعتراض کیا تھا... تمہارا دین ناقص ہے۔ تمہارا قرآن ناقص ہے... ہم نے کہا ہمارا قرآن ناقص نہیں... بلکہ کامل اور مکمل ہے... اس نے کہا اگر تمہارا دین کامل ہے تو بتاؤ یہ تمہارا کامل دین کہاں لکھا ہوا ہے... ہم نے کیا

جواب دیا بولیں... ؟(سامعین... فقہ)

فقہ کی تعریف:

اب سنیں فقہ کی تعریف ذہن میں رکھ لیں... اب آخری بات میں کہتا ہوں جس کے لئے میں نے تمہید باندھی ہے... قرآن کریم... سنت رسول... اجماع امت... اجتہاد مجتہد یعنی قیاس شرعی... ان چاروں اصولوں سے ثابت شدہ مسائل کا نام فقہ ہے... اب بولیں کیا تعریف کریں گے...؟ (سامعین۔ قرآن کریم۔ سنت رسول۔ اجماع امت۔ اور قیاس شرعی کا نام فقہ ہے)

اب بتاؤ فقہ قرآن حدیث کے خلاف ہے... ؟فقہ تو کہتے ہی اسے ہیں جو قرآن سے نکلا ہو... فقہ تو کہتے ہی اسے ہیں جو احادیث سے نکلا ہو... فقہ کہتے ہی اسے ہیں جو اجماع امت سے نکلا ہو... پھر تم نے امت کو دھوکا دینے کے لئے کیسے کہ دیا کہ فقہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے... فقہ قرآن کے خلاف نہیں... فقہ قرآن سے نکلے ہوئے مسائل کا نام ہے... اب میری بات سنیں میں نے آپ سے کہا تھا کہ میں آپ کے سامنے دو باتیں عرض کروں گا۔

فقہ کا انکار کیوں؟

دوسری بات یہ کہ فقہ کا انکار کیوں ہے... ؟فقہ کسے کہتے ہیں جواب آگیا (سامعین ۔۔۔ آگیا) فقہ کسے کہتے ہیں قرآن کریم سنت رسول اجماع امت اور قیاس شرعی سے ثابت شدہ مسائل کا نام فقہ ہے... اور فقہ کا انکار کیوں ہے؟ اصل میں یہودیوں اور عیسائیوں نے اعتراض کیا تھا کہ مسلمانو تمہارا دین ناقص ہے... ہم نے کہا ہمارا دین کامل ہے... اور ہم نے دین کے کامل ہونے کے لئے بطور جواب فقہ کو پیش کیا

تھا۔ اور عیسائیوں نے فقہ کا انکار کر دیا... تا کہ ہمارا اعتراض مسلمانوں پر باقی رہے... میری بات آپ سمجھ گئے! ہم نے ان کے اعتراض کا جواب کیا دیا تھا... فقہ اب لوگ فقہ کا انکار کرتے ہیں... یہ انکار اس لئے نہیں کرتے کہ فقہ کا انکار کرنا قرآن وحدیث کی خدمت ہے... فقہ کا انکار کرنا یہودیوں اور عیسائیوں کی خدمت ہے... فقہ کا انکار اس لئے کیا جاتا ہے تا کہ اسلام پر یہودیوں اور عیسائیوں کا اعتراض باقی رہ جائے... اس لئے تو ان کو پیدا کس نے کیا عیسائیوں نے کیا تھا۔

مثال:

آخر جب بھی آپ علاقہ میں اپنا امیدوار کھڑا کرتے ہیں آپ کا کوئی مقصد نہیں ہوتا... بتاؤ بھائی جب آپ اپنا ناظم یا کونسلر کھڑا کرتے ہیں... تو آپ کو مفادات وابستہ نہیں ہوتے... ؟ ان کو کیوں کہ عیسائیوں نے کھڑا کیا تھا... نیا نام دے کر کھڑا کیا تھا... اور انگریز کے خلاف نفرت کی فضاء کو ختم کرنے کے لئے کھڑا کیا تھا... عیسائیوں کا مقصد کیا تھا کہ جو ہم نے اعتراض دین پر کئے تھے... ہم تمہیں کچھ نہیں کہتے تم ہمارے اعتراضات ثابت کر دو... اعتراضات کو پکا کر دو... تو فقہ کا انکار کرنا اسلام کی خدمت نہیں... فقہ کا انکار کرنا قرآن وحدیث کی خدمت نہیں... بلکہ فقہ کا انکار کرنا یہودیوں اور عیسائیوں کی خدمت ہے... تو میری بات سمجھ آ گئی... آپ کو میں نے دو باتیں عرض کی تھی میں خلاصہ پھر کہتا ہوں تا کہ آپ بات کو یاد فرمالیں

خلاصہ بیان:

میں نے آپ کو کہا تھا قرآن کریم نے اعلان کیا: الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا کہ دین کامل ہے... اور یہودیوں

اور عیسائیوں کو ہم نے کہا تھا کہ تمہاری تورات اور انجیل کامل نہیں ہے... اس کے اندر قیامت تک پیش آنے والے سارے مسائل کا حل موجود نہیں ہے... یہودی عیسائی ہمیں کہتے تھے کہ تمہارے قرآن میں بھی قیامت تک پیش آنے والے سارے مسائل کا حل موجود نہیں ہے... ہم نے کہا کہ قرآن نے چار اصول دیے ہیں۔

1... اتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ میں قرآن کو بیان فرمایا۔

2... قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي یہ اتباع سنت ہو گیا۔

3... وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا میں اجماع امت۔

4... وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ میں قیاس شرعی اور اجتہاد کو اللہ رب العزت نے بیان فرمایا۔

قیامت تک آنے والے سارے مسائل کا حل قرآن میں موجود ہے۔ مگر چار اصولوں کی روشنی میں ان چار اصولوں سے جو مسائل ثابت ہوں اسکا نام فقہ ہے... یہ فقہ یہودیوں اور عیسائیوں کے سوالوں کا جواب تھا... تو تم ہمارے نہیں ان کے تھے... بعض لوگ نسبت ہماری طرف کرتے ہیں... انہوں نے یہودیوں اور عیسائیوں کے اعتراض کو پکا کرنے کے لئے کہہ دیا کہ ہم فقہ کا انکار کرتے ہیں... تاکہ یہودیوں کا سوال باقی رہ جائے... کہ دین مسلمانوں کا ناقص ہے... حالانکہ ناقص نہیں الحمدللہ کامل اور مکمل ہے بات سمجھ آگئی اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ ساری باتیں سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

اصولوں میں اسلوب قرآنی:

میں ایک بات ضمناً عرض کر دیتا ہوں قرآن کریم کے اصول کتنے ہیں؟ (سامعین ۔چار) اللہ نے پہلے دو اصولوں کے لئے الفاظ الگ استعمال کئے... اور دوسرے دو اصولوں کے لئے الفاظ الگ استعمال کئے... یہ عجیب بات ہے۔ قرآن کریم نے کہا "اتبعوا ماانزل" قرآن کے لئے کہا... اور اللہ کے نبی کی سنت کے لئے کہا "فاتبعونی" اور اجماع کی باری آئی تو "ویتبع غیر سبیل" سبیل کہا... یہ نہیں کہا "ویتبع غیر المومنین نہیں کہا سبیل کا لفظ ذکر کیا... اور جب اجتہاد کی باری آئی تو یہ نہیں کہا" اتبع سبیل من اناب"۔ سبیل کہتے ہیں مذہب کو... اور مذہب کا معنی کیا ہوتا ہے راستہ... ہم سارے حنفی دنیا میں کہہ رہے ہیں... کہ ہم امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب مانتے ہیں... غیر مقلد کہتا ہے کہ مذہب کا معنی قرآن سے دو... ہم نے کہا قرآن نے کہا "واتبع سبیل من اناب" "ای مذہب "من اناب الی" یعنی مجتہد کے مذہب کی پیروی کیا کرو... جب قرآن کی باری آئی تو مذہب نہیں کہا... جب نبی کی باری آئی تو مذہب (سامعین نہیں کہا) اور مجتہد کی بات آئی تو پھر مذہب کہا۔

مناظرہ سیالکوٹ:

ہمارا رات مناظرہ تھا سیالکوٹ میں... ایسے ہی خواہ مخواہ جاتے جاتے طے ہو گیا تین چار گھنٹے مناظرہ رہا... میرے سامنے غیر مقلد نے ایضاح الادلہ شیخ الہند کی عبارت پیش کی وہ عبارت واقعی غلط تھی... کاتب نے غلط لکھ دیا... حضرت نے غلط لکھا میں نہیں کہتا... قرآن کریم کی آیت پیش کی کہتا ہے قرآن کریم کہتا ہے "فان تنازعتم فی شیء

فردوہ الی اللہ والرسول" حضرت نے وہاں اولی الامر بھی لکھا ہے... کہتا ہے دیکھیں حضرت نے تحریف کی ہے... جو لفظ قرآن نہیں تھا قرآن میں داخل کر دیا... اور اللہ کی شان یہ کہ وہ جب کسی کے موت کے فیصلے فرمائے یا شکست کے فیصلے فرمائے... اسباب کیسے عطاء فرماتے ہیں... میں نے آیت پڑھی "واتبع سبیل من اناب الی" اور جب غیر مقلد نے پڑھی کہتا ہے "واتبع من اناب الی" میں نے کہا... اگر شیخ الہند سے غلطی ہو گئی تو غلطی تو تو نے بھی کی ہے... تو قرآن غلط نہیں پڑھ رہا... اگر ان سے غلط لکھا گیا تو تو نے غلط پڑھا... کہتا ہے میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں... میں نے کہا ان سے غلطی میں لکھا گیا اور تم سے غلطی میں پڑھا گیا بات برابر ہو گئی... بھائی آدمی غلطی سے لکھ بھی سکتا ہے... اگر غلطی سے بیان کر سکتا ہے تو لکھ نہیں سکتا... اب دیکھیں جو اعتراض ہم پر تھا وہ اعتراض اس پر پلٹ گیا نا۔

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا:

یہ اعتراض آپ نے سنا ہو گا کہتے ہیں جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو صحابہ نے تین دن بعد دفن کیا... اور جب ان کا خمینی مرا... تو خلافت کا مسئلہ پہلے اٹھایا... اور دفن تین دن بعد کیا... اللہ کبھی کبھی اعتراض دشمن کے گھر سے صاف کیا کرتا ہے... تو جو اعتراض اس نے شیخ الہند پر کیا... اللہ نے زبان روک کر اعتراض کا جواب فورا دلوایا... میں نے کہا بابا یہ ہمارے شیخ الہند کی کرامت ہے... اس کا جواب غیر مقلد کے پاس نہیں تھا... بس یہ کہتا رہا کہ مجھ سے غلطی ہو گئی... میں نے کہا یہ تو تو کہتا ہے مجھ سے غلطی ہو گئی میں کہتا ہوں حضرت سے غلطی ہو گئی... تو بات برابر ہو گئی۔

تو میں آپ سے گزارش کر رہا تھا... کہ اللہ نے مذہب کا لفظ استعمال کیا ہے یا

نہیں... مذہب کا لفظ استعمال کیا اس سے ہم مجتہد کے مذہب کی بات کرتے ہیں... اور نبی کے مذہب کی نہیں نبی کے دین کی بات کہتے ہیں... اللہ کے نبی کی طرف نسبت آئے تو نبی کا دین کہتے ہیں... اور ابو حنیفہ کی طرف نسبت آئے تو دین نہیں کہتے بلکہ مذہب کہتے ہیں... اور مذہب کا معنی ہے راستہ۔

غیر مقلدین کے شوشے:

اس لئے جب کوئی غیر مقلد آپ سے پوچھے کہ آپ کا مذہب حنفی ہے اور ہمارا محمدی... جب بھی کوئی سوال ہو گا تو شوشہ چھوڑتے ہیں میرا دعوی ہے کہ غیر مقلد دلیل نہیں دیتا شوشے چھوڑتا ہے... وسوسے ڈالتا ہے... ڈھکوسلے مارتا ہے... غیر مقلدین کا مزاج ہے ڈھکوسلے پر ڈھکوسلے چلائیں گے... غیر مقلد ایک عام آدمی کو پکڑیں گے کہیں گے کہ آپ کا مذہب کیا ہے حنفی... اچھا... آپ کا مذہب کیا ہے محمدی... تیسرے آدمی سے کہیں گے کہ چاچا جی آپ بتاؤ ایک آدمی کہتا ہے میرا مذہب حنفی ہے... اور ایک کہتا ہے میرا مذہب محمدی تو سچا کون ہے... چاچے نے فورا کہنا ہے محمدی... کیوں کہہ رہا ہے اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ہے... آدمی کیسے کہے کہ میں نبی کی بات چھوڑ کر ابو حنیفہ کی بات مانتا ہوں... یہ اس کا ایمان ہی گوارا نہیں کرتا... لیکن انہوں نے دھوکا دینے کے لئے کہنا ہے... چاچے نے فورا کہنا ہے مذہب محمدی ٹھیک ہے... میں مذہب محمدی مانتا ہوں... مذہب حنفی نہیں مانتا۔

میں کہتا ہوں سوال اٹھانے والا وہ ہے جس جاہل کو مذہب کا معنی ہی نہیں آتا۔ مذہب عربی زبان کا لفظ ہے اور مذہب کا معنی ہوتا ہے راستہ... جب ہم سے کوئی سوال کرتا ہے تمہارا مذہب کیا ہے... وہ ہم سے پوچھتا ہے کہ تمہار راستہ کیا ہے... ہم کہتے ہیں کہ ہمارا

راستہ ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ ہے اور ہماری منزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں... ہم پوچھتے ہیں کہ تمہاری منزل کیا ہے... اس لئے ہم نے کہا اس کی کوئی منزل نہیں یہ بدلتا رہے گا... قرآن نے کہا "نولہ ماتولی" اس کی کوئی منزل نہیں... اس کو جدہر جاتا ہے جانے دو... دنیا میں کوئی منزل نہیں... ہاں آخرت میں جہنم کی منزل متعین ہے "ونصلہ جہنم" اللہ نے قرآن میں اعلان کیا ہے... خیر یہ میرا عنوان نہیں... میں اس پر پھر کبھی ان شاء اللہ تفصیل سے عرض کروں گا... کہ اجتہاد نہ ماننے کے نقصانات کتنے ہوتے ہیں تو میں نے دو باتیں عرض کی نمبر ایک فقہ کسے کہتے ہیں... نمبر دو فقہ کا انکار کیوں ہے... یہ دو باتیں سمجھ آگئی ہیں نا کیوں بھائی؟ (سامعین... سمجھ آگئی) نہیں آئی تو میں پھر دوبارہ بیان شروع کر دیتا ہوں... آپ بڑے شوق سے چٹیں لکھیں میں آپ کا شکریہ ادا کروں گا... آپ چٹیں لکھتے لکھتے تھک جائیں گے ان شاء اللہ میں جواب دیتے نہیں تھکوں گا... نہیں یقین آتا تو آزما کر دیکھ لو... لوگ کہتے ہیں کہ دعوی کرتا ہے میں نے کہا دعوی کو توڑ دو۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

اس کے بعد سوالات وجوابات کی نشست ہوئی جس میں عوام الناس نے درج ذیل سوالات کیے اور حضرت متکلم اسلام نے ان کے علمی و تحقیقی جوابات ارشاد فرمائے افادہ عام کی غرض سے ان کو یہاں لکھا جاتا ہے۔

سوالوں کے جواب:

سوال:

عتیق الرحمن شاہ غیر مقلد کی حقیقت بیان فرمائیں...؟

جواب :

میں کراچی میں تھا یہ فروری کے مہینے کی بات ہے... عبد اللہ شاہ مظہر جو مجاہدین کے ذمہ دار ہیں... یہ انکا رشتہ دار ہے عتیق الرحمٰن شاہ... مجھے عبد اللہ شاہ مظہر نے فون کیا اور میں اپنے حضرت حکیم اختر صاحب دامت برکاتہم کے ہاں سہ روزہ لگا رہا تھا... میرے مناظرے تھے وہ ختم ہو گئے... تو سہ روزہ لگانے چلا گیا... ایک دن مکمل ہوا تو شاہ صاحب کا رات فون آگیا... انہوں نے فرمایا عتیق الرحمٰن شاہ پنجاب سے آگیا ہے اور وہ کہتا ہے میں شاہ صاحب کا پوتا ہوں اور وہ چیلنج دے رہا ہے اس سے گفتگو کریں... میں نے کہا یہ جواب آپ دیں گے کیونکہ آپ کا رشتہ دار ہے... ہاں علمی بات اس سے میں کروں گا... اس کو پکڑو عتیق الرحمٰن شاہ سے بات طے ہو گئی... اور اس کے حقیقی بھائی کے گھر ہوئی... اور دن کے دو بجے کا وقت طے ہوا... عبد اللہ شاہ مظہر گاڑی کی ڈرائیونگ فرما رہے تھے... ان کی گاڑی میں بیٹھ کر شیخ الحدیث جامعہ اشرف المدارس مولانا عبد الرشید ان کے کتب خانے سے ہم نے کتب اٹھائیں... عتیق الرحمٰن کے بھائی کے گھر گئے... مگر عتیق الرحمٰن وہاں گفتگو کرنے نہیں آیا۔

پھر فون آگیا عتیق الرحمٰن کے بھائی کو... عتیق الرحمٰن کے بھائی نے کہا بھائی تو کدھر ہے عتیق الرحمٰن کہتا ہے میں ضیاء الدین پیرزادہ کے گھر میں ہوں... یہ انہی کے متعلقین میں سے ہے... ہم نے وہاں سے گاڑی دوڑائی اور ضیاء الدین پیرزادہ کے گھر گئے... عتیق الرحمٰن وہاں سے بھی دوڑ گیا... میرے سامنے حقیقت یہ ہے اگر آپ کے سامنے حقیقت کوئی اور ہے تو آپ بتا دیں... ہمیں تو اتنا پتہ ہے کہ پہلے حنفی تھا اس کو ایک لڑکی ملی تو یہ غیر مقلد بن گیا... تو لڑکی کی وجہ سے مذہب بدلنا یہ مسلمانوں کی شان

نہیں ہے... آپ جا کر اس کا پتہ کرائیں اس کے گھر میں پہلے بیوی موجود تھی... دوسری اس کو غیر مقلدوں نے دی ہے... اس طرح ایک غیر مقلد صادق کوہاٹی تھا... پہلے مماتی تھا پھر غیر مقلد ہوا... آپ میری بات کو محسوس نہ فرمائیں... فرما بھی لیا تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اتنے لوگ پہلے محسوس کرتے ہیں... ایک اور کرلے گا تو کیا فرق پڑے گا۔

لیکن ایک بات میں معذرت کے ساتھ کہتا ہوں اور میں نے اشاعت التوحید والوں سے بھی یہ کی کہ اشاعت التوحید والوں نے غیر مقلدوں کے لئے دروازے کھولے ہیں... آپ گنتے جائیں احمد سعید کا بیٹا پہلے مماتی پھر غیر مقلد ہوا... صادق کوہاٹی پہلے مماتی پھر غیر مقلد ہوا... قاضی عبد الرشید پہلے مماتی پھر غیر مقلد ہوا... یہ دروازے کھولے ہیں... کیوں کہ غیر مقلدیت نام ہے اکابر پہ عدم اعتمادی کا... یہاں عدم اعتماد سکھایا جاتا ہے... اور یہ پہلی سیڑھی ہے اور وہ آخری سیڑھی ہے... اور اس سے اگلی سیڑھی مرزائیت ہے... کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی پہلے غیر مقلد تھا... پھر مرزائی ہوا... خیر عتیق الرحمٰن کی حقیقت جو میرے سامنے ہے میں نے بتادی... جو آپ کے سامنے ہے آپ بتادیں۔

سوال:

قرآن سے مسائل کا حل ہر آدمی کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب :

یہ وہی کر سکتا ہے جو قرآن کریم کو جانتا ہو... اور علوم عالیہ کو جانتا ہو۔ جو قرآن سمجھنے کے لئے بہت مفید ہیں... ہر آدمی کے بس میں نہیں مسائل کا حل کرنا... ہر آدمی سب مسائل پر عمل کرے تو بڑی غنیمت کی بات ہے... ہر آدمی عمل کرنے

کے لئے تیار نہیں تو مسئلے حل کہاں سے کرے گا۔

سوال:

مجتہد کون ہوتا ہے اور اجتہاد کی اجازت کس کو ہے؟

جواب:

مجتہد تو وہی ہوتا ہے جو اجتہاد کرے... مجتہد کسے کہتے ہیں دو باتیں یاد کر لیں ایک ہوتا ہے مجتہد... ایک ہوتا ہے مقلد... اور ایک ہوتا ہے غیر مقلد... قرآن وحدیث قانون شریعت ہے... جو آدمی قانون شریعت کا ماہر ہو اسے مجتہد کہتے ہیں... جو ماہر کی بات پر اعتماد کر کے اسے مان لے اسے مقلد کہتے ہیں... جو قانون شریعت کا ماہر بھی نہ ہو۔ اور ماہر کی بات بھی نہ مانے اسے غیر مقلد کہتے ہیں... تو مجتہد کسے کہتے ہیں جو قانون شریعت کا ماہر ہو... میں وہ تعریف کر رہا ہوں جسے عام آدمی بھی سمجھے... علماء کے لئے نہیں عوام کے لئے ورنہ تقلید کی تعریف تو بہت لمبی ہے... جو قانون شریعت کا ماہر ہو اسے مجتہد کہتے ہیں... اور جو ماہر کی بات مانے اسے مقلد کہتے ہیں... جو قانون شریعت کے ماہر کی بات نہ مانے اسے غیر مقلد کہتے ہیں... اور ان کا وجود پہلے نہیں تھا یہ برصغیر میں انگریز کے آنے کے بعد شروع ہوا... ترجمان وھابیہ ص10 پہ نواب صدیق حسن خود فرماتے ہیں کہ جب سے یہاں اسلام آیا ہے لوگ مذہب حنفی پر قائم ہیں... جب سے اسلام آیا تو اسلام لانے والے کون تھے...؟ یہ میں نہیں کہتا خود غیر مقلد کہتا ہے۔

سوال :

کہتے ہیں طلاق ثلاثہ دینے کے بعد غیر مقلد ہو جانا کیسا ہے ایسے آدمی کے بارے میں کیا فیصلہ ہے۔۔۔؟

جواب :

دیکھیں بھائی طلاق ثلاثہ اگر کوئی اپنی بیوی کو دے دے تو نئی عورت سے شادی کرے۔۔۔ غیر مقلد ہونے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔ بھائی اگر آپ نے بیوی کو طلاق دے دی ہے اللہ اس سے محفوظ رکھے۔۔۔ ہر ایک کے گھر کو محفوظ رکھے۔۔۔ اللہ ہر ایک کے گھر کو آباد فرمائے۔۔۔ اگر بیوی کو کسی وجہ سے طلاق دینی پڑ جائے تو کسی اور سے شادی کرے۔ اللہ رب العزت نے یہ تھوڑا حکم دیا ہے کہ تم نے جس سے نکاح کیا دوبارہ اسی کے ساتھ کرو۔ چھوڑ دو۔۔۔ اس کو جتنے دن آپ کا ملاپ مقدر میں تھا ہو گیا۔۔۔ اب جدائی مقدر میں تھی اللہ کی تقدیر پر راضی ہو جاؤ۔۔۔ کسی اور سے نکاح کر لو۔۔۔ اس لئے طلاق ثلاثہ دینے کے بعد غیر مقلد ہونا یہ پرلے درجے کی حماقت ہے۔۔۔ اور بیوقوفی ہے۔۔۔ اللہ سب کو محفوظ رکھے اس کی کوئی گنجائش نہیں۔۔۔ طلاق کا مسئلہ تو اتنا ہی ہے بس دیکھیں بھائی کوئی سوال کرنا ہے تو کر لو۔۔۔ بعد میں یہ نہ کہنا کہ ٹائم تھوڑا تھا۔۔۔ ٹائم آپ کے پاس تھوڑا ہے میرے پاس نہیں اپنا اعتراض میرے کھاتے میں نہ ڈالنا۔۔۔

سوال:

کہتے ہیں مجتہد پر اجتہاد واجب ہے مقلد پر تقلید واجب ہے اور غیر مقلد پر تعزیر واجب ہے مولانا اوکاڑوی رحمہ اللہ تعالی۔۔۔؟

جواب:

بالکل ٹھیک ہے کہ مجتہد پر اجتہاد واجب... مقلد پر تقلید واجب... اور غیر مقلد پر تعزیر واجب یہ فتوی ہمارا نہیں ہے علماء حرمین کا ہے اور یہ فتوی چھپ کر مارکیٹ میں آچکا ہے کہ جو آدمی غیر مقلد ہے ائمہ کی تقلید نہیں کرتا اس پر تعزیر واجب ہے اس کو کوڑے مارنے چاہیے یہ فتوی ہمارا نہیں علماء حرمین کا فتوی ہے حضرت مولانا منیر احمد صاحب کی کتاب ہے شرعی فیصلے اس کے اندر یہ فتوی درج ہے ۔

سوال:

کہتے ہیں پیوند کاری انتقال خون کا مسئلہ فقہ کی کس کتاب میں ہے؟

جواب:

حضرت مفتی رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے کتاب لکھی اس کے اندر بھی موجود ہے... ہماری کتب احناف کے اندر بھی موجود ہے... ہماری جو اس دور کی فتوی کی کتب آئی ہیں آپ کوئی ایک کتاب اٹھالیں انتقال خون کا مسئلہ آپ کو مل جائے گا۔ ایک کتاب نہیں بہت سی کتب میں لکھا ہوا ہے۔

سوال:

کیا امام ابو حنیفہ کی شوری میں چالیس علماء تھے... ؟

جواب:

مناقب موفق لابی حنیفہ آپ اس کو پڑھ لیں آپ کو مل جائے گا۔

عنوان........... فقہ کی عظمت واہمیت

مقام........................لاہور

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا: 289

فہم معانی احادیث اور فقہاء کرام: 290

فقہاء طبیب اور محدثین پنساری: 290

غیر مقلدین کا ایک عمومی شوشہ: 291

ایک اصول: 291

ترک رفع یدین اور مجموعہ احادیث: 292

چند اصولی باتیں: 294

چار بہترین ادوار: 295

اہل السنت کا معنی کیا ہے: 296

اہل السنت والجماعت نام کا ثبوت: 297

سنت کا معنی: 297

سنت کی قسمیں: 298

علم کی اقسام: 299

آیت محکمہ: 299

دے رہے ہیں جو تمہیں اپنی رفاقت کا فریب! 299

سنت قائمہ: 300

جماعت سے مراد؟ 302

اہل سنت اور اہل بدعت میں فرق: 303

احادیث متعارض ہوں تو اصول: 303

گر سکھادیں گے بادشاہی کے: 305

غیر مقلدین کا عمل : 305

احناف کا عمل : 305

چیلنج : 306

فریقین کی باہم اتفاقی باتیں: 306

فریقین کے مابین اختلافی مسئلہ: 307

رفع یدین کے اٹھائیس مقامات : 307

فریقین کے نزدیک اتفاقی مقام : 308

دو سوال : 309

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا: 309

مماتیوں سے گفتگو: 310

مماتیوں کا اقرار: 313

علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم : 314

مماتیوں کے خلاف مناظرے کی وجہ : 314

سیف اللہ خالد کون؟ 315

”اللہ کی رضا“...چہ معنی دارد...؟ 315

باپ ہو تو ایسا: 316

مماتی دیوبندی ہیں یا نہیں ؟ 318

سنت سے مراد: 319

غیر مقلدین اور بریلویوں میں فرق: 320

خدا کے بارے میں عقیدہ : 321

نبی کے بارے میں عقیدہ: 321

خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں عقیدہ: 322

صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بارے میں عقیدہ: 323

درایت اور روایت میں فرق: 323

غیر مقلدین کا عقیدہ: 323

ائمہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے بارے میں غیر مقلدین کا عقیدہ: 324

میں حنفی کیوں ہوا...؟ 324

بریلویوں کے ساتھ مناظرہ: 326

مناظرہ سیالکوٹ: 328

تقلید مطلق کسے کہتے ہیں: 328

معاون شیخ الحدیث کا حال: 330

قیامت کے دن روشنیوں والے: 331

راولپنڈی کا واقعہ: 332

دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا: 333

غیر مقلدین کی عادت: 333

محبت صحابہ یا بغض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم...؟ 334

تین ضروری باتیں: 335

بابا جی کا جواب: 336

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عذاب وثواب کا مشاہدہ: 337

تطبیق احادیث میں ذوق ابوحنیفہ رحمہ اللہ: 338

خطبہ مسنونہ:

الحمد للہ! الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیأت اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ ونشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ و رسولہ۔ امابعد:فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

سورۃ مائدہ پ 6 آیت نمبر 3

عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایاتین علیٰ امتی ما اتی علیٰ بنی اسرائیل حذوالنعل بالنعل حتی ان کان منھم من اتی امہ علانیۃ لایاتین فی امتی من یصنع ذلک وان بنی اسرائیل تفرقت علیٰ ثنتین وسبعین ملۃ وتفترق امتی علیٰ ثلاث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدہ قالوا من ھی یارسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی۔

ترمذی ج 2 ص 93

یارب صل وسلم دائما ابدا
علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم
ھو الحبیب الذی ترجی شفاعتہ
لکل ھول من الاھوال مقتحم

درود شریف:

"اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ

ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انك حمید مجید"

تمہید:

میرے نہایت قابل صد احترام معزز علماء کرام... اور میرے طالب علم ساتھیو اور بھائیو... میں نے آپ حضرات کے سامنے قرآن کریم چھٹا پارہ سورہ مائدہ کی آیت نمبر تین کا ایک حصہ تلاوت کیا ہے... ذخیرہ احادیث میں سے جامع ترمذی ابواب الایمان کی آخری احادیث میں سے ایک حدیث تلاوت کی ہے... اللہ رب العزت نے اس آیت کریمہ میں ایک اہم مضمون کو ارشاد فرمایا ہے... اور جو حدیث مبارکہ میں نے آپ حضرات کے سامنے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی تلاوت کی ہے... اس حدیث مبارکہ میں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک آنے والے مختلف فرقوں میں سے فرقہ ناجیہ کا تذکرہ کیا ہے... آپ حضرات کے سامنے ان شاء اللہ العزیز بقیہ پانچ ایام میں بھی تقابل ادیان کے موضوع پر تفصیلی گفتگو ہو گی۔

آج کی یہ ہماری گفتگو پورے تقابل ادیان کے لیے بنیادی اور اساسی حیثیت رکھتی ہے... میں آپ حضرات کے سامنے چند ایک اصولوں پہ مبنی ایسی گفتگو عرض کر دوں گا اگر آپ حضرات اس پر توجہ فرمائیں گے... تو باقی آنے والے سارے موضوعات کے لئے مفید ثابت ہو گی... اور اگر ان چیزوں کو آپ نے سمجھ لیا اور سمجھنے سے بڑھ کر آئندہ اس کو بیان کرنے کا سلیقہ اللہ آپ کو عطاء فرمادے... تو آپ محسوس فرمائیں گے کہ اسلام کے نام پر دنیا میں پلنے والے فتنے... اسلام کے نام پر دنیا میں چلنے والے فرقے... کم از کم ان شاء اللہ آپ کو خود محسوس ہو گا کہ ان میں سے حق کون

ہے... اور باطل کون ہے... حق اور باطل کی پہچان کرنا بنیادی چیز ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اللہ رب العزت سے جہاں اور دعائیں ارشاد فرماتے ہیں... ان میں سے ایک دعا اللہ رب العزت سے یہ عرض کرتے کہ یااللہ اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ یا اللہ مجھے حق کا حق ہونا دیکھا دے اور پھر اس حق کو میرا رزق بنا دے... اور اے اللہ باطل کا باطل ہونا مجھے بتا دے "وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ" اور اس اجتناب باطل کو میرا رزق بنادے... آپ اس حدیث مبارک پہ غور فرمائیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے عجیب الفاظ ارشاد فرمائے ہیں۔

حضرت میرے شیخ حکیم محمد اختر دامت برکاتہم اس کی وہبی تشریح فرماتے ہیں... حضرت فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا میں یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ یااللہ مجھے حق کا حق ہونا دکھا... اور پھر مجھے حق کی اتباع کی توفیق عطا فرما... یہ دعا نہیں مانگی... اے اللہ مجھے باطل کا باطل ہونا دکھا اور باطل سے بچنے کی توفیق عطا فرما... بلکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا یہ فرمائی... الفاظ نبوت پہ آپ غور فرمائیں الفاظ نبوت کیا ہیں۔ اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ اتباع حق کو میرا رزق بنادے وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ اور اجتناب باطل کو میرا رزق بنا دے۔ ساتھ آپ دوسری حدیث ملالیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان النفس لن تموت حتی تستکمل رزقھا

شرح السنۃ بحوالہ زاد الطالبین ص 40

کہ جب تک کوئی ذات کوئی نفس کوئی انسان اور شخص... اپنے رزق کو مکمل نہیں کرتا اس کی موت نہیں آتی... اگر اتباع حق اللہ نے آپ کا رزق بنا دیا ہے تو جب تک اتباع حق نصیب نہیں ہو گا تو موت نہیں آئے گی... اجتناب باطل کو اللہ نے رزق بنا دیا تو جب تک اجتناب باطل نہیں ہو گا موت نہیں آئے گی... آپ اندازہ فرمائیں کیسے الفاظ نبوت ہیں... ہمارے ہاں عموما ایسے ہوتا ہے ہم الفاظ نبوت پڑھتے ہیں لیکن الفاظ نبوت کے حقائق ہمارے سامنے نہیں ہوتے جس کی وجہ سے بہت سارے مسائل ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو جاتے ہیں اللہ رب العزت کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نور اللہ مرقدہ پر کہ وہ الفاظ پیغمبر کو لیتے پھر ان کی تہ میں ڈوب کر ان سے معانی اور مطالب کو نکال لیتے... اور یہ کام فقہاء کرام کا ہے۔

فہم معانی احادیث اور فقہاء کرام:

خود امام ترمذی رحمہ اللہ نے ترمذی کتاب الجنائز میں اس بات کو تسلیم فرمایا ہے فقہاء کے بارے میں فرماتے ہیں: هم اعلم بمعاني الحديث۔

ترمذی ج 1 ص 193

کہ حدیث کا معنی محدث نہیں جانتا جس قدر حدیث کا معنی فقیہ جانتا ہے اور خود محدثین کو اس بات کا اعتراف ہے۔

فقہاء طبیب اور محدثین پنساری:

يا معشر الفقهاء أنتم الأطباء ونحن الصيادلة فقہاء اور محدثین کی مثال ایسے ہی ہے... کہ جیسے ایک پنساری... اور ایک ماہر طبیب کی ہوتی ہے۔

حدائق الحنفیہ ص 98

کہ پنساری کے پاس اس کے مطب میں ادویات تو بہت ہوتی ہیں لیکن وہ طبیب نہیں ہوتا... اور ہر دوائی کا استعمال کرنا نہیں جانتا... اور اگر آپ کسی طبیب کے ہاں تشریف لے جائیں تو طبیب کے کمرے میں ادویات زیادہ نہیں ہوتی... اگر آپ سپیشلسٹ ڈاکٹر کے پاس چلے جائیں تو اس کے کمرے میں آپ کو ادویات زیادہ نظر نہیں آئیں گی... لیکن مرض کی تشخیص یہ ماہر طبیب اور ڈاکٹر کرے گا... نسخہ آپ کو لکھ کر دے گا اور وہ آپ کو کسی پنساری یا میڈیکل سٹور سے مل جائے گا... اب کوئی آدمی میڈیکل سٹور پہ ہزاروں ادویات کو رکھا ہوا دیکھ کر یہ فیصلہ کرے کہ یہ ماہر ڈاکٹر ہو گا... تو یہ اس آدمی کی غلط فہمی ہے۔

غیر مقلدین کا ایک عمومی شوشہ:

یہ میں کیوں کہتا ہوں ہمارے ہاں عموماً غیر مقلدین ایک شوشہ چھوڑتے ہیں کہ اگر ہم رفع یدین کرتے ہیں... نماز میں تو صحیح بخاری میں رفع یدین کی پانچ احادیث ہیں... صحیح مسلم میں رفع یدین کی چھ احادیث ہیں... تو دیکھو پانچ بخاری میں اور چھ مسلم میں گیارہ ہو گئی... اب یوں روایات کو گنواتے چلے جائیں گے اور کہتے ہیں ہمارے پاس اڑھائی سو احادیث رفع یدین کی ہیں۔

ایک اصول:

میرے بھائی اگر اڑھائی سو احادیث رفع یدین کی ہوں... تو ترک کے لئے تو ایک ہی کافی ہے... اگر ایک عمل اللہ کے پیغمبر نے 23 سال کیا ہو اور مرض الوفات سے ایک دن پہلے ہی کوئی عمل منسوخ ہو جائے... اور اتنی بات کہ حضور 23 سال فرماتے رہیں اور آخر میں نہیں کیا تو کتنے وہ لوگ تھے جو اس عمل کو دیکھ رہے تھے اور

آخر میں حضور نے چھوڑ دیا... تو کرنے پہ آپ کے پاس ہزار اقوال مل جائیں گے... اور ترک پر ایک مل جائے گا لیکن ترک کا ایک قول اتنا قوی ہو گا... کہ وہ کرنے کے ہزاروں اقوال ایک طرف چھوڑ دے گا... یہ اصولی بات ہے... ورنہ ایسی بات نہیں کہ ترک رفع یدین پر ہمارے پاس احادیث نہیں ہیں... وہ ان موضوعات پر جب گفتگو ہو گی تو آپ کے سامنے آجائیں گی۔

ترک رفع یدین اور مجموعہ احادیث:

بحمد اللہ تعالیٰ ترک رفع یدین پر ابھی تک ہم نے بارہ سو احادیث وآثار جمع کر لیے ہیں... بارہ سو احادیث ترک رفع یدین پر ان شاء اللہ یہ چھپ کر بھی اللہ رب العزت نے توفیق عطا فرمائی تو آپ کے سامنے آجائیں گی... میں عرض کر رہا ہوں کہ اصولی بات سمجھیں ! حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شریعت لے کر آئے... میں تین چار باتیں آج کی نشست میں عرض کروں گا... تو تین چار باتیں آپ ذہن میں رکھ لیں اس کے بعد وقت بچے گا تو اگلی بات کر لیں گے... نہیں وقت بچے گا تو پھر کبھی سہی... اور اگر آپ مناسب سمجھیں گے تو میں ان شاء اللہ اپنی گفتگو تھوڑی سے کم کرنے کے بعد آخر میں آپ حضرات کو موقع دوں گا کہ آپ کوئی سوالات فرمانا چاہیں تو چٹیں لکھ کر آپ سوال کر لیں... کہیں ایسا نہ ہو کہ میں اپنا موضوع بیان کر دوں اور میرے موضوع کے متعلق آپ حضرات کے پاس سوالات ہوں... اعتراضات ہوں... شبہات ہوں اور چلے جانے کے بعد آپ کے ذہن میں خیال آئے اگر ہم یہ مسئلہ پوچھ لیتے یہ سوال کر لیتے ہماری الجھن دور ہو جاتی لیکن سوال نہ کرنے کی وجہ سے ہماری الجھن دور نہیں ہوئی... اس لئے اگر آپ حضرات فرمائیں کہ پورا وقت بارہ بجے تک میں

بیان کرتا رہوں میں اس کے لئے بھی تیار ہوں اگر آپ فرمائیں میں بیان پہلے ختم کر دوں اور بعد میں سوالات کے لئے وقت دے دیں میں اس کے لئے بھی تیار ہوں۔

آپ حضرات فرمائیں کون سی ترتیب مناسب رہے گی... دیکھیں یہ جلسہ نہیں ہے آپ حضرات ذہن میں رکھ لیں ہماری آج کی نشست جلسہ نہیں ہے یہ خطیبانہ بیان نہیں ہے... اس لئے کہ جلسہ کا مزاج اور ہوتا ہے اور کلاس اور سبق کا مزاج اور ہوتا ہے... آج کی اس نشست کو اور آئندہ پانچ ایام کی نشستوں کو آپ کلاس اور سبق سمجھیں... اور سبق میں کوئی بات تدریس کی مسند پہ بیٹھنے والا کہتا ہے... اور کوئی بات تعلیم کی مسند پہ بیٹھنے والا کہتا ہے... تو مل کر دو طرفہ بات چلتی ہے... تو سبق پکا ہوتا ہے... اور اگر ایک بات ایک آدمی کہتا چلا جائے اور سامنے والے کی کسی الجھن اور سوال کو صاف نہ کیا جائے تو عام طور پر مشاہدہ یہ ہے کہ سبق سمجھ نہیں آتا... اور بات مکمل نہیں ہوتی... اس لئے میں آپ حضرات کے مشورہ کے مطابق اپنا بیان بارہ بجے سے پہلے ختم کر دوں گا... اور پھر آپ کو وقت دوں گا کہ آپ کھل کر سوالات کریں اس کا طریقہ یہ ہو گا... کہ آپ حضرات پرچی یا چٹ لکھ دیں... اور اگر جواب مجھے آتا ہوا تو دوں گا... اور نہیں آتا ہو گا تو معذرت کر لوں گا... اور پھر کبھی ان شاء اللہ دے دیں گے... جو جواب آئے گا وہ آپ کے سامنے ہو گا... جو نہیں آتا ہو گا جواب تو پھر صحیح... یہ الگ بات ہے کہ ان شاء اللہ مجھے امید نہیں کہ اس کی نوبت آئے... کہ چٹ لکھیں اور جواب نہ بنے ان شاء اللہ ایسا ہو گا نہیں... لیکن میں پھر بھی کہتا ہوں کہ ایسا جواب جو مجھے نہ آتا ہو گا تو اللہ توفیق عطا فرمائے اس کو موخر کریں گے...اور بعد میں اس کا جواب دے دیا جائے گا۔

چند اصولی باتیں:

آپ حضرات چار پانچ باتیں اصولی سمجھیں۔

1... پہلی بات

کہ ہم اپنے آپ کو اہل السنت والجماعت کہتے ہیں... میں اس کی تشریح بڑی آسان اور مختصر کروں گا... اور عام تشریحات سے ذرا ہٹ کر کروں گا اس لئے آپ اس کو سنجیدگی کے ساتھ نوٹ فرمالیں... کہ ہم اپنے آپ کو اہل السنت والجماعت کہتے ہیں... کہ اہل السنت والجماعت کا مطلب کیا ہے؟

2... دوسری بات

ہمارے ہاں آج کا موضوع یہ ہو گا کہ جب اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں اعلان فرمادیا کہ دین کامل اور مکمل ہے... تو دین کے کامل ہونے کا مطلب کیا ہے؟

3... تیسری بات

ہم مسلمان ہیں ہم کلمہ گو ہیں... نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جو شریعت لے کر آئے... ہمیں اس شریعت پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا تو شریعت پر عمل کرنے کے طریقے کتنے ہیں۔

4... چوتھی بات

ہمارے ہاں دین میں چار زمانے گزرے ہیں اور ان چار زمانوں میں شریعت پر عمل کیسے ہوتا تھا۔

چار بہترین ادوار:

1... ایک ہے زمانہ نبوت کا۔

2... اور ایک ہے زمانہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا۔

3... ایک ہے زمانہ تابعین اور اتباع تابعین کا۔

4... اور ایک ہے اتباع تابعین سے لے کر قیامت تک کا زمانہ۔

یہ چار زمانے آپ تقسیم فرمالیں... اور یہ تقسیم میری اپنی نہیں ہے... یہ تقسیم خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے... نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تقسیم فرمائی ہے: خَيْرُ الْقُرُونِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

شرح صحیح للبخاری لابن بطال جز 6 ص 155

تین زمانے اور اس کے بعد چوتھا زمانہ شروع ہو جائے گا... تو چاروں زمانوں میں شریعت پر عمل کرنے کا طریقہ کیا ہے... کتنی باتیں ہو گئی (سامعین چار) چار باتیں

1... ہم اہل السنت والجماعت ہیں تو اہل السنت والجماعت کا مطلب کیا؟

2... دین کے کامل ہونے کا مطلب کیا ہے؟

3... شریعت پر عمل کرنے کے طریقے کتنے ہیں؟

4... شریعت پر عمل کرنے کے اعتبار سے چار زمانے ہیں اور ہر زمانے میں شریعت پر عمل کرنے کا طریقہ کیا ہے۔

اس لیے کہ بعض لکھنے والے ہوتے ہیں اور بعض اپنے حافظے پر اعتماد کر کے یاد کرنے والے ہوتے ہیں... ہر ایک کی بات الگ الگ ہے۔

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا معاملہ الگ تھا... اور امام بخاری کے

ساتھیوں کا معاملہ الگ تھا... بعض لکھنے والے اور بعض زبانی یاد کرنے والے... تو میں کوشش کروں گا اگر آپ حضرات میں سے کوئی میری گفتگو لکھنا چاہے تو آسانی کے ساتھ لکھ سکے... ہر آدمی اپنے گھر میں کمپیوٹر کی سہولت نہیں رکھتا کہ سی ڈی سن لے... ہر آدمی کے پاس ٹیپ ریکارڈ بھی نہیں ہوتا کہ ٹیپ ریکارڈ پہ بات کو سن لے... اور ہر آدمی کے پاس اتنی صلاحیت بھی نہیں ہوتی... اتنی وسعت بھی نہیں ہوتی اس لئے میں کوشش کروں گا کہ اتنے آسان الفاظ آپ کے سامنے لاؤں... اور اتنی آہستہ گفتگو کروں کہ آپ حضرات اس گفتگو کو باآسانی نوٹ فرما سکیں... اور یاد فرما سکیں...

اہل السنت کا معنی کیا ہے:

اہل السنت والجماعت کا معنی کیا ہے کیوں اس لئے کہ دنیا میں جتنے فرقے خود کو مسلمان کہتے ہیں... وہ مسلمان ہیں یا مسلمان نہیں... یہ معاملہ ان کا اور ان کے اللہ کا ہے... ہم دلائل کے ساتھ بات کرنے کے تو مکلف ہیں... باقی معاملہ اللہ اور بندے کے مابین ہے... ہم دلائل کے ساتھ تو یہ بات کریں گے ہم کر سکتے ہیں... ہمارا فریق مخالف اور مد مقابل بھی دلائل کے ساتھ اپنی بات کو ثابت کرے... اس کو حق حاصل ہے دلائل کی دنیا میں ایسی لڑائی کی بات نہیں... کہ آپ کسی کی دلیل کو سننے کے لئے تیار نہ ہوں دلیل سنیں اور دلیل کا جواب دیں... تو دنیا میں جتنے طبقات خود کو مسلمان کہتے ہیں ہر مسلمان کہلانے والے طبقے نے اپنا نام تجویز کیا ہے... ہم اپنا نام تجویز کرتے ہیں اہل السنت والجماعت یعنی بحیثیت مسلمان خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں... نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل ہونے والے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والے مختلف طبقات اور فرقے ہیں... اور ہر فرقے نے اپنا علامتی اور

شناختی نام رکھا ہے ہم نے اپنا علامتی اور شناختی نام طے کیا ہے اہل السنت الجماعت۔

اہل السنت والجماعت نام کا ثبوت:

ایک ہے اہل السنت والجماعت کا ثبوت کیا ہے یہ احادیث آپ کے سامنے آتی ہیں... ممکن ہے آئندہ بھی آتی رہیں میں اس کے اثبات پر دلائل نہیں دے رہا... اس پر گفتگو کر رہا ہوں کہ اہل السنت والجماعت کا معنی کیا ہے... دلائل اس بات کے یہ الگ موضوع ہے... اہل السنت والجماعت کا معنی ہونا یہ الگ موضوع ہے... اب یہ تو سن لیا ہے کہ در منثور کی روایت میں موجود ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ

تفسیر در منثور ج 1 ص 112

یہ آپ نے سنا کہ قیامت کو بعض چہرے سیاہ ہونگے اور بعض چہرے سفید ہونگے... صحابہ رضی اللہ عنھم نے پوچھا اے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سفید چہرے کن کے ہونگے فرمایا" ھم اهل السنة والجماعة "سیاہ چہرے کن کے ہوں گے "ھم اهل بدعة والضلالة؛ اہل السنت والجماعت کے چہرے سفید ہوں گے... اور اہل بدعت کے چہرے سیاہ ہوں گے... آپ نے سنا اس قسم کی اور بھی روایات ہیں... تو میں عرض کر رہا ہوں اہل السنت کا معنی کیا ہے۔

سنت کا معنی:

پہلی بات اس لیے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ سنت کسے کہتے ہیں اور جماعت کسے کہتے ہیں... سنت کا معنی ہوتا ہے الطریقة المسلوکة المرضیة فی الدین

التعریفات للجرجانی ص 88

دین میں ایسا طریقہ جو پسندیدہ ہو اور تسلسل کے ساتھ چلا جا رہا ہو... تو سنت کا معنی کیا کریں گے... دین کا ایسا پسندیدہ طریقہ کہ جو تسلسل کے ساتھ چلا آ رہا ہو... اس کا نام ہے سنت۔ کیا ہے؟ (سامعین۔ سنت)

سنت کی قسمیں:

پھر سنت کی تین قسمیں ہیں:

1... سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

2... سنت خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

3... سنت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

کتنی قسمیں ہوئیں؟ (سامعین.. تین) جس طرح سنت رسول پر عمل کرنا ضروری ہے... اسی طرح سنت خلفاء راشدین پر عمل کرنا ضروری ہے... اور اسی طرح سنت صحابہ پر عمل کرنا بھی ضروری ہے... جس طرح سنت رسول کو چھوڑنے والا یہ تارک سنت ہے۔ اسی طرح سنت خلفاء راشدین کو بھی چھوڑنے والا تارک سنت ہے... اسی طرح سنت صحابہ کو چھوڑنے والا بھی تارک سنت ہے... جس طرح سنت رسول کے مدمقابل عمل پیش کرنے والا بدعتی ہے... اسی طرح سنت خلفاء راشدین کے مدمقابل عمل پیش کرنے والا بدعتی ہے... اور اسی طرح سنت صحابہ کے مدمقابل دین پیش کرنے والا بدعتی ہے۔ بات ذہن میں آگئ تو سنت کا کیا معنی کریں گے "الطریقة المسلوکة المرضیة فی الدین" دین کا ایسا پسندیدہ طریقہ جو تسلسل کے ساتھ چلے اس کو سنت کہتے ہیں... اگر تسلسل کے ساتھ نہ چلے تو اس کو سنت نہیں کہتے... ایک بات اور بھی ذھن میں رکھ لیں میں مزید آسانی کے لئے کہتا ہوں۔

علم کی اقسام:

علم کی تین قسمیں ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا علم کی تین قسمیں ہیں:

1... فریضہ محکمہ　2... سنت قائمہ　3... آیت محکمہ

یہ ذہن میں رکھ لیں کہ ٹوٹل تین قسمیں ہیں... علم شریعیہ کی ایسا علم کہ جس پر عمل کرنا ضروری ہے... یا آیت محکمہ ہو۔ ... یا فریضہ محکمہ ہو... یا سنت قائمہ۔
مشکوۃ ج 1 ص 36

آیت محکمہ:

آیت محکمہ ہم کیوں کہتے ہیں قرآن کریم کی آیات دو قسم کی ہیں بعض آیات محکمات ہیں اور بعض آیات متشابہات ہیں اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں خود ارشاد فرمایا محکمات کی پیروی کرنے والے اہل ایمان ہیں اور متشابہات کے پیچھے پڑنے والے اہل ضلالت اور گمراہ ہیں اس لئے ایک آیت محکمہ ہے اور ایک آیت متشابہ اور شریعت کے مسائل آیت محکمات بیان کرتی ہیں آیات متشابہات بیان نہیں کرتیں۔

دے رہے ہیں جو تمہیں اپنی رفاقت کا فریب!

اہل بدعت کا طریقہ یہ ہے کہ دنیا میں انسانیت کو گمراہ کرنے کے لئے محکم آیات کو پیش نہیں کریں گے... متشابھات آیات کو پیش کرنے کے بعد امت میں شوشے ڈالیں گے... جس سے بچنے کے لئے اللہ نے سورۃ الناس میں تذکرہ کیا: قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ (1) مَلِكِ النَّاسِ (2) إِلَٰهِ النَّاسِ (3) مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ (4) الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ (5) مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ۔

اللہ نے ایسے لوگوں سے بچنے کا حکم دیا... کہ پناہ مانگو ایسے لوگوں سے... دور رہو جو محکم کو چھوڑ کر... متشابہات کو لے کر وسوسے پیدا کریں... تو متشابہات سے بچیئے اب توجہ رکھنا۔

سنت قائمہ:

کہ سنت قائمہ کا تذکرہ کیوں کیا؟ ایک ہوتی ہے سنت اور ایک ہوتی ہے سنت قائمہ ہم سنت کی بات نہیں کرتے بلکہ سنت قائمہ کی بات کرتے ہیں مثلاً آپ دیکھیں صحیح بخاری کو اس میں احادیث ہیں احادیث کیا ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم قرأۃ کہاں سے شروع فرماتے تھے... اب اتنی بات بتا دینا کافی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرأۃ کو الحمد للہ سے شروع کیا... لیکن حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ نہیں فرماتے بلکہ فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر وعمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) یستفتحون القرأۃ بالحمد للہ رب العالمین

صحیح بخاری ج 1 ص103

سوال:

میرا سوال یہ ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہنا چاہیے تھا... کہ اللہ کے نبی سورۃ فاتحہ سے قراۃ کو شروع فرماتے تھے... اللہ کے نبی کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ کیوں کیا؟

جواب:

اللہ کے نبی کے ساتھ حضرت ابو بکر حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا تذکرہ اس لئے کیا یہ بتانے کے لئے کہ الحمد کو قراۃ کہنا یہ پیغمبر کی سنت نہیں بلکہ سنت قائمہ ہے...

اگر یہ سنت قائمہ نہ ہوتی حضرت ابو بکر اس کو لے کر آگے نہ چلتے... خلفاء راشدین کا پیغمبر کے عمل کو آگے چلانا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سنت قائمہ ہے... اگر پیغمبر کا عمل ہو اور خلفاء راشدین آگے نہ چلائیں... اگر عمل پیغمبر کا ہو اور صحابہ آگے نہ چلائیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ سنت وہ سنت نہیں کہ جس پر عمل کرنا امت کے لئے ضروری ہے... میری بات سمجھ گئے میں یہ بات کیوں کہ رہا ہوں کہ اس سے بہت سارے دھوکے آپ کے سامنے آئیں گے... یہ حدیث بخاری میں ہے... یہ حدیث مسلم میں ہے... یہ حدیث ترمذی میں ہے... اس سے ہمیں کوئی بحث نہیں یہ احادیث ہیں میں احادیث کا اقرار کرتا ہوں۔

سوال:

سوال یہ ہے اب دیکھیں امام بخاری سے پوچھیں وما خلق الذکر والانثی"
قرآن کریم میں ہے لیکن امام بخاری صحیح بخاری میں اس موقع پر کیا نقل کرتے ہیں
"وما خلق الذکر والانثی" نہیں بلکہ "والذکر والانثی"

بخاری ج 2 ص 737

لیکن آپ قرآن میں "وما خلق الذکر والانثی" پڑتے ہیں؟ یا" والذکر والانثی" پڑتے ہیں... اب دیکھیں بخاری کی روایت ہے پر دنیا کا کوئی بھی قاری عمل نہیں کر رہا... اب دنیا کا کوئی بھی مسلمان اس پر عمل نہیں کر رہا... حدیث بخاری کی ہے حدیث بھی صحیح ہے... اللہ کے پیغمبر سے ثابت ہے عمل کیوں نہیں ہو گا؟

جواب:

اس لئے کہ" والذکر ولانثی" پڑھنا یہ سنت قائمہ نہیں ہے" وما خلق

الذکر والانثی ‘‘پڑھنا یہ سنت قائمہ ہے... تو میری بات سمجھ گئے! تو میں اس لئے کہتا ہوں کہ بنیادی باتیں ذہن میں رکھ لیں... تو ایک ہے سنت اور ایک ہے سنت خلفاء راشدین... اور سنت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اب بات ذہن میں آ گئی۔

جماعت سے مراد؟

جماعت کے دو معنی ہیں :

ا...جماعت سے مراد جماعت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

2...جماعت سے مراد ماہرین سنت۔

جماعت سے مراد ان لوگوں کی جماعت ہے جو سنت کے ماہر ہیں... ایسے کہتے ہیں جماعت تو جماعت کا ایک معنی جماعت صحابہ... اور دوسرا معنی ماہرین سنت... اب آیئے اہل السنت والجماعت کا معنی کیجئے... ہم اہل السنت والجماعت ہیں مطلب یہ ہے کہ ہم سنت پر عمل کرتے ہیں... اور جماعت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے پوچھ کر عمل کرتے ہیں... صحابی سنت کہہ دے ہم مان لیتے ہیں... صحابی سنت نہ کہے ہم نہیں مانتے... میری بات سمجھ گئے! کیوں اس لئے کہ اللہ کے پیغمبر نے اپنا دین صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دیا... جس قدر دین کو صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمجھتا ہے... اس قدر دین کو بعد کا آدمی نہیں سمجھتا... صحابی نے پیغمبر کے عمل کو دیکھا اور پیغمبر سے دین کو سمجھا... صحابی نے پیغمبر کے اقوال کو براہ راست لیا... اور پیغمبر کے افعال کو براہ راست دیکھا... اس لئے ہم کہتے ہیں کہ ہم اہل السنت والجماعت ہیں کہ ہم سنت پر عمل کی دعوت دیتے ہیں... لیکن جماعت صحابہ سے پوچھ کر۔

اہل سنت اور اہل بدعت میں فرق:

جو آدمی سنت پر دعوت دے عمل کرنے کی اور جماعت صحابہ سے پوچھ کر وہ اہل السنت والجماعت ہے... اور جو سنت پر عمل کرنے کی دعوت دے اور جماعت صحابہ کے بغیر لے جائے وہ اہل سنت نہیں... یہ اہل بدعت ہے... اور اہل ضلالت ہے... جب ہم نے یہ کہا ہم سنت پر عمل کی دعوت دیتے ہیں... ہم سنت پر عمل کرتے ہیں... مگر جماعت صحابہ سے پوچھ کر کیونکہ۔

احادیث متعارض ہوں تو اصول:

پہلا اصول:

حضرت امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے ایک اصول بیان کیا ہے ”باب لحم الصید عن المحرم “اس کے تحت نمبر 2 ”باب من لا یقطع الصلاۃ شی“ اس کے تحت امام ابوداؤد اصول بیان فرماتے ہیں:”اذاتنازع الخبران عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم “اگر ایک مسئلہ پر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث دو آجائیں ”نزل الی ما عمل بہ اصحابہ بعدہ“ ہم یہ دیکھیں گے کہ پیغمبر کے جانے کے بعد صحابہ نے کیا عمل کیا ہم عمل کریں گے۔

سنن ابی داود ج 1 ص 263

اور جس پر صحابہ نے عمل چھوڑ دیا ہم عمل؟(سامعین۔ چھوڑ دیں گے)اب امام ابوداؤد نے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل کرنے کے لئے معیار کس کو قرار دیا؟(سامعین صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو)

دوسرا اصول:

امام بخاری نے بھی اصول بیان کیا امام بخاریؒ اصول اپنے ذوق کے مطابق بیان کرتے ہیں بخاری جلد اول پر باب قائم کیا کہ " انما جعل الامام لیؤتم "باب قائم کیا۔

بخاری ج 1 ص 95

آگے احادیث لائے ہیں دو قسم کی :

1... اللہ کے پیغمبر نے مرض کی حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھی اور صحابہ نے پیچھے بیٹھ کر پڑھی اس کے بعد پھر ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض کی وجہ سے نماز بیٹھ کر پڑھی... اور صحابہ سے فرمایا تم کھڑے ہو کر نماز پڑھو... پہلا عمل کیا تھا امام بھی بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے اور مقتدی بھی بیٹھ کر... دوسرا عمل کیا کہ امام بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے مقتدی کھڑے ہو کر... دونوں احادیث بخاری کی ہیں... دونوں صحیح ہیں... عمل کس پر کریں امام بخاری رحمہ اللہ اپنے استاد حمیدی رحمہ اللہ سے اصول بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں قال الحمیدی امام حمیدی رحمہ اللہ نے اصول بیان کیا :"انما یوخذ بالاخر فالاخر من فعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم "

بخاری ج 1 ص 96

ہم دیکھیں گے اللہ کے پیغمبر کا آخری عمل کیا ہے... ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری عمل کو لیں گے اور پہلے کو چھوڑ دیں گے... یہ تو ہو گیا اصول اب اگلی بات سنیں آخری عمل پہلا عمل بتائے گا کون ؟ بتاؤ (سامعین۔ صحابہ) صحابہ بتائیں گے نا اس لئے ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری عمل پر عمل کریں گے... اور پہلے

فعل کو چھوڑ دیں گے لیکن یہ فعل پہلا ہے یہ فعل آخری ہے یہ بتانے والا صحابی ہے۔

گُر سکھا دیں گے بادشاہی کے:

مثلا ابھی چند دن پہلے کی بات ہے مناظرہ ہوا رفع یدین کے موضوع پر کھاریاں میں تین چار دن پہلے کی بات ہے... پیش کی بخاری کی روایتیں امام بخاری نے پانچ احادیث بیان کی ہیں... اللہ کے نبی رفع یدین فرماتے تھے... ایک بات آپ ذہن میں رکھ لیں اصولی طور پر جو رفع یدین پر پڑھائیں گے وہ آپ حضرات سبق پڑھیں گے... میں اصولی بات عرض کر رہا ہوں... اگر آپ کی غیر مقلدین سے رفع یدین پر بحث ہو آپ پہلے یہ پوچھیں غیر مقلدین سے... کہ تمہارا عمل کیا ہے... سوال آپ کیا کریں گے ؟(تمہارا عمل کیا ہے)

غیر مقلدین کا عمل:

غیر مقلدین کا عمل یہ ہے تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرنا... اور جب تیسری رکعات سے اٹھے تو رفع یدین کرنا... اور باقی مقامات پر رفع یدین نہ کرنا... اب پورا عمل کیا ہے تکبیر تحریمہ کے وقت... رکوع جاتے وقت... رکوع سے اٹھتے وقت... اور تیسری رکعات سے اٹھتے وقت... رفع یدین کرنا اور باقی مقامات پر رفع یدین نہ کرنا... یہ عمل ان کا ہے۔

احناف کا عمل:

ہمارا عمل کیا ہے... تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرنا... اور باقی کسی مقام پہ رفع یدین نہ کرنا... اب ایک عمل ہمارا ہے اور ایک عمل ان کا۔

چیلنج:

غیر مقلد بیٹھے رہے کبھی بخاری کھولیں کبھی کوئی... میں نے کہا کتابیں ساری بند کر دیں... میں اڑھائی سو احادیث کا مطالبہ نہیں کرتا... میرا دنیائے غیر مقلدیت سے مطالبہ ہے تم ایک صحیح حدیث پیش کرو... صحیح نہیں پیش کر سکتے ضعیف ہی پیش کرو... ضعیف نہیں پیش کر سکتے موضوع پیش کرو... کوئی غیر مقلد آنے کے لئے تیار نہیں... میں کہتا ہوں صحیح پیش کرو... صحیح نہیں ملتی اور ان شاء اللہ نہیں ملے گی۔ تم ضعیف پیش کرو اس پر ضعیف بھی نہیں ملے گی ان شاء اللہ... پھر کون سی پیش کریں؟ (سامعین... موضوع) لیکن موضوع سے مراد... اب نہیں کرنی جو موضوعات پہلے لکھی گئی ہیں ان میں سے پیش کرو... تو کہے کہ موضوع سے مراد من گھڑت احادیث کا مطالبہ میں نے پورا کر دیا... موضوعات سے مراد وہ موضوع جو محدثین نے پہلے لکھ دی ہوں۔ کہ یہ حدیثیں موضوع ہیں... کیا پیش کرو میں نے کہا ایک حدیث پیش کرو جو کہ حدیث تمہارے پورے عمل کو ثابت کرے... کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان مقامات پر رفع یدین کرتے تھے... اور باقی مقامات پر نہیں کرتے تھے... کہتے کیوں میں نے کہا کیوں اس کا جواب سنیں! ہمارا اور آپ کا ایک مسئلہ پر اتفاق ہے... ایک اصول پر اتفاق ہے اتفاق کس بات پر ہے۔

فریقین کی باہم اتفاقی باتیں:

کہ ہم فریقین اس بات پہ متفق ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں جاتے رفع یدین کرتے تھے... سجدہ سے اٹھتے وقت رفع یدین کرتے تھے... ہمارا فریقین کا اتفاق ہے ”کلما خفض“ نبی جب بھی جھکتے جب بھی اٹھتے رفع یدین کرتے

تھے۔ 28 مقام پر چار رکعات نماز میں رفع یدین کرنا یہ صحاح ستہ کی کتب سے ثابت ہے۔ کتنے مقامات پر؟ (سامعین 28 مقامات پر) اب فریقین متفق ہیں کہ نبی پاک رفع یدین کتنے مقامات پر کرتے 28 مقامات پر... اس پر دونوں متفق ہیں... آپ اس پر گھبرائیں نہ دونوں حضرات کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن مقامات پر رفع یدین کرتے تھے رفع یدین فرماتے تھے اس بات پر اتفاق ہے۔

2... اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض مقامات پر رفع یدین چھوڑ دیا تھا... دونوں میں اتفاق ہو گیا... میری بات آپ سمجھ رہے ہیں... اس پر تو اتفاق ہے کہ اللہ کے نبی کئی مقامات پر رفع یدین فرماتے تھے... اس بات پر بھی اتفاق ہے کئی مقامات پہ چھوڑ دیا۔

فریقین کے مابین اختلافی مسئلہ:

اختلاف کس میں ہے ہم کہتے ہیں تکبیر تحریمہ کے علاوہ ہر مقام پر چھوڑ دیا تھا... اور غیر مقلد کہتے ہیں کہ تکبیر... رکوع کو جاتے... اٹھتے... اس کے علاوہ چھوڑ دیا تھا... بات سمجھ گئے...؟ دو باتوں میں اتفاق ہے اور ایک میں اختلاف ہے... ان دونوں باتوں میں اتفاق ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کن کن مقامات پر رفع یدین کیا۔

رفع یدین کے اٹھائیس مقامات:

28 مقامات میں چار رکعات والی نماز میں رفع یدین کرنا صحاح ستہ کی کتب سے ثابت ہے... 28 مقامات گن لو گے یا میں گنوا دوں؟ بتا دیا کرو میں کہہ رہا ہوں یہ سبق ہے... اس لئے مجھ سے پوچھو ٹھیک ہے ان مسائل پر گفتگو آگے یہ حضرات

فرماتے رہیں گے... چار مقامات پر دیکھیں...چار رکعات میں رکوع کتنے ہیں؟ (سامعین۔ چار) سجدے کتنے ہیں؟ (سامعین ۔آٹھ) آٹھ کو دو سے ضرب دو 16 ...اور دوسرے 24 ہوگئے اور ایک شروع کا کتنے ہوگئے ؟(سامعین 25)اب گنتے چلے جائیں جب آپ نے تیسری رکعات سے اٹھنا ہے تو؟(سامعین 26)اب چوتھی سے اٹھنا ہے تو کتنے ہوگئے(سامعین 27)اور ایک تکبیر تحریمہ کا(28)توان اٹھائیس مقامات کی رفع یدین کرنا کتب صحاح ستہ سے ثابت ہے... اب بات سمجھیں اتفاق کتنی باتوں پر ہو گیا؟دو

فریقین کے نزدیک اتفاقی مقام:

1... کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کئی مقامات پر رفع یدین فرماتے تھے۔

2... دوسرا اتفاق کہ بہت سارے مقامات پر رفع یدین چھوڑ دیا۔

جھگڑا کیا ہے ہم یہ کہتے ہیں تکبیر تحریمہ کے علاوہ باقی مقام پر چھوڑ دیا تھا... اور غیر مقلد کہتا نہیں تکبیر تحریمہ رکوع جاتے... اٹھتے... تیسری رکعات سے اٹھتے وقت کرتے... باقی چھوڑ دیا تھا... اب میں ایسی روایت پیش کرنے کا پابند ہوں کہ میرا عمل یہ ہے اور میرا دعوی یہ ہے... میں اس کے مطابق ایسی حدیث پیش کروں گا کہ اللہ کے پیغمبر نے شروع میں کیا اور باقی سارے چھوڑ دیئے...اور غیر مقلد ایسی حدیث پیش کرے گا کہ اللہ کے پیغمبر نے تکبیر تحریمہ رکوع جاتے اٹھتے اور تیسری رکعات سے اٹھتے کیا اور باقی چھوڑ دیا... میں اپنے عمل پر حدیث پیش کرلوں گا... لیکن اللہ کی قسم غیر مقلد اپنے عمل پر صحیح چھوڑیں ضعیف روایت بھی پیش نہیں کرسکے گا... میری بات آپ سمجھ گئے تو اس نے بخاری کی روایات پیش کیں میں نے کہا کرو پیش بخاری

کی... اب بخاری کی روایات تو یہ کہیں اللہ کے نبی نے ان مقامات پر تو کئے... ٹھیک ہے۔

دو سوال:

1... میں دو سوال آپ سے کرتا ہوں پہلا سوال یہ کہ بخاری نے یہ نہیں بتایا کہ یہ اللہ کے پیغمبر کا آخری عمل ہے۔

2... دوسرا سوال میرا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے جن مقامات پر رفع یدین کرنے کا تذکرہ کیا اس کو تو میں مانتا ہوں تم نہیں مانتے... ہم تو مانتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کرتے تھے... ہم تو مانتے ہیں ہمیں جھگڑا یہ نہیں تم ایسی حدیث پیش کرو کہ ان مقامات پر کیا... اور باقی مقامات پر چھوڑ دیا۔

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا:

آپ کے سامنے یہ کتاب ہے نور العینین فی اثبات رفع الیدین زبیر علی زئی نے کتاب لکھی ہے... میں زبیر علی زئی کے گھر گیا کوئی مناظر مولوی یوں نہیں جاتا... زبیر علی زئی اٹک حضرو اس کے گھر گیا... میں نے گھر جا کر کہا علامہ صاحب ذرہ یہ رفع یدین والی کتاب لاؤ... ہمیں شیخ ایک بات سمجھنی ہے آگئی کتاب... میں نے کہا اس کتاب میں تم نے یہ طریقہ بتایا ہے کہ اس نمبر کی حدیث ہو گی تو یہ ثابت ہو گا... اس نمبر کی حدیث ہو گی تو یہ ثابت ہو گا... تو نے لکھا ہے کہ پانچ نمبر کے تحت میں ایسی حدیث لاؤں گا جن میں ان مقامات کے رفع یدین کا اثبات ہو گا... دس مقامات میں اور باقی اٹھائیس کی نفی ہو گی۔ آپ نے کہا میں ایسی حدیث لاؤں گا لیکن آپ نے طریق نافع سے عبد اللہ بن عمر کی صحیح بخاری سے پیش کی ہے اس میں دس کا اثبات تو ہے اٹھارہ کی نفی نہیں ہے... مجھے کہتا ہے یہ کاتب کی غلطی ہے۔

میں نے کہا مسودہ لاؤ وہ مسودہ اٹھا کر لایا وہاں بھی ایسے ہی تھا... میں نے کہا اگر کاتب سے مراد زبیر علی زئی ہے تو ٹھیک ہے... کاتب کی غلطی ہے میں مان لیتا ہوں اور اگر زبیر علی زئی نہیں ہے تو میرا چیلنج ہے اس مسودہ میں کس نے لکھا... مسودہ تو مصنف اپنی طرف سے لکھتا ہے... اب اس کا زبیر علی زئی کے پاس جواب نہ تھا... میں نے اس کے گھر میں جا کر یہ بات کی... میں نے آپ سے اس لئے گزارش کی ہے کہ گھبرائیں مت۔ ہمارے پاس بحمد اللہ تعالیٰ یقین کیجئے احد پہاڑ سے مضبوط دلائل ہیں... لیکن ہمارے دلائل آپ کے سامنے نہیں ہیں... اس لئے ہم پریشان ہوتے ہیں... میری آپ بات سمجھ گئے؟ تو میں بات کیا کر رہا تھا اللہ کرے ذہن میں ہو... میں آپ سے عرض یہ کر رہا تھا کہ عمل کرنا نبی کی سنت پر پوچھنا کس سے (سامعین : آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے) کیوں کہ سنت پر عمل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل آئے... اور آخری عمل بتانے والا صحابی ہے... غیر صحابی آخری عمل کی تعیین نہیں کر سکتا۔

مماتیوں سے گفتگو:

اچھا ضمن میں ایک بات آگئی کل کی بات ہے کل ہماری بحث ہوئی مماتیوں سے انہوں نے بڑا اودھم مچا رکھا ہے... شور مچایا ہے پورے ملک میں یہ یہاں قریب ہے۔ وزیر آباد وہاں مدرسہ ہے تعلیم القرآن وہاں پر مولوی محمدی صاحب (یعنی مولانا اسمعیل محمدی دامت برکاتھم) کے پاس ایک بار گئے مناظرہ کرو... مناظرہ کرو... میں نے کہا ان سے وقت طے کرو... جمعرات کے دن صبح 8 بجے وقت طے ہوا کہاں پر... میں نے کہا تمہارے مدرسہ میں اپنے گھر رکھو... ان کے مدرسہ میں میں صبح پہنچ گیا وہ کہنے

لگے آپ کیوں آئے میں نے کہا میں نہیں آسکتا... ہماری محمدی صاحب سے بات تھی میں نے کہا جس جماعت کا میں ناظم اعلیٰ ہوں مولانا محمدی صاحب اسی اتحاد اہل السنت والجماعت کے مناظر ہیں... میں نے مولانا محمدی دامت برکاتہم کو منع کر دیا کہ مناظرہ میں کروں گا... آپ نہیں کریں گے... مجھ سے کرو کہنے لگے نہیں ہم تو محمدی صاحب سے اس لئے کرتے ہیں کہ ہمارا لوکل مسئلہ ہے... وزیر آباد کی سطح کا اصل میں ان بیچاروں کے ساتھ ہوا یہ کہ وزیر آباد کی ایک کالونی میں ان کا امام مماتی تھا... اور محلہ کے لوگوں نے تبلیغ سے نکال دیا... تبلیغی جب جوش میں آئیں آپ کہتے ہیں تبلیغی نظریاتی کام نہیں کرتے میں کہتا ہوں آپ ان کو کام سمجھاتے نہیں ہیں... ان کو مسئلہ سمجھ آیا کہ مماتی کے پیچھے نماز نہیں ہوتی انہوں نے امام کو نکال دیا... کہ ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی... نماز نہیں ہوتی امام نکال دیا اب پریشانی تھی کہتے ہیں کہ ہمارا مقامی مسئلہ ہے... اب میں ان مقامی علماء کے نام نہیں لیتا کیونکہ بات چلنی ہے آپ کے پاس سی ڈی آجائے گی... سارا پروگرام ویڈیو میں موجود ہیں... میں نے کہا اس کو آن کرو... کہتے ہیں کیوں... میں نے کہا بعد میں آپ جھوٹ جو بولیں گے کہتے ہیں نہیں بولیں گے... میں نے کہا میں بولوں گا کوئی تو بولے گا نا جھوٹ تو دونوں کو پابند کرنے کے لئے کیمرہ لگا لیتے ہیں۔

اب خاموش ہو گئے کیمرہ لگ گیا میں اس میں نام نہیں لیتا جب ویڈیو آئے گی آپ خود مشاہدہ اپنی آنکھوں سے کر لیں گئے... کہ ہوا کیا بات چلتی رہی میں نے کہاں مولانا آپ کہا کے ہیں کہتے ہیں میں کینٹ گوجرانوالہ کا... آپ کہاں کے ہیں میں حافظ آباد کا... آپ کہاں کے ہیں میں پنڈی اٹک کا... تو میں نے کہا مسئلہ وزیر آباد کا ہے یہ کیا

لوکل مسئلہ ہے کہنے لگے ہم مدرس ہیں... میں نے کہا میں بیان کرنے آیا دونوں میں کوئی فرق نہیں آپ مدرس بن کے آئے میں خطیب بن کے آگیا... کوئی فرق نہیں پڑھتا مسئلہ لوکل ہے اور سارے باہر سے آئے ہیں... مولانا اسماعیل محمدی صاحب کہاں کے ہیں کہتے ہیں حویلی بہادر شاہ جھنگ کے... میں نے کہا عجیب لوکل مسئلہ ہے کہ تم پوری دنیا کے مولوی جمع ہو اور میری بات سننے کے لئے تیار نہیں ہو... میں نے کہا تم کہہ دو ہم تم سے بات نہیں کرتے ٹھیک ہے میں نہیں کرتا ویڈیو آن ہے اب یہ کہنا مشکل ہے۔

خیر بات شروع ہو گئی بڑی لمبی بات ہے آپ اس کو دیکھ لیں گے میں خلاصہ عرض کرنے لگا ہوں کہتے ہیں کہ مناظرہ کس بات پر ہو گا... انہوں نے تحریر لکھ کر دی لیکن مناظرہ شروع ہونے سے پہلے میں نے کہا مولانا یہ تحریر آپ کی ہے کہتے ہیں جی ہماری ہے... میں نے کہا اس پر آپ کے دستخط تو نہیں ہیں... ہماری مہر ہے میں نے کہا کل آپ کہہ دیں گے مولانا الیاس گھمن نے خود مہر بنوا کر لگا دی تھی... میں کیا جواب دوں گا۔ آپ دستخط کریں یا آپ کہہ دو ہم نے نہیں لکھا... صرف مہر لگا دی تھی آپ نبی پر جھوٹ بول سکتے ہیں مجھ پر بولنا کیا مشکل ہے... آپ پہلے اس پر دستخط کرو مجھے پتہ تھا کہ اگر اب میں نے دستخط نہ کروائے تو بعد میں نہیں ہونے... مجھے اچھی طرح پتہ تھا میں نے کہا آپ دستخط کریں... ایک کہتا ہے بعد میں میں نے کہا ابھی کرو جب تک دستخط نہیں کرو گے میں بات شروع نہیں کروں گا... دستخط کرو کہ تحریر تم نے لکھی ہے دستخط بھی اور وہ تحریر بھی ان شاء اللہ آپ کو کیمرہ کی آنکھ میں مل جائے گی... دستخط ہو گئے اب تحریر کہاں سے شروع کی ہے۔

مماتیوں کا اقرار:

کہتے مسلک علماء دیوبند کی دو جماعتوں میں مسئلہ حیات الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم بعد از وفات 1957ء سے اختلاف ہوا ہے... آگے عبارت کوئی لکھی میں نے کہا آپ نے پہلی جو عبارت اور سطر لکھی ہے میری گفتگو اس پر ہو گی... اگلا مناظرہ بعد میں ہو گا۔ کہتے ہیں کیا مطلب میں نے کہا آپ نے تسلیم فرمالیا ہے کہ دیوبند کی دو جماعتوں میں اختلاف 1957 ہوا... تو میرا سوال یہ ہے کہ 1957 سے پہلے اتفاق کس مسئلہ پر تھا؟ وہ مسئلہ بتائیں 1957 سے تو اختلاف ہوا یہ آپ نے لکھا ہے... میں نے نہیں لکھا... تو پہلے اتفاق تھا کہتے ہیں نہیں یہ تو مفہوم مخالف ہیں... مولانا آپ حنفی ہیں شافعی نہیں ہیں ہمارے اصول کے تحت بات کرو... میں نے کہا میں مفہوم مخالف نہیں لے رہا میں آپ سے پوچھ رہا ہوں 1957 کے بعد کا اختلاف آپ نے لکھا آپ بتائیں 1957 سے اختلاف شروع اور مفہوم مخالف کیا ہے 1957 سے پہلے اتفاق تھا... اب نہ مانا... تو میں آپ سے سوال کرتا ہوں 1957 سے پہلے اتفاق تھا یا اختلاف تھا؟ اگر اختلاف پہلے تھا تو آپ نے جھوٹ لکھا... اور اگر اتفاق تھا تو آپ وضاحت فرمائیں... کہ اتفاق کس مسئلہ پر تھا... جس مسئلہ پر پہلے اتفاق تھا اس پر ہم بھی کر لیتے ہیں کیا ضرورت ہے مناظرہ کرنے کی... اب جب کوئی بات نہ چلی بڑا لمبا مناظرہ جو میں اصولی بات بتانے لگا ہوں وہ سمجھ یہ ضمن میں بات آگئی... میں نے اس کو کہا مولانا ہمارا دو باتوں پر اتفاق ہے:

1... ہمارے دیوبند کے نظریات قرآن وسنت کے مطابق ہیں میں نے کہا آپ مانتے ہیں کہتا ہے مانتا ہوں۔

2... میں نے کہا دوسرا ہمارا اس بات پر اتفاق ہے ہم دونوں کہتے ہیں کہ ہم دیوبندی ہیں... اس پر اتفاق ہے میں کہتا ہوں ہم دیوبندی آپ کہتے ہیں ہم دیوبندی اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ دیوبند کے عقائد قرآن وسنت کے ؟ (سامعین۔ مطابق ہیں) اختلاف اس بات پر ہے کہ علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کیا... یہ میری بات آپ سمجھ رہے ہیں۔

علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور جو حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں مانتا وہ دیوبندی نہیں ہے... آپ کہتے ہیں کہ علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی نہیں ہے... جس کا عقیدہ حیات النبی نہیں ہیں وہ دیوبندی ہے... بس آپ اس موضوع کو پورے ملک میں عام کرو... ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ مماتی ایسے دوڑے گا جیسے کوا غلیل سے دوڑتا ہے... اس کو پورے ملک میں عام کرو اس کی مجھے ضرورت کیوں پیش آئی۔

مماتیوں کے خلاف مناظرے کی وجہ:

میں نے اس عنوان پر مماتیوں کے خلاف مناظرہ کیوں کھڑا کیا اسکی وجہ سمجھیں آپ... اشتہارات پڑھیں مولانا عبد السلام رستم والے سابق دیوبندی... مولانا عامر کلیم غیر مقلد سابق دیوبندی... آپ پڑھتے جائے مولانا سیف اللہ خالد سابق دیوبندی غیر مقلد مولانا عصمت اللہ سابق دیوبندی... قاری مختار غیر مقلد سابق دیوبندی... لائن لگ گئی تو جس سابق دیوبندی کو تلاش کرو تو اندر سے مماتی نکلتا ہے... تم مماتی تو نہیں ہو (سامعین۔ نہیں) ماشاء اللہ آپ تو حیاتی ہو آپ تو کم از کم سارے حیاتی ہو... میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ جس کو تلاش کرو اندر سے کیا نکلتا ہے مماتی...

اب یہ میرے لئے مسئلہ تھا کہ میں پورے ملک میں اس کو صاف کرتا کہ جن کو تم نے غیر مقلد کیا ہے وہ دیوبندی نہیں تھے وہ نیم غیر مقلد تھے... اب وہ پورے غیر مقلد ہیں بات ٹھیک ہے یا نہیں؟ (سامعین۔۔۔ ٹھیک ہے)

تو میں اس لئے کہتا ہوں کہ یہ اصولی بات ہے میں نے ان حضرات سے کہا تھا کہ ہمارا دو مسئلوں پر اتفاق ہے... نمبر ایک علماء دیوبند کے عقائد قرآن وسنت کے مطابق ہیں... نمبر دو اور دیوبندی ہم ہیں... اب سوال یہ تھا کہ علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کیا میں کہتا ہوں دیوبندیوں کا عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور آپ کہتے ہیں ممات النبی ہے۔

سیف اللہ خالد کون؟

پرچی آئی ہے کہ سیف اللہ خالد کون ہے...؟ ماشاء اللہ بڑا اچھا لکھا ہے اس کی وضاحت ہو جانی چاہیے... سیف اللہ خالد وہ ہے کہ جس کو یہ باپ کہتا ہے وہ اس کو حرامی کہتا ہے... میرا کوٹ عبدالمالک میں چیلنج اب بھی موجود ہے وہاں 9 جولائی کو جلسہ تھا غیر مقلدین نے 15 جولائی کو رکھا تھا... اشتہار پر لکھا تھا علامہ سیف اللہ خالد سابق حنفی دیوبندی بن علامہ احمد سعید ملتانی... میں نے کہا تم دو باتیں ثابت کرو... کہ سیف اللہ خالد کے باپ کا نام احمد سعید ہو... میں غیر مقلد ہو جاؤں گا... مسلک اہلحدیث قبول کر لوں گا... تم اس کا باپ احمد سعید ثابت کر دو میرے چیلنج کو قبول کرنا چاہیے یا نہیں؟ بتاؤ نا (سامعین... کرنا چاہیے) نہیں قبول کیا۔

"اللہ کی رضا"...چہ معنی دارد...؟

سیف اللہ خالد آیا پندرہ جولائی کو بیان کیا میں نے کیسٹ منگوائی میں نے

پوری کیسٹ سنی سیف اللہ خالد کہتا ہے... میں یہاں پر آیا مجھے حضرات نے کہا ایک مولانا صاحب آئے تھے آپ ان کی کیسٹ سنو... اور اس کے بعد بیان کرو میں نے کہا ہم اہلحدیث علماء کیسٹیں سن کر بیان نہیں کرتے... الحمد للہ اللہ کی رضا کے لئے کرتے ہیں آپ سن لیں کیسٹ یہ دلیل دی ہے... اللہ کی رضا کی... کیسٹ سننا یہ اللہ کی رضا نہیں ہے میں نے کہا تم سے پہلے جو اہلحدیث مولوی کیسٹ سن کر جواب دے رہے تھے... وہ تو اللہ کے لئے بیان نہیں کر رہے تھے... ایک اسٹیج پر دو موقف ایک اللہ کی رضا کے لئے بول رہا ہے۔ اور ایک اللہ کی رضا کے لئے نہیں بول رہا... دو مولوی ہیں ایک کا موقف ہے کہ کیسٹ سن کر بیان کرنا اللہ کی رضا ہے... اور ایک کا موقف یہ ہے کہ کیسٹ سن کر بیان کرنا ریاکاری ہے... تو ایک اسٹیج پر ریاکار اور مخلصین بھی جمع ہیں... ایسے کہتے ہیں غیر مقلدیت جہاں ہر قسم کا گند جمع ہو اس کا نام غیر مقلدیت ہے۔

باپ ہو تو ایسا:

مولانا نے بڑی معقول بات کی ہے (نوٹ کسی نے پوچھا سیف اللہ سے مراد کون ہے) اس سے مراد پیر سیف اللہ نہیں ہے سیف اللہ خالد وہ جو خود کو احمد سعید کا بیٹا کہتا ہے... اور احمد سعید کہتا ہے یہ حرامی ہے... اس کے باپ کا نام احمد سعید نہیں ہے اس کے باپ کا نام رمضان خیرو ہے... حوالے میرے ذمے ہیں... میری بات آپ سمجھ گئے یہ علامہ احمد سعید صاحب نے ماشاء اللہ اس بیان کو ریکارڈ کرایا ہے... ماشاء اللہ باپ ہو تو ایسا میں نے چیلنج دیا میں نے کہا یہ دیوبندی نہیں ہے... تم اس کو سابق دیوبندی ہونا ثابت کر دو میں مسلک اہلحدیث قبول کر لوں گا... بھائی میں اس لئے بحث کر رہا ہوں کہ مماتی دیوبندی؟ (سامعین نہیں)

نیم غیر مقلد کامل غیر مقلد ہو گیا... کامل سے اگلا درجہ اکمل کا ہے... تو مرزائی ہو گیا... ہمیں کوئی جھگڑا نہیں تم ہوتے ہو اور اس کی لسٹیں ہیں... پہلے نیم تھے... پھر کامل ہوئے... اور کامل سے اکمل ہوئے... کہتے رہیں ہمیں کوئی فرق نہیں پڑھتا تو میں اس لئے کہتا ہوں کہ اصول اپنے پاس رکھو تو دنیا کا کوئی باطل تم سے مناظرہ کرنے کی جرأت ان شاء اللہ نہیں کرے گا... میرے جواب کے لئے ایک آیا مولانا یحییٰ عارفی غیر مقلد نے اس کو بلایا تھا اس نے میرے سوال کا جواب کیسے دیا کہتا مولانا نے علامہ سیف اللہ خالد سے دو سوال کئے ایک ان کی ذات کے متعلق ہے اور ایک نظریے کے متعلق... نظریے کے متعلق کی بات تو میں کروں گا کہ دیوبندیوں میں دو قسم کے لوگ ہیں... پانچ فیصد مماتی ہیں اور پچانوے فیصد حیاتی ہیں... دیوبندی حیاتی یہ جواب ہو رہا ہے یحییٰ عارفی جواب دے رہا ہے غیر مقلد کہتا ہے دیوبندیوں میں پانچ فیصد مماتی ہیں اور پچانوے فیصد حیاتی ہیں۔

یہ اب نئی اصطلاح نکل گئی پانچ فیصد مماتی اور پچانوے فیصد حیاتی اور جواب دینے والا کون ہے (سامعین۔ غیر مقلد) بھائی جواب اس کو دینے دو جس سے میں نے سوال کیا ہے... وہ بتائے کون سا دیوبندی ہے جو مماتی تھا... اور دوسرے سوال کی باری آئی تو یحییٰ عارفی صاحب کہتے ہیں کہ یہ سوال علامہ صاحب کی ذات کے متعلق ہے جواب وہی دے سکتے ہیں... بہر حال میرا مشورہ یہ ہے کہ اگر مولانا گھمن کی بات ٹھیک ہے تو ہمیں اشتہار پر آئند ایسی بات نہیں لکھنی چاہیئے... میرے پاس کیسٹیں ہیں میں منگواتا ہوں اور پوری بات سنتا ہوں... میں نے کہا ان شاء اللہ میرا یہ چیلنج لوہے کے گاڈر کی طرح کھڑا ہے... تم اس کو توڑ نہیں سکتے ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ۔

مماتی دیوبندی ہیں یا نہیں؟

اس لئے ہمارا مماتیوں سے مناظرے کا عنوان یہ ہے کہ مماتی دیوبندی ہیں یا دیوبندی نہیں... یہ جھگڑا نہیں کہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن سے ثابت ہے یا نہیں... مجھے فورا مماتی کہنے لگا مولانا آپ کیسی بحث کرتے ہیں... بریلوی سے ہمارے عبارات اکابر پر مناظرے ہوتے ہیں تو آپ عبارات اکابر پر قرآن وسنت کو پیش نہیں کرتے ہیں... کہ غیر مقلد اور بریلوی کہتا ہے کہ تمہارے دیوبند کی عبارتیں قرآن وسنت کے خلاف ہیں... ہم قرآن وسنت سے ان کو ثابت کرتے ہیں... میں نے کہا تم کہتے ہو کہ ان کی عبارتیں قرآن وسنت کے مطابق ہیں... اب دیوبند کی عبارتوں کو قرآن وسنت سے ثابت کرنے کے لئے میرا اور آپ کا جھگڑا نہیں ہوگا... وہ تو ہم ویسے ہی مانتے ہیں کہ قرآن وسنت کے مطابق ہیں... جھگڑا اس پر ہوگا کہ علماء دیوبند کی عبارت ہے کیا لیکن ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ میں بات دعویٰ کے ساتھ کہتا ہوں مماتی اس پر مناظرہ آپ کے ساتھ نہیں کرے گا۔

اللہ نے چاہا تو ایک وہ دن آئے گا مماتی عقیدہ حیات النبی قبول کرے گا یا اپنے ساتھ دیوبندی لکھنا چھوڑ دے گا... یہ تحریک چلانی چاہیے کہ نہیں؟ (سامعین چلانی چاہیے) جو میری تائید کرتا ہے ہاتھ کھڑا کرے تاکہ مجھے بھی پتہ چلے کہ میرے ساتھ بھی دس آدمی ہیں... اللہ آپ کو خوش رکھے میں آپ سے بات کر رہا تھا اور یہ بات ضمناً آگئی اور یہ بات مجھے بتانی چاہیے درمیان میں ایسی باتیں آجائیں تو آدمی کو اصول فٹ کرنا آجاتے ہیں... تو میں نے آپ سے کہا ہمارا نام ہے ؟(سامعین اہل السنت والجماعت) بات ذہن میں ہے کیونکہ ساتھ چلانا ہے۔

سنت سے مراد:

ہمارا نام اہل السنت والجماعت... اہل السنت والجماعت کا معنی میں نے کیا بیان کیا کہ عمل سنت پر کریں اور جماعت صحابہ سے پوچھ کر... اب سنت سے مراد سنت رسول بھی ہے... سنت خلفاء راشدین بھی ہے... اور سنت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ہے... جو سنت رسول کے مقابل میں کوئی عمل لاتا ہے یہ بھی بدعتی ہے... سنت خلفاء راشدین کے مقابل لاتا ہے یہ بھی بدعتی ہے... اور سنت صحابہ کے مقابل لاتا ہے یہ بھی بدعتی ہے... سنت رسول بڑی عام سی بات ہے آپ اس کو سمجھتے ہیں... سنت خلفاء میں اکثر ہر جگہ اس کا تذکرہ کرتا ہوں... اور اس بات کو آپ نوٹ کریں اور پلے باندھے دلیلیں تو کئی ہیں۔

دلیل:

ایک دلیل عام فہم کو ہر موقع پر لاتا ہوں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "فانہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا"

ابو داود ج 2 ص 287

اے میرے صحابہ جو تم میں سے میرے بعد زندہ رہا وہ دین میں اختلاف بہت دیکھے گا" فعلیکم بسنتی" اس اختلاف کو میری سنت سے حل کرنا "وسنۃ الخلفاء الرشدین المھدیین" اور خلفائے راشدین کی سنت سے حل کرنا... تو جس طرح سنت رسول پر عمل کرنا ضروری ہے تو اس طرح سنت خلفاء پر عمل کرنا بھی ضروری ہے... یہ میں نے دلیل کہاں سے لی ہے یہ بھی نوٹ کریں... کہ کہاں سے دلیل لایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین

المھدیین ''آگے فرمایا ''تمسکوا بھا عضوا علیھا بالنواجذ'' جب سنت رسول اور سنت خلفاء ہیں تو یہ دو ہو گئی ایک سنت رسول... اور ایک سنت خلفاء... تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمانا چاہیے ''تمسکوا بھا'' اس لئے کہ تثنیہ کے لئے ھا نہیں ھما آتا ہے فرمانا چاہیے تھا'' تمسکوا بھما عضوا علیھما''پیغمبر نے ھما نہیں فرمایا پیغمبر بلکہ ''تمسکوا بھا'' کہا ''عضوا علیھا'' کہا... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچھے سنتیں کہنے کے باوجود ''تمسکوا بھا'' کہنا اس بات کی دلیل ہے... کہ خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرنا اس طرح ضروری ہے جس طرح سنت رسول پر عمل کرنا ضروری ہے۔

یہ ظاہراً دو ہیں لیکن حقیقتاً ایک ہے... ہیں تو نام الگ الگ لیکن در حقیقت ایک ہیں... اس لئے جو آدمی یہ بات کہتا ہے کہ میں نے فاروق کا کلمہ نہیں پڑھا میں نے نبی کا کلمہ پڑھا ہے... میں بات فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کیوں مانوں... یہ دعوت سنت کی نہیں دیتا بلکہ دعوت بدعت کی دیتا ہے... یہ دعوت کس کی دیتا ہے؟ (سامعین... بدعت کی)

غیر مقلدین اور بریلویوں میں فرق:

اور آپ حیران ہوں گے میں اس لئے یہ بات کہ رہا ہوں... کہ غیر مقلدین اہل بدعت ہیں... یہ بدعتی ٹولہ ہے... اللہ کے لئے مسلمانو اس کو سمجھو اور بریلویوں سے بڑا بدعتی ٹولہ ہے... بریلوی بدعتی نمبر دو ہے اور غیر مقلد بدعتی نمبر ایک ہے... آپ کہو گے وہ کیسے وہ ایسے کہ بریلویوں اور غیر مقلدین میں فرق ہے... فرق کیا ہے کہ بریلوی وہ باتیں بھی مان لیتا ہے جو نہیں ماننی چاہیے... اور غیر مقلد ان کو بھی چھوڑ دیتا ہے جو ماننی چاہیے... تو پہلا نمبر کن کا ہوا بتلاؤ بھائی؟ (سامعین غیر مقلدین کا) اگر کہو تو میں

اللہ سے شروع ہو جاؤں نبی سے نہیں میں اکثر کہتا ہوں دیکھیں میں اس عقیدہ پر بات نہیں کرتا میں عموماً دلائل دیا کرتا ہوں۔

خدا کے بارے میں عقیدہ:

ہمارا عقیدہ کیا ہے کہ اللہ ہر جگہ؟ (سامعین۔ حاضر ناظر ہے) اور بریلویوں کا عقیدہ اللہ کے علاوہ نبی بھی ہر جگہ حاضر ناظر... اور غیر مقلد کیا کہتا ہے اللہ بھی حاضر و ناظر نہیں...

فتاویٰ ستاریہ ج 3 ص 56

میں جھوٹ نہیں بولتا... ان کی کتابیں پڑھ لیں... کسی غیر مقلد سے پوچھ لیں جا کر... انہوں نے لکھا ہے... غیر مقلدین اس کا پرچار کھلے عام کرتے ہیں... تو ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ حاضر ناظر ہے... بریلوی کہتے ہیں اللہ کے علاوہ نبی بھی ہے... غیر مقلد کہتے ہیں اللہ بھی نہیں ہے... تو پہلا نمبر کس کا ہوا غیر مقلد کا یا بریلوی کا؟ (سامعین۔ غیر مقلد کا) تو یہ نمبر ایک بدعتی اور وہ نمبر دو بدعتی۔

نبی کے بارے میں عقیدہ:

اور اس کے بعد اللہ کے نبی کی بات مانیں... ہم کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ماننی چاہیے... نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء راشدین کی بات یہ ہمارا موقف ہے... صحابہ کی بات ماننی چاہیے... اور اگر ان کی اتباع کرنے والا شریعت کے مطابق ولی ہو تو اس کی بات بھی ماننی چاہیے ٹھیک ہے... لیکن بریلوی کیا کہتا ہے کہ اگر اپنا نام کوئی پیر رکھ لے شریعت کے خلاف بھی کرے تو بھی ماننی چاہیے... تو بریلویوں نے ان کو بھی ماننے کے اندر داخل کر لیا... جن کی بات نہیں ماننی چاہیے... اور

غیر مقلد کہتا ہے نبی کی بات بھی نہیں ماننی چاہیے آپ کہتے ہیں وہ کیسے حوالہ تو میرے ذمہ ہے محمد جونا گڑھی اپنی کتاب طریق محمدی میں لکھتا ہے اللہ محفوظ فرمائے... کہتا ہے تم ائمہ کی بات کرتے ہو تم صحابہ کی بات کرتے ہو اگر نبی پاک بھی کوئی بات بغیر وحی الٰہی کے اپنی رائے سے فرمائیں تو اس کا ماننا بھی جائز نہیں... تو کس کا انکار کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا... اب بتاؤ یہ نمبر ون ہوا کہ نہ ہوا؟ بولیں اچھا آگے چلیں حضور کے بعد کون آتے ہیں؟

خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں عقیدہ:

خلفاء راشدین کے بارے میں غیر مقلد کا موقف آپ کے سامنے ہے میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حوالہ دے کر کہہ دیا طریق محمدی میں محمد جونا گڑھی کہتا ہے غیر مقلدین کا ٹاپ کلاس کا مفسر... محمد جونا گڑھی لیکن اللہ پاک کا شکر اور احسان دیکھیں 27جون کو میرا مناظرہ تقلید پر سیالکوٹ میں ہوا... اور میرے مناظرے کا میری طرف سے گواہ محمد جونا گڑھی کا پوتا احمد حنفی تھا... اور ہمارے مناظرے میں ٹیپ ریکارڈ کرنے والا واچ مین یہ حامد محمد جونا گڑھی کا پوتا تھا... اور دونوں میرے مناظرہ میں میری طرف سے شریک تھے... سیالکوٹ 27جون کینٹ میں غیر مقلدین کے ساتھ تقلید کے مسئلہ پر تھا "یُخۡرِجُ الۡحَیَّ مِنَ الۡمَیِّتِ وَیُخۡرِجُ الۡمَیِّتَ مِنَ الۡحَیِّ"

سورۃ روم پ 21 آیت نمبر 19

جب چاہے تو مردوں میں زندہ کو پیدا فرمادے... اللہ کی شان اللہ چاہیے تو گمراہوں سے اہل حق پیدا کردے... یہ میرے اللہ کا احسان ہے... بتاؤ نمبر ون ہوا کہ

نہ ہوا... بولو نا خلفاء راشدین کے بعد کون ہیں؟ (سامعین صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین کے بارے میں عقیدہ:

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ان کا موقف سنیں یہی محمد جونا گڑھی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں عنوان قائم کرتا ہے کہتا ہے درایت صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ معتبر نہیں۔

شمع محمدی ص 19

درایت اور روایت میں فرق:

درایت کا معنی آپ علماء تو سمجھ گئے ہوں گے... ایک ہوتا ہے الفاظ نبوت کو نقل کرنا... ایک ہوتا ہے الفاظ نبوت کا معنی بیان کرنا... الفاظ نبوت کے نقل کرنے کو راویت کہتے ہیں... اور الفاظ نبوت کا معنی بیان کرنے کو درایت کہتے ہیں... ہم کہتے ہیں صحابہ نبی کے الفاظ نقل کرے تو یہ بھی حجت ہے... اور معنی بیان کرے یہ بھی حجت ہے... غیر مقلد کہتا ہے نہیں اگر کوئی صحابی نبی کے الفاظ نقل کرے تو ہم مان لیں گے... لیکن اگر نبی کے الفاظ کا معنی بیان کرے تو ہم نہیں مانیں گے... محمد جونا گڑھی کہتا ہے درایت صحابہ حجت نہیں... انہوں نے صحابہ کو چھوڑ دیا کہ نہیں؟

شمع محمدی ص 19

غیر مقلدین کا عقیدہ:

غیر مقلدین کا عقیدہ یہ ہے کہ قول صحابہ حجت نہیں... فعل صحابی حجت نہیں۔ فہم صحابی حجت نہیں۔

فتاویٰ نذیریہ ج 1 ص 340، 622

اس نے صحابہ کو بھی چھوڑ دیا بتاؤ نمبر ون ہے کہ نہیں؟ بتاؤ بھائی بریلویوں کا کیا قصور ہے وہ تو کہتے ہیں تم ولی کی بات کرتے ہو ولی کی بلی وی غیب جاندی اے (یعنی ولی کی بلی بھی غیب جانتی ہے... وہ آگے گیا یعنی ان کو داخل کیا جن کو نہیں کرنا چاہیے تھا... اور اس نے ان کو نکال دیا جن کے بغیر گاڑی چلتی نہیں... او ظالموں خلفاء راشدین اور صحابہ کو چھوڑ کر دین پر عمل کرنا ایسے ہی ہے جیسے آدمی پائلٹ کو اتار دے اور جہاز کو اڑانا شروع کر دے... کبھی جہاز بغیر پائلٹ کے اڑا ہے... کبھی گاڑی بغیر ڈرائیور کے چلی ہے اللہ کی قسم اگر دین وشریعت کا نام جہاز ہے تو صحابی اس کا پائلٹ ہے... اگر دین وشریعت کا نام گاڑی ہے تو صحابی اس کا ڈرائیور ہے... اور اس کے بغیر دین شریعت کی گاڑی نہیں چل سکتی۔

ائمہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے بارے میں غیر مقلدین کا عقیدہ:

ائمہ ان کے بارے میں بتانے کی حاجت نہیں ہے کیوں کہ آئمہ کی بات ماننا غیر مقلدین کے نزدیک شرک ہے... تقلید شرک ہے... پروفیسر عبداللہ بہاولپوری رسائل بہاولپوری میں لکھتا ہے کہتا ہے ہر مشرک پہلے مقلد ہوتا ہے پھر مشرک۔

رسائل بہاولپوری ص 52

بتاؤ اس کو ماننے کے لئے بھی تیار نہیں... میں نے اس لئے کہا کہ بریلوی بدعتی نمبر دو ہے اور یہ بدعتی نمبر ایک۔

میں حنفی کیوں ہوا...؟

ابھی پچھلے سفر میں میرے ساتھ ایک ساتھی تھا... جو باشوق میرے ساتھ ایک ہفتہ ڈرائیور رہا... اس نے کہا میری خواہش ہے کہ چند دن خدمت کروں اور

واقعتاً بڑی خدمت کی... اور میں تعجب کر رہا تھا کہ صبح صبح اٹھ کر جوتی پالش کرنی... صبح صبح اٹھ کر گاڑی صاف کرنی... ایک ہفتہ ساتھ چلتا رہا اوکاڑے کا رہنے والا تھا... یعقوب اس کا نام ہے اور فوجی ہے... فوج کا تھا جہاد کے اندر گیا باڈر کراس کرتے ہوئے پکڑا گیا... فوج کے اندر اس کو سزا ہو گئی گرفتار ہو گیا... جیسے ہماری فوج کی عادت ہے بعد میں اس کو پاکستان کے بہت بڑے عالم مولانا محمد اعظم طارق شہید رحمہ اللہ تعالیٰ کی وجہ سے رہائی ملی... مولانا نے ان کو رہائی دلائی اللہ ان کو جزائے خیر عطاء فرمائے... وہ فوجی تھا غیر مقلد تھا حنفی ہوا... حنفی ہونے کی وجہ وہ کہتا میں غیر مقلد تھا اور ایبٹ آباد فوج میں تھا... تو میں نے غیر مقلد مولوی کا بیان سنا وہ کہہ رہا تھا کہ ہم تراویح نہیں پڑھتے تراویح بدعت ہے۔ اور اس بدعت کا موجد فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ (معاذاللہ) ہے... حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدعتی ہیں... میں اس جملے کو سن کر غیر مقلدیت سے توبہ کر کے حنفی بن گیا۔

میں نام دے رہا ہوں آپ اس کا پتہ کریں یعقوب فوجی اوکاڑہ کا رہنے والا صرف اس لئے مسلک اہلحدیث چھوڑا کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بدعتی کہتے ہیں... اور میں ان کے ساتھ ان کو بدعتی ماننے کے لئے تیار نہیں... اب بتاؤ نمبر ون بدعتی کون ہوا جو صحابہ کو بدعتی کہے اگر وہ بھی بدعتی نہیں... تو میرے دوستو بتاؤ! تم بدعتی کس کو کہو گے... نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے آپ نے سنی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: يَقُولُ لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَلِكَ

بخاری جز 8 ص 15

جب آدمی کسی کو کافر کہے یا فاسق کہے جس کو کہہ رہا ہے... وہ کافر اور فاسق نہ ہو تو یہ فتوٰی کہنے والے پر لوٹتا ہے... تو جو شخص صحابہ کو بدعتی کہتا ہے صحابہ تو بدعتی نہیں تھے تو کہنے والا کون ہوا؟ (بدعتی) فتوی تو سخت لگانا چاہیے تھا لیکن میں فتوی اپنی پسلی کے مطابق لگا رہا ہوں... اپنی پسلی کے مطابق آدمی جنگ کرتا ہے... اس لئے میں کہہ رہا ہوں غیر مقلد بدعتی ہے اور بدعتی نمبر ون... اور بریلوی بدعتی ہے بدعتی نمبر ٹو... میں کہتا ہوں دو نمبر بدعتی کا نمبر بعد میں آئے گا اور ایک نمبر بدعتی کا پہلے آئے گا... ہم نے پہلے کو چھوڑ دیا اور دوسرے کا تعاقب شروع کر دیا... میں کوئی بریلویت کا دفاع نہیں کر رہا آپ ذہن میں رکھ لیں میں قطعاً دفاع نہیں کر رہا...

بریلویوں کے ساتھ مناظرہ:

یہاں لاہور میں بریلویوں کے ساتھ مناظرہ طے ہو رہا تھا... ہمارے ساتھی یہاں موقع پر موجود ہیں مناظرہ طے ہوا بریلویوں کے ساتھ عبارات اکابر پر... ابھی پرسوں جو مماتیوں کے ساتھ مناظرہ جس کا میں نے تذکرہ کیا... مماتی کہتا مولانا عبارات اکابر پر مناظرہ کرنا بڑا مشکل ہے... میں نے کہا ان کے لئے مشکل ہے جو عبارات اکابر سے منحرف ہیں نہیں سمجھے... کہتے جی عبارات اکابر پر مناظرہ بڑا مشکل ہے میں نے کہا ان کے لئے جو عبارات اکابر سے باغی ہیں ان کے لئے تو ہے وہ دفاع کیسے کریں... ہاں آپ کے لئے مشکل ہے میرے لئے مشکل نہیں... خیر بات چلی ساتھیوں نے کہا مناظرہ ہو گا میں نے کہا کس پر... کہتے ہیں بریلوی کہتے ہیں جو موضوع تمہارا دل چاہے رکھ لو... میں نے کہا مختار کل کا رکھ لو... حاضر ناظر کا رکھ لو... جب یہ بات طے کی بریلوی دوڑ گئے وہ کہتے ہیں بھائی ہمارا تو مناظرہ ہو گا عبارات اکابر پر... میں نے کہا آپ لوگوں

نے اختیار دیا تھا... ہمیں کہتے ہے نہیں عبارات اکابر پر ہو گا... ساتھیوں نے مجھ سے فون پر رابطہ کیا میں نے کہا کہ عبارات اکابر پر مناظرہ رکھو... لیکن عبارت یہ لکھو... کہ احمد رضا بریلوی مسلک کے بزرگ ہیں اور وہ گستاخ رسول تھے اور گستاخ رسول کافر ہوتا ہے آپ اس پر مناظرہ کریں... جب یہ گئے تو بریلوی کہتے ہیں نہیں اس پر مناظرہ نہیں ہو گا۔ میں نے کہا کہ عبارات اکابر پر ہو گا... اگر مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ بزرگ ہیں تو احمد رضا بھی تو بزرگ ہے... اگر میرے بزرگ کی عبارت پہ بحث ہو سکتی ہے تو تیرے بزرگ کی عبارت پر بحث کیسے نہیں ہو سکتی... عبارات اکابر کا یہ معنی نہیں کہ دیوبند اکابر کی عبارات پہ بحث ہو... تو جس طرح دیوبندی اکابر کی عبارت پہ بحث ہو سکتی ہے تو بریلوی اکابر کی عبارت پر بھی بحث ہو سکتی ہے۔

یا احمد رضا کو اکابر میں ماننا چھوڑ دو یا اس کی عبارات پہ تیاری کرو... اب چونکہ ہمارے مناظرہ کا عنوان یہ نہیں تھا اس لئے بریلوی ناچ رہے تھے... یہ عنوان ٹھیک ہے یا غلط ہے؟ (سامعین۔ ٹھیک ہے) پہلے عنوان یہ تھا کہ وہ عبارات اکابر پر اعتراض کرتا ہم صفائی دیتے... میں نے کہا ہم اعتراض کرتے ہیں تم صفائی دو... یا احمد رضا خان کو بزرگ ماننا چھوڑ دو یا اس کی عبارتوں کا دفاع کرو... اب بریلوی دوڑے کہتے ہیں ہمارے اکابر پر بھی ہو گا... تمہارے پر بھی ہو گا... میں نے کہا ٹھیک ہے مان لو لکھ دو ہم نے المہند کو لکھ دیا... ان عبارات کے مطابق جو احمد رضا خان نے اعتراض کئے تھے حسام الحرمین میں اس ترتیب پر مناظرہ ہو گا... خیر عبارت لکھی گئی اب بریلویوں نے دوڑنا شروع کر دیا اور اپنی جان چھڑائی... کس جگہ مناظرہ ہو گا جہاں چاہو ہم نے کہا ٹاؤن شپ طے کیا۔ کہتے ٹاؤن شپ میں نہیں شادی ہال میں ہو گا۔

میں نے کہا ان کو کہہ دو ہماری شرطیں ہیں کہ ایک ساتھ لے کر آؤ کہ اگر تمہاری شکست ہو گی تو ہمیں نکاح میں دو گے... شادی ہال میں مناظرہ کر لو کہتے ہیں کیا مطلب میں نے کہا مطلب بڑا صاف ہے شادی ہال میں شادی ہوتی ہے مناظرے تھوڑے ہوتے ہیں... شادی ہال کیوں بناتے ہیں شادی کے لئے یا مناظرے کے لئے... ہمارا بندوبست کرا دو شادی ہال میں مناظرہ کر لو... اگر بندوبست نہیں کرتے تو پھر مناظرہ شادی ہال میں نہیں ہو گا مسجد میں ہو گا... الحمد للہ ثم الحمد للہ وہ نہیں آئے اور دوڑ گئے میں کہتا ہوں مناظرے کا عنوان سمجھو۔

مناظرہ سیالکوٹ :

اب تقلید کے موضوع پر ہم مجیب ہوتے ہے اور غیر مقلد سائل ہوتا ہے... ایسے ہی ہوتا ہے ہم کہتے ہیں تقلید واجب ہے... ہم دلائل دیتے ہیں وہ اعتراض کرتا ہے۔ جب میرا سیالکوٹ میں غیر مقلدین کے ساتھ مناظرہ شروع ہوا تو میں نے پہلا سوال یہ کیا کہ مولانا آپ بتائیں کہ مناظرہ تقلید مطلق پر ہو گا... مجھے کہتا ہے کہ مولانا تقلید شخصی پر میں نے کہا نہیں تقلید مطلق پر ہو گا... کہتا آپ تقلید شخصی کو مانتے ہو میں نے کہا بالکل مانتا ہوں۔ میں نے کہا آپ تقلید مطلق کو مانتے ہو... کہتا ہے نہیں مانتا... میں نے کہا تو جھوٹ بولتا ہے تو تقلید مطلق کو مانتا ہے اظہار نہیں کر رہا... اور میں مناظرے کے درمیان منوالوں گا کہ تو تقلید مطلق کو مانتا ہے... میں یہ عنوان کیوں لا رہا ہوں غیر مقلد تقلید مطلق پر مناظرے کے لئے تیار نہیں ہو گا۔

تقلید مطلق کسے کہتے ہیں :

تقلید مطلق کا معنی کیا... کسی بھی آدمی کی بات کو اعتماد کے ساتھ بغیر مطالبہ

دلیل کے مان لینا تقلید مطلق ہے... اور شخص معین کی بات کو ماننا تقلید شخصی ہے... تقلید مطلق تو وہ کرتا ہے لہذا تقلید مطلق پر وہ مناظرہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہو گا... پندرہ منٹ لگے الحمد للہ وہ تقلید مطلق پر تیار ہو گیا... اب عوام بات سن رہی تھی اور میری طرف سے جو میرے ساتھ تھے آپ حیران ہونگے وہ سارے تبلیغی... سارے جماعت کے ساتھی میری جو ٹیم تھی وہ سارے تبلیغی جماعت کے... وہ خود سمجھے میری بات کو میں نے کہا بھائی ان کو سمجھاؤ خیر الحمد للہ انہوں نے میری بات کو سمجھا... جب تقلید مطلق طے ہو گیا غیر مقلد کہتا ہے مولانا بات شروع کریں... میں نے کہا ہم شروع تھوڑی کریں گے تم بتلاؤ تم تقلید کو کیا کہتے ہو۔ کہتا ہے بدعت ہے... قرآن وحدیث میں کوئی وجود نہیں... اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بالکل ثابت نہیں... میں نے کہا نہ حضرت اتنا شور نہ کرو۔

میں چھوٹی سے بات کہتا ہوں... تقلید شرک ہے یا شرک نہیں... اب پھر دائیں بائیں لگا رہا جب بات کرے میں نے کہا میرا ایک ہی سوال ہے تقلید شرک ہے یا نہیں... میں کہہ رہا ہوں بدعت ہے... میں نے کہا جواب دیں اس کا مطلب ہے کہ شرک نہیں ہے... اب غیر مقلد نہیں آرہا ہمارے تبلیغی بھائی کہتے ہیں یار یہ بات تو ہمیں سمجھ آگئی ہے کہ جب بدعت ہے تو شرک نہیں ہو گا... اب ہمارے ساتھی الحمد للہ تبلیغی ساتھی بھی کھڑے ہو گئے اب وہ غیر مقلد کہنے پر مجبور ہو گیا۔

میں نے کہا جب تک تم فتوی نہیں لگاؤ گے میں مناظرہ شروع نہیں کروں گا۔ اس لئے کہ تم تقلید کو شرک کہتے ہو... کہنے لگا مولانا جو بات میں کروں گا مناظرہ اس پر ہو گا جو ساتھ لڑکے آئے تھے میں نے کہا بیٹا آپ بتاؤ تقلید شرک ہے یا نہیں

؟ کہتا ہے الحمد للہ شرک ہے... میں نے کہا جو الحمد للہ تو کہتا ہے اپنے مولوی سے بھی کہہ دے وہ بھی الحمد للہ کہہ دے بات سنو وہ لڑکا کہتا ہے میں کوئی مولوی صاحب کی تقلید کرتا ہوں... میں نے کہا اچھا اگر تو مولوی صاحب کی تقلید نہیں کرتا تو مناظرہ تو کرلے جو شرک کہتا ہے... اس کو کیوں لایا مناظر بنا کے اس کی تقلید کرتا ہے تبھی تو مناظر اس کو مانا ہے... ورنہ مناظرہ تو کرلے اب جواب کوئی نہیں بن رہا۔

معاون شیخ الحدیث کا حال:

آخر کار ساتھ اسکے جو شیخ الحدیث مولوی اسلم معاون کا حال یہ تھا... اس نے کہا جی ”کہہ دو شرک“ ڈٹھی جائے گی (دیکھا جائے گا)... میں نے کہا تو کہہ دے پھر ویکھی جائے گی لگ پتا جائے گا... کہتا شرک ہے مولانا... بات شروع کریں... میں نے کہا میں یوں نہیں شروع کرتا میں نے کہا تقلید شرک ہے تو اس پر دستخط کرو... کہتا ہے آپ کریں میں نے کہا تقلید واجب ہے محمد الیاس گھمن... میں نے کہا اب آپ کریں... میں نے دو گواہ بنالئے... میں نے کہا اب آپ دعوی ثابت کرو کہتا ہے کیوں تقلید کو واجب آپ کہتے ہیں۔ میں نے کہا میں کیوں ثابت کروں میں نے لوگوں سے کہا کہ بھائی دیکھو مولوی صاحب نے کہا تقلید شرک ہے... اور میں کہتا ہوں تقلید واجب ہے... تو پہلے فتوی کس نے لگایا لوگوں نے کیا مولوی صاحب نے میں نے کہا جو فتوی پہلے لگائے وہ دلیل پہلے دے... جو فتوی بعد میں لگائے وہ دلیل بعد میں دے... پہلے فتوی حضرت نے لگایا لہذا پہلے دلیل یہ دیں گے... جب ان کی دلیلیں ختم ہوگئی تو دلیل میں دوں گا۔

مناظرہ تقلید پر اور مدعی غیر مقلد... اب وہ دلیلیں دے رہا ہے تقلید شرک

ہے اور میں توڑ رہا ہوں... مجھے اب دلیل دینے کی ضرورت نہیں تقلید کے واجب ہونے پر۔ میں اس لئے کہتا ہوں اصولی گفتگو سمجھو آدمی کو اصولی گفتگو کرنی آجائے تو یقین کریں دنیا کا غیر مقلد کیا کوئی باطل آپ کے سامنے آہی نہیں سکتا... اس لئے بحمد اللہ تعالیٰ ہمارے بہت سارے ساتھی تعجب بھی کرتے ہیں لیکن میں تحدیث بالنعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ جب بھی کوئی فتنہ فون کرے میں کہتا ہوں ہم حاضر ہیں... اس لئے کہ ہمیں اپنے اصولوں پر استحضار ہے... اور ہمیں پتہ ہے کہ اپنے اصولوں کی بنیاد پر ہر فرقے سے گفتگو کیسے کرنی ہے... بات سمجھ گئے اصول پکے ہوتے ہیں تو میں اس لئے کہہ رہا تھا اہلحدیث غیر مقلد بدعتی ہے اور بدعتی نمبر ون ہے... ان کے ساتھ وہی معاملہ کرو جو بدعتیوں کے ساتھ کرنا چاہیے... ان کو قرآن وسنت پر عمل کرنے والے کہہ کر نہ ساتھ ملایا کریں۔

قیامت کے دن روشنیوں والے:

اس لئے ہم کہتے ہیں قیامت کے دن روشنیاں ان کو نصیب ہونگی جو اہل السنت والجماعت ہیں... کیوں اللہ کی قسم پیغمبر آفتاب نبوت ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور پیغمبر کے نجوم ھدایت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں... تو روشنیاں ان کو ملیں گی جو ان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مانتے ہیں... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ما من أحد من أصحابي يموت بأرض إلا بعث قائدا ونورا لهم يوم القيامة

مشکوۃ ج 2 ص 562

کہ میرا اصحابی رضی اللہ عنہ جس سرزمین پہ فوت ہو گا قیامت کے دن انکا قائد بھی ہو گا اور ان کا نور بھی ہو گا... جب صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چہرا چمکے گا تو جو

اس کے سامنے کھڑا ہو گا تو اس کا چہرہ نہیں چمکے گا... ؟اس کا بھی چمکے گا... اگر سورج روشن ہوتا ہے تو سورج پڑتا ہے ہر چیز پر لیکن روشنیاں آئینہ سے نکلتی ہیں... دیواروں سے روشنی کبھی بھی نہیں نکلا کرتی... صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا نور پڑے گا لیکن اگر سامنے آئینہ ہو گا تو روشن ہو جائے گا... اور اگر کالے پتھر کی دیوار ہو گی تو وہ روشن نہیں ہو گی... اس لئے ہم کہتے ہیں۔ کہ اس بات کو سمجھو کہ ہم اہل السنت والجماعت ہیں ایک بات ذہن میں آگئی۔

دوسری بات سمجھیں خلفاء راشدین کے متعلق ایک بات کہ دوں... چلو اگلی بات کے ساتھ کہ دوں گا... تکمیل دین کے حوالے سے اگلی بات میں نے کہا اہل السنت والجماعت کا ایک معنی اور ہے... اور سنت رسول بھی ذہن میں رکھ لیں... اور سنت صحابہ اور سنت خلفاء راشدین کے بارے میں ایک اصولی بات اپنے ذھن میں رکھ لیں... یہ بات سمجھ لیں گے تو تراویح کا مسئلہ... طلاق کا مسئلہ... جمعہ کے دن دوسری اذان کا مسئلہ اور بہت سارے امت کے اجماعی مسائل اسی سے حل ہونگے... اور غیر مقلدین کے جواب آپ اسی مسئلہ سے دیتے چلے جائیں گے۔

راولپنڈی کا واقعہ :

راولپنڈی میں تھے ایک بزرگ آئے اور ان کے ساتھ ایک بوڑھے آدمی غیر مقلد تھے... جیسے غیر مقلدین کا طریقہ واردات ہے وہ بوڑھا آیا اور کہتا میں جہلم میں مولانا عبد اللطیف جہلمی دا بیان سندا سی... بڑا مزا اوندا سی... نال اک پراں مسجد سی... غیر مقلداں دی... میں سوچیا انہا دی گل تاں سنیے۔... عبد اللطیف ہمیشہ کہتے یہ گندے ہیں میں نے کہا سنو تو سہی... یعنی آدمی یہ کہہ دے کہ گٹر ہے گٹر ہے تو آپ ایک

مرتبہ ناک ضرور ڈالیں گے بدبو آتی ہے کہ نہیں... یہی مطلب ہے اس کا... آپ کہتے ہیں مولوی صاحب نے دس مرتبہ گٹر کہا میں سونگوں تو سہی یہ کیا ہے مشک گلاب نہ ہو... عجیب بات ہے کہتا حضرت بار بار فرماتے گندے ہیں میں دیکھو تو سہی گندے ہیں کہ نہیں... کہتا میں چلا گیا میں نے مولانا مدنی صاحب کا بیان سنا بڑا متاثر ہوا... قرآن وحدیث کی بات جب کریں قرآن وحدیث کی بات... اور مولانا مدنی فرماتے تھے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ بہت بڑے آدمی تھے... امام صاحب تو نیک عالم تھے... لیکن جو حنفی ہیں انہوں نے خود مسئلے گھڑے ہیں... اور نسبت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف کر دی ہے... امام صاحب کے یہ مسئلے نہیں ہیں۔

دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا:

کیونکہ براہ راست امام صاحب پر تبرا کریں گے تو عوام جوتے مارے گی اس لئے امام صاحب پر تبرا کرنے کی بجائے یہ کہہ دو یہ مسئلے غلط ہیں... لیکن امام صاحب نے نہیں کہا بعد کے لوگوں نے نسبت امام صاحب کی طرف کر دی ہے... تاکہ حنفیت کا رد بھی ہو جائے اور عوام سے جوتے پڑنے سے بھی بچ جائیں... دونوں باتوں کا دفاع کرنے کے لئے موقف اختیار کیا... میں نے کہا اچھا بابا تو مطلب کی بات کر... باتیں ہوتی رہیں تین چار سوال لے کر آیا میں نے جواب سمجھائے الحمد للہ بڑا مطمئن ہوا۔

غیر مقلدین کی عادت:

1 ...اب غیر مقلدین کی عادت ہے کہ جب بھی آپ مطمئن کریں گے ایک اور شوشہ چھوڑے گا... اور اس کے ذہن میں ہوتا ہے کہ شاید یہ مجھے مطمئن نہ کر سکے... شاید کام چل جائے... وہ کوئی نہ کوئی بات ساتھ کہتا چلا جائے گا... آپ دو باتیں ذہن میں رکھ

لیں جب بھی غیر مقلد آپ سے بات کرے گا... اور آپ کو کہے گا آپ بات کریں میں سن رہا ہوں... یا آپ بات کریں گے وہ کتاب دیکھے گا اگر اس کے پاس کتاب ہوئی تو... وہ دیکھے گا آپ کی طرف اور ساتھ ساتھ جواب سوچتا رہے گا... تاکہ آپ کی دلیل اس کے دماغ میں ہی نہ جائے... یہ طرز ہے غیر مقلدین کا جب آپ گفتگو کریں گے۔

2... جب یہ مرحلہ آپ نے حل کر لیا کہ بات سنالی ایک بات سمجھ آئی تو سمجھنے سے پہلے ایک اور بات شروع کر دے گا... تاکہ ایک بات حل نہ ہو... اور دوسری بات شروع ہو جائے... ایک موضوع پر کبھی غیر مقلد آپ سے بات نہیں کرے گا... مجھے کہنے لگا مولانا میں ایک سوال آپ سے کرتا ہوں میں نے کہا فرمائیں... اصل اس کا تعلق ہے دین کامل کے ساتھ لیکن خلفاء راشدین کی بات آئی میں بات سمجھانے لگا ہوں تاکہ کل کوئی بات کہہ دے تو آپ کے ذھن میں بھی ہونی چاہیے۔

محبت صحابہ یا بغض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم... ؟

مجھے کہتا ہے مولانا دین کامل ہے... میں نے کہا کامل ہے... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں کامل ہوا... یہ جو آپ کہتے ہیں تراویح بیس رکعات حضرت عمر کے دور میں شروع ہوئی میں نہیں مانتا... کیوں نہیں مانتا اس لئے کہ دین کامل ہو گیا اور کامل ہو جانے کا مطلب یہ ہے کہ اس میں اضافہ کرنا بھی بدعت ہے... جب نبی پاک نے دین کامل دیا تو اس میں میں کیسے مان لوں کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دین میں کمی کی کر سکتے ہیں... اب بظاہر فاروق اعظم کی محبت ہے یا نہیں؟ بولیں بھائی۔ اب دیکھیں غیر مقلدین نے اس بوڑھے بیچارے کو کیسے زہر پیلا یا... اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے انسان تصور بھی نہیں کر سکتا... اس انداز میں مجھے کہتا ہے کہ فاروق اعظم کے

بارے میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لو کان بعدی بنی لکان عمر
ترمذی ج 2 ص 209

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان پر تو اللہ نے حق کو جاری کر دیا... میں نہیں مانتا کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دین کے اندر اضافہ کریں... میں نہیں مانتا میں نے کہا اچھا آپ پھر کیا کہتے ہیں... میں کہتا ہوں خلفاء راشدین کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنا دین دیا تھا اتنا ہی آگے پہنچایا... جو لوگ کہتے ہیں حضرت عثمان نے حضرت علی نے فلاں فلاں خلیفہ راشد نے اضافہ کیا وہ غلط کہتے ہیں... اور ان خلفاء کی طرف نسبت غلط ہے اب دیکھیں کہ صحابہ کے ساتھ محبت کا کتنا پیارا عنوان ہے... اتنا پیارا عنوان کہ آپ کے لئے عوام میں جواب دینا مشکل ہو جائے۔

تین ضروری باتیں:

میں نے کہا چاچا جی اب تین باتیں آپ سمجھیں۔

1... یا تو یہ مان لیں کہ خلفاء راشدین اور صحابہ کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کے اندر اضافے کا اختیار دیا تھا۔

2... دوسری بات یہ مان لیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار نہیں دیا تھا... اور خلفاء راشدین نے اضافہ کیا تھا... اور العیاذ باللہ گناہ کیا تھا۔

3... نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار نہیں دیا تھا... اور خلفاء راشدین نے اضافہ بھی نہیں کیا تھا... جو لوگ کہتے ہیں اضافہ کیا تھا وہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ مولانا آپ یہ لکھ لیں بس میں جو کہتا ہوں لکھ لیں وہ بڑی اہم بات ہوتی ہے... میں نے کہا بابا جی آپ فرمائیں آپ کیا بات کہنا چاہتے ہیں... جب بھی کسی سے بات کرو تو یوں

وضاحت بڑی کیا کرو غیر مقلد وضاحت نہیں کرے گا... جب آپ لوگ کریں گے تو آس پاس کے لوگ سنیں گے اور کہیں گے مولانا بات ٹھیک کہتے ہیں... جیسا کہ میں نے پہلے رفع یدین پر بات آپ کے سامنے سمجھائی... جس جگہ پر ہماری گفتگو تھی آپ یقین کریں لوگ سننے والے عش عش کر اٹھے... کہ مولوی صاحب جو بات کہتے ہیں ہمیں سمجھ آتی ہے۔ اس پر میں نے جو گفتگو سنائی غیر مقلد ایک بھی حدیث نہیں پیش کر سکا میں نے کہا کہ اب کہہ دو کہ نہیں نہیں آئندہ دکھا دیں گے... کوئی بات نہیں ہمیں وقت دے دو کہتا ہے جی ہم دکھا دیں گے... اب دکھا میں نے کہا سنو! میں نے پھر سنائی میں نے کہا امام بخاری کا استاد... امام حمیدی اپنی کتاب مسند حمیدی میں لکھتا ہے... عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اخبار الفقہاء والمحدثین میں علامہ کرمانی لکھتا ہے... امام ابو داؤد کہتا ہے... سنو سنن نسائی والا کہتا ہے... سنو حوالوں کی جب لائنیں لگائیں سننے والے پریشان ہو گئے ترک رفع یدین پر اتنی احادیث موجود ہیں میں نے تین باتیں کی۔

باباجی کا جواب:

باباجی کا جواب سنو باباجی فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفاء راشدین کو اضافے کا اختیار نہیں دیا... میں نے کہا ٹھیک ہے... میں نے کہا باباجی پکے رہنا اپنی بات پر، ابھی آپ نے بھاگنا ہے... میں نے کہا باباجی آپ کو غیر مقلد نے گمراہ کرنے کے لئے ایسی بات کی ہے حالانکہ ایسی بات نہیں ہے... بابا کہنے لگا مولانا آپ یہ کیسی بات کرتے ہیں... میں قسم چک کے آکھنا اے گل مینوں غیر مقلد انہی سمجھائی... اے میرے دل وچ آئی اے... میں نے کہا عجیب بات یہ ہے جو انہوں نے کتابوں میں لکھی ہے وہ تیرے دل میں آئی ہے... ہمارے دل میں کیوں نہیں آئی... یعنی جو بات وہ

لکھتے ہیں وہ تیرے دل میں کیسے آئی... یہ مجھے بات نہیں سمجھ آ رہی۔

ہم یہاں گوجرنوالہ گئے جلسہ تھا بیان کیا مماتیت کا گڑھ ہے بہت سارے لڑکے اکھٹے ہو گئے نوجوان کلین شیو تھے... کہتے ہیں مولوی صاحب دیکھو اَسی مولوی نہی بالکل جاہل ہاں... ان پڑھ ہاں... اسی دو چار گلاں پو چھنڑیاں نے بالکل ساڈی گل تے یقین کرو... اے گلاں سانوں کسے سمجھایاں نہی بس ساڈے دل وچ سوال اوندے نے ساڈا دل کر دا اے کریے... اندازہ کرو سوال کیا بہت سارے سوالات۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عذاب وثواب کا مشاہدہ:

ایک سوال یہ کیا میں نے پہلے لاہور میں بھی سنایا تھا... مجھے کہتا ہے نبی پاک معراج پر گئے میں نے کہا جی گئے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عذاب وثواب کا مشاہدہ کیا...؟ میں نے کہا کیا... کہتا ہے عذاب اس قبر میں... مشاہدہ اوپر... کیسے؟ کیا ہمارا اہل السنت والجماعت کا موقف کیا ہے... کہ عذاب وثواب کس قبر میں؟ (سامعین اسی قبر میں) جس قبر میں مردے کو دفن کیا جاتا ہے... اسی میں عذاب وثواب ہے... کہتا ہے آپ کہتے ہیں عذاب وثواب اس قبر میں نبی نے تو مشاہدہ اوپر کیا تھا... اگر عذاب اس قبر میں مشاہدہ کیسے کیا تھا؟ اب بتاؤ یہ بات دل میں آئی ہوتی ہے یا کسی مولوی نے سمجھائی ہوتی ہے (سامعین... سمجھائی ہوتی ہے) یہ بات کبھی آپ کے دل میں آئی... معراج کے واقعات آپ نے سنے ہیں... تقریریں سنی ہیں کبھی اشکال آپ کے ذہن میں آیا... جو خطباء تقریریں کرتے ہیں ان سے پوچھو کبھی ان کے ذہن میں آیا۔

یہ کہتا ہے میرے دل وچ آیا... میں نے کہا بہت اچھی بات ہے میں نے کہا تیرے دل وچ سوال آیا میرے دل وچ جواب آیا... اور تجھے کسی نے سوال نہیں بتایا

میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں مجھے کسی نے جواب نہیں بتایا... میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں اگر سوال تیرا ہے تو بہت اچھی بات تو جواب میرا ہے تیرا اپنا سوال میرا اپنا جواب... اب جواب سنیں میں نے اسے کہا کہ ثواب کی بات فی الحال رہنے دیں میں عذاب کی بات کرتا ہوں عذاب اچھے آدمی کو ہوتا ہے یا برے کو؟... کہتا ہے برے کو... میں نے کہا برے کی روح کو ہوتا ہے یا جسم کو... ؟ کہتا ہے روح کو... میں نے کہا برے کہ روح سجین میں ہوتی ہے یا علیین میں...؟ کہتا ہے سجین... میں میں نے کہا سجین اوپر ہے یا نیچے...؟ کہتا ہے نیچے۔ میں نے کہا اوپر مشاہدہ حضور نے کس بات کا کیا... آپ نہیں سمجھے بات کو میں نے کہا یہ بات تو عام ہے جو تیرے دل کی بات ہے... میں تو وہ پوچھ رہا ہوں۔ میں نے کہا عذاب برے کو یا نیک کو کہتا ہے برے کو... روح کو یا جسم کو یہ اس کا عقیدہ ہے... ہم تو روح مع الجسم کے قائل ہیں... کہتا ہے روح کو... میں نے کہا برے کی روح سجین میں یا علیین میں... کہتا ہے سجین میں... میں نے کہا سجین اوپر ہے یا نیچے؟ کہتا ہے نیچے... میں نے کہا اوپر مشاہدہ کس بات کا تھا...؟ کہندا اے ہنڑ تسی دسو میں نے کہا میں تے دساں گا... گل فر ہمارے اوپر آگئی تسی دسو... میں نے کہا بھائی بات سمجھو امام صاحب کا جو موقف تھا وہ ظاہر ہے جو بڑوں کا مزاج ہے وہ چھوٹوں میں منتقل ہوتا ہے۔ فطری بات ہے ہم نے انکو امام مانا تو ان کا ذوق ہماری طرف منتقل ہونا ہے... ہم ذوق حنفی کے پابند ہیں۔

تطبیق احادیث میں ذوق ابو حنیفہ رحمہ اللہ:

میں نے کہا امام صاحب کا ذوق یہ تھا... اللہ کے پیغمبر کی اگر دو حدیثیں آجائیں تو چھوڑنا نہیں ہے دونوں پر عمل کرنا ہے... ہم کسی ایک کو نہیں چھوڑتے ہم

دونوں پر عمل کرتے ہیں... میں اس پر ایک مثال دیتا ہوں... غیر مقلدین کا اور ہمارا جب جھگڑا ہوتا ہے... تو غیر مقلد کہتے ہیں کہ نماز میں ہاتھ سینے کے اوپر باندھیں... اور ہم کیا کہتے ہیں ؟ (سامعین ۔ ناف کے نیچے) میں اس لئے کہتا ہوں ہمیں اپنے موقف کا نہیں پتہ ہم کہتے ہیں... نماز میں ناف کے نیچے بائیں ہتھیلی دائیں ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھیں... تین انگلیاں کلائی پر رکھیں... چھوٹی انگلی اور انگوٹھے سے آپ بائیں ہاتھ کو پکڑ کر رکھیں ۔ اب ہم پورا مسئلہ بیان کرتے ہیں... غیر مقلدین پورا مسئلہ بیان نہیں کرتے کیوں اس کے پاس حدیث ہے نہیں... اور ہمارے پاس کئی حدیثیں ہیں ۔

حدیث نمبر... 1

صحیح ابن حبان کی روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :"نحن معاشر الانبیاء امرنا ان نمسك بایماننا علیٰ شمائلنا

صحیح ابن حبان ج 3 ص 130

ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑیں ایک حدیث ہو گئی دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑیں ۔

حدیث نمبر... 2

"من سنة الصلاة وضع الكف على الكف تحت السرة"

حاشیہ ابی داود ج 1 ص 117

نماز کی سنت اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہے کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ یعنی ہتھیلی ہتھیلی کے اوپر ہو... اب دیکھیں حدیث کئی قسم کی آ گئی... کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھیں ۔

حدیث نمبر... 3

ایک حدیث آگئی کہ دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑیں۔

ترمذی ج 1 ص 59

حدیث نمبر... 4

حدیث بخاری کی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھتے باب وضع الیمنی علی الیسری

بخاری ج 1 ص 102

امام بخاری نے باب قائم کیا حدیثیں کتنی ہو گئیں؟ (سامعین چار)

اب امام صاحب فرماتے ہیں چاروں پر عمل کرو... دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں کی پشت پر رکھو... اس پر بھی عمل ہو گیا یہ تین انگلیاں بائیں کی کلائی پر رکھ دو... اور اس پر بھی عمل ہو گیا... اور ہاتھ ناف کے نیچے رکھو تا کہ چاروں احادیث پر عمل ہو جائے... ہم چاروں احادیث پر عمل کرتے ہیں... اور غیر مقلد ایک پر بھی نہیں کرتا۔ اب بتاؤ ہم نے تمام احادیث پر عمل کیا یا نہیں یہ امام صاحب کا ذوق ہے... اب ظاہر ہے وہ ذوق ادھر منتقل ہونا ہے... میں نے کہا ہم احادیث کو چھوڑتے نہیں ہیں... جو حدیث میں ہے کہ تحت السرۃ ہم اس کو بھی مانتے ہیں۔ اللہ کے نبی اوپر گئے مشاہدہ ہوا ہم اس کو بھی مانتے ہیں... اگرچہ احادیث دو قسم کی ہیں اور زیادہ مسئلہ انہی سے ثابت ہے کہ حضور کو عذاب کا مشاہدہ بیت المقدس سے پہلے پہلے ہوا تھا... زمین پر حضرت کاندھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی "سیرت المصطفیٰ" میں یہی لکھا ہے... مشاہدہ پہلے ہوا تھا... لیکن میں اس روایت کو مان لیتا ہوں تمہاری فہم کے مطابق مانتا

ہوں۔

میں نے کہا بھائی جب رات کو چاند نکلتا ہے تو آپ یہ کہتے ہیں کہ آج یہ چاند کتنا خوبصورت ہے... یہ کہتے ہیں وہ کہتے ہیں ؟(سامعین ۔یہ) یہ چاند کتنا خوبصورت ہے اور رات کو جب ستارے نکلتے ہیں تو کیا کہتے ہیں کہ یہ ستارہ اگر یہاں ہو تو صبح صادق ہو جاتی ہے... یہ ستارہ یہاں پر ہو تو رات کے تین بج جاتے ہیں... اور یہ ستارہ یہاں پہ ہو تو نو بج جاتے ہیں... آپ ستارے کی طرف اشارہ یہ کا کرتے ہیں یا وہ کا کرتے ہیں؟ (سامعین یہ کا) حالانکہ یہ اسم اشارہ قریب کا ہے... اور ستارہ آپ سے دور ہے... تو اس میں اشارہ قریب کا نہیں بعید کا ہونا چاہیے تھا... آپ کے اور ستارے کے درمیان کروڑوں کلومیٹروں کا فاصلہ موجود ہے... لیکن اللہ نے جب آپ کے درمیان اور ستارے کے درمیان حجاب ختم کر دیا... آپ نے بعید کو ” یہ “ کہہ دیا... اللہ کے پیغمبر اوپر سے ارشاد فرمارہے تھے لیکن اللہ نے پیغمبر اور قبر کے درمیان پر دے ختم کر دیے... تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر سے پوچھا اس کو عذاب کیوں ہوتا ہے... تو یہ کہہ سکتا ہے پیغمبر ”اس“ نہیں کہہ سکتا؟ کہتا ہے جی گل سمجھ آگئی... میں نے کہا اب اگلا سوال کر الحمد للہ ثم الحمد للہ میرا یہ مشاہدہ ہے دلائل کی دنیا میں آپ کوئی مماتی لائیں خلوت میں بیٹھ کر گفتگو کرے میرے رب نے چاہا تو حیاتی ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا آئے خلوت میں ظاہر ہے کہ جلوت میں عزت نفس کا مسئلہ بن جاتا ہے اس لئے اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: ”فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَى“

سورة طٰہٰ پ 16 آیت نمبر 44

اے موسیٰ تو کبھی ان کو علیحدگی میں بات سمجھایا کر۔ آدمی لوگوں کے

درمیان بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتا... اللہ ہم سب کو راہ حق پر قائم ودائم رکھے۔

عنوان......... شیطان اور خناس

بمقام... .... لاہور

نیک کام کا اجر :.. 347

اجتماع کا مقصد:.. 348

عبادت کسے کہتے ہیں :... 349

دنیا دار العمل اور آخرت دار الجزاء:................................ 350

موجد اپنی ایجاد کو تباہ نہیں کرتا:.................................. 351

موت کا معنیٰ:... 351

دنیا اور آخرت اچھی ہونے کی دعا:................................. 352

دنیا کے حصول کے لئے تین چیزیں:................................ 352

منڈی کو سمجھنے کیلئے ماہرین کی ضرورت:........................ 354

رمضان برکت کا مہینہ :... 355

عبادت کا ماہر کون ہے...؟.. 356

شیطان اور خناس :.. 357

خناس کا طریقہ واردات:.. 357

تراویح میں حملہ... شیطان و خناس :............................... 358

ہلاک ہونے والا طبقہ:... 359

عبادت کا سیزن:... 360

تین طبقے... تین چیزوں کا انکار :................................. 361

عبادت کسے کہتے ہیں :... 362

قربانی واجب ہے:... 362

قربانی کے جانور:.. 363

قربانی کس پر واجب ہے: 363
اب قربانی کون کرے گا...؟ 364
خناس اور قربانی: 364
خناس کی دلیل: 365
انگریز کو خوش کرنے والے طبقے : 366
جانور کی عمر میں اہل السنت کا مسلک : 367
خناس کا مسلک : 367
منی کہتے کسے ہیں : 368
اذان کا معنی لغت میں: 368
مسنہ کا معنی : 369
ڈیرہ غازی خان کا واقعہ: 370
بھینس کی قربانی اور غیر مقلدین: 371
قیاس بھی دلیل شرعی ہے : 372
اونٹ کی قربانی اور مسلک اہلسنت والجماعت : 373
قیاس پر دلیل پیغمبر: 374
خناس کی دلیل : 374
دلیل احناف: 375
امام ترمذی کا فیصلہ : 376
مسلمانوں اور عیسائیوں کا اختلاف : 377
محدثین کا ناسخ منسوخ حدیث کے بارے میں عمومی اصول: 378

خناس کا دھوکہ: 380

خناس کی بے وقوفی: 380

ان شاء اللہ کا معنی: 381

M.N.A کیسا ہو؟: 381

وکیل اچھے بھی ہوتے ہیں: 383

عقل مند اور بے وقوف کون: 384

اجماع کا پہلا منکر: 385

اجماع کے منکر کی سزائیں: 385

قربانی کے ایام اور مسلک اہل سنت: 385

خناس کا مسلک اور دلیل: 386

خناس کی دلیل کا جواب: 386

غیر مقلدین اور چوتھے دن قربانی: 387

خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے 387

خناس اور مرغی کی قربانی: 388

خناس اور انڈے کی قربانی: 389

پیدائش انسانی کا مقصد: 390

عبادت کے لئے تین شرائط: 390

کچھ تو غور کیجئے!: 391

سوالات کے جوابات: 392

خطبہ مسنونہ:

الحمد للہ! الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیأت اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ ونشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ و رسولہ۔ امابعد: فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾

سورۃ الذاریات پ 27 آیت نمبر 56

درود شریف:

اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم انك حمید مجید اللھم بارك علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم انك حمید مجید۔

تمہید:

میرے نہایت ہی واجب الاحترام بزرگو! اور مسلک اہل السنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے غیور نوجوانو دوستو بھائیو! اتحاد اہل السنت والجماعت کے زیر اہتمام ماہانہ تربیتی اجتماع جو منعقد ہو گا... آج کی تقریر سے اس کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ دعا فرمائیں کہ حق جل مجدہ عافیت کے ساتھ ہر ماہ اس اجتماع کو منعقد کرنے کی توفیق عطاء فرمائے... اللہ رب العزت شرور اور مسائل سے محفوظ رکھے... جو دینی کاموں کے راستے میں رکاوٹ بنتے ہیں... آپ حضرات اس بارے میں سعادت اور مبارک بادی کے مستحق ہیں۔

نیک کام کا اجر :

کہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً، فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا“

عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری جز 12ص 300

کہ جو انسان نیک کام شروع کرتا ہے اس نیک کام کا اجر اللہ اس کو بھی عطاء فرماتا ہے... اور جو انسان اس نیک کام کو کرتا ہے ان سب کا اجر اللہ اس کرنے والے کو عطا فرماتے ہیں... اس ماہانہ اجتماع میں ان شاء اللہ العزیز جس طرح مولانا عبد الشکور حقانی دامت برکاتہم صاحب فرما رہے تھے ایک تو آئندہ ہونے والے اجتماعات کا اعلان بھی کر دیا جائے گا... اور ہر اجتماع میں بیان کئے جانے والا مسئلہ اور عقیدے کا اعلان پہلے کر دیا جائے گا... مثال کے طور پر آج ہمارا پہلا اجتماع ہے... اس میں بنیادی گفتگو عقائد اور مسائل کے حوالے سے آج عرض کر دوں گا... ان شاء اللہ آئندہ جو پانچ جنوری کو اجتماع ہو گا... اس اجتماع میں آپ کے سامنے سردیوں میں پیش آنے والا ایک اہم مسئلہ کہ جرابوں پر مسح ہوتا ہے یا نہیں ہوتا... اس مسئلہ پر ان شاء اللہ تفصیلاً گفتگو ہو گی۔

اس لئے کہ یہ موسم اور سیزن کے حوالے سے ایک اہم مسئلہ ہے... پھر آئندہ جو اجتماع ہو گا اس کا اعلان پانچ جنوری میں کر دیا جائے گا... تاکہ آنے والے حضرات یہ بات ذہن نشین فرمالیں... کہ آج اس مسئلہ پر گفتگو ہو گی... اور اس مسئلہ کے متعلق مذہب مخالف کی اگر آپ نے کتاب کا مطالعہ کیا ہو... کسی شخص نے آپ کو دلیل دی ہو... آپ کے ذہن میں وسوسہ یا شبہ پیدا کیا ہو... آپ اس وسوسے اور شبہ کو لیں

کر آئیں گے تو اس اجتماع میں ان شاء اللہ سارے وساوس اور شبھات صاف ہو جائیں گے... پھر بھی اگر کوئی مسئلہ دوران تقریر مقرر بیان نہیں کرتا اس کے دماغ اور ذہن میں بات نہیں رہتی آپ حضرات بیان کے اختتام پر چٹ لکھ کر خطیب کے حوالے فرما دیں... اور جو چٹ آپ دیں گے اس کا جواب ان شاء اللہ اسٹیج سے آجائے گا۔

اجتماع کا مقصد:

نتیجہ یہ نکلے گا... کہ ایک مسئلہ ہر مہینہ دلائل کے ساتھ ہمارے سامنے آتا رہے گا... تو اللہ رب العزت نے چاہا... تو اہل سنت کے وہ معروف مسائل جن پہ عموماً اہل باطل حملہ آور ہوتے ہیں... ان مسائل پر آپ عمل کریں گے... تو صرف اس لئے نہیں کہ ہمارے اکابر نے فرمایا اس لئے بھی کہ ہمارے اکابر کے پاس وہ دلیل تھی... جو ہمیں پہلے نہیں آتی تھی۔ مگر اب آگئی ہے... تو اس اجتماع کا بنیادی مقصد یہ ہے... نہ یہ کہ کسی فرقہ پر کیچڑ اچھالنا... کسی پر طنز کرنا... اور طعن کرنا... نہ کسی پر سب وشتم کرنا... یہ قطعاً اجتماع کے مقاصد میں سے نہیں ہے... ہم اپنے اہل السنت والجماعت کے عقائد اور مسائل کا تحفظ اور بقاء چاہتے ہیں... ہم یہ چاہتے ہیں کہ جس شخص نے کلمہ پڑھا اور وہ مسلمان ہے اور شرک وبدعت سے بے زار ہو کر اہل السنت والجماعت میں شامل ہوا... کم از کم اس آدمی کو اپنے مسائل اور دلائل آئیں... اگر دلائل اور مسائل یاد نہیں ہوتے تو کم از کم وہ اس نتیجے پر ضرور پہنچے گا... کہ ہمارے اکابر کے پاس دلائل موجود ہیں... اگرچہ ہمیں نہیں آتے۔

اس کا ذہن اور دماغ مطمئن ہو گا... تو پھر ظاہر ہے کہ جب انسان کام کرتا ہے تو اس کے کام کرنے کی نوعیت بڑھ جاتی ہے... ایک ہوتا ہے آدمی کو مشاہدہ کی وجہ

سے چیز ملتی ہے... یا آدمی کو چیز ملتی ہے یقین اور تجربہ کی بنیاد پر... اور کبھی ایک چیز کو انسان حاصل کرتا محض اعتماد کی وجہ سے... اگر آدمی کو اعتماد بھی ہو یقین اور تجربہ بھی ہو تو آدمی مزید یقین اور قوت کے ساتھ اس پر عمل کرتا ہے... حق جل مجدہ مزید ہمیں اپنے عقائد اور مسائل کو مضبوطی کے ساتھ تھامنے کی توفیق عطا فرمائے... میں نے آپ حضرات کے سامنے قرآن کریم کی مختصر سی آیت تلاوت کی ہے "وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ"

سورة الذاريات پ 27 آیت نمبر 56

خالق نے اس آیت میں اعلان کیا ہے میں نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا۔ اللہ نے انسان کی پیدائش کا مقصد عبادت قرار دیا۔

عبادت کسے کہتے ہیں:

عبادت کسے کہتے ہیں ہر آدمی عبادت کی شرح اپنے ذوق کے مطابق کرے گا... اہل السنت والجماعت کے ہاں عبادت کس عمل کو کہتے ہیں... عمل وہ عبادت ہے جس میں بنیادی طور پر تین شرطیں پائی جائیں... اگر ان میں سے ایک بھی شرط مفقود اور گم ہو گئی تو عمل عبادت نہیں بنتا۔

1... جو عمل ہم کرنا چاہتے ہیں اس عمل کا حکم اللہ نے دیا ہو۔

2... جو عمل ہم کرنا چاہتے ہیں اس عمل کا طریقہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہو

3... جو طریقہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے اس کو نقل اصحاب پیغمبر نے فرمایا ہو۔

تو عبادت کسے کہیں گے آسان لفظوں میں عبادت کا معنی یاد رکھ لیں... حکم

اللہ کا ہو طریقہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو... اور نقل کرنے والے اصحاب پیغمبر ہوں... اگر حکم اللہ کا نہ ہو تو بھی عبادت نہیں ہو گا... اگر طریقہ پیغمبر کا نہیں ہے تو بھی عبادت نہیں ہو گا... اگر نقل اصحاب پیغمبر نہ کریں گے تو بھی عبادت نہیں بنے گی... اب یہ بات ہمیں کیسے معلوم ہو کہ حکم اللہ کا ہے... ہمیں کیسے پتہ چلے طریقہ پیغمبر کا ہے... ہمیں کیسے معلوم ہو کہ نقل کرنے والے اصحاب پیغمبر ہیں... یہ انسان براہ راست خود مطالعہ کر کے حاصل نہیں کر سکتا... اس کے لئے آدمی کو دو چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے۔

1... آدمی کے پاس علم ہو۔

2... آدمی کا اصحاب علم سے رابطہ ہو آدمی کا مطالعہ بھی ہو... اور صاحب مطالعہ سے تعلق بھی ہو آدمی کے پاس کتب بھی ہوں... اور کتب کے ماہرین کے ساتھ تعلق بھی ہو... یہ دو باتیں معلوم ہوں تو انسان حکم شریعت کو سمجھتا ہے... اگر یہ دو باتیں انسان کو معلوم نہ ہوں تو انسان حکم شریعت کو نہیں سمجھتا... میں نے ان دو باتوں کا تذکرہ اس لئے کیا یہ بات ذہن نشین کر لیں۔

دنیادارالعمل اور آخرت دارلجزاء:

خالق نے اس جہان کو پیدا کیا اللہ نے اس جہاں کو دارالعمل بنایا اللہ نے آئندہ آنے والے جہان کو دارلجزاء بنایا... ہم عمل کریں گے اس دنیا میں اس کا بدلہ اور جزا دیں گے اس جہاں میں تو اس دنیا میں عمل کون سے کریں گے جس عمل پر اللہ جزا اچھی دے گا... کون سا عمل کریں گے جس پر اللہ بدلہ دے گا تو وہ عمل ہو گا عبادت کے لائق اور عبادت وہ عمل ہو گا کہ جس میں تین چیزیں ہوں تو عمل عبادت نہیں بنتا

موجد اپنی ایجاد کو تباہ نہیں کرتا:

اللہ نے اس جہان کو پیدا کیا... یہ مخلوق اللہ کی ہے اور صرف مخلوق نہیں یہ اشرف المخلوق انسان ہے... اور دنیا کا کوئی موجد اپنی ایجاد کو برباد نہیں کرتا... تو اللہ اپنی مخلوق کو برباد کیسے کرسکتا ہے... اگر معمار اور مستری ایک مکان کو تعمیر کرے تو مستری کبھی بھی نہیں چاہتا کہ میرا مکان ٹوٹ جائے... مستری کبھی نہیں چاہتا کہ میرا مکان تباہ ہو جائے۔ مستری کبھی نہیں چاہتا یہ ایک الگ بات ہے کہ مکان کی ایک مدت ہے... اس مدت کے بعد مکان نے گرنا ہی تھا... لیکن مستری نہیں چاہتا۔...اللہ رب العزت تو خالق ہیں اللہ نے اشرف المخلوقات کو پیدا کیا... تو رب یہ نہیں چاہتا کہ میرا بندہ فنا ہو جائے... رب یہ نہیں چاہتا کہ میرا بندہ برباد ہو جائے... اللہ رب العزت بندہ کی پیدائش کے بعد بندہ کو ابدی زندگی عطاء فرماتے ہیں... ہاں یوں ہو گا کہ کبھی انسان کی ہیت بدل جائے گی۔ کبھی انسان کے وجود کا نقشہ بدل جائے گا... بندہ بندہ ہی رہتا ہے جب رب نے اس کے اندر روح ڈال دی... یہ بچہ تھا بچپن سے جوان ہوا جوانی سے بڑھاپے سے موت تک۔

موت کا معنی:

کہ موت کا معنی یہ تھا کہ انسان اس عالم سے اس عالم میں منتقل ہو گیا... اس جہاں سے اس جہاں میں چلا گیا... انسان فناء نہیں ہوتا بلکہ جہان بدل جاتا ہے... اگلے جہان میں وجود موجود ہے مگر ہمیں نظر نہیں آتا... عالم حشر میں موجود ہو گا... پھر ہمیں نظر نہیں آئے گا... ایک جہاں یہ ہے... اور ایک جہاں وہ ہے... اللہ اس جہاں میں بندے کو اچھی حالت میں دیکھنا چاہتے ہیں... اس جہاں میں بھی اللہ بندے کو اچھی

حالت میں دیکھنا چاہتے ہیں... اس لئے خالق نے قرآن کے اندر ایک دعا کا حکم دیا... یہ بندے مانگیں کیوں کہ یہ بندے مجھے بڑے پسند ہیں :

دنیا اور آخرت اچھی ہونے کی دعا:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

سورۃ بقرۃ پ 2 آیت نمبر 201

اللہ دنیا دے تو اچھی دے... اللہ آخرت دے تو بھی اچھی دے... یہ کمال نہیں ہے کہ آدمی کہے ہم اللہ سے جنت مانگتے ہیں... دنیا نہیں مانگتے ارے دنیا کیوں نہیں مانگتے ارے دنیا کو کیوں نہیں مانگتا رب نے دنیا تیرے لیے پیدا کی... تجھے مانگنی چاہیے حرام طریقہ سے نہ مانگ حلال طریقہ سے مانگ... ذلت کے ساتھ نہ مانگ عزت کے ساتھ مانگ فقر کوئی کمال نہیں ہے... میں عرض کرتا ہوں اللہ چاہتا ہے کہ اس دنیا میں بھی بندہ دنیا پائے تو اچھی پائے اگلے جہاں میں آخرت پائے تو بھی اچھی پائے ۔

دنیا کے حصول کے لئے تین چیزیں:

جو بندہ اس دنیا میں دنیا کا حصول چاہے تو اللہ رب العزت نے اس دنیا میں دنیا کے حصول کے لئے تین چیزوں کا اہتمام فرمایا:

1...ایک ہوتا ہے کسی چیز کے حصول کے لئے سیزن ۔

2...ایک ہوتا ہے کسی چیز کے حصول کے لئے منڈی ۔

3...اس نعمت کے حصول کے لئے ماہرین ۔

مثال نمبر1:

یہ تین چیزیں ہیں اگر آپ گندم لینا چاہیں تو گندم آپ کے بازار سے بھی مل

جائے گی... لیکن گندم منڈی سے بھی مل جائے گی... دونوں میں فرق کیا ہے آپ کے امر سدھو میں گندم مہنگی ہو گی... لیکن منڈی میں سستی ہو گی... گندم آپ کو آج بھی ملے گی آج گندم کو کاشت کیا جا رہا ہے... جن دنوں میں گندم کی کٹوتی ہوتی ہے آپ ان دنوں میں لو تو سستی ملے گی... اگر سیزن میں خریدو تو گندم سستی ملتی ہے... اگر سیزن کے بعد خریدو تو گندم مہنگی ملتی ہے... اللہ نے دنیا کی نعمت کے لئے دو چیزیں بنائی

1... اس نعمت کے لئے سیزن

2...اس نعمت کے لئے منڈی

اگر انسان سیزن میں چیز لے تو پیسے کم لگتے ہیں اور مال زیادہ ملتا ہے... اگر منڈی میں جا کر لیں تو پیسے کم لگتے ہیں اور مال زیادہ ملتا ہے... اور اگر سیزن بھی موجود ہو منڈی بھی موجود ہو... مگر انسان کبھی خطاء کر جاتا ہے... تو اس کے لئے ہم تلاش کرتے ہیں کسی ماہر کو... ابھی قربانی کا سیزن آ رہا ہے۔

مثال نمبر2:

قربانی کے جانور تلاش کریں گے ہم جانور کے لئے امر سدھو کے بازار میں نہیں آتے... بلکہ جانوروں کی منڈی میں جاتے ہیں... ہم کوشش کرتے ہیں کہ قصائی لے لیں ہمیں دھوکا نہ لگ جائے... ہمارے ساتھ فراڈ نہ ہو جائے... ایسا آدمی لے لیں جو جو جانور خریدنے کا ماہر ہو... تاکہ ہمیں دھوکا نہ لگے... منڈی میں گئے ہم۔ہم نے ماہر کو تلاش کیا سیزن موجود ہے... مگر ہم نے ماہر کو تلاش کیا... اگر آپ دنیا کی نعمت لینا چاہیں تو ایک سیزن میں لیں... اور منڈی میں جا کر لیں... اور ماہر کو لے کر جائیں... تو جس طرح دنیا کے حصول کے لئے میرے رب نے سیزن بنائے... دنیا کے حصول

کے لئے میرے رب نے منڈی بنائی... اور سیزن اور منڈی کو سمجھنے کے لئے رب نے ماہرین پیدا کئے۔

منڈی کو سمجھنے کیلئے ماہرین کی ضرورت:

ایک بات اور ذہن نشین فرمالیں اس بات کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے... کبھی سیزن بھی موجود ہو گا... منڈی بھی موجود ہو گی... آپ مال کو لینا چاہیں گے لیکن دنیا کے لوگ آپ کو خراب کرنے کے لئے لوکل مارکیٹ میں چھوڑتے ہیں... وہ آپ کی منڈی میں مال کو نقصان دیتا ہے... سیزن موجود ہونے کے باوجود مال کو خراب کرتا ہے... وہ مال کو تباہ کرتا ہے... اس سے بچنے کے لئے پھر ہم ترتیب لگاتے ہیں... کہ منڈی میں جائیں... پھر بھی ہمارے ساتھ دھوکا ہو جائے... ماہر موجود ہے ہمارے ساتھ پھر بھی فراڈ ہو جائے... ہم ان دھوکا بازوں اور فراڈیوں سے بچنے کے لیے ترتیب بناتے ہیں۔ بالکل اللہ نے عبادت کیے لئے ایک سیزن بنایا ہے... عبادت کے لئے ایک منڈی رکھی ہے... میں اس منڈی کو مقام مقدس کہتا ہوں... رب نے عبادت کے لئے موسم بھی بنایا... رب نے عبادت کے لئے مقامات مقدسہ بھی بنائے... کہ اگر اس سیزن میں عبادت کرو اجر بڑھ جاتا ہے... سیزن گزر جائے عبادت کرو اجر کم ملتا ہے۔

مثال نمبر3:

رمضان میں عبادت کریں اجر ستر گنا ہے... رمضان کے علاوہ شوال میں کریں اب ستر گنا نہیں ہے ایک گنا ہی ملے گا... تو اللہ رب العزت نے موسم بنایا... اور پانچ وقت رب نے یہ سیزن اوقات بنائے ہیں... ظہر کی نماز ظہر میں پڑھیں اجر الگ ہے... ظہر قضاء کر کے پڑھیں اجر کم ہے... عصر کی نماز عصر میں پڑھیں تو اجر زیادہ

ہے... عصر کی نماز قضاء کر کے مغرب میں پڑھیں تو اجر کم ہے... وقت میں عبادت کریں محنت وہی ہو گی مشقت وہی ہو گی اجر بڑھ جائے گا... ہفتہ کے دن رب نے سیزن بنایا جمعہ... اب جمعہ کے دن رب نے جو برکات عطاء فرمائی ہیں... وہ عام دنوں میں نہیں ہیں اور پورے سال میں برکت کا مہینہ اللہ نے بنایا رمضان۔

رمضان برکت کا مہینہ :

جو رمضان میں برکات ہیں وہ غیر رمضان میں نہیں... سال بھر کی راتیں موجود مگر جو ثواب لیلۃ القدر میں ملتا ہے... وہ عام رات کو نہیں ملتا... میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ رب نے موسم بنائے ہیں... روزانہ پانچ اوقات مقرر کر دیئے... ہفتہ میں جمعہ کا دن بنایا... سال میں رمضان کا مہینہ مقرر کیا... رمضان کا مہینہ یہ تو موسم اور سیزن تھے... آگے آپ اہم مقامات کو دیکھیں... آپ وضو کریں اور وضو کر کے گھر میں نماز پڑھیں ایک نماز کا اجر ملے گا... اگر مسجد میں پڑھیں گے تو ستائیس نمازوں کا اجر ملے گا... بیت المقدس میں جا کر پڑھیں ایک ہزار کا اجر ملے گا... مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پڑھیں پچاس ہزار کا اجر ملے گا... فی سبیل اللہ پڑھیں انچاس کروڑ کا اجر ملے گا... اجر بڑھ گیا۔ جب جگہ بدلی ہے اجر بدلا ہے... موسم بدلا اجر بدلا... میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح دنیا کی نعمت کے لئے اللہ سیزن بھی بناتے ہیں... دنیا کی نعمت کے لئے اللہ منڈی بھی بناتے ہیں... دینی عبادات کے لئے موسم بھی بنایا ہے... اللہ نے دینی عبادات کے لئے مقدس مقامات بھی بنائے ہیں... اب میرے اور آپ کے ذمہ موسم کی عبادت موسم میں کریں... ہمارے ذمہ عبادت مقامات مقدسہ میں کریں

عبادت کا ماہر کون ہے...؟

عبادت کریں اپنی مرضی سے نہ کریں... جو عبادت کا ماہر ہے عبادت کریں تو اس سے پوچھیں... جو عبادت کو جانتا ہے عبادت کا ماہر کون ہے... ؟

1... اللہ کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جس پہ اللہ آسمان سے وحی بھیجتا ہے۔

2... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو وحی کو اترتے دیکھتا ہے۔

3... مجتہد اور فقیہ جو قرآن وسنت پر نظر رکھتا ہے۔

عبادت کر عبادت کے موسم میں... عبادت کر عبادت کی جگہ میں... عبادت کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ کر... اگر نبی کا زمانہ نہیں پایا عبادت کر صحابی سے پوچھ کر۔ اگر صحابی کا زمانہ نہیں پایا عبادت کر مجتہد سے پوچھ کر... نتیجہ کیا نکلے گا جو پیغمبر کے ساتھ لگ جاتا ہے وہ شیطان سے بچ جاتا ہے... پیغمبر کے صحابی کے ساتھ لگ جاتا ہے تب بھی شیطان سے بچ گیا... اور اگر مجتہد کے ساتھ لگ گیا تو اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”انما فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد“

ترمذی ج 2 ص 554

اگر عبادت کرتا ہے مگر وہ ماہر نہیں ہے... عبادت کرتا ہے مگر وہ مجتہد نہیں ہے۔ عبادت کرتا ہے مگر وہ فقیہ نہیں ہے... شیطان اس سے بھی ڈرتا ہے... میں نے ایک جملہ عرض کیا تھا... اگر آپ کو یاد ہو کہ سیزن موجود ہو گا... منڈی موجود ہو گی... ماہر موجود ہو گا... مگر تمہیں دنیا کی نعمت میں بعض لوگ دھوکہ دیں گے... اس دھوکہ باز سے بچنا بھی ضروری ہے... بالکل اس طرح عبادات شریعت میں تمہیں موسم بھی مل گیا... عبادت کے لیے مقامات مقدسہ بھی مل گئے... عبادات شریعت میں مجتہد اور

فقیہ بھی مل گیا... لیکن ابھی دو قسم کے افراد باقی ہیں۔

شیطان اور خناس:

جنہوں نے تیری عبادت کو برباد کرنا ہے... ان میں ایک قسم کا نام شیطان ہے... دوسری قسم کا نام خناس ہے... شیطان یہ چاہے گا کہ تو نماز نہ پڑھے... تو روزے نہ رکھے... شیطان یہ چاہے گا تو حج نہ کرے... شیطان یہ چاہے گا تو عبادت نہ کرے۔ لیکن یہ نہیں کہہ سکتا تو نماز نہ پڑھ... وہ سمجھتا ہے جوتیاں لگیں گی...وہ یہ نہیں کہ سکتا روزہ نہ رکھ وہ سمجھتا ہے جوتیاں پڑیں گی...وہ کہے گا نماز پڑھو مگر یوں تاکہ قبول نہ ہو... روزہ رکھو مگر یوں تاکہ قبول نہ ہو... نماز پڑھائے گا مگر غیر مقبول... حج کروائے گا مگر غیر مقبول۔ وہ روزہ رکھوائے گا مگر غیر مقبول... میں عرض کرتا ہوں صرف بات کو سمجھانے کے لئے رمضان کا ماہ تو گزر گیا... اس پر میں نے بات نہیں کرنی میں تو قربانی پر بات کروں گا

خناس کا طریقہ واردات:

رمضان المبارک کے حوالے سے رب نے تجھے دو چیزیں دیں:

1...رمضان کا روزہ 2...رمضان کی تراویح

تم شیطان کی محنت دیکھو شیطان یہ کہے گا تم نے رمضان کا روزہ نہیں رکھنا... تم نے تراویح نہیں پڑھنی... تاکہ جہنم میں جائے... لیکن خناس کیا کہے گا وہ یہ نہیں کہے گا کہ تم نے روزہ نہیں رکھنا... لوگ جوتے ماریں گے... ارے تو مولوی ہے تو نے داڑھی رکھی ہے تو کیا انسان ہے کہ ہمیں روزے سے منع کرتا ہے... یہ کہے گا نہیں نہیں تم نے روزہ رکھنا ہے مگر ایک کام کرلو صبح صادق ہو تو روزہ رکھ لو... ابھی سورج

ڈوبنے میں پانچ منٹ باقی ہوں تو روزہ کھول دو... مجھے آپ بتاؤ کہ ایک آدمی روزہ رکھ لے اور روزہ کھولنے میں ایک منٹ باقی ہو اور روزہ کھول دے اس نے کھولا نہیں ہے... اس نے روزے کو توڑا ہے۔ روزہ نہ رکھے گا گناہ ایک ہو گا... رکھ کر توڑے گا تو گناہ دو ہوں گے... ایک روزہ توڑنے کا... دوسرا کفارہ ادا نہ کرنے کا... ایک جرم روزے کی توہین کرنے کا۔ میں کہتا ہوں شیطان کا جرم کم ہے... خناس کا جرم زیادہ ہے... شیطان نے یہی کیا کہ تجھے روزہ نہیں رکھنے دیا... مگر خناس نے کیا کام کیا تجھ سے روزہ رکھوالیا تجھے دن کو بھوکا رکھا... دن کو پیاسا رکھا... مگر شام کو سورج ڈوبنے سے پہلے کہا جی روزہ کھول لو۔ ارے کیوں روزہ کھول لوں... ابھی حنفی نہیں کھولتے... ہم روزہ کھولیں گے حنفیت کی ضد میں... سنیت کی ضد میں... ایک منٹ پہلے روزہ کھلوا دیا... یہ روزہ کھلوایا نہیں یہ روزہ توڑوایا ہے... روزہ کی توہین الگ جرم... روزہ توڑوایا الگ جرم... کفارہ اداء نہ کیا الگ جرم... شیطان نے محنت کی روزہ نہ رکھنے دیا... خناس نے محنت کی کہ روزہ رکھنے دیا... اور برباد کر دیا۔

اب بتاؤ جرم زیادہ کس کا ہے...؟ تو نے کھایا تو سہی تو نے پیا تو سہی اگر شیطان کی بات مانی ہے... تجھے پانی ملا اجر نہیں ملا... کھانا بھی ملا اجر نہیں ملا۔ خناس کی بات مانی ہے تجھے دنیا بھی نہیں ملی تجھے دین بھی نہیں ملا... شیطان کا جرم کم ہے خناس کا جرم زیادہ ہے... میری بات سمجھ آئی...؟ اب دن کو روزہ تھا شیطان نے حملہ کیا... اس کے حملے کو تو جانتا ہے... مگر خناس کے حملے کوئی نہیں جانتا۔

تراویح میں حملہ... شیطان و خناس:

رمضان المبارک کی رات آئی تو اللہ نے حکم دیا... کہ تم تراویح پڑھو

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم تراویح پڑھو... یہ تراویح پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا تحفہ تھا... شیطان کہتا ہے نہیں تو گیم دیکھ... تونے تراویح نہیں پڑھنی... تو دکان پہ بیٹھ جا... عید کا موسم قریب ہے تو مال کما... تونے تراویح نہیں پڑھنی... یہ جرم تو شیطان نے کیا... لیکن خناس آیا اس نے کہا تو نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھ لی ہے... اب تو تہجد کی باجماعت پڑھ لے اب تو نے وتر پڑھ لیے... اب دوبارہ تجھے تہجد پڑنے کی حاجت نہیں ہے... تونے تہجد جو پڑھ لیے... اللہ وہ تراویح کدھر گئی... رب نے جو رمضان میں حکم دیا تھا... خناس بولا نہیں۔ نہیں... جب رات کو تم نفل پڑھتے ہو... جب رمضان کے علاوہ پڑھو اس کا نام تہجد ہے... جب تم نے رمضان میں پڑھے اس کا نام تراویح ہے۔

تو تراویح شیطان بھی چھڑا گیا تراویح خناس بھی چھڑا گیا... فرق کیا ہے شیطان نے تراویح چھوڑائی ہے لوگوں نے لعنت بھیجی ہے... خناس نے تراویح چھوڑائی ہے مگر لعنت کوئی نہیں بھیجتا... کہتا ہے میں نے حدیث پر عمل کیا... میں نے سنت پر عمل کیا۔ تو جرم شیطان کا کم ہے خناس کا زیادہ ہے... اگر انسان تراویح نہیں پڑھتا تو جرم وہ بھی کرتا ہے... اور تہجد پڑھ کر نام تراویح دیتا ہے جرم وہ بھی کرتا ہے... میں کہنا یہ چاہتا ہوں اب دیکھو رمضان میں ایک دن کا روزہ تھا... خناس نے محنت کی روزہ رکھا... مگر اجر سے محروم کر دیا... شیطان نے محنت کی کہ روزہ رکھنے ہی نہیں دیا... رات کو تراویح تھی شیطان نے محنت کی کہ تراویح بھی نہ پڑھنے دیں... اور یہ تو یہ بھی نہیں کہتا کہ میں تراویح نہیں پڑھتا اب تجھے خوش بھی کر گیا۔

ہلاک ہونے والا طبقہ:

اسی کو رب قرآن میں کہتا ہے میرا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تو کہہ دے سورۃ

کہف کا آخر رکوع پڑھو میرا رب کہتا ہے میرا پیغمبر اعلان کرو: قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا اے لوگوں میں تمہیں بتا نہ دو دنیا میں برباد ہونے والے وہ لوگ ہیں: الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا

سورۃ کہف پ 16 آیت نمبر 103 ، 104

رب ان کے عمل کی قیمت نہیں لگاتا... اللہ ان کے عمل کا بدلہ نہیں لگاتا... وہ سمجھتے ہیں کہ کام کرتے ہیں ان کا عمل مقبول نہیں ہے... خناس نے روزہ رکھوا کر توڑوا دیا... تو سمجھتا ہے کہ میرا روزہ موجود ہے... مگر تیرے نامہ اعمال میں نہیں ہے... میں کہنا یہ چاہتا ہوں ایک محنت شیطان کرتا ہے ایک محنت خناس کرتا ہے... شیطان عبادت کرنے نہیں دیتا اور خناس عبادت کروا کے عبادت کو خراب کر دیتا ہے... کوئی بات سمجھ آئی کہ نہیں (سامعین آگئی)

عبادت کا سیزن:

میں عرض کیا کر رہا تھا ایک عبادت تھی... اور ایک دنیا کے عمل تھے... دنیا کے عمل میں کیا چیزیں تھیں۔

1... سیزن 2... منڈی 3... ماہر سیزن

منڈی بھی موجود ہے... ماہر بھی موجود ہے... لیکن دیکھنا یہ ہے کہ جو مال تو لے کر آیا ہے کہیں کیڑا نہ لگ جائے... سپرے کرنا... تو بازار سے کنوں لے کر آیا... اس کو کسی ٹھنڈی جگہ پر رکھ دے... تم دنیا کے مال کو منڈی سے لیتے ہو... لیکن مال محفوظ رکھنے کا انتظام بھی تو کرتے ہو... ہم نے عبادت کی ہے... حکم اللہ کا تھا... مان لیا طریقہ پیغمبر کا تھا مان لیا... نقل کرنے والے اصحاب پیغمبر تھے مان لیا... اب توجہ رکھنا! ہم نے

کہا حکم اللہ کا ہو... طریقہ پیغمبر کا ہو... نقل کرنے والے کون ہوں اصحاب پیغمبر۔ اور بتانے والا مجتہد اور فقیہہ ہونا چاہیے... ہم نے چار طبقوں کا اعلان کیا تھا... دنیا کے سارے لوگ کہتے ہیں ہم حکم وہ مانیں گے جو اللہ کا ہو۔

تین طبقے... تین چیزوں کا انکار:

ایک طبقہ وہ پیدا ہوا یہ پرویزیت کا فتنہ ہے یہ تیرے لاہور کا فتنہ ہے منکرین حدیث نے کہا... ہم حدیث پیغمبر کو نہیں مانتے... کیوں نہیں مانتے... ؟ حکم اللہ کا تھا وہ پیغمبر کے طریقے کا انکار کر گیا... ایک طبقہ اور پیدا ہوا وہ کہتا ہے میں اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتا... کیوں... ؟ نقل اصحاب پیغمبر نے کرنا تھا... ایک اور طبقہ پیدا ہوا یہ کہتا ہے میں مجتہد کو نہیں مانتا... کیوں... ؟ یہ مجتہد وہ ماہر تھا جس نے تجھے اصحاب پیغمبر سے نقل ہونے والا طریقہ محفوظ کر کے اور لکھ کر تجھے دینا تھا... ایک آدمی طریقہ پیغمبر کا انکار کرتے ہوئے حدیث کا نکار کر گیا... ایک ناقلین پیغمبر کا انکار کرتے ہوئے اصحاب پیغمبر کا انکار کر گیا... تیسرا طبقہ صحابہ سے نقل کردہ طریقے کو لکھنے والے مجتہدین کا انکار کر گیا۔

اگر تو پیغمبر کو نہیں مانتا... حدیث پیغمبر کو نہیں مانتا تجھے طریقہ پیغمبر نہیں ملے گا۔ اصحاب پیغمبر کو نہیں مانتا تجھے نقل کرنے والا شخص نہیں ملے گا... اگر مجتہد کو نہیں مانتا تو تجھے لکھا ہوا پیغمبر کا طریقہ کون دے گا... پیغمبر کو ماننا پڑے گا اللہ کا حکم تجھے سمجھ آئے گا... پیغمبر کا صحابی رضی اللہ عنہ ماننا پڑے گا طریقہ نقل ہو کر آجائے گا... مجتہد اور فقیہہ کو ماننا پڑے گا تاکہ لکھا ہو طریقہ تجھے موصول ہو جائے... یہ تین باتیں تو ہم نے مان لیں... اگلی بات جس پر میں نے تھوڑی سی بات کرنی ہے... میں نے آج کی نشست

میں یہ مسئلہ سمجھانا ہے کہ ایک شیطان اور ایک خناس... بات ذ ہن میں آگئی؟ ایک شیطان اور ایک ؟(سامعین۔۔۔ خناس)

عبادت کسے کہتے ہیں :

میں نے آج کی نشست میں یہ بیان کرنا تھا کہ عبادت کسے کہتے ہیں اس کے لئے تین باتیں :

1... حکم اللہ کا ہو　　2... طریقہ پیغمبر کا ہو

3... نقل کرنے والے اصحاب پیغمبر ہوں تو عبادت بنتی ہے۔

اگر حکم اللہ کا نہ ہو تو عبادت نہیں بنتی... طریقہ پیغمبر کا نہ ہو عبادت نہیں بنتی نقل کرنے والے اصحاب پیغمبر نہ ہوں تو عبادت نہیں بنتی... اب عبادت کو روکنے کے لئے دو طبقے پیدا ہوں گے... ایک طبقہ شیطان کا ہو گا... اور ایک طبقہ خناس کا ہو گا... شیطان یہ چاہئے گا کہ تو عبادت نہ کرے... مگر خناس یہ چاہے گا کہ تو عبادت کرے... مگر اجر نہ ملے... یہ تیرے اجر کو برباد کرے گا عمل کو تباہ کرے گا... میں نے اس کے لئے ایک مثال رمضان کے روزے کی دی ہے... اگلی مثال میں آپ کو قربانی کے حوالے سے دیتا ہوں... کہ ہم قربانی کرتے ہیں اللہ کا حکم سمجھ کر... پیغمبر کا طریقہ سمجھ کر... اصحاب پیغمبر نے دیا ہے اس کو ہم مانتے ہیں۔

قربانی واجب ہے:

اہل السنت کہتے ہیں کہ قربانی واجب ہے... مگر شیطان کہتا ہے کہ قربانی کرنی نہیں ہے... خناس آیا کہتا ہے کرنی تو ہے مگر واجب نہیں ہے... سنت ہے کر لیا تو بھی ٹھیک ہے... نہ کیا تو بھی ٹھیک ہے... حملہ کر گیا اس نے ایک درجہ پیچھے کر دیا... یہ بالکل

ایسے ہی ہے۔

جیسے جاوید غامدی سے کسی نے پوچھا ارے پردہ کرنا چاہیے کہ نہیں کہتا ہے پردہ فرض تو نہیں کرلو تو بہتر ہے... ایک مسئلہ ذاکر نائیک سے پوچھا پردے کا مسئلہ وہ کہتا ہے واجب تو نہیں ہے... کرلے تو گناہ نہیں ہے... کوئی حرج نہیں... کر بھی سکتے ہیں۔ اس سے پوچھو قربانی کہتا ہے قربانی واجب نہیں... اب مقصد کیا تھا کہ قربانی کے عمل کو کم کردو اہمیت کو گھٹا دو... تاکہ لوگ قربانی کرنے کے لئے تیار نہ ہوں... آگے چلیے پھر ہم نے قربانی کرنی تھی تو شریعت نے پہلے یہ مسئلہ بیان کیا اگر قربانی کریں جو قربانی واجب ہے۔

قربانی کے جانور:

تو قربانی کس جانور کی کرو... ہم نے کہا کہ قربانی کرو بکری کی... یا بھیڑ کی قربانی کرو بکرے کی... یا دنبہ کی... قربانی کرو قربانی کرو گائے کی یا بھینس کی... قربانی کرو اونٹ کی... یہ تین قسم کے جانور جن کا شریعت نے حکم دیا ہے... تم ان کی قربانی کرو یہ مسئلے صراحتاً روایات میں موجود ہیں... مجھے احادیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے کی حاجت نہیں یہ سارے جانتے ہیں۔

قربانی کس پر واجب ہے:

جو انسان صاحب نصاب ہو گا قربانی وہ کرے گا... اگر والد صاحب نصاب ہے قربانی الگ دے... اگر بیٹا صاحب نصاب ہے قربانی الگ دے... بیوی صاحب نصاب ہے قربانی الگ دے... ۔ اگر صاحب استطاعت خاوند ہے حج الگ فرض ہے... اگر صاحب استطاعت بیوی ہے حج الگ فرض ہے... اگر صاحب استطاعت والدین

ہیں... یہ مسئلے صراحتاً روایات میں موجود ہیں... اس پر مجھے احادیث پڑھنے کی حاجت نہیں... یہ سارے جانتے ہیں۔

اب قربانی کون کرے گا...؟

جو انسان صاحب نصاب ہو گا... قربانی وہ کرے گا اگر والد صاحب نصاب ہے قربانی الگ ہے... قربانی الگ دے اگر بیٹا صاحب نصاب ہے... قربانی الگ دے بیوی صاحب نصاب ہے... قربانی الگ دے اگر صاحب استطاعت خاوند ہے... حج الگ فرض ہے اگر صاحب استطاعت بیوی ہے... حج الگ فرض ہے اور اگر صاحب استطاعت والدین ہیں... حج الگ فرض ہے اگر صاحب استطاعت اولاد ہے... حج الگ فرض ہے تو جس پر استطاعت ہو گی حج الگ فرض ہے۔ جس کے پاس نصاب ہو گا... اس پر زکوۃ ہو گی... اس لیے اصول کا یہی تقاضا ہے جس پہ نصاب ہو گا... قربانی اس پر واجب ہو گی... اب شیطان کیا کہے گا تم نے قربانی نہیں دینی۔

خناس اور قربانی:

مگر خناس کیا کہے گا تم نے قربانی تو دینی ہے... باپ الگ قربانی نہ دے۔ بیٹا الگ قربانی نہ دے... خاوند الگ قربانی نہ دے... بیوی الگ قربانی نہ دے... اگر خاندان کا سربراہ ایک بکری دے دے تو پورے خاندان کی طرف سے قربانی ہو گئی... ہر ایک کو قربانی کرنے کی اجازت نہیں... اب دیکھو اس ظالم نے حملہ کر دیا... یہ حملہ کرنے والا کون ہے خناس... جب میں خناس کا لفظ کہوں تو مجھے کہنے کی حاجت نہیں آپ اچھی طرح سمجھتے ہو کہ میں کس کے بارے میں کہہ رہا ہوں... آپ جاؤ اور جا کر ان سے مسئلہ پوچھو قربانی کون دے گا... کہتا ہے اگر خاندان کی طرف سے ایک سربراہ

خاندان ایک بکری دے دے تو قربانی پورے خاندان کی طرف سے ہو گئی... کیونکہ اگر بیٹا صاحب نصاب تھا اس نے قربانی ختم کر دی... بیوی صاحب نصاب تھی تو قربانی ختم کر دی۔ دیکھو اگر شیطان ہوتا تو لوگ اس کو جوتیاں مارتے... کہ تو ہمیں قربانی نہیں کرنے دیتا... لیکن یہ تو خناس تھا کہتا ہے دیکھو قربانی تو میں نے کرنے دی ہے... جو خاندان کا سربراہ تھا اس نے دی ہے... تو سب کی طرف سے ہو گئی... اب دلیل دے گا کہتا ہے دیکھو۔

خناس کی دلیل:

زبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک شخص ہوتا جو گھر کا سربراہ تھا... وہ ایک بکری ذبح کرتا سارے گھر والے کھا لیتے۔ تو گھر کا الگ الگ فرد قربانی نہ کرتا... ایک فرد کرتا... باقی سارے گھر والے کھا لیتے... تو پیغمبر کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا طریقہ یہ تھا... حالانکہ ظالم نے جھوٹ بولا خود اللہ کے پیغمبر کا طریقہ یہ نہیں تھا... پیغمبر کے صحابہ کا کیسے ہوتا... اصل مسئلہ یہ تھا کہ اصحاب پیغمبر کے دور میں دولت کی فراوانی نہیں تھی... پیغمبر کے دور میں دولت کم تھی... اب ہم بھی یہ کہتے ہیں کہ اگر صاحب نصاب صرف گھر کا سربراہ ہو قربانی وہ کرے گا... سارے کھالیں گے مسئلہ یہ تھا نہ ان کے بیٹے صاحب نصاب تھے... نہ ان کی بیوی صاحب نصاب تھی... صرف تنہا ایک فرد نے قربانی دی۔

مسئلہ صرف حدیث پیغمبر میں اتنا تھا... کہ صحابی خود فرماتے ہیں کہ اگر گھر کا سربراہ بکری کی قربانی کر لیتا اور دوسرے کے پاس جب دولت ہی نہیں تھی وہ قربانی کرتے کیسے کرتے... وہ صاحب نصاب نہیں تھے قربانی کرتے کیسے...؟ حدیث کا معنی

غلط بیان کیا اور امت کو قربانی سے دور کر دیا... اب شیطان کی محنت کیا تھی کہ قربانی کرے کوئی نہ... مگر خناس اس نے تجھے بہانہ دیا... قربانی سے اس نے بھی جان چھڑائی ہے... اس نے تجھے عنوان دیا۔

انگریز کو خوش کرنے والے طبقے:

1... ایک انگریز ہے وہ کہتا ہے جہاد بالکل حرام ہے... جہاد شریعت میں ہے ہی نہیں... اس لیے جہاد کرنا ہی نہیں چاہیے... لیکن انگریز نے ایک طبقہ پیدا کیا وہ کون اس طبقہ کا نام ہے مزا غلام احمد قادیانی وہ کہتا ہے جہاد کرنا ہی نہیں چاہیے... کیوں کہتا ہے جہاد تو پیغمبر کے دور کی بات ہے... جب صحابہ جاتے رستہ میں جنگل ہوتے حفاظت کے لئے اسلحہ اٹھاتے اب وہ دور ختم ہو گیا... اب ہمیں کوئی ضرورت نہیں اسلحہ ٹھانے کی اس نے بھی انکار کیا۔

2... ایک طبقہ وہ تھا اس نے اعلاء الاعلام کتاب لکھی ایک اور طبقہ پیدا ہوا وہ کہتا ہے کہ جہاد نہیں کرنا چاہیے... جہاد کے لئے شرط ہے کہ خلیفہ ہو دنیا میں کوئی خلیفہ نہیں ہے ہم بھی جہاد نہیں کرتے... تو انہوں نے انکار کرنا تھا بہانے تلاش کئے... شیطان کہتا ہے جہاد کرو ہی نہ... خناس کہتا ہے ہم جہاد کے تو قائل ہیں مگر وہ شرط نہیں پائی جاتی اس لئے ہم نے جہاد نہیں کیا... انکار تو دونوں کر گئے ہیں... میں کہتا ہوں اسطرح شیطان کہتا ہے قربانی دینی ہی نہیں... اور خناس کہتا ہے جب سربراہ نے قربانی دے دی تو بیٹے کی قربانی ہو گئی... اولاد کی قربانی ہو گئی ہے... قربانی سے اس نے بھی دور کیا... مگر ظالم نے بہانہ ایسا بنایا کہ لوگ قربانی کرتے بھی نہیں ہیں پھر سمجھتے ہیں کہ ہم نے قربانی کر لی... قربانی کرتے بھی نہیں ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے قربانی؟ (سامعین۔ کر لی)

جانور کی عمر میں اہل السنت کا مسلک:

ایک نیا مسئلہ اب شریعت کا مسئلہ کیا ہے کہ اگر ایک بکری، یا بھیڑ، یا دنبہ، یا بکرا اگر تم نے قربانی میں دینا ہے... تو ایک سال کا ہونا چاہیے... لیکن دنبہ اور بھیڑ کے لئے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اجازت دی کہ اگر یہ سال کا نہ ہو... چھ ماہ کا ہو۔ مگر دیکھنے میں ایک سال کا لگے۔

ترمذی ج 1 ص 410

تو تم قربان کر سکتے ہو یہ گنجائش بکری اور بکرے کے اندر نہیں ہے... یہ بھیڑ اور دنبہ کے اندر موجود ہے... مگر مسئلہ پوچھو اہلسنت والجماعت سے وہ کہیں گے بکری ایسی قربانی میں دو کہ جس کی ایک سال عمر مکمل ہو جسے عربی میں ثنی کہتے ہیں۔

خناس کا مسلک:

خناس سے پوچھو کہتا ہے نہیں عمر کا کوئی اعتبار نہیں... اس کے لئے شرط ہے کہ دوندا ہو... بکری ہو تو دوندی... بکرا ہو تو دوندا... دوندی دوندا کو سمجھتے ہو... ؟ کہ جس کے دو دانت گرے ہوں... ہم نے کہا حدیث موجود ہے معنی غلط کر دیا... لیکن یہ ظالم معنی خود بھی نہ سمجھا اور دوسروں کو سمجھانے میں غلطی کر گیا... اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... حضرت جابر کی روایت موجود ہے: ”لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ“

صحیح مسلم ج 2 ص 155، ابو داود ج 2 ص 30، سنن ابن ماجہ جز 9 ص 299

کہ تم قربانی میں ایک مسنیٰ دو۔

منی کہتے کسے ہیں :

مسنہ اسے کہتے ہیں جس کا ایک سال پورا ہو جائے... لغت میں مسنہ اسے کہتے ہیں جو دوندا ہو... اب ہم نے کہا مسنہ کا معنی ایک سال والا... یہ کہتا ہے مسنہ کا معنی دوندا۔ اس سے پوچھو تم نے دوندا معنی کیوں کیا... کہتا ہے جی لغت میں آیا ہے... ہم نے کہا مسئلہ لغت کا نہیں شریعت کے ماہرین سے پوچھو... کن سے پوچھو؟ (سامعین ماہرین) مسئلہ لغت کا نہیں ہے مسئلہ شریعت کا ہے... اگر کسی لفظ کا معنی بیان کریں گے مثلا اذان کا معنی لغت میں کیا ہے... اذان کا معنی ماہر شریعت نے کیا بیان کیا... فقہاء اور محدثین نے کیا بیان کیا۔

اذان کا معنی لغت میں:

اب لغت کہتی ہے اذان کا معنی اعلان... اور شریعت اذان کسے کہتی ہے... اللہ اکبر سے لاالہ الااللہ تک یہ کلمات بلند آواز سے وضو کر کے قبلہ رخ ہو کر پڑھنا اس کا نام اذان ہے... لغت میں اذان کا معنی اور بیان کیا... شریعت نے اذان کا معنی اور بیان کیا... اگر تم لغت کی بات مانتے ہو تو عشاء کے اب پونے سات ہو گئے۔

مثال :

اب پونے سات بجے ایک آدمی نے مسجد میں آکر اعلان کر دیا... کہ بھائی مسجد کے باہر بازار میں صبح گوشت ہو گا جو تمہیں سو روپے کلو ملے گا... جو دوست لینا چاہے لے لیں... ادھر مولانا صاحب نے مؤذن سے کہا بھائی اذان دے دو... کہتا ہے کیوں بھائی وقت ہو گیا... اذان تو ہو گئی مؤذن کہتا ہے۔ یہ دیکھو

لغت میں لکھا ہے اذان اعلان کو کہتے ہیں... یہ دیکھو المنجد میں لکھا ہے آپ کہو گے کم عقل میں لغت کی بات نہیں کرتا... میں شریعت کی بات کرتا ہوں... مجھے یہ نہ بتا کہ اذان کا معنی لغت والا کیا بیان کرتا ہے... مجھے یہ بتا کہ شریعت والا کیا بیان کرتا ہے... میں مانتا ہوں مسنہ کا معنی لغت میں دوندا بھی ہے... مسنہ کا معنی ایک سال والا بھی ہے... شریعت والا معنی اگر دوندا کرے... میں یہ مان لوں گا... شریعت والا معنی اگر ایک سال والا کرے تو یہ مان لے۔

مسنہ کا معنی:

دیکھیں شریعت والا معنی کون سا بیان کرتا ہے... سارے فقہاء سارے محدث مسنہ کا معنی جس کی عمر ایک سال ہو... تو مسئلہ شریعت کا ہو گا... تو بات شریعت کے ماہر کی مانیں گے... اگر مسئلہ لغت کا ہو گا... تو بات لغت کے ماہر کی مانیں گے... بات سمجھ آئی چلو میں بات اور آسان کرتا ہو میں کہتا ہوں مصیبت تو یہ ہے کہ ہم نے بیان کے دوران کبھی دلائل سنے نہیں... مزاج بنایا نہیں... ہمیں ایسے بیان میں مزہ آتا ہے سبحان اللہ ماشاء اللہ۔

میں کہتا ہوں اللہ کرے اس ماہانہ اجتماع کی برکت سے اگر آپ حضرات نے پابندی فرمائی تو ان شاء اللہ تمہیں دلائل یاد کرنے میں بڑا لطف آئے گا... بغیر دلیل کے بیان ہوا تو تم نے کہنا ہے آج مزا نہیں آیا... آپ دیکھنا تھوڑا سا ذوق بن جانے دیں پھر دیکھنا دلیل کے ساتھ بات سننے کا مزا کتنا آتا ہے... میں کہتا ہوں مسنہ کا معنی ایک سال والا ہے اب میں دلیل کے طور پر اسی حدیث کو پیش کرتا ہوں ”لاتذبحوا الامسنة“ تم نے مسنہ کو ذبح کرنا ہے۔ اگر تمہارے پاس مشکل ہو مسنہ نہ ملے

”فتذبحوا جذعۃ من الضان “اگر تمہیں مسنہ نہ مل سکے تو پھر تم جذعہ کو ذبح کرنا۔

سوال:

سوال یہ ہے جذعہ کسے کہتے ہیں جذعہ من الضان اس کا معنی کیا ہے... ؟

جواب :

جذعۃ من الضان کا معنی سارے محدث... جذعۃ من الضان کا معنی سارے فقہاء... جذعۃ من الضان کا معنی سارے لغت والے بیان کرتے ہیں سال والا... اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر تمیں ایک سال والا نہ مل سکے ایک سال کا تمہیں دنبہ نہ ملے... ایک سال کی تمہیں بھیڑ نہ ملے... تو پھر تم چھ ماہ کا وہ دنبہ ذبح کرو جو دیکھنے میں ایک سال کا لگے... اگر مسنہ کا معنی دو دانت والا تھا تو پیغمبر چھ ماہ والا نہ فرماتے... پیغمبر فرماتے اگر تمہیں دو دانت والا نہیں ملتا تو ایک دانت والا ذبح کر لو جو دیکھنے میں دوندے کی طرح نظر آئے... پیغمبر نے فرمایا ذبح تم مسنہ کو کرو... اگر مسنہ نہیں ملتا تو جذعہ ذبح کر لو... جذعہ کا معنی چھ ماہ والا ہے... معلوم ہو جس طرح جذعہ کا معنی چھ ماہ ہے... مسنہ کا معنی ایک سال ہے... سال والا نہیں ملتا تو چھ ماہ والا ذبح کر لو... چھ ماہ کہنا اس بات کی دلیل ہے کہ مسنہ کا معنی ایک سال ہے... مسنہ کا معنی دوندا ہو گا تو جذعہ کا معنی ایک سال والا ہو گا سمجھ آ گئی۔

ڈیرہ غازی خان کا واقعہ:

میں ایک دفعہ گیا ڈیرہ غازی خان تو جس مولوی صاحب نے مجھے بلایا تھا مجھے کہتا ہے کہ تو پچھلی بار تقریر کر کے گیا تھا... تو میں نے گھر کر جا کر اپنی بیٹی کو دی وہ

مدرسہ میں دورہ حدیث میں پڑھتی ہے۔۔۔ ایک مرتبہ بیان سنا کہتی ہے ابو سمجھ نہیں آئی۔۔۔ میں نے کہا والا سن۔۔۔ ولا سمجھتے ہونا۔۔۔ کہ پھر سن۔۔۔ پھر سنا کہتی ہے ابو کچھ کچھ بات سمجھ آئی۔۔۔ میں نے کہا والا سن۔۔۔ وہ کہتا ہے تین مرتبہ سنی تو میری بیٹی کو کچھ جا کر بات سمجھ آئی یہ تو اس کی کیفیت ہے جو عالمہ بن رہی ہے۔۔۔ اور جو علم کا ویسے ہی دشمن ہے۔۔۔ زور آدمی لگاتا ہے درس میں۔۔۔ جلسے میں آدمی زور بھی لگاتا ہے آگے بھی چلتا ہے۔۔۔ اس لئے میں گزارش کرتا ہوں اس کو آپ جب دو تین مرتبہ سنیں گے پھر یاد کریں گے پھر کوئی خناس آپ سے بات کرے گا تو۔۔۔ جواب آپ خود دو گے۔۔۔ دینے چاہئے نا بھائی ہمیشہ کہاں سے مناظر تلاش کرتے پھرو گے۔۔۔ اب سنو! مسئلہ ایک سال والا اس نے کہا دو ندا اب آگے چلیں۔

بھینس کی قربانی اور غیر مقلدین:

ہم نے کہا قربانی میں کون سا جانور ذبح کرو۔۔۔ ہم نے کہا گائے ذبح کر لو تو بھی ٹھیک ہے۔۔۔ بھینس ذبح کر لو تو بھی ٹھیک ہے۔۔۔ یہ کہتا ہے کہ نہیں گائے کی قربانی تو دے سکتے ہو۔۔۔ تم بھینس کی قربانی نہیں دے سکتے۔۔۔ ہم نے کہا اگر حدیث میں موجود ہو تو پھر کہتا ہے۔۔۔ بے شک موجود ہو بھائی کون سی حدیث۔۔۔ حضرت علی سے منقول ہے روایات میں موجود ہے حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھینس کا نام لے کر کہا میں نے کہا صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما دے تو۔۔۔ پھر کہتا ہے فرما دے پھر کیا ہوا۔۔۔ ہم نے کلمہ نبی کا پڑھا ہے۔۔۔ میں نے کہا اے ظالم اگر تو نے کلمہ نبی کا پڑھا ہے تو علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ کلمہ نہیں پڑھا تھا۔۔۔ علی المرتضی پیغمبر کی زبان کو نہیں سمجھ سکا۔۔۔ جب شریعت نے کہا کہ گائے کو ذبح کرو تو گائے کا معنی علی المرتضی نے پیغمبر

کی زبان سے سنایا... میں اور تو نے سنا اگر صحابی اس بقرہ کا معنی گائے بھی کرے اور اس بقرہ کا معنی بھینس بھی کرے تو۔ پھر میں نے کہا کہ بقرہ جس طرح تم گائے کو کہہ سکتے ہو اس طرح تم بھینس کو بھی کہہ سکتے ہو۔

بھینس بھی گائے ہی کی ایک قسم ہے... ہم نے اس کو الگ الگ شمار کیا لیکن جب زکوۃ کا مسئلہ ہو گا... تو جو نصاب گائے کا وہی نصاب بھینس کا۔

مصنف عبدالرزاق ج 4 ص 23

تو بھینس اور گائے جب ان دونوں میں زکوۃ لگے... فقہاء نصاب ایک شمار کرتے ہیں... میں نے پہلے عرض کیا تھا... کہ عبادت کرنے کے لئے تم ماہر کے پاس جاؤ گے... جب ماہر گائے اور بھینس کا حکم ایک شمار کرے تو تمہیں ایک شمار کرنا چاہیے... وہ ایک شمار نہ کرے تو تمہیں بھی ایک شمار نہیں کرنا چاہیے... اگر مسئلہ قربانی کا ہو گا... یا زکوۃ کا ہو گا... تو زکوۃ کے بارے میں جو مسئلہ گائے کا وہ ہی حکم بھینس کا۔

قیاس بھی دلیل شرعی ہے:

ہم اس پر قیاس کر کے کہتے ہیں کہ جو حکم گائے کا وہی حکم بھینس کا... اور قیاس دلیل شرعی ہے اللہ قرآن میں بیان کرتا ہے... یا قیاس کے دلیل شرعی ہونے کا انکار کر دے۔ یا بھینس کو گائے کی طرح قبول کر لے... تم قربانی دو گے تو نہیں مانیں گے... اگر تم نے قربانی دے دی تو کھال لینے کے لیے تمہارے دروازے پر موجود ہونگے... پھر اس کو کبھی نہیں کہتا کہ اس کی قربانی جائز نہیں... اللہ کی شان دیکھیں ملتان کا ایک خناس ہے حافظ نعیم الحق ملتانی اس نے مستقل کتاب لکھی ہے" بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ" ان کے سارے دلائل کو رد کر کے احناف کے موقف کی تائید

کی ہے... کہتا ہے گائے بھی ٹھیک ہے بھینس بھی ٹھیک ہے... اب تم نے ماننا شروع کر دیا ہے۔

اونٹ کی قربانی اور مسلک اہلسنت والجماعت:

اب ذبح کرنا تھا اونٹ کو اونٹ میں کتنے حصے اور گائے میں کتنے حصے... ہم کہتے ہیں اگر تم ذبح کرو گائے کو تب بھی سات حصے... اور اگر تم ذبح کرو اونٹ کو تب بھی سات حصے... ہمارے پاس دلائل موجود ہیں... اور عجیب بات ہے ہمارے پاس اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث قولی بھی ہے... اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث فعلی بھی ہے... اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا قیاس بھی ہے... مگر خناس کے پاس کچھ بھی موجود نہیں مگر ماننے کے لئے تیار تب بھی نہیں ہو گا۔

دلیل... 1:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یہ روایت موجود ہے ابو دوٗد کے اندر اللہ کے پیغمبر نے فرمایا: "البقرة عن سبعة والجزور عن سبعة

ابو داود ج 2 ص 32

اگر گائے ہو تب بھی حصے سات ہونے چاہیے اگر اونٹ ہو تب بھی حصے سات ہونے چاہیے ۔

دلیل... 2:

یہی حضرت جابر فرماتے ہیں "نحرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحدیبیة" ہم نے حدیبیہ کے مقام پر قربانی دی "البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة"

ترمذی ج 1 ص 408، ابو داود ج 2 ص 32

ہم اونٹ کے اندر بھی سات آدمی شریک تھے اور گائے کے اندر بھی سات آدمی شریک تھے... تو قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بھی ساتھ تھا... فعل پیغمبر بھی ساتھ تھا۔ خود صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل بھی یہی تھا "أَدْرَكْتُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ - صلی اللہ علیہ وسلم - وَهُمْ مُتَوَافِرُونَ كَانُوا يَذْبَحُونَ الْبَقَرَةَ وَالْبَعِيرَ عَنْ سَبْعَةٍ"

كتاب الحج من المحلى جز 2 ص 83

میں نے اصحاب محمد کو پایا... کہ وہ قربانی میں جب گائے ذبح کرتے تو سات... حصے ہوتے اگر اونٹ ہو حصے تب بھی سات ہوتے۔

قیاس پر دلیل پیغمبر:

حضرت عباس فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک شخص آیا اس نے کہا اللہ کے پیغمبر میرے ذمہ اونٹ کو ذبح کرنا ہے میں نے نذر مانی تھی... میں نے اونٹ کو ذبح کرنا ہے۔ میں کیا کروں میں اونٹ کو ذبح کرنا چاہتا ہوں مگر مجھے اونٹ ملتا نہیں... کہ میں خرید کے ذبح کروں اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سبع شاۃ" فرمایا تو سات بکریاں خرید اگر دس بکریاں ہوتی تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دس بکریاں فرماتے... سات کا فرمانا اس بات کی دلیل ہے اونٹ سات کی طرف سے ہوتا ہے... دس کی طرف سے نہیں ہوتا۔ لیکن یہ کہنا نہیں جی اونٹ ہو تو دس حصے... اور گائے ہو تو سات حصے... کوئی نہ کوئی دلیل خناس بھی دے گا۔

خناس کی دلیل :

ان کی دلیل سنو! جامع ترمذی میں روایت موجود ہے صحاح ستہ کی کتاب ہے... کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیغمبر کے صحابی حضور کے چچا کے بیٹے

ہیں... ابن عباس فرماتے ہیں ”کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر“ ہم اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے ”فحضر الاضحی“ کہتے ہیں کہ دس ذوالحجہ آگیا... ہم نے قربانی کرنا چاہی تو ہم نے قربانی کیسے کی... ہم نے جانور ذبح کیا تو گائے سات کی طرف سے اور اونٹ دس کی طرف سے... کہتا ہے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں پیغمبر کی موجودگی میں ذبح کیا جامع ترمذی میں روایت موجود ہے۔

جامع ترمذی ج 1 ص 408

ہم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر عمل کرتے ہیں... توجہ کرنا۔ ہم کہتے ہیں کہ ترمذی میں یہ حدیث ہے یا کوئی اور بھی حدیث موجود ہے... جب یہ تمہارے سامنے ترمذی لائے آپ نے چھوڑنا نہیں ہے کہنا کہ اگلی حدیث پڑھ آگے حدیث ہے۔

دلیل احناف:

حضرت جابر کی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”ذبحنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحدیبیہ البقرۃ عن سبعۃ البدنۃ عن سبعۃ“

جامع ترمذی ج 1 ص 408

ہم نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر قربانی کی... تو گائے میں سات حصے اونٹ میں سات حصے... ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں گائے میں بھی سات... اونٹ میں دس حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں گائے میں بھی سات اونٹ میں بھی سات... اب ابن عباس کی حدیث اور ہے حضرت جابر کی حدیث اور ہے غیر مقلد کیا کہے گا ساڈی وی تے حدیث اے نا... ہماری بھی حدیث ہے ہم کہیں گے امام ترمذی سے فیصلہ کرواؤ۔

امام ترمذی کا فیصلہ :

امام ترمذی فرماتے ہیں: ”حدیث ابن عباس حدیث حسن غریب لانعرف الامن فضل ابن موسی“

جامع ترمذی ج 1 ص 408

کہ جو حدیث ابن عباس ہے یہ حدیث غریب ہے اس کی سند میں ایک راوی ہے فضل کے علاوہ اور تمہیں کہیں سے روایت نہیں ملے گی... اور جب حضرت جابر کی باری آئی تو امام ترمذی فرماتے ہیں: وعلیٰ هذا العمل عند اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرهم۔

جامع ترمذی ج 1 ص 408

کہ حدیث جابر بھی ہے حدیث ابن عباس بھی ہے مگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چھوڑ دیا... حضرت جابر کی حدیث پہ عمل کیا تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث حدیث متروک ہے... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث حدیث معمول ہے... ابن عباس کی حدیث منسوخ ہے حضرت جابر کی حدیث حدیث ناسخ ہے... تیرے پاس حدیث موجود ہے مگر منسوخ ہے... میرے پاس حدیث موجود ہے مگر ناسخ ہے... تیرے پاس موجود ہے مگر متروک ہے... میرے پاس موجود ہے مگر معمول ہے... (سامعین سبحان اللہ) اب مانو فیصلہ کو... اب نہیں مانیں گے اب مانو امام ترمذی کی بات کو... یہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی بات نہیں امام ترمذی رحمہ اللہ کی بات ہے... یہ فقہ کا مسئلہ نہیں یہ جامع ترمذی حدیث کا مسئلہ ہے... اب تو مان لے... اب نہیں مانے گا اب دوڑے گا اب بات سمجھو۔

مسلمانوں اور عیسائیوں کا اختلاف:

ایک مسئلہ ہے یہودیوں کا... ایک مسئلہ ہے عیسائیوں کا... یہودیوں اور عیسائیوں سے ہمارا کیا اختلاف ہے... یہودی کہتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں اور ہم بھی کہتے ہیں اللہ کے نبی ہیں... عیسائی کہتے ہیں عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں ہم بھی کہتے ہیں اللہ کے نبی ہیں... اختلاف کیا ہے یہودی کہتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں اور آخری نبی ہیں... اس کے بعد اور کوئی نبی نہیں... عیسائی کہتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ہیں اور آخری نبی ہیں... ان کے بعد کوئی نبی نہیں... ہم نے کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی مگر ان کی شریعت منسوخ ہے... حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی مگر ان کی شریعت منسوخ ہے... ہم نے حضرت موسی اور عیسیٰ علیہما السلام کو نبی مانا مگر ان کی شریعتوں کو منسوخ مانا... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو مانا مگر ناسخ مانا... یہودی عیسائی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کو مانتے ہیں مگر منسوخ نہیں مانتے... اس نے ایسے نبی کا نام لیا جس کی شریعت منسوخ ہے... ہم نے ایسے نبی کا نام لیا جن کی شریعت ناسخ ہے۔

غیر مقلد نے ایسی حدیث کو پیش کیا جو منسوخ ہے... ہم نے ایسی حدیث کو پیش کیا جو ناسخ ہے... تو یہودی اور عیسائی شریعت منسوخ مانتا ہے... تو حدیثیں منسوخ مانتا ہے... ہم منسوخ شریعت والے نبی پر ایمان تو رکھتے ہیں مگر کلمہ ناسخ شریعت والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھتے ہیں... اس طرح ہم عمل کریں گے تو ناسخ حدیث پہ... جس طرح اس نے شریعت منسوخ مانی... ہم نے ناسخ مانی... تو نے حدیث منسوخ مانی... ہم نے ناسخ مانی... تیرا طریقہ یہودیت کا... تیرا طریقہ عیسائیت کا... ہمارا طریقہ

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا... ایک تیرا طریقہ... ایک ہمارا طریقہ... تو میں عرض کر رہا ہوں امام ترمذی پہلے کون سی حدیث لائے... پہلے کون سی لائے دس والی اور پھر کون سی لائے؟ (سامعین ۔۔۔۔ سات والی)

محدثین کا ناسخ منسوخ حدیث کے بارے میں عمومی اصول:

اگر ایک محدث حدیث بیان کرے گا ایک حدیث پہلے بیان کرے ایک بعد میں بیان کرے... یہ تو میری بات لوہے کی لکیر کی طرح لکھ لو... اگر مسئلہ آئے گا رفع یدین کا محدثین حدیث بیان کریں گے... مگر پہلے رفع یدین کی پھر ترک رفع یدین کی... پہلے آمین بالجہر کی پھر آمین بالسر کی... پہلے امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کی پھر فاتحہ چھوڑنے کی... محدثین ایسا کیوں کرتے ہیں وجہ۔

دلیل:

حضرت امام نووی صحیح مسلم کے شارح نے باب قائم کیا "باب الوضوء مما مست النار" کہ اگر آدمی ایسے پانی کو استعمال کرے جس پانی کو آگ پر گرم کر لیا گیا ہو... امام مسلم نے حدیث نقل کی کون سی... امام مسلم چھ حدثیں لایا کہ تم ایسے پانی کو استعمال کر لو جو پانی آگ پر گرم کر لیا گیا ہو... تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ پھر امام مسلم لائے کہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کھایا... اور وہ آگ پر پکایا گیا تھا... پیغمبر نے گوشت کھایا مگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ وضو نہیں کیا... پہلے امام مسلم حدیث وہ لائے جس پر آگ پہ پکی ہوئی چیز سے وضو ٹوٹ جاتا ہے... پھر حدیثیں وہ لایا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کے استعمال کرنے سے وضو نہیں ٹوٹتا... امام نووی جو صحیح مسلم کے شارح ہیں اس کے تحت لکھتے ہیں: ذکر مسلم فی ھذا الباب الحدیث الواردۃ

بالوضوء مما مست النار ثم عقبها بالحدیث الواردة بترك الوضوء مما مست النار

مسلم ج 1 ص 456

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام مسلم پہلے حدیث وہ لائے کہ آگ سے پکی ہوئی چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے... پھر حدیثیں وہ لائے کہ جس میں آگ سے پکی ہوئی چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹتا... یہ امام مسلم نے طریقہ اختیار کیا کیوں فرمایا۔

امام نووی فرماتے ہیں: هذه عادة مسلم وغیره من ائمة الحدیث یذکرون الحدیث الذی یرونها منسوخة ثم یعقبوها بالناسخ

حاشیہ مسلم للنووی ج 1 ص 456

محدثین کا اصول یہ ہے کہ پہلے حدیثیں وہ لائیں گے... جو منسوخ ہوں پھر حدیث وہ لائیں گے جو ناسخ ہو... پھر مجھے کہنے دیجئے پہلے محدث حدیث رفع یدین کی لاتا ہے پھر ترک رفع یدین کی لاتا ہے:

نسائی ج 2 ص 161

مثلاً معنی یہ کہ محدثین کے ہاں رفع یدین منسوخ ہے۔ محدث پہلے آمین بالجہر کی لاتا ہے پھر آمین بالسر کی لاتا ہے

ترمذی ج 1 ص 161

معنی یہ کہ ان کے ہاں آمین بالجہر منسوخ ہے... امام داؤد پہلے حدیث امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کی پھر لائے فاتحہ چھوڑنے کی

ابوداود ج 1 ص 126

ان کے ہاں امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا منسوخ ہے... امام ترمذی پہلے حدیث لائے، اونٹ کے دس حصے ہیں پھر لائے اونٹ کے سات حصے ہیں۔

ترمذی ج 1 ص 408

امام ترمذی کے ہاں دس والا منسوخ ہے... اور سات والا ناسخ ہے... میں نے تو پورے بیان میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی بات ہی نہیں کی... کی امام شافعی کی تو بات ہی نہیں کی... تم جھوٹ بولتے ہو کہ ہمارے پاس احادیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ان کے پاس امام کے قول ہیں... جھوٹ مت بولو رب کعبہ کی قسم ہمارے پاس امام کا قول بھی ہے اور وہ قول جس حدیث پر مبنی ہے وہ حدیث بھی ہے۔

خناس کا دھوکہ:

کبھی خناس کہتا ہے کہ تم تو مقلد ہو اور مقلد دلیل تلاش نہیں کرتا... مقلد دلیل پیش نہیں کر سکتا... میں کہتا ہوں خناس تو نے دھوکہ دیا مقلد دلیل نہیں پیش کر سکتا... مگر امام پیش کر سکتا ہے تجھ جیسے بدعقیدہ کو... وہ کہتا ہے کہ مقلد کی دلیل امام کا قول ہوتا ہے مقلد کی دلیل امام کا مذہب ہوتا ہے... مقلد آیت اور حدیث سے دلیل نہیں پکڑتا... میں بھی مانتا ہوں ہماری دلیل امام کا قول ہے... مگر اپنوں کے لئے... جب کوئی غیر آئے گا وہ کہے گا تمہارے امام کا قول حدیث کے خلاف ہے پھر تجھے حدیث نہیں پیش کریں گے پھر تو پیش کریں گے بھائی... ہمارے مدرسہ میں نحو پڑھائی جاتی ہے ہم استاد سے نہیں پوچھتے آپ نے نحو کیوں پڑھائی ہے... اگر کوئی اور پوچھے تو پھر دلیل نہیں دیں گے... ایک ہے مہتمم سے دلیل نہ مانگنا... ایک ہے اس بدباطن کو دلیل دینا جو مانتا ہی نہیں ہے۔

خناس کی بے وقوفی:

یہ خناس پتہ ہے کیا کہیں گے... ایک ہے ہمارا مدرسہ... ایک ہے دیوبندیوں کا مدرسہ... ہمارے مدرسہ میں آؤ تو پہلے سال حدیث... ان کے مدرسہ میں جاؤ تو آخری

سال حدیث... توجہ رکھنا! خناس کہے گا ان کے مدرسہ میں آؤ تو آخری سال حدیث ہمارے مدرسہ میں جاؤ تو پہلے سال حدیث... میں نے کہا اس لئے کہ تم بے وقوف ہو اور یہ عقل مند ہیں... اب تو ہراج صاحب بیٹھے ہیں ایڈووکیٹ ہیں... سپریم کورٹ کے دعا کرو اللہ ان کو M.N.A بنائے... تم نہ محنت کرنا بنیں گے کہو انشاء اللہ... ہمارے ایک استاد تھے بڑی عجیب بات فرمایا کرتے تھے فرمایا کرتے تھے۔

ان شاء اللہ کا معنی:

ان شاء اللہ کا معنی ہمارے ہاں اور ہے اللہ کے ہاں اور ہے... اللہ کے ہاں ان شاء اللہ کا معنی یہ کہ ہم پوری کوشش کریں گے رب چاہے گا نتیجہ نکلے گا نہیں چاہے گا تو نہیں نکلے گا... ہمارے ہاں ان شاء اللہ کا معنی حقانی صاحب اعلان کریں گے کہ آئندہ پانچ جنوری کو جلسہ ہو گا آؤ گے؟ (سامعین ـــــ ان شاء اللہ آئیں گے) مطلب کیا موٹر سائیکل بھی نہیں لینا گاڑی پر بھی نہیں بیٹھنا آرہے ہو یار انشاء اللہ... مطلب ہم پوری کوشش کریں گے نہ آئیں اور اگر اللہ لے آئے تو کون روکنے والا ہے... ہم پوری کوشش کریں گے کمپین نہ چلائیں ہم پوری کوشش کریں گے ووٹ نہ ڈالیں... ہم پوری کوشش کریں گے ان کے خلاف گفتگو کریں... اگر پھر بھی جیت جائے تو اللہ اب ان شاء اللہ نہیں بھائی

M.N.A کیسا ہو؟:

ایک بات ذہن نشین کر لو... ہم جمہوری اور مروجہ سیاست کی بات نہیں کرتے... لیکن تمہارے ووٹ سے کسی نہ کسی نے M.N.A بننا ہے... تم نہیں دو گے تو بھی بننا ہے... تم دو گے تو بھی بننا ہے... تو پھر تم اس ریش والے کو بھجواؤ... تم اس

داڑھی والے کو بھجواؤ... جو کلمہ حق بیان تو کرے نا... الحمد للہ ماشاء اللہ میں کوئی ہراج صاحب کے منہ پر تو بات نہیں کرتا... انہوں نے کلمہ حق میری عدالت میں اس وقت بیان کیا جب میں پنڈی جیل میں تھا تو لاہور کے وکیلوں نے کہا ہراج صاحب بچو تم نے مر جانا ہے... اس نے کہا... مرنا تو ویسے ہی ہے ایک عالم کی خاطر مر جاؤں تو میری سعادت ہے... مجھے ان سے محبت اس لئے نہیں کہ وکیل ہیں... بلکہ میں پنڈی جیل میں تھا... تو ہراج صاحب آئے... تو میں نے مزاحا کہا کہ آپ کے دو لباس ہیں ایک یہ (یعنی داڑھی) اور ایک لباس یہ کالا... کالے کوٹ نے تمہیں حکومت سے چھڑانا ہے... اور اس داڑھی نے تجھے آخرت میں اللہ کے عذاب سے چھڑا لینا ہے... ان شاء اللہ۔

الحمد للہ ہم نے آزما کر دیکھا ہے... آج تک آپ نے میرا ووٹوں پر بیان سیاست پر بیان نہیں سنا ہو گا... لیکن اس عنوان پر جب اچھا آدمی آئے گا ہم اس کے ووٹر نہیں بلکہ سپورٹر ہیں... بولتے نہیں ہو؟ (ان شاء اللہ) تو اڈی ان شاء اللہ وی مٹھی پے گئی اے... تمہیں عداوت کس سے ہے مجلس سے مجھے پتہ ہے... جو جو بیماری ہے میں بھی اسی ملک کا باشندہ ہوں... میں نے عرض کی ہے کہ دعا کرو کہ ہمارے بندے اسمبلی میں جائیں اور ہماری آواز بلند ہو... ہم کہتے ہیں کہ آواز بلند ہو تو ایسا آدمی اسمبلی میں بھیجو جو حق گو ہو لال مسجد کے مسئلہ میں آپ کے علم میں نہیں ہراج صاحب گئے ہیں... سپریم کورٹ نے جو وفد تجویز کیا تھا اس میں ہراج صاحب بھی موجود تھے... تو ایسے تو کوئی نہیں نامزد کرتا مطلب یہ ہے کہ بہت سارے لوگ ایسے ہیں کہ جن کا ایک کردار ہوتا ہے... مگر وہ منظر پر نہیں ہوتا... اور افراد ان سے واقف نہیں ہوتے... دعا کریں اللہ ان کو اسمبلی میں لے جائے۔

وکیل اچھے بھی ہوتے ہیں:

تو میں عرض کر رہا تھا کہتے ہیں ان کے مدرسہ میں جاؤ تو آخری سال حدیث ہمارے مدرسہ میں آؤ تو پہلے سال حدیث... میں نے کہا اس لئے کہ تم بے وقوف ہو اور یہ عقل مند... میں مثال دینے لگا تھا کہ ہراج صاحب وکیل ہیں آپ نے فیصلہ کیا کہ وکیل اچھے بھی ہوتے ہیں... آپ جو شعر سنا کرتے ہیں وکیلوں کے بارے میں میں وہ شعر نہیں سناتا... اس وکیل نے وہ توڑ دیا ہے... آپ یقین کریں ہمارے وہ ساتھی جو بند کمروں میں ہوتے ہیں کئی کئی سال تک وہ تہہ خانوں میں رکھے ہوتے ہیں... کوئی ان کا پتہ نہیں چل رہا تھا ان کو ان تہہ خانوں سے نکالنے والے چند وکیل اور یہ جج تھے... آپ کے ہاں کوئی قیمت نہیں یہ اس ماں سے پوچھو جس کے بیٹے کو دوبارہ زندگی ملی ہے اور آپ حیران ہونگے کہ اس کیس میں لڑنے والا کوئی مرد نہیں تھا... ایک عورت تھی آمنہ مسعود افتخار چوہدری ایسے نہیں ہلا... پہلے دن رٹ اس نے خارج کر دی آمنہ مسعود نے باہر سے سپریم کورٹ کو لگائی کنڈی... چیف جسٹس افتخار نے اس کو کہا یہ کیا اس نے کہا میں باہر بیٹھی ہوں... تو اندر میں صبح تجھ سے پوچھوں گی کہ بیوی بچوں سے الگ ہو تو کیا گزرتی ہے... بھائی وکیل جب عدالت کو تالا لگائے تب ہی پکڑے جب کوئی جج کہے۔ توہین عدالت ہے... صرف تالے پر پولیس نہیں آتی... میری اور آپ کی بات اور ہے۔ اس کے اس احتجاج پہ چیف جسٹس افتخار کو بھی غیرت آئی خیر یہ میرا عنوان نہیں ہے... میں نے عرض کیا کہ اس عنوان پر کن کن لوگوں نے قربانی دی ہے اور بہت سارے لوگ جن کے والدین... ان کے بارے میں مایوس ہو چکے تھے... ان کو دوبارہ زندگیاں ملی ہیں۔

عقل مند اور بے وقوف کون:

تو خیر میں یہ عرض کر رہا تھا کہ آپ کا جی چاہا کہ ہم بھی اپنا بیٹا وکیل بنائیں اب آپ کے محلے میں دو اسکول ہیں... ایک سکول والا کہتا ہے کہ بھائی اپنا بیٹا ہمارے پاس بھجواؤ ہم ان شاء اللہ اس کو پہلے سال وہ کتاب دیں گے... جو آخری سال وکیلوں کو پڑھائی جاتی ہے... پہلے سال چار سال کے بچے کو... دوسرا کہنے لگا کہ نہیں ہم آپ کے بچے کو پہلے سال پریپ میں داخل کر کے اے بی سی پڑھائیں گے... اب تم کہاں داخل کراؤ گے (سامعین ۔۔۔۔پرپ والے میں) اب یہ جو پہلے سال اے۔بی۔ سی پڑھا کے دس سال بعد وہ کتاب دیتا ہے وہ عقل مند ہے... اور جو پہلے سال پڑھاتا ہے وہ بے وقوف ہے۔

ہم بخاری آخری سال دیتے ہیں ہم سمجھتے ہیں... کہ دس سال کا بچہ بخاری نہیں سمجھ سکتا... پہلے نحو دو... پہلے صرف دو پہلے گرائمر دو... پہلے منطق دو... مگر یوں نہیں ہم نے پہلے سال اس کو چہل حدیث پڑھائی... ہم نے دوسرے سال زادالطالبین پڑھائی... ہم نے تیسرے سال ریاض الصالحین پڑھائی... ہم نے چوتھے سال آثار السنن پڑھائی... ہم نے پانچویں سال ان کو مشکوۃ پڑھائی ہے... ہم نے چھٹے سال اس کو بخاری دی ہے... یہ نہیں ہے کہ آخر میں بخاری دی درمیان میں حدیثیں نہیں دیں... بلکہ ہم درجہ بدرجہ اس کو لے کر گئے ہیں... جس لڑکے کو ہم نے قرآن حفظ کرانا تھا ہم نے پہلے نورانی قاعدہ دیا... پھر تیسواں پارہ دیا... پھر پورا قرآن دیا... اب یہ ترتیب بہتر تھی یا وہ ترتیب بہتر تھی... اب کم عقل کا علاج اللہ ہی کرے... تو میں عرض یہ کر رہا تھا کہ ایک خناس ہے اور ایک شیطان ہے... بات ذہن میں ہے اب شیطان کہے گا قربانی نہ دو... خناس

کہے گا قربانی دو... لیکن اجر میں تمہیں نہیں لینے دوں گا... میں بھی تو اس کا بھائی ہوں۔

اجماع کا پہلا منکر:

ہمارے پاکستان کے پیر ہیں پیر ذوالفقار احمد نقشبندی دامت برکاتہم انہوں نے بھی ایک بات ماشاء اللہ بڑے کام کی لکھی ہے خطبات فقیر جلد 9 میں... یہ بات لکھی ہے فرماتے ہیں کہ جب رب نے شیطان سے کہا کہ سجدہ کرو... کہتے ہیں شیطان نے نہیں کیا اور سارے ملائکہ نے کیا... وہ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے اجماع کا منکر شیطان ہوا... اجماع ملائکہ کا انکار کس نے کیا؟ (سامعین۔۔۔ شیطان نے)

اجماع کے منکر کی سزائیں:

اور اجماع کے منکر کو رب دو سزائیں دیتا ہے... یہ انہوں نے نہیں لکھا یہ اگلی بات میں کہہ رہا ہوں... انہوں نے تو یہ لکھا ہے کہ اس دنیا میں اجماع کا منکر شیطان ہے میں کہتا ہوں وہ شیطان ہے... یہ خناس ہے خناس شیطان کا بھائی ہے... اور رب اجماع کے منکر کو دو سزائیں دیتا ہے۔

1...نولہ ما تولیٰ دنیا میں رب ہدایت نہیں دیتا

2...ونصلہ جھنم ... آخرت میں رب جنت نہیں دیتا۔

سورۃ النساء پ 5 آیت 115

تو یہ اجماع کے منکر کی دو سزائیں ہیں... رب نے قرآن میں بیان کی ہیں... تو ایک محنت شیطان کی اور ایک محنت اس خناس کی۔

قربانی کے ایام اور مسلک اہل سنت:

اب اگلی بات کہتا ہوں کہ قربانی کتنے دن... ؟ پوری دنیا کہے گی کہ قربانی تین

دن دو... دس ذوالحجہ کو... گیارہ ذوالحجہ کو... بارہ ذوالحجہ کو... شیطان کہے گا نہیں قربانی دینی ہی نہیں ہے۔

خناس کا مسلک اور دلیل:

اور خناس کہے گا دینی تو ہے مگر چوتھے دن... کیوں تاکہ قربانی بھی ہو جائے اور اجر بھی نہ ملے... دلیل سنو! اور عقل پہ ماتم کرو دلیل کیا دیتا ہے... جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں... اور وہ دلیل یہ دیتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "ایام التشریق کلھا ایام ذبح" کہ جتنے ایام تشریق ہیں وہ سارے قربانی کے دن ہیں... تشریق کسے کہتے ہیں جو نمازوں کے بعد اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد ہم تکبیرات جو پڑھتے ہیں اس کو کہتے ہیں جن دنوں میں تکبیرات پڑھی جاتی ہیں... ان کا نام ایام تشریق اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایام تشریق کلھا ایام ذبح کہ جتنے تشریق کے ایام ہیں وہ سارے قربانی کے دن ہیں... اور ایام تشریق 13 ذوالحجہ تک ہیں... لہٰذا قربانی بھی 13 ذوالحجۃ تک... دلیل سنو 13 ذوالحجہ تک کی۔

خناس کی دلیل کا جواب:

اچھا اس سے پوچھو کہ شروع کہاں سے ہیں... ہے نہ دھوکہ اس سے پوچھو شروع کہاں سے ہیں... اگر ایام تشریق تیرہ ذوالحجہ تک ہیں تو شروع؟ (سامعین نو سے) تو پھر قربانی! ایام تشریق 9 کو ہے مگر قربانی نہیں 13 کو ہے قربانی نہیں ... پھر مان لے کہ یہ حدیث اور ہے اور باقی حدیثیں اور ہیں... بارہ راوی بارہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو روایت نقل کرتے ہیں ان میں ذبح کا لفظ نہیں ہے... اگر ایک روایت کرتا ہے اس

میں ذبح کا لفظ ہے... اگر جمہور اور ثقہ راوی ایک طرف ہو جائیں اور ایک ثقہ ایک طرف ہو جائے ثقہ ثقات کی مخالفت کرے اس حدیث کو شاذ کہتے ہیں... میں نے حدیث صحیح پیش کی تو نے حدیث شاذ پیش کی... اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: من شذ شذ فی النار

مشکوٰۃ ص 31

جو کٹ جائے وہ جہنم میں جاتا ہے تمہیں شاذ مبارک ہمیں ثقات مبارک... ہمیں جمہور مبارک تو بات سمجھو کیسے دھوکہ دیتے ہیں... ہم بھی سوچتے ہیں یا اللہ ان کو مصیبت کیا پڑی ہے نیا مسئلہ نکال لیتے ہیں۔

غیر مقلدین اور چوتھے دن قربانی:

ملتان میں گیا ہمارے ایک دوست ہیں ان کا بیٹا غیر مقلد ہو گیا... مجھے کہتا ہے مولانا بڑا دکھ ہوتا ہے میں نے کہا کس بات پر... کہتا ہے تین دن ہمارے دیوبندیوں کی کھالیں جمع کرتے رہیں گے... اور جب چوتھا دن آئے گا اب ہماری قربانی تو ختم ہو گئی اور یہ چوتھے دن جانور کو ذبح کر کے گوشت کھائیں گے... اور بیٹھ کر گپیں ہانکیں گے... یہ تین دن ہم قربانی کرتے رہیں گے یہ کھالیں اکھٹی کرتے رہیں گے... اور چوتھے دن قربانی کی اور مزے اڑا رہے ہیں... اب مقصد قربانی نہیں تھا مقصد فتح تھی... کہ ہم نے ان کی قربانی کی کھالیں چھین لیں... ہم نے مال غنیمت جمع کر لیا تو اس کا نام جشن رکھتا اس کا نام قربانی تو نہ رکھتا... یہ مجھے ملتان میں کہا کہ ظالم اسطرح کرتے ہیں۔

خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے...

خیر ایک بات سمجھو! کہ اگر گائے ہو تو سات آدمی اگر اونٹ ہو تو سات

آدمی لیکن شرکت کرنے والا کون ہو... ایک سکھ آجائے تو قربانی نہیں ہو گی... ایک ہندو آجائے تو قربانی نہیں ہو گی... ایک مرزائی آجائے تو قربانی نہیں ہو گی... ایک رافضی آجائے تو قربانی نہیں ہو گی... حتی کہ اگر ایک بھی کافر آجائے تو قربانی نہیں ہو گی... مگر فتاوی علماء حدیث کے اندر لکھا ہوا ہے کہتا ہے کہ سات حصے داروں میں اگر ایک مرزائی آجائے قربانی ہو جائے گی۔

فتاویٰ علمائے حدیث ج 13 ص 89

محنت دیکھو محنت تو شیطان کی محنت تھی کہ قربانی کرے ہی نہ... اور خناس کی کیا تھی کہ کرے مگر برباد ہو جائے... آگے چلیے ہم نے کہا قربانی میں دو تو بکری... قربانی میں دو تو گائیں... قربانی میں دو تو اونٹ... اور یہ خناس ایسا انسان ہے کہ اگر نہ ماننے پر آیا تو بھینس کا انکار کر گیا۔

خناس اور مرغی کی قربانی:

اور اگر ماننے پر آیا تو فتاوی ستاریہ کے اندر مسئلہ موجود ہے مفتی عبد الستار خناس سے مسئلہ پوچھا گیا... حضرت اب تو بکرا بہت مہنگا ہو گیا ہے ہم قربانی کرنا چاہتے ہیں تو کیا کریں کہتا ہے اگر بکرا مہنگا ہو گیا تو مرغ تو مل سکتا ہے... تم مرغ کی قربانی دے دو رب قبول کرے گا۔

فتاویٰ ستاریہ ج 2 ص 72

سبحان اللہ اب اس کو مفتی کہتے انسان کو شرم آتی ہے... ایسا بے شرم اور ایسا بے ضمیر انسان کہ اگر ہم امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی بات کریں گے جو اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنے والا... اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا شاگرد ہے کہتا

ہے ابو حنیفہ... انکار کرنے پر آئے تو اصحاب پیغمبر کے شاگرد کا انکار کردے... اور ماننے پر آئے تو مفتی عبد الستار کو مان لے مسئلہ سنو۔

خناس اور انڈے کی قربانی:

اس نے کہا اگر مرغی بھی موجود نہ ہو... کہتا ہے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث موجود ہے کہ... جو انسان جمعہ پڑھنے کے لئے مسجد میں سب سے پہلے آئے۔ اس کو اونٹ صدقہ کرنے کا... جو اس کے بعد آئے تو گائے صدقہ کرنے کا... اس کے بعد تو بکری صدقہ کرنے کا... سب سے آخر میں آئے تو انڈہ صدقہ کرنے کا... کہتا ہے انڈہ کے صدقہ کرنے پر جو اجر مل جاتا ہے تو انڈے کی قربانی پر اجر نہیں ملے گا
فتاویٰ ستاریہ ج 4 ص 40

یہ ہے قیاس کا دشمن اور کر رہا ہے قیاس... او ظالم تجھے تو قیاس نہیں کرنا چاہیے تھا... اس لئے ہم کہتے ہیں قیاس ملائکہ نے بھی کیا تھا... شیطان نے بھی کیا تھا۔ قیاس شیطان نے بھی کیا تھا... شیطاں نے قیاس کیا تھا نا جب اللہ نے کہا ''اسجدوا لآدم'' شیطان کہتا ہے اے اللہ یہ مٹی سے میں آگ سے... آگ نہیں جھکتی مٹی جھکتی ہے... میں نہیں جھکتا... آدم جھکے... تو ایک قیاس شیطان نے کیا اور ایک قیاس خناس نے کیا ہے دونوں قیاس اور دشمن امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے... خیر اب دیکھو !میں بات کو سمیٹ کر کہتا ہوں... اب دیکھو مولانا عبد الشکور حقانی صاحب دامت برکاتہم اعلان فرمارہے تھے... آپ کوشش کروکے پانچ جنوری کو عشاء کی نماز یہاں پڑھو... یا عشاء کے متصل بعد تشریف لائیں... تاکہ بات انسان کو پوری سمجھ آئے... ورنہ پوری بات سمجھ نہیں آتی۔

پیدائش انسانی کا مقصد:

میں نے ایک آیت پڑھی تھی ”وماخلقت الجن والانس الا لیعبدون“ اللہ نے انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا... تو میں عرض یہ کر رہا تھا دنیا کے حصول کے لئے ایک سیزن ہے... دنیا کے حصول کیلئے ایک منڈی ہے... عبادت کے لئے مقامات مقدسہ جو منڈی کا درجہ رکھتے ہیں... اور عبادات کو حاصل کرنے کے لئے ماہرین شریعت ہیں... جس طرح دنیا کی نعمت آدمی حاصل کر کے اس کو کیڑے سے بچانا ضروری ہے... جو فصل کو تباہ کر دے... تمہاری اس دنیا کی نعمت کو تباہ کر دے... جو عبادت آپ نے کی ہے سیزن میں کی ہے... منڈی میں کی ہے... ماہرین سے پوچھ کر کی ہے... اس عبادت کو بچانا بھی ضروری ہے... تا کو سنڈی نہ لگ جائے... اس کو کیڑا نہ لگ جائے... اس کو ایسی بیماری نہ لگ جائے... کہ جس سے عبادت برباد ہو جائے اگلی بات میں نے عرض کی تھی۔

عبادت کے لئے تین شرائط:

کہ عبادت کی لئے تین شرطیں ہیں:

1... اللہ کا حکم ہو۔ 2... عمل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو۔

3... نقل کرنے والے پیغمبر کے صحابہ ہوں۔

پھر میں نے عرض کیا تھا کہ سمجھانے والا مجتہد اور فقیہ ہو اللہ ہمیں بات سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

کچھ تو غور کیجئے!:

اب ایک محنت شیطان کرے گا ایک محنت خناس کرے گا... شیطان یہ محنت کرے گا کہ بندہ عبادت نہ کرے... اور خناس محنت اس انداز میں کرے گا کہ عبادت اس انداز میں کرے کہ اس کی عبادت برباد ہو جائے... میں نے مثال آپ کے سامنے رمضان کی رکھی... اب میں نے مثال آپ کے سامنے قربانی کی دی... کہ شیطان کہے گا قربانی نہ دو اور خناس کہے گا کہ قربانی تو دو لیکن خاندان کی طرف سے ایک دے... تاکہ باقی سب کی چھٹی ہو جائے... میں نے کہا ظالم پھر گائے کا کیا قصور ہے... اگر اس بات کو مان لیا جائے پھر اونٹ کا کیا قصور ہے... میں نے کہا اگر ایک بکری پورے گھر والوں کی طرف سے کافی ہے... تو ایک گائے پورے محلے والوں کی طرف سے کافی ہو... اور ایک اونٹ پوری بستی والوں کی طرف سے کافی ہوتا... اگر قیامت کو اللہ کی عدالت میں اونٹ نے کیس دائر کر دیا... کہ اے اللہ بکری پورے خاندان کی طرف سے اور میں اونٹ صرف دس آدمیوں کی طرف سے تو بتاؤ اس اونٹ کو اللہ کی عدالت میں کیا جواب دو گے... تم نے جو اتنا بڑا جھوٹ بولا پھر کہتا ہے جی نہیں ایک بکری سب کی طرف سے نمبر دو کہتا ہے بھینس کی قربانی نہیں یہاں سے برباد کر گیا۔

کہتا ہے اونٹ میں دس حصے ہیں... اونٹ کو برباد کر گیا کہتا ہے اس میں قادیانی شریک ہو جائے تب بھی قربانی ہو جائے گی اس کو ذبح کر گیا... اگر تمہارے پاس نہ ہو تو مرغ ذبح کر دو... اگر مرغ نہ ہو تو انڈہ دے دو... تو قربانی ہو گی... تو اس نے اس انداز میں قربانی کو پیش کیا... کہ شیطان کہے گا قربانی نہ دو خناس کہے گا قربانی دو مگر اس انداز میں دو کہ قربانی بھی دو مگر اجر نہ ملے... تو وہی محنت شیطان کی وہی محنت خناس کی

اس کے بعد سوالات وجوابات کی نشست ہوئی جس میں عوام الناس نے درج ذیل سوالات کیے اور حضرت متکلم اسلام نے ان کے علمی و تحقیقی جوابات ارشاد فرمائے افادہ عام کی غرض سے ان کو یہاں لکھا جاتا ہے۔

سوالات کے جوابات:

سوال :

کیا خناس انڈے کی کھال لے لیتے ہیں اس کے بارے میں کوئی مشاہدہ ہے تو بیان فرمائیں… ؟

جواب :

مشاہدہ تو میرا نہیں آپ کا تجربہ ہے اور آپ نے تو کھالیں دی ہو نگی کتنے لوگ ہیں جنہوں نے اس خناس کو کھال دی ہو گی… تو میرا مشاہدہ آپ کا تجربہ اور تجربے کا درجہ مشاہدہ سے بلند ہوتا ہے۔

سوال:

غیر مقلد حنفیوں کی مسجد میں دوسری جماعت کرواتے ہیں کیا کیا جائے ؟

جواب :

ان کو روک دیا جائے۔

سوال :

غیر مقلد کو اونٹ کی قربانی میں شامل کرنا کیسا ہے…؟

جواب:

ہم کہتے ہیں اونٹ کجا اس کو کسی بڑے جانور مثلا گائے بھینس میں بھی شامل نہیں کرنا چاہیے۔

سوال:

ڈاڑھی منڈانے والے کی اذان یا اقامت کا کیا حکم ہے...؟

جواب :

مکروہ ہے... کہ داڑھی منڈا اذان بھی نہ دے اور اقامت بھی نہ کہے۔ بلکہ اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ جو داڑھی منڈاتا ہے یا کترواتا ہے پہلی صف میں کھڑا ہی نہ ہو... وہ تھوڑا سا پیچھے کھڑا ہو دیکھیں اس میں ناراض ہونے والی کیا بات ہے... یہ مسجد کا معاملہ شریعت کا معاملہ ہے... اگر شوق ہے تو پھر بسم اللہ پڑھ کے رکھ لو۔

سوال :

مغرب کے بعد والی سنتوں کو نماز سے پہلے پڑھنے کا کیا حکم ہے...؟

جواب :

کوئی بھی نماز کی سنت جو بعد والی ہے اس کو پہلے پڑھو گے تو اداء نہیں ہو گی... اور یہ مغرب سے پہلے سنت امام بخاری رحمہ اللہ نے لکھا ہے حضرت عبد اللہ المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول کے حوالے سے کہ اس کو سنت سمجھنا مکروہ ہے... صحابی کہہ رہا ہے کہ سنت سمجھنا مکروہ ہے... اور یہ کہہ رہا ہے سنت ہے۔

سوال:

غیر مقلد کو جہاد کے لئے قربانی کی کھالیں دینا کیسا ہے... ؟

جواب:

ارے قربانی کی کھالیں اس کو دو جو جہاد کرتا تو ہو... اس نے جہاد کے نام پر پورے ملک میں اڈے بنا کے تمہارے خلاف فتویٰ کی مشین چلا دی ہے... غیر مقلدیت کا بانی تھا عبد الحق بنارسی پہلا غیر مقلد اور عبد الحق وہ تھا جو سید احمد شہید رحمہ اللہ کی فوج میں تھا اور وہاں سے دوڑ گیا... تو یہ جہاد کے بھگوڑے ہیں... ان سے جا کر پوچھو کہ کشمیر کے نام پر تمہیں ماہانہ کتنا فنڈ ملتا ہے... یہ ایک مستقل بحث ہے تو یہ جہاد نہیں کرتے... جہاد کے نام پر چندہ بٹور کر ہمارے عقیدے برباد کرتے ہیں۔

سوال :

نماز سے قبل زور سے سلام کرنا کیسا ہے جب کہ اکثر نمازی سنن اور اذکار میں مصروف ہوتے ہیں... ؟

جواب :

جب مسجد میں تشریف لائیں تو سلام نہ کہیں... اپنی عبادت میں مصروف ہو جائیں... آدمی کھانا کھا رہا ہو تو اس کو سلام نہیں کرنا چاہیے... تو جو عبادت میں ہو اس کو سلام کرنے کا معنی کیا... مسجد میں لوگ اپنی اپنی عبادت کے اندر مصروف ہوتے ہیں اس لئے ان کو سلام کر کے اپنی طرف متوجہ کرنا ٹھیک نہیں... اگر اذان ہو رہی ہو تو اس کا جواب دینا سنت ہے... لیکن اس آدمی کے لئے جو مسجد سے باہر ہو... جو آدمی مسجد

میں موجود ہو تلاوت میں مشغول ہو... اس کے لئے اذان کا جواب نہیں ہے... اذان کے جواب کا معنی تھا لبیک وہ تو پہلے آ چکا... تو اذان کا جواب دینا ٹھیک نہیں ہے تو اس کو سلام کرنا کیسے جائز ہے... بلکہ مسئلہ تو یہاں تک ہے کہ نماز کی انتظار کرنا نماز ہے تو جس طرح نمازی کو سلام کرنا ٹھیک نہیں اس طرح منتظر صلوٰۃ کو بھی سلام کرنا ٹھیک نہیں... ایک آدمی تلاوت کر رہا ہے نماز پڑھ رہا ہے عبادت میں لگا ہے اس کو لگا رہنے دو۔

سوال :

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن مماتی کو شامل کرنا کیسا ہے...؟

جواب:

ان کو دور ہی رکھو بد عقیدہ آدمی کو اپنی قربانی میں شامل نہ کرو اپنی قربانیاں بھی خالص رکھو... اللہ ہم سب کو خالص عبادت کرنے کی توفیق عطاء فرمائے (آمین)

عنوان ..... عبد الرحمن شاہین (غیر مقلد) کا علمی محاسبہ

مقام .... جھنگ

حقوق قرآن: 400
بعثت نبوی کا مقصد: 401
قرآن پر عمل اور ضرورت علماء: 402
الفاظ قرآن اور تقلید: 402
غیر مقلد مولوی کا سفید جھوٹ: 403
مناظرہ کوٹ ادو میں کیا ہوا؟ 404
عبد الرحمٰن شاہین کی شکست فاش: 405
تین طلاق کو ایک کہنا مرزائیوں اور رافضیوں کا عقیدہ: 406
زباں میری ہے بات ان کی: 407
کیا یہ جرم ہے؟: 408
گستاخی تیری شان میں...: 409
کیا پدی کیا پدی کا شوربہ: 410
ہم عرض کریں گے تو شکایت ہو گی: 411
ہمارے اکابر ہمارے سر کا تاج ہیں: 411
فیصل گراؤنڈ میں فیصلہ ہو گا: 412
غیر مقلدین اور ابن عربی رحمہ اللہ: 413
ملکہ حسن اور انگریز: 414
الاٹیے، پلاٹیے، طلاقیے: 414
بٹالوی غیر مقلد اور منسوخیت جہاد: 415
فقہ حنفی بمقابلہ فقہ منفی: 416

تن آسانیاں اور شریعت سے دوری: 417

حلالہ یا حرامہ… ؟ 417

کسی پہ جام شراب جائز… کسی پہ پانی حرام اب بھی: 418

مسئلہ کوفہ والے کا اور قرأت بھی؟ : 420

نیم رافضی ٹولہ: 422

الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا: 422

بات قابل غور ہے : 423

بد نام ہوں گے تو کیا نام نہ ہو گا: 424

ناداں یہ سمجھ بیٹھے قوت انتقام ہی نہیں: 425

عبد الرحمٰن شاہین کی کم علمی کے نظارے : 425

دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ : 426

فقہاء کرام اور معانی حدیث : 428

علماء دیوبند کا معتدل انداز تحریر: 428

عجب مرد قلندر تھا : 429

علماء دیوبند کا فیض عام: 430

جس میں کھایا اسی میں چھید: 431

حقوق قرآن: 431

عبد الرحمٰن شاہین کے نام لینے کی وجہ: 432

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت : 432

اہل السنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ: 433

خطبہ مسنونہ:

الحمد للہ! الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیأت اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضلل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ ونشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ و رسولہ۔ امابعد:فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا

سورة مائدہ پ 6آیت نمبر3

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وان منھم من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المھدیین تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة

ابن ماجہ ص 5 ، ترمذی ج 2 ص 96

یا رب صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلھم
ھو الحبیب الذی ترجی شفاعته
لکل ھول من الاھوال مقتحم

درود شریف:

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید۔

تمہید:

میرے نہایت واجب الاحترام بزرگو! مسلک اہل السنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے غیور دوستو اور بھائیو! ہماری آج کی اس نشست کا عنوان خالصتاً درس قرآن کریم ہے... قرآن کریم کے درس کے حوالے سے میں آپ حضرات کی خدمت میں مختصر عرض کروں گا... حق جل مجدہ ہمیں قرآن کریم پڑھنے کی سمجھنے کی... اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے... قرآن کریم کے بہت سارے حقوق ہمارے اکابر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور قرآن کریم کی آیت کی روشنی میں تحریر فرمائے ہیں... میں نے اس کا خلاصہ عرض کیا ہے... قرآن کریم کے بنیادی طور پر تین حق ہیں۔

حقوق قرآن:

1... قرآن کریم کو پڑھنا 2... قرآن کریم کو سمجھنا 3... قرآن کریم پر عمل کرنا

اب انسان اس قرآن کریم کو پڑھے گا بھی... اس قرآن کریم کو سمجھے گا بھی اور اس قرآن کریم پر عمل بھی کرے گا سوال یہ ہے اس قرآن کریم کو انسان پڑھے گا تو کیسے... ؟ اس قرآن کو سمجھے گا تو کیسے... ؟ اس قرآن پر عمل کرے گا تو کیسے... ؟ اللہ رب العزت نے ان سب سوالات کا جواب... قرآن کریم میں ارشاد فرمایا... رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سوالات کا جواب... اپنے مبارک ارشادات میں بڑی وضاحت کے ساتھ ارشاد فرمادیے۔

1... قرآن کریم کو پڑھنا

اگر قرآن کریم پڑھنے کے لئے بغیر استاد کے ہی کافی ہوتا... تو اللہ رب العزت اس قرآن کریم کو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دے کر... اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ بھیجتے... بلکہ اللہ اس قرآن کو بیت اللہ کی چھت پر رکھ دیتے... اوراعلان کر دیا جاتا اس قرآن کریم کو پڑھ لو... لیکن خالق نے اس قرآن کو پہلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک سینہ پر نازل کیا ہے... اور اس کے بعد اللہ نے اس امت کو قرآن پڑھنے کا حکم دیا... معلوم ہوا کہ ہم قرآن کے الفاظ سمجھنے میں بھی محتاج ہیں...اور قرآن کریم کا معنی سمجھنے میں بھی محتاج ہیں۔

بعثت نبوی کا مقصد:

جب اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد بیان کیا؛ فرمایا:

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ

سورة ال عمران پ 4 آیت 164

میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں ایسا عطا کیا...جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے سامنے قرآن کی آیات کی تلاوت کرتا ہے... میں نے تمہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایسا عطا کیا جو پیغمبر تمہیں آیات کا معنی سمجھاتا ہے... میں نے تمہیں پیغمبر وہ عطا کیا جو پیغمبر تمہارے سامنے حکمت کی باتیں ارشاد فرماتا ہے... میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں وہ عطا کیا جو تزکیہ کر کے تمہارے دلوں کی صفائی کرتا ہے... تو ایک ہے اس قرآن کی تلاوت کرنا... ایک ہے اس قرآن کے معانی اور حکمت کو سمجھنا... اور

اس قرآن کریم پر عمل کرنا۔

قرآن پر عمل اور ضرورت علماء:

الفاظ قرآن پڑھنے کے لئے انسان اس شخص کا محتاج ہے جو قرآن کے الفاظ جانتا ہو... قرآن کے معانی سمجھنے کے لئے انسان اس عالم اور فقیہ کا محتاج ہے... جو قرآن کریم کا مفہوم سمجھتا ہو... قرآن کریم کو سمجھ کر عمل کرنے کے لئے انسان اس صاحب دل اور اھل اللہ کا محتاج ہے... جس کی صحبت میں رہ کر انسان کو قرآن کریم پر عمل کی توفیق مل جائے۔

الفاظ قرآن اور تقلید:

دنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں مل سکتا... جو الفاظ قرآن صرف تجوید کی کتابیں پڑھ کے مخارج کو دیکھنے کے بعد یہ کہہ دے... کہ میں قرآن پڑھ لوں گا... مخرج کو وہ جانتا ہو گا قواعد تجوید سے واقف ہو گا... لیکن قرآن آئے گا تب... جب انسان قاری پر اعتماد کرے... اگر قاری قرآن پر اعتماد نہیں کرتا... انسان تجوید کے ساتھ قرآن کے تلفظ کو ادا نہیں کر سکتا... اگر قاری پر اعتماد نہیں کرتا... تو انسان کو الفاظ قرآن سمجھ نہیں آسکتے... قاری پر اعتماد کرے گا... تو انسان قرآن پڑھے گا... قاری پر اعتماد کرنے کا معنی کیا ہے... ؟ قاری جب اس کو قرآن پڑھانا شروع کرتا ہے... تو کہتا ہے بیٹا پڑھو الف... لام زبر۔ ال۔ یہ کہتا ہے جی الف اس نے کہا جی ح زبر۔ م ساکن۔۔ حم۔ الحم... د پیش دالحمد... قاری پر اعتماد کیا تو الحمد کا لفظ سمجھ آیا۔

اگر قاری پر اعتماد نہ کرے بلکہ قاری کے سامنے کھڑے ہو کر... انسان ضدی اور ہٹ دھرم اور غیر مقلد بن کر کھڑا ہو جائے... اور کہہ دے قاری صاحب

میں اس قرآن کے ہمزہ پر زبر نہیں پڑھتا... مجھے پہلے دلیل سے قائل کرو... میں اس ح پر زبر نہیں پڑھتا مجھے دلیل سے قائل کرو... میں لام پر سکون اور جزم نہیں پڑھتا... مجھے دلیل سے قائل کرو۔ میں دال پر پیش اور ضمہ نہیں پڑھتا... مجھے دلیل سے قائل کرو... تو قاری صاحب کہیں گے بیٹا ابھی تیری اتنی عقل نہیں ہے... کہ تو اس ہمزہ وصلی کی زبر کو سمجھ سکے... ابھی تیرے اندر اتنی عقل نہیں ہے... کہ لام تعریف کے سکون کو سمجھ سکے... ابھی تیرے اندر اتنی عقل نہیں ہے... کہ تو مبتدا کے دال کے ضمہ کو سمجھ سکے تو نہیں سمجھتا۔

اور اگر آج کی میری مجلس میں کوئی کم عقل غیر مقلد موجود ہو... شاید میرے الفاظ کو وہ بھی نہ سمجھے... کہ مولانا ہمزہ وصلی کسے کہتے ہیں...؟ لام تعریف کسے کہتے ہیں... یہ دال مبتدا کی کسے کہتے ہیں... ممکن ہے کہ نہ سمجھے... سمجھ اس کو خود نہیں آئے گی تو بعد میں اعتراض کرے گا کہ مولانا گھمن نے وہ جملہ کہہ دیا جو قرآن میں نہیں ملتا... جملہ وہ کہہ دیا جو ہمیں سمجھ نہیں آیا... تجھے اپنی عقل پہ ماتم کرنا چاہیے تھا... مولانا گھمن پہ تجھے گلہ نہیں کرنا چاہیے... گلہ کرے عبد الرحمن شاھین تو بات بنتی ہے۔

غیر مقلد مولوی کا سفید جھوٹ:

عبد الرحمٰن شاہین وہی شخص ہے کہ جس شخص کے ساتھ مناظرہ ہوا... اور ملتان میں مناظرہ ہوا... میں کہتا ہوں اس عبد الرحمن شاہین کو چاہیے تھا... کہ جب یہ ملتان سے اس فیصل مسجد جھنگ آیا... اور اس نے یہ کہا کہ الیاس گھمن اور عبد اللہ عابد چار مئی کو دوڑے ہیں... میں کہتا ہوں کہ اس بات پہ مناظرہ کر لیا جائے... حق اور باطل کا فیصلہ کر لیا جائے... کہ عبد الرحمن شاہین 4 تاریخ کو کہاں تھا... میرے علم میں نہیں

ہے... چار کو میں کہا تھا... اس کم عقل کے علم میں نہیں ہے... میں تین مئی کو رات مظفر آباد آزاد کشمیر میں تھا چار مئی کو پلندری آزاد کشمیر میں تھا... کہتا ہے چار مئی کو الیاس گھمن دوڑا تھا۔ میں کہتا ہوں ”لعنة اللہ علی الکاذبین “ اللہ اس پر ایک بار نہیں کروڑ بار لعنت بھیجے۔ جو جھوٹ بولتا ہے... خود کو شیخ الحدیث کہہ کے جھوٹ بولے تو بڑا جرم ہے... خود کو شیخ القرآن کہہ کے جھوٹ بولے تو بڑا جرم ہے۔

مناظرہ کوٹ ادو میں کیا ہوا؟

میں تیرے علم کو بڑی اچھی طرح جانتا ہوں کہ جب کوٹ ادو گزشتہ سال رفع یدین کے موضوع پر مناظرہ تھا... تو گدھے کی طرح لیٹ کر تو نے کہا تھا الیاس گھمن کے ساتھ آدمی کیوں آئے... مناظرہ میں نہیں کرتا... وہ دن تجھے بھول گیا جب کوٹ ادو میں مناظرہ طے ہوا... تو کہتا ہے۔ D.S.P نے پابندی لگا دی... میں نے کہا مناظرہ ہو گا D.S.P نے یہاں مظفر گڑھ اور کوٹ ادو کی حدود میں پابندی لگائی ہے نا... کوٹ ادو کی حدود سے نکل جاؤ... کوٹ ادو کی حدود سے نکال کر تجھے مناظرہ کے لئے تیار کرنے والا کون تھا؟ اس شخص کا نام تجھے لینا چاہیے تھے نا... پھر حویلی میں جب گئے تو لیٹ گیا وہاں وکیل موجود تھے... ایک وکیل حنفی... اور ایک وکیل دیوبندی... یہ گزشتہ سال کی بات ہے... یہ تو مناظرہ کے ثالث تھے... تو یہ لیٹ کر کہتا ہے کہ میں مناظرہ نہیں کرتا... کہا بھائی تو مناظرہ کیوں نہیں کرتا... کہتا ہے مناظرہ میں طے ہوا تھا کہ چار مناظر اور معاونین آئیں گے... اور پانچ پانچ اس قبیلہ اور برادری کے لوگ ہوں گے... یہ زیادہ کیوں آئے ہیں... میں نے کہا تجھے کوئی نہیں جانتا... تیری دنیا میں کوئی قیمت نہیں ہے... تجھے گارڈ اور حفاظتی آدمی کی ضرورت نہیں ہے... یہ تو میرے ساتھ

میرے حفاظتی گارڈ کے طور پر آئے ہیں... ان کو میں کہاں نکال دو... کہتا ہے جی شرط میں طے ہے میں نے کہا چلو حویلی سے باہر نکال دیتے ہیں... مناظرہ حویلی کے اندر ہونا ہے... تو جائے مناظرہ پر نہیں ہوں گے... تو جائے مناظرہ پر تو بیٹھ جا... کہتا ہے نہیں کروں گا... ان کے وکلاء نے کہا جی نہیں مانتا۔

میں نے کہا عبد الرحمن شاہین کی عادت ہے یہ رات ایک بجے سے پہلے مناظرہ نہیں شروع کرے گا... تم یہ بات نوٹ کرلو... جب رات ایک بج جائے گا پھر مناظرہ شروع کرے گا... کیونکہ ادھر صبح اذان کا وقت ہو گا... لوگ کہیں گے گھر جانا ہے... یہ کہے گا نہیں میں نے مناظرہ کئے بغیر جانے ہی نہیں دینا... پہلے ایک بجے تک خراب کرے گا... اور جب گھر جانے کا وقت ہو گا تو بڑھکنا شروع کر دے گا... وہی ہوا... وکلاء نے کہا تم ٹھیک کہتے تھے رات ایک بجے سے پہلے شروع نہیں ہوا... میں نے کہا اس کو چاہیے نا... اس مناظرہ کی کیسٹیں لے آتا... کیوں بیان نہیں کرتا اور یہاں ملتان ایک کوٹھی کے اندر میرے علم میں ہے... خاکوانی میرا ایک دوست ہے... میرا اس کی کوٹھی میں مناظرہ قرأت خلف الامام پہ ہوا۔

عبد الرحمٰن شاہین کی شکست فاش:

مولانا عبد اللہ عابد اور اسی عبد الرحمن شاہین کا... میں غیر مقلدوں سے کہتا ہوں عبد الرحمٰن شاہین کو کہو... تمہیں کیسٹیں دے... پھر اس مناظرہ کی سی ڈی اپنی فیصل مسجد کے سامنے لگاؤ... اور اپنی عوام کو اپنے شیخ الحدیث کی ذلت کے مناظر دکھاؤ... اگر تمہارے پاس کیسٹ نہیں ہے پھر الیاس گھمن سے کیسٹ لو... تمہیں وڈیو سی ڈی میں دیتا ہوں... فیصلے تم کرنا عبد الرحمن شاہین جیتا ہے یا مولانا عبد اللہ

عابد جیتا ہے... لاؤ سی ڈیاں تم کیوں نہیں لاتے... میں ابھی ساتھیوں کو کہہ رہا تھا... کہتے ہیں مولانا تیرے بیان کے بعد شنید ہے فلاں کو لائیں گے... میں نے کہا کہ فلاں فلاں کو چھوڑ دو... انہیں کہیں کہ باری باری فلاں فلاں کو لائیں... اور ایک ایک کی کلاس میں لوں گا... جس جس کو یہ لائیں گے اس اس کے مناظرے تمہارے سامنے میں پیش کرتا چلا جاؤں گا... لکھ کے نہیں دیتے۔

تین طلاق کو ایک کہنا مرزائیوں اور رافضیوں کا عقیدہ:

مولانا الیاس گھمن نے دعویٰ کیا لکھ کر نہیں دیا... میں نے کہا عقل کے اندھوں میں نے اس وقت بھی یہی کہا تھا... کہ تین طلاق کو ایک کہنا مرزائیوں اور شیعوں کا عقیدہ اور نظریہ ہے... عبد الرحمن شاہین اس بحث کو زیر بحث نہیں لایا... اس نے دو گھنٹے میں ایک مرتبہ بھی یہ نہیں کہا یہ مرزائیوں اور شیعوں کا عقیدہ ہے... اس کو چاہیے تھا کہ تردید کرتا الیاس گھمن نے غلط کہا ہے تردید کرنی چاہیے تھی کہ نہیں... تم نے تردید نہیں کی معلوم ہوا کہ تم مانتے ہو... کہ تین طلاق کو ایک کہنا مرزائیوں اور شیعوں کا عقیدہ ہے... کہتے ہیں لکھ کے نہیں دیتا... میں نے عامر کلیم کو گزشتہ سال پندرہ محرم کو تونسہ بستی بغلانی میں لکھ کر دیا ہے... میری تحریر ویڈیو ریکارڈ پر موجود ہے... میں نے کہا تین طلاق کو ایک کہنا مرزائیوں اور شیعوں کا عقیدہ اور نظریہ ہے... پورے تین گھنٹے کے مناظرہ میں ایک مرتبہ بھی عامر کلیم نے اس بات کو چیلنج نہیں کیا تم اس سی ڈی کو دیکھ لو... لیکن یہ سی ڈی تمہیں شاید غیر مقلد نہ دے یہ سی ڈی تمہیں میں دوں گا... آج بھی باہر موجود ہو گی عامر کلیم کے ساتھ ہونے والا مناظرہ جس میں میں نے لکھ کر دیا... کہ تین طلاق کو ایک کہنا مرزائیوں اور شیعوں کا نظریہ ہے... یہ سی

ڈی باہر موجود ہے... فیصل مسجد کے غیر مقلدوں اپنے غیر مقلد سے کہو وہ بھی سی ڈی دے اور جس طرح قرأۃ خلف الامام کے مناظرہ پہ عبد الرحمن شاہین نے جو گل کھلائے ہیں نا... وہ سی ڈی اس سے بھی مانگو اگر تمہیں نہیں دیتا تو مجھ سے لو۔

زباں میری ہے بات ان کی:

عبد الرحمن شاہین گفتگو کے درمیان کہہ رہا تھا کدھر گیا صادق کوہاٹی... جس کو تم بندر کی طرح لیے پھرتے تھے... میں نے کہا یہ وہی صادق کوہاٹی ہے جس نے ملتان میں جاکر کہا تھا یہ عبد الرحمن شاہین نہیں ہے یہ عبد الرحمن گھوگی ہے... یہ کس نے کہا تھا؟ (سامعین۔۔۔ صادق کوہاٹی نے) اس سے پوچھو نا جو تم کو گھوگی کہا کرتا تھا... تم نے کیسے قبول کر لیا میں اپنی زبان نہایت کنٹرول کر کے گفتگو کر رہا ہوں... ورنہ اس نے ملتان میں ٹیلی فون پر عبد الرحمن شاہین سے جو بات کی ہے نا... اگر وہ جملے میں نقل کر دو عبد الرحمٰن شاہین کی زبان میں... میں کہتا ہوں اس نے یہ کہا تھا اگر میں نے بات کی نا تم اوپر سے نیچے تک جل جاؤ گے۔

یہ لفظ ہماری زبان کو زیب نہیں دیتے... ورنہ میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہہ رہا ہوں اگر میں نے تمہارا کچا چٹھا کھولنا شروع کیا نا... اگر ملتان کا تیرا کردار میں زیر بحث لایا نا۔ تیری مسجد کے نمازیوں کے دستخط لایا... تیرے خلاف لکھے جانے والے اشتہارات کو لایا... تو بحمد اللہ میں نے تیری زبان کو گنگ کر دینا ہے۔... پھر تیرے اند جرأت نہیں ہوگی کہ تو بات کرے... جب میں تمہاری ذاتیات پہ بات نہیں کرتا... تمہیں زبان درازی نہیں کرنی چاہیے۔

کیا یہ جرم ہے؟:

عبد الرحمن شاہین کہتا ہے میں اشتہاری سے گفتگو نہیں کرتا... میں بھگوڑے سے گفتگو نہیں کرتا... میں مفرور سے گفتگو نہیں کرتا... یہ تیرا باپ الیاس گھمن یہاں سیٹلائٹ ٹاون کی مسجد میں بیٹھا ہے... اگر میں اشتہاری ہوتا... یوں لوڈ سپیکروں پہ گفتگو نہ کرتا... اگر مفرور ہوتا یوں گفتگو نہ کرتا... میں نے ہر جگہ پہ گفتگو کی ہے... اگر میں بھگوڑا تھا تم پولیس کو کہہ دیتے... بھگوڑا ہے... اگر میں اشتہاری ہوں کسی کو درخواست دے دو یہ اشتہاری ہے... بھگوڑا احمد سعید تھا... جو آج گوجرانوالہ کی جیل میں پڑا ہے وہ تیرا باپ بھگوڑا تھا جس کو گرفتار کر کے جیل میں ڈالا گیا میں کہتا ہوں بھگوڑے؛ بھگوڑے میں فرق ہے اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے لئے اشتہاری ہونا جرم ہے تو سب سے پہلے... اس دین میں اشتہاری قرار دیا جانے والا خاتم الانبیاء محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم تھا... اس کے سر کی قیمت ابو جہل اینڈ کمپنی نے نہیں لگائی تھی ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر کی قیمت نہیں لگی تھی...؟

میں کہتا ہوں کیا ناموس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اشتہاری ہونا جرم ہے ناموس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اشتہاری ہونا جرم ہے... جرم تو نے بھی کیا ہے لیکن میں نے کوئی جرم نہیں کیا... ہم نے ناموس صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات کی ہے توڑ نکلے کی چوٹ پہ کی ہے... ہم نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کی بات کی ہے ہم نے ہتھکڑی پہن کے کی ہے... ناموس صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات کی ہے بحمد اللہ ہم نے گن گرج کے ساتھ کی ہے... ہم نے اپنے موقف کو نہیں بدلا اور بات ذہن نشین کر لیں ۔

گلہ کند استادرا... :

میں کہتا ہوں شیخ سعدی شیرازی نے کہا تھا: ”سعدیا شیرازیا مدے سبق نہ کم زادراکم زادراچوں عاقل شود گلہ کند استاذرا“

سعدی شیرازی نے ٹھیک کہا تھا کہ کم زاد کو سبق مت دینا اگر کم زاد کو زبان مل گئی استاد پہ زبان درازی شروع کرے گا... اس فیصل مسجد میں عبدالرحمن شاہین کہہ کر گیا ہے کہتا ہے میں نے علامہ تونسوی سے پڑھا ہے... میں نے دیوبندیت سے پڑھا ہے... او ظالم! جن سے پڑھا جائے ان کو بھونکتا تو کوئی نہیں ہے نا... کہتا ہیں نے علامہ تونسوی سے پڑھا ہے... کسی نے علامہ تونسوی کو چٹ دی ہے کہ شیعت کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں... ؟علامہ تونسوی نے کہا پہلے تم نے حق نواز کو مروایا اب مجھے مروانا چاہتے ہو... یہ تو نے علامہ تونسوی کا عیب بیان کیا... میں کہتا ہوں دجل سے کام لینے واے بدبخت تو نے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی عبارت پیش کی ہے... الاشباہ والنظائر کی عبارت پیش کی ہے... تو نے ارواح ثلاثہ کی عبارت پیش کی ہے ارے تو نے نورالانوار کی عبارت پیش کی ہے میں جرأت کے ساتھ کہتا ہوں تو نے فتاوٰی عالمگیری کی عبارت پیش کی ہے اپنی زبان کھول لے اگر یہ عبارت قرآن کے خلاف ہے تو کہہ دے حاجی امداد اللہ مکی یہ گستاخ قرآن تھا اگر یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف ہے کہہ دے گستاخ سنت تھا اگر تو کہتا ہے علمائے دیوبند کا موقف ٹھیک نہیں ہے عبارتیں پیش کی ہیں فتویٰ لگانے کی جرأت تو تیرے اندر بھی نہیں ہے۔

گستاخی تیری شان میں... :

عبدالرحمٰن شاہین تو بدعتی ہے... عبدالرحمٰن شاہین تو گمراہ ہے... پیغمبر صلی

اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا گستاخ ہے... تو ناموس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے والا بد بخت اور لعین انسان ہے... کیا تو نے بھونک اس مسجد میں آ کر نہیں ماری تو نے یہ جملہ نہیں کہا... میں کہتا ہوں میں نے کہا تھا کہ تین طلاق کو ایک کہنا یہ شیعت کا مذہب ہے میں لکھ کے دینے کے لئے تیار ہوں... میں نے کہا تھا تین طلاق کو ایک کہنا مرزائیت کا مذہب ہے میں لکھ کے دینے کے لئے تیار ہوں... تو نے یہ کہا تھا جوتی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو یا غیر پیغمبر کی ہو جوتی میں کوئی فرق نہیں ہے... تو بھی لکھ دے... تو نے کہا تھا یہ نعلین (مبارک) کا نقشہ ڈنمارک سے آیا ہے... یہ جملے تو لکھ دے... اپنا دعوی میں لکھ دوں گا... بات ٹھیک ہے یا غلط...؟ (سامعین... ٹھیک ہے)

کیا پدی کیا پدی کا شوربہ:

عبد الرحمن شاہین کہتا ہے نبی اور غیر نبی کی جوتی میں کوئی فرق نہیں... میں کہتا ہوں تیرے سر پہ بھی تھوکا جائے... شاید جرم نہ ہو... لیکن اہانت کی نیت سے نبی کی جوتی پر تھوکنا کفر ہے (سامعین... بے شک) اہانت کی نیت سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی پہ تھوکنا کفر ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات بھی مقدس ہیں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خون بھی مقدس ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب بھی مقدس ہے... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی بھی مقدس ہے... تو نے یہ کیسے زبان درازی کی ہے کہ نبی اور غیر نبی کی جوتی میں کوئی فرق نہیں... دجل اور کذب کی حد ہوتی ہے... میں کہتا ہوں تو نے جملہ کہا یہ لکھ دے... لکھنا چاہیے کہ نہیں؟ (سامعین... لکھنا چاہیے) میں کہتا ہوں فیصل مسجد والوں تم کہو اس شیخ الحدیث سے کہو لکھ دے۔

ہم عرض کریں گے تو شکایت ہو گی :

تو مولانا تقی عثمانی کی بات کرتا ہے... علامہ تقی عثمانی کی تجھ کو ہوا بھی نہیں لگی۔ علامہ تقی عثمانی کی تو بات کرتا ہے علامہ تقی عثمانی کی معارف القرآن کی آٹھ جلدوں کا انگریزی میں ترجمہ کرنے والا یہ شیخ القرآن انسان ہے... علامہ تقی عثمانی یہ فتح الملہم کو مکمل کرنے والا شیخ الحدیث انسان ہے۔... علامہ تقی عثمانی سپریم کوٹ کی عدالت میں بیٹھ کر بغیر تنخواہ کے فیصلے کرنے والا جج ہے... پاکستان کی تاریخ میں کوئی ایک شخص پیش کرو جو عدالت میں آئے اور بغیر تنخواہ کے فتویٰ دے... جب تک علامہ تقی عثمانی سپریم کوٹ کا جج رہاہے... ایک دن ایک پیسہ بھی تنخواہ کا وصول نہیں کیا۔ اور جب حکومت نے سود کے حق میں ان سے فتویٰ لینا چاہا... تو علامہ تقی عثمانی نے اس عدالت کو جوتے کی نوک پہ رکھ کے اڑا دیا ہے... تیرے اکابر انگریز کے ایجنٹ تھے... تم نے جہاد کی منسوخیت کے فتوے دیے ہیں... اور تقی عثمانی ڈٹ گیا ہے... میں تجھے تقی عثمانی کی نہیں...رفیع عثمانی کے جوتے کی نوک کے برابر بھی نہیں سمجھتا... (سامعین... بیشک) اپنا علم تو دیکھ نا... میں تیرے علم کو جانتا ہوں... میں نے کہا میں نے ابھی تیرے علم پہ بات کی ہے اگر تو نے زبان کو لگام نہ دی میں تیرے کردار کو زیر بحث لاؤں گا... پھر میں بتاؤں گا ملتان میں تو نے کون سے گل کھلائے ہیں... یہ مجھے کردار بیان کرنا چاہیے کہ نہیں میں نے جلسہ میں کہا تھا... میں نے مسئلہ کی بات کی ہے میں نے تمہارے اکابر پر بات نہیں کی۔

ہمارے اکابر ہمارے سر کا تاج ہیں :

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ میرے سر کا تاج ہے... مولانا اشرف

علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ میرے سر کا تاج ہیں... مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ میرے سر کا تاج ہیں... اللہ کی قسم یہ میرے سر کے تاج ہیں... اگر تم نے میرے سر کے تاج سے کھیلنے کی کوشش کی... عبد الرحمن شاہین تیری جرأت نہیں ہے... میں تیری دستار کو جوتے کی نوک پہ نہ اڑا دوں تو

فیصل گراؤنڈ میں فیصلہ ہو گا:

میں نے کہا اور میں نے جرأت کے ساتھ کہا میں نے کہا میں لکھ کے دیتا ہوں کہ تین طلاق کو ایک کہنا مرزائیت کا مذہب ہے... تین طلاق کو ایک کہنا شیعت کا مذہب ہے... تو غیرت کھا اور تو بھی لکھ دے... کہ نبی اور غیر نبی کی جوتی میں کوئی فرق نہیں... تو بھی لکھ دے کہ یہ نعلین کا نقشہ ڈنمارک سے آیا ہے... یہ لکھ کر دے... آؤ غیر مقلدو! جھنگ والوں میں تمہیں چیلنج کر کے جا رہا ہوں... جو تاریخ تم کہہ دو گے میں تاریخ قبول کر لوں گا... یہی فیصل گراؤنڈ ہو گا... فیصل مسجد کے سامنے اسی گراؤنڈ میں عبد الرحمن شاہین کو تم لاؤ... اسی گراؤنڈ میں وہ کہہ دے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی اور غیر نبی کی جوتی میں کوئی فرق نہیں ہے... اور یہ نقشہ ڈنمارک سے آیا ہے... یہ جملہ تو لکھ دے اور تین طلاق کو ایک کہنا مرزائیت کا مذہب ہے... یہ جملہ میں لکھ دوں گا... تاریخ تم رکھو... چیلنج میرا ہے... میرا ہے یا نہیں... ؟(سامعین... ہے)

میرا ٹیلی فون تمہارے پاس موجود ہے... جرأت کرو... مجھے فون کرو... کبھی اس کی گود میں... کبھی اس کی گود میں لکھ دونا... لکھ دونا... یہ میری تحریر تمہارے پاس موجود نہیں ہے میں نے عامر کلیم کے منہ پر ماری تھی تحریر... تم نے کیا جواب دے لیا تھا... آج تک تم نے جواب نہیں دیا اور آئندہ بھی نہیں دو گے... آج کی نشست میں

میں محض درس قرآن پہ گفتگو کروں گا... اور جھنگ والوں میں تم سے وعدہ لے کے جارہاہوں اگر آئندہ اس مسجد میں اکابر علماء دیوبند پر تم نے گفتگو کی... اور اگر تم نے فقہ حنفیت کے حوالے سے زبان درازی کی... میرے اللہ نے چاہاتو اسی چوک میں اسی مسجد میں میں تمہیں ننگا کر جاؤں گا... اور میں تمہیں بتاؤں گا دیوبندیت کسے کہتے ہیں۔

حد ہوتی ہے زبان درازی کی... حد ہوتی ہے بکواس کرنے کی... میں نے کئی بار، ان حضرات سے کہا میں نے لہجہ نرم اس لئے رکھا کہ مناسب نہیں ان حالات میں ان سے جنگ لڑنا... ہماری جنگ افغانستان میں امریکہ جیسے کفر کے ساتھ ہے... ہماری جنگ بیت المقدس میں اسرائیل جیسے یہودی کے ساتھ ہے... ہم اس جنگ کی وجہ ان مسائل کو زیر بحث نہیں لانا چاہتے... لیکن اگر تم زیر بحث لاؤ گے میں اپنا ایمان سمجھ کر اس کا دفاع بھی ضرور کروں گا... کرنا چاہیے کہ نہیں؟ (سامعین... کرنا چاہیے) میں نے آج تمہارے اکابر کی بات نہیں کی۔

غیر مقلدین اور ابن عربی رحمہ اللہ:

کہتا ہے ابو بکر ابن عربی کی تعریف حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کی ہے... تو میں نے مان لیا... لیکن نواب صدیق حسن خان نے بھی تو "التاج المکلل" میں کی ہے ابو بکر ابن عربی کی تعریف کی ہے۔

التاج المکلل ص 123

اب تمہیں مسئلہ کا بھی پتہ نہیں ابو بکر ابن عربی رحمہ اللہ تعالیٰ کا نام وہ کیوں لے گیا... وحدۃ الوجود کا مسئلہ چھیڑا... میں نے کہا میں اس مسئلہ پر تفصیلا بحث نہیں کروں گا۔... ابو بکر ابن عربی رحمہ اللہ نے جو کتب لکھی ہیں اس کی تعریف حکیم الامت

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے بھی کی ہے... لیکن ٹاپ کلاس کے غیر مقلد نواب صدیق حسن خان... جو نواب نہیں تھا بلکہ ملکہ بھوپال سے نکاح ہوا، اس نکاح کی وجہ سے نواب بنا... پہلے نواب نہیں تھا... تمہارا تو یہ عالم... تمہارا تو یہ مجتہد... اور مولوی نوابی کی وجہ سے نواب کہلاتا تھا... دجل کی حد ہوتی ہے ملکہ بھوپال نے انگریز کو درخوست لکھی تھی... کہ میں نے جس شخص سے نکاح کیا ہے اب یہ بھی نواب بنے اس کو اکیس توپوں کی سلامی دی جائے... تمہیں وہ وقت یاد نہیں ہے کہ ملکہ بھوپال نواب صدیق حسن خان کے نکاح میں آئی ہے۔

ملکہ حسن اور انگریز:

انگریز کو جب کسی مسئلہ پہ ان سے گلا ہوا... انگریز نالاں ہوا... نواب صدیق کی بیوی ملکہ حسن چالیس دن انگریز کے محل میں رہ کر نہیں آئی... وہ کیا کرنے کے لئے گئی تھی وہ کس کو ماننے کے لئے گئی تھی... میں نے کہا میں آج زبان کنٹرول کر کے کہہ رہا ہوں اگر تم نے بات کی میں آئندہ یہ مسائل بھی زیر بحث لاؤں گا... لانے چاہیے کہ نہیں (سامعین۔ لانے چاہیے) میں تذکرہ کرو گا پھر نواب صدیق کا... میں تذکرہ کروں گا تمہارے میاں نذیر حسین دھلوی کا... جس نے انگریز میم کو اٹھایا اور تین مہینے اپنے گھر رکھ کر علاج کیا... پھر اس کو انگریز کے حوالے کیا پھر انگریز نے پلاٹ دیے ۔

الحیات بعد المات ص 123

الاٹیے، پلاٹیے، طلاقیے:

اس لئے میں کہتا ہوں تمہارا نام اہلحدیث نہیں ہے... تمہارا نام الاٹیے، پلاٹیے طلاقیے ہے... میں نے کہا تم پڑھو نا بسم اللہ میں تمہیں بتاؤں گا... کہ میرے لہجہ

میں کتنی شدت ہے ۔... تم نے دیوبندیت کی زبان کو دیکھا ہی نہیں ہے... تم نے دیوبندی دل کو دیکھا ہی نہیں ہے... میں دلائل کے ساتھ ثابت کروں گا تم انگریز کے ایجنٹ ہو... میں دلائل کے ساتھ ثابت کروں گا کہ تم نے زبان بولی ہے ایران کی... جو علاج ان کا وہی علاج تمہارا ہو گا۔ (سامعین۔ بے شک) میں نے اس لئے کہا کہ ان کا نام الاٹیے، پلاٹیے، طلاقیے ہے۔

بٹالوی غیر مقلد اور منسوخیت جہاد:

کیوں محمد حسین بٹالوی نے کتاب لکھی "الاقتصاد فی مسائل الجہاد" اس میں فتوی دیا کہ جہاد منسوخ ہے۔"

الاقتصاد فی مسائل الجهاد ص 17، 48

اور پورے پنجاب کے غیر مقلد مولویوں سے دستخط کرائے... پھر انگریز بہادر کو درخواست دی کہ ہم نے جہاد کے ختم ہونے کا اعلان کیا ہے۔... جو جہاد کرتے ہیں ان کو وہابی کہتے ہیں لوگ ہمیں بھی وہابی کہہ کر بدنام کرتے ہیں ہم وہابی نہیں ہیں۔... ہمیں نام کوئی اور آلاٹ کر دو... اگر تمہیں کتاب چاہیے اس کتاب کا مصنف دیوبندی نہیں اس کتاب کو چھاپنے والا دیوبندیت کا کتب خانہ نہیں... پنجاب حکومت کے بی اے کے نصاب میں کتاب شامل ہے۔ صفحہ ۱۴۹ پر عنوان قائم کیا ہے... اہلحدیث اور مسلک وفاداری... انگریز سے وفادرای کے سلسلے میں انگریز نے انہیں نام الاٹ کیا... اس لئے میں کہتا ہوں تم اہلحدیث نہیں تم... الاٹیے (سامعین... بے شک) انگریز کی خدمت کی... انگریز نے صلہ میں پلاٹ دئے... لہذا تم پلاٹیے... تمہارے مذہب کی اشاعت کی وجہ اگر کوئی تین طلاق اپنی بیوی کو اکٹھی دے دے میرا

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں آجاتے ہیں اللہ کے نبی ناراض ہو جاتے ہیں... کہ تم نے تین طلاق اکھٹی کیوں دی ہیں... تمہیں نہیں دینی چاہیے اگر نبی کو پتہ چلتا نبی ناراض ہوتا عبدالرحمٰن شاہین خوش ہوتا ہے... نبی کو پتہ چلتا ناراض ہوتے عامر کلیم خوش ہوتا ہے۔ کیوں اب یہ تین طلاق دے جو بیٹھا اس نے پھنس کے مسلک قبول کرنا ہے۔ تمہارے مذہب کی اشاعت کی بنیاد یہی تین طلاق کو ایک کہنا ہے... اس لئے میں کہتا ہوں تمہارا مذہب طلاقیے تم کہو نا بلند آواز سے (سامعین۔ الاٹیے... پلاٹیے... طلاقیے) تم آئندہ کرواؤ بیان... علماء دیوبند کے حوالے پیش کرو... میرے رب نے چاہا تو تمہارے حوالوں کی باری آئے گی۔ ان شاء اللہ۔

فقہ حنفی بمقابلہ فقہ منفی :

کہتا ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فتوی دیا ہے کہ اڑھائی سال تک بچہ اپنی ماں کا یا بچہ کسی عورت کا دودھ پی لے حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے... کہتا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اڑھائی سال تک دودھ پینا جائز ہے... تجھے ابو حنیفہ کا مسلک نظر آیا لیکن ”نزل الابرار من فقہ النبی المختار“ تیری فقہ تجھے نظر نہیں آئی۔ عنوان تو دیکھ نا میری فقہ کا نام تھا ھدایہ... میری فقہ کا نام تھا کنزالدقائق... میری فقہ کا نام تھا قدوری... جس پر تو نے تبصرہ کیا... فقہ کا نام کیا ہے نزل الابرار نزل کہتے ہیں جنت کی مہمانی کو... ابرار کہتے ہیں جنتی لوگوں کو من النبی المختار یعنی پسندیدہ نبی کی فقہ۔ یہ جنتی آدمیوں کی مہمان نوازی کی جارہی ہے۔... مسئلہ کیا لکھا ہے کہتا ہے:” ویجوز ارضاع الکبیر لو کان ذالحیۃ لتجوز النظر“

نزل الابرار ص 77

اگر داڑھی والا ہو تو عورت کا دودھ پی سکتا ہے... تاکہ اس عورت کا دیکھنا حلال اور جائز ہو جائے... ہائے ہائے فتویٰ تو ہوا نا... او نظر بازو... نظر باز کیا کہتا ہے: ویجوز ارضاع الکبیر ' دودھ پی سکتا ہے تاکہ نظر بازی جائز ہو جائے... یعنی جس عورت کو تم دیکھنا چاہتے ہو دودھ پی لو تمہاری رضاعی ماں بن جائے گی۔... دیکھنا جائز ہو گیا فقہ تو ہوئی نا... ابھی تو میں نے ایک دو حوالے پیش کئے ہیں... میں ان شاء اللہ تمہارے حوالوں کی لائن نہ لگا دو تو۔

تن آسانیاں اور شریعت سے دوری:

یقین کیجئے واللہ قسم اٹھا کہ کہتا ہوں گوجرانوالہ میں گیا... ایک نوجوان آیا مجھے کہتا ہے مولانا ایک مسئلہ پوچھنا ہے کہتا ہے میری کزن سے مجھے محبت ہے... مولانا کیا کروں... میں نے کہا شادی کر لو... کہتا ہے وہ تو مشکل ہے... میں نے کہا پھر توبہ کر لو... اب اگلی بات سنو! کہتا ہے میں ایک غیر مقلد مولوی کے پاس گیا... میں نے اس کے سامنے مسئلہ رکھا۔

حلالہ یا حرامہ... ؟

لوگ کہتے ہیں لوگ غیر مقلد کیوں ہو رہے ہیں... ظالم جب مسئلہ تو یہ بتائے گا کہ سردی لگ جائے تو جراب پہ مسح کر لے پاؤں دھونے کی حاجت نہیں لوگ تو آئیں گے کرکٹ کھیلنے کے لئے جھنگ سے تین کلومیٹر باہر چلا جا نماز قصر ہو گئی لوگ تو غیر مقلد ہوں گے نا...اور بارش ہو گئی دو نمازیں اکھٹی پڑھ لے غیر مقلد ہوں گے نا... تین طلاق دے دیں... پھر اس حرامے کو ایک کہہ کے گھر بٹھالیں لوگ تو غیر مقلد ہونگے... ہم پہ الزام ہے حلالہ، حلالہ، حلالہ... میں کہتا ہوں ہمارا حلالہ... تمہارا حرامہ...

حلالی حلالہ کرتے ہیں۔ حرامی حرامہ کرتے ہیں۔

میں کہتا ہوں فیصل مسجد کے متولیو تم سنو! اب صدر فیصل مسجد بھی سنے... سیکرٹری بھی سنے... اگر تم بلاؤ گے تو تمہیں سننے کی ہمت بھی کرنا پڑے گی... ہم نے گالیاں سنی ہیں... ہم نے ٹھنڈے دل سے سنی ہیں... تمہارے فتوے سنے ہیں... پھر زبان درازی کیا کرتے ہیں... کہتے ہیں نہیں نہیں تم اپنا مسلک بیان کرو ہم اپنا مسلک بیان کرتے ہیں... یہ دو گھنٹہ عبدالرحمٰن شاہین نے اپنا مسلک بیان کیا ہے... ؟ کبھی حوالہ کبھی یہ حوالہ... میں کہتا ہوں حرامی حرامہ کرتے ہیں حلالی حلالہ کرتے ہیں... حلالی بلند آواز سے (حلالی حلالہ کرتے ہیں) ہم حلالی ہیں۔ ہمیں حلالہ مبارک... تم حرامی تمہیں حرامہ مبارک... میں قرآن کی آیت پڑھتا ہوں. فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

سورة بقرة پ 2 آیت نمبر 230

اللہ حلالے کی آیت قرآن میں بیان کرتا ہے... تو بھی کوئی آیت حرامے کی دکھا دے جو مسئلہ تو نے بیان کیا... اس کو بھی بیان کر دے نا... قرآن کا دعویٰ کرنے والے کوئی آیت تو بھی پڑھ دے... اب سنو! کہتے ہیں غیر مقلدیت پھیل رہی ہے۔ پھیلے گی نہیں... مرزائیت پھیل رہی ہے ربوہ میں جاؤ تو مال ملتا ہے... پھیلے گی نہیں... ملتا ہے تو پھیلے گی۔

کسی پہ جام شراب جائز... کسی پہ پانی حرام اب بھی:

میں جو بات کہ رہا ہوں وہ سمجھو! کہتا ہے جی غیر مقلد مولوی سے میں نے پوچھا وہ تو اور کہتا تھا... میں نے کہا وہ تھا جو اور؛ اور ہی تو کہتا تھا... میں نے کہا وہ کیا کہتا تھا

اس نے کہا کہ اپنی کزن کا دودھ پی لے دیکھنا حلال ہو جائے گا... تیری محبت بھی رہ جائے گی اور جائز طریقے سے دیکھنا بھی جائز ہو جائے گا... میں نے کہا بیٹا بات سن اصل پردہ چہرے کا ہے یا چھاتی کا... زیادہ سخت پردہ کس کا ہو گا...؟ چھاتی کا ہو گا چہرہ بھی ستر ہے مگر زیادہ ستر کیا ہے... ؟ (چھاتی) دیکھنا چہرے کو تھا جو گناہ تھا... اس گناہ کو جائز کرنے کے لئے اس سے بڑا گناہ کر لو... نہیں سمجھے حرام کیا تھا چہرے کا دیکھنا... اس کو دیکھنے کے لئے اس سے بڑا حرام کا ارتکاب کرو... یعنی بڑے سے بڑا حرام کا ارتکاب کرو گے تو چھوٹا گناہ حلال ہو جائے گا... میں نے کہا یہ فقہ غیر مقلد کی ہو سکتی ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی نہیں ہو سکتی۔ (بے شک) میں عرض یہ کر رہا تھا میرا عنوان تو درس قرآن ہے... میں نے درس قرآن پہ بات کرنی ہے... میں نے دو چار باتیں صرف اس لئے کی تاکہ تم اپنی زبان کو کنٹرول کرو۔

اپنے اکابر کو سمجھالو میرے اکابر کے خلاف زبان درازی مت کریں... ورنہ میں ان کی وہ کلاس لوں گا جس کو سنبھالنا کم از کم تمہارے بس میں نہیں ہو گا... تم نے کل جو منت کرنی ہے... تم نے کل جو ترلے کرنے ہیں... تم نے کل جو انتظامیہ کے پاس آنا ہے تم نے کل جو جامعہ محمودیہ میں جا کر کہنا ہے... حضرت اس نوجوان کو سمجھاؤ... پھر حضرت نے بھی وہی بات کہنی ہے... مجھے یہاں ایک ساتھی نے کہا مولانا لدھیانوی صاحب کو ایک آدمی نے کہا کہ حضرت مولانا الیاس گھمن کو سمجھاؤ... جھنگ میں آکر اختلافی مسائل بیان کرتا ہے... اس سے ہماری ساخت متاثر ہو گی۔

مجھے جو جواب ملا بڑا معقول تھا... واللہ اعلم بات کہاں تک ہے... میرے علم میں نہیں ہے... جس نے مجھے بتایا کہتا ہے مولانا نے کہا اس کا مشن ہے بیان کرنا تم اپنی

زبان روک لو... وہ خود بخود باز آجائے گا... میں جھنگ کی فضاء تم سے بہتر سمجھتا ہوں... لیکن جھنگ کی فضاء کا معنی یہ نہیں کہ ہم ناموس صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے تمہیں اتحاد کی طرف بلاتے رہیں... اور تم اتحاد کی آڑ میں میرے اکابر کو بھونکتے رہو... ایسا ہر گز نہیں ہو گا۔ ایسا ہر گز نہیں ہو گا... (بے شک)

تو میں عرض کر رہا تھا میں نے بات کرنی ہے درس قرآن کے حوالے سے یہ بات تو ضمناً آگئی میں نے گزارش کی ہے۔

1... قرآن کو پڑھنا 2... قرآن کو سمجھنا 3... قرآن پر عمل کرنا

1... قرآن پڑھنا:

قرآن پڑھنے کے لئے کس کے پاس جاؤ گے (سامعین۔ قاری کے پاس) قاری کہتا ہے الف پہ زبر پڑھو... دلیل مانگتے ہو؟ (سامعین۔ نہیں) تو یہ تو تقلید ہو گئی اور تقلید تو ان کے ہاں شرک ہے... گیا تھا قرآن پڑھنے کے لئے مسجد میں واپس آیا تو مشرک۔ دلیل جو نہیں پوچھی... غیر مقلد کہتا ہے امام سے مسئلہ پوچھتے ہیں دلیل نہیں مانگتے تو تم جو اولاد کو قرآن پڑھاتے ہو... تو دلیل تو اولاد نہیں مانگتی... نوجوان قاری سے قرآن پڑھتا ہے تو دلیل نہیں مانگتا... مسئلہ پوچھنا دلیل نہ مانگنا اگر یہ شرک ہے... تو تم نے قرآن کے ہمزہ پر زبر بھی پڑھی ہے شرک بھی کیا ہے... پھر مسئلہ تو ہمارا ثابت ہو گا۔ تمہارا تو ثابت نہیں ہو گا... قرآن کو پڑھنے کے لئے تمہیں قاری پر اعتماد کرنا پڑے گا جب تک اعتماد نہیں کرو گے تم قرات کو پڑھ نہیں سکتے۔

مسئلہ کوفہ والے کا اور قرأت بھی؟ :

صبح جاؤ تمہیں فیصل مسجد کا نمازی ملے... فیصل مسجد کا مولوی ملے... فیصل

مسجد کا متولی ملے... تم نے ایک جملہ کہنا ہے کوفیوں کیا حال ہے... کیا کہنا ہے؟(کوفیوں کیا حال ہے)وہ کہے گا میں تو کوفی نہیں ہوں... اس کو کہنا کہ تو کوفی ہے... اس نے کہنا ہے وہ کیسے آپ نے کہنا ہے کہ قرأت مکہ کے قاری کی ایک قرأت مدینہ کے قاری کی... اور تو قرأت پڑھتا ہے قاری عاصم کی... جو کوفی تھا... قاری عاصم کون تھا؟(کوفی)ابو حفص راوی ہے کون تھا؟(کوفی)اس سے پوچھو! جو قرات تو پڑھتا ہے وہ تو کوفے والے کی ہے۔ تو تو کوفہ کے امام کا دشمن تھا... پھر کوفے کی قرات کو کیوں پڑھتا ہے... تجھے چاہیے تھا قرأت مکہ کے قاری کی لیتا... تجھے چاہیے تھا روایت مکے کے راوی کی لیتا... تو نے مکہ کے قاری کی قرات کو نہیں لیا... تو نے مدینہ کے قاری کی قرأت کو نہیں لیا... تو نے کوفہ کے قاری کی قرات کو لیا... اگر کوفے کے امام کی فقہ لینے سے آدمی کوفی بن جاتا ہے... تو کوفے کے قاری کی قرات کو ماننے سے کوفی کیوں نہیں بنتا...؟

اور کوفہ کے امام کی فقہ ماننے سے کوفی بنتا ہے... تو پھر کوفے کے قاری کی قرات کو ماننے سے؟(سامعین کوفی)کوفی ہے یا نہیں بولتے نہیں؟(کوفی)اور طعنہ ہمیں دیتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم مکہ والے... اور یہ کوفہ والے... اس سے پوچھو بھائی قرآن کی تو سات قراتیں ہیں... جو قرات تمہارے پاس ہے یہ مکہ کے قاری کی یا کوفہ کے... جواب کیا ملے گا(کوفے کے)اگر کوفہ کے امام کا مسئلہ ماننے سے آدمی کوفی بن جاتا ہے تو کوفہ کے قاری کی قرات سے کوفی(بن جاتا ہے)ایک مسئلہ میں نے سمجھایا قرآن کا پہلا حق قرآن پڑھنا... اور کتنی قراتیں ہیں؟(سات)ہمارے پاس کون سے قاری کی ہے؟(قاری عاصم کوفی کی)

2... قرآن کو سمجھنا:

قرآن کریم کو سمجھنا... اب قرآن کریم کو سمجھے گا کون؟ عربی نہیں جانتا... تو کیسے سمجھے... گرائمر نہیں جانتا تو کیسے سمجھے... محاورات عرب نہیں جانتا تو کیسے سمجھے۔ لغت اشتقاق کو نہیں جانتا تو کیسے سمجھے گا... اگر تم یہ بات کہ دو قرآن سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر آدمی قرآن کا ترجمہ خود کرے... اگر یہ ضروری ہے تو تم نے اپنے مولوی کا ترجمہ اپنی عوام کو کیوں دیتے ہو؟ اگر ہر آدمی کے ذمہ تھا ترجمہ خود کرنا تم نے مولوی کا ترجمہ کیوں دیا۔ کبھی تم نے ترجمہ محمد جونا گڑھی کا دیا۔

نیم رافضی ٹولہ:

اور یہ محمد جونا گڑھی کون ہے جو تفسیر احسن البیان لکھتا ہے اور یہی محمد جونا گڑھی اپنی کتاب شمع محمدی میں لکھتا ہے۔ کہ تم امام اور مجتہد کی بات کرتے ہو۔ اگر نبی بغیر وحی کے بات کرے ہم نبی کی بات کو بھی حجت نہیں مانتے... یہی محمد جونا گڑھی شمع محمدی میں لکھتا ہے کہتا ہے تم امام کی بات کرتے ہو ہم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کو بھی معتبر نہیں سمجھتے۔ (نوٹ عنوان قائم کرتا ہے کہ حضرت فاروق اعظم کی سمجھ کا معتبر نہ ہونا)

شمع محمدی ص 19

کہتا ہے تم امام کی بات کرتے ہو ہم صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فہم کو بھی معتبر نہیں سمجھتے اور اعتراض ہمارے اوپر۔

الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا:

عبد الرحمن شاہین ہے... شیخ الحدیث ہے... کیا بات ہے علم تو

ہوا... کہتا ہے نورالانوار میں لکھا ہوا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقیہ نہیں تھے... نورالانوار میں لکھا ہوا ہے... صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تقسیم کی ہے بعض فقیہ تھے بعض فقیہ نہیں تھے... کہتا ہے نورالانوار والے نے توہین کی ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں لکھا ہے وہ فقیہ نہیں تھے میں کہتا ہوں تو جھوٹ بولتا ہے... نورالانوار والے کی عبارت یہ نہیں ہے... اس کی عبارت تو اور ہے وہ کہتا ہے: ان عرف بالعدالة والضبط دون الفقه "بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایسے ہونگے... فقیہ تو ہونگے... مگر فقہ میں مشہور نہیں ہوں گے۔

نور الانوار ص 183

بات قابل غور ہے:

مولانا حق نواز شہید رحمہ اللہ تعالیٰ قرآن کے حافظ تھے کے نہیں...؟ (سامعین... تھے) لوگ کبھی کہتے ہیں حافظ حق نواز جھنگوی کیا کہتے ہیں؟ (سامعین۔ مولانا حق نواز جھنگوی رحمہ اللہ) مولانا بھی تھے... حافظ بھی تھے... مگر حفظ میں شہرت نہیں تھی... اگر کوئی کہتا کہ بھائی جاؤ پپلیاں والی مسجد سے حافظ بلا کے لاؤ... کبھی کسی نے کہا کہ مولانا آؤ تمہیں بلا رہے ہیں... اگر بلاؤ تو آپ کہیں گے حافظ صاحب یہ نہیں وہ بیٹھے ہیں... مگر ان کے حافظ ہونے کی شہرت نہیں... ایک ہوتا ہے فقیہ ہونا... ایک ہوتا ہے فقاہت کی شہرت۔ نورالانوار والا کہتا ہے: "ان عرف بالعدالة والضبط دون الفقه کابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه وانس رضی الله تعالیٰ عنه"

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقیہ تو ہو گا... مگر فقہ میں شہرت نہیں ہو گی...

شہرت نہ ہونا اور بات ہے اور فقیہ نہ ہونا اور بات ہے... عبارت کو تو نے نہ سمجھا تجھے اپنی عقل پہ ماتم کرنا چاہیے تھا... کہتا ہے تقی عثمانی کو لاؤ... ہائے ہائے تقی عثمانی کو لاؤ... میں کہتا ہوں ”ذات کی کوٹکرلی تے چھتیراں نال جھپے“ نورالانوار کی عبارت نہیں آتی اور کہتا ہے کس کو لاؤ؟ (سامعین... مفتی تقی عثمانی صاحب کو)

بدنام ہوں گے تو کیا نام نہ ہو گا:

کہتے ہیں ایک آدمی تھا... گھٹیا قوم کا تھا... ناراض نہ ہونا میراثی تھا... تھا وہ گھٹیا... اس کو عشق چڑھا شہزادی سے... تو لوگوں نے کہا کم عقل وہاں عشق لڑا جہاں ملنے کی امید تو ہو... یہاں تجھے جوتے پڑیں گے... اور کچھ بھی نہیں ملے گا... کہتا ہے میں مانتا ہوں میں شہزادی کے پائے کا نہیں ہوں... بازار میں جوتے پڑیں گے مگر نام تو شہزادی کے عاشقوں میں آجائے گا... عبد الرحمٰن شاہین سمجھتا ہے کہ تقی عثمانی کے سامنے آنے سے جوتے تو پڑیں گے مگر لوگ کہیں گے تھا مناظر... تقی عثمانی سے لڑ رہا ہے۔ جس طرح اس عاشق کو یقین تھا کہ مجھے جوتے پڑیں گے لیکن لوگ عاشق تو کہیں گے نا۔

یہ بھی سمجھتا ہے عبد اللہ عابد کے جوتے ابھی تک تجھے ہضم نہیں ہوئے... مولانا تقی عثمانی کا نام لیا... کہ لوگ سمجھیں بہت بڑا عالم ہے... نورالانوار کی عبارت حل نہیں کر سکتا... اور مناظرہ مولانا تقی عثمانی سے... جس کو عرب نے بھی فقیہ مانا... اور تجھے تو تیری مسجد کی انتظامیہ نے نہیں مانا (سامعین... بے شک) کیوں نہیں مانا وہ پھر سہی... مولانا حق نواز جھنگوی رحمہ اللہ نے جب چتروڑی کا آپریشن کیا تھا کبیر والا میں تو مولانا نے فرمایا میں بتاؤں گا لیکن میں اکابر سے پوچھ کے... پھر سہی اگر تو باز نہ آیا تو میں پھر بتاؤں گا تجھے انتظامیہ نے قبول کیوں نہیں کیا...

ناداں یہ سمجھ بیٹھے قوت انتقام ہی نہیں:

پھر سہی ان شاء اللہ آئندہ دفعہ کچھ عبارتیں جو تیرے پاس ہیں دو چار اور پڑھ لے کہتا ہے "اللھم صل علیٰ اشرف علی" ابھی باقی ہے "لاالہ الااللہ اشرف علی" ابھی باقی ہے... میں نے کہا وہ ساری پڑھ لے میں پھر تیرا آپریشن کروں گا... اور آپریشن کا حق ادا کر دوں گا... پھر تیسری بار میں دیکھوں گا عبد الرحمٰن شاہین کیسے آتا ہے... ابھی میں بڑی نرم زبان لا رہا ہوں... ابھی میں بڑی رک رک کے بات کہہ رہا ہوں... ابھی میں بڑی باتیں محفوظ کر کے بات کو رہا ہوں... میں نے ابھی تک تمہاری کتابوں کے حوالے تمہارے بزرگوں کے حوالے... تمہاری کرامتیں... اور تمہارے مسئلے... میں نے ابھی تک بیان نہیں کئے... تم نے ہمارے اکابر پر جملے تو کسے... میں نے ابھی تک تمہارے اکابر پر جملے نہیں کسے۔

عبد الرحمٰن شاہین کی کم علمی کے نظارے:

1... کبھی حوالہ دیا تذکرۃ الرشید کا اور کم عقل اتنا کہ حوالہ دے رہا ہے براھین قاطعہ کا کہتا ہے بجواب انوار ساطعہ... مصنف کا نام رشید احمد گنگوہی... میں کہتا ہوں کم عقل شیخ الحدیث براھین قاطعہ کے مصنف کا نام رشید احمد گنگوہی نہیں خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ تعالیٰ ہے... فیصل مسجد کے اہلحدیثو اپنے شیخ الحدیث کو نام یاد کراؤ پھر ایک کتاب کا حوالہ دیا۔

2...صوفی اقبال مدینہ منورہ والا خلیفہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی۔ میں کہتا ہوں صوفی اقبال خلیفہ تھا مگر شیخ الحدیث حضرت زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ کا اپنی اصلاح کر۔

3... کہتا ہے علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیٹی زینب دی ہے عمر بن خطاب کو۔ میں کہتا ہوں زینب نہیں دی ام کلثوم دی ہے... اس شیخ الحدیث کی اصلاح کرو... مناظرہ کس سے ؟(حضرت مفتی تقی عثمانی سے) بلے بھائی بلے شاباش دو اس مناظر کو۔

کہتا ہے میں شیخ الحدیث ہوں... میں مہتمم ہوں... میرا مقابلہ حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی کرے... ارے کم عقل ایک بات ذہن نشین فرمالو میں نے کہا ہم نے کبھی اس موضوع پر بات نہیں کی میں اپنے مدرسہ میں پڑھانے کے لئے داخلہ صرف اس طالب علم کو دیتا ہوں جو دورہ حدیث کرنے کے بعد آئے... تیرے پاس تو اولی ثانیہ کا بچہ آئے گا میرے پاس تو پڑھنے والا آتا ہے کہ جس نے دورہ حدیث کر کے درس نظامی کا علم مکمل کر لیا ہو...اب بتا تیرے علم کی سطح بلند ہو گی یا میرے علم کی... ایسے تو آدمی شیخ الحدیث نہیں بنتا کہتا ہے چلیں پھر سہی میں نے کہا تم ایک مرتبہ سارے علوم اکٹھے کر لو پھر اللہ نے چاہا تو میں نمبر وار جواب دوں گا... کہ اس نے کس موقع پر غلط کہا کس موقع پر غلط کہا۔

دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ :

میں کہتا ہوں کم عقلو! جس کو خواب اور بیداری کی حالت کا پتہ نہ ہو... کہتا ہے ایک شخص یہی "تذکرۃ الرشید" لکھنے والا... حضرت مولانا عاشق الٰہی رحمہ اللہ تعالیٰ یہ کہتا ہے مولانا عاشق الٰہی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں ایک بندے نے خواب دیکھا... اللہ کے پیغمبر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں فرمایا... کہ تو تو میری سیرت لکھ رہا ہے... حضرت گنگوہی کا تذکرہ لکھا جا رہا تھا... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو میری سیرت لکھ رہا ہے... آگے بھائی اس شخص نے کہا حضرت مجھے تعجب ہے

آپ عربی ہو کر اردو میں بات کیسے کرتے ہیں... اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سے علماء دیوبند کے مدرسہ سے ہمارا تعلق قائم ہوا ہے ہم نے اردو زبان بولنا شروع کی ہے... فورا کہتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معلم خدا ہے... انہوں نے علماء دیوبند کو نبی کا معلم مان لیا۔

کم عقل تو نے خواب تو خود بیان کی ہے... اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یہ نہیں فرمارہے کہ میں نے علماء دیوبند سے اردو زبان سیکھی ہے... بلکہ فرمایا جب سے علماء دیوبند سے ہمارا تعلق ہوا ہم نے اردو زبان بھی بولی ہے... سیکھانے والا کون ہے ؟ (خدا) یہ کیا کہتا ہے گستاخی دیکھو ہم نبی کا معلم اللہ کو مانتے ہیں... اور یہ نبی کا معلم علماء دیوبند کو مانتے ہیں... اور خود کیا کہہ رہا ہے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں جب سے علماء دیوبند سے ہمارا تعلق ہوا ہے ہم نے اردو زبان بولنا شروع کر دی ہے... تو کس بے وقوف نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اردو العیاذ باللہ علماء دیوبند نے سیکھائی ہے... مسئلہ بیداری کا نہیں مسئلہ خواب کا تھا... مسئلہ کس کا تھا؟ (خواب کا) خواب کے اندر اگر انسان دیکھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اردو زبان بول رہے ہیں یہ تو کوئی کفر نہیں ہے۔ کوئی آدمی خواب میں دیکھے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور زبان میں گفتگو فرمارہے ہیں یہ تو کوئی کفر نہیں ہے... اس میں کفر کی کون سی بات ہے... کہتے ہیں علماء دیوبند نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے... میں یہ کہہ رہا تھا جو بیداری اور خواب میں فرق نہیں کر سکتا یہ شیخ الحدیث ہے... اور چیلنج کس کو؟ (مفتی تقی عثمانی کو) اللہ کچھ عقل اور فہم عطا فرمادے۔ اللہ کچھ سمجھ عطا فرمادے۔

میں کہتا ہوں تیسرا حق کیا ہے... قرآن کریم پر عمل کرنا... میں نے گزارش

یہ کی تھی کہ قرآن کریم کو پڑھنے کے لئے انسان قاری کا محتاج ہے... قاری کے پاس جاتا ہے مگر قاری سے دلیل نہیں مانگتا... اس کو قرآن آجاتا ہے... قرآن سمجھنے کے لئے انسان مفسر کا محتاج ہے انسان قرآن وحدیث کو سمجھنے کے لئے فقہاء کا محتاج ہے۔

فقہاء کرام اور معانی حدیث:

اور یہ بات میں نہیں کہتا امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب جامع ترمذی میں حدیث مبارکہ کو کتاب الجنائز میں بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے... اس معنی کو فقہاء زیادہ جانتے ہیں کیوں "ھم اعلم بمعانی الحدیث"

ترمذی ج 1 ص 193

جو معنی حدیث کا فقیہ جانتا ہے وہ دوسرا نہیں جانتا... پھر مجھے کہنے دے کہ فقیہ حدیث کا معنی عام آدمی سے زیادہ جانتا ہے۔ اور حدیث شرح قرآن کی ہے... تو جو فقیہ قرآن کو سمجھ سکتا ہے دوسرا کوئی نہیں سمجھ سکتا... مسئلہ یہ تھا قرآن پڑھنا تھا قاری سے مگر دلیل کا مطالبہ نہیں کیا... دلیل کو سمجھنا تھا فقیہ سے مگر دلیل کا مطالبہ نہیں کیا۔

علماء دیوبند کا معتدل انداز تحریر:

کبھی غیر مقلد کہتا ہے حکیم الامت اشرف تھانوی رحمہ اللہ کا بہشتی زیور ملاحظہ کرلو... مفتی کفایت اللہ کا کہتا ہے تعلیم الاسلام ملاحظہ کرلو... ایک کتاب ہماری لکھی گئی ہے زبیر علی زئی (غیر مقلد) لکھتا ہے... یہ صلوۃ الرسول لکھنے والا یہ سیالکوٹی لکھتا ہے کہتا ہے جی ہماری کتاب میں حدیث ساتھ موجود ہے قرآن کی آیت موجود ہے... مگر علماء دیوبند مسئلہ بتاتے ہیں قرآن کی آیت نہیں پڑھتے... حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پڑھتے۔ میں کہتا ہوں کیوں نہیں لکھتے وجہ... کہ علماء دیوبند ہیں غلام

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز یہ تھا۔

میں چیلنج کے طور پر یہ بات کہہ رہا ہوں تم اس کو قبول کر لو... اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طرز تھا... امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے استاد امام ابو بکر ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ تعالیٰ کتاب لکھتا ہے... کون سی مصنف ابن ابی شیبہ کے نام پہ... اس میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فتاوٰی موجود ہیں... مگر اکثر فتاویٰ جات کے بعد قرآن کی آیت موجود نہیں اکثر فتاوٰی کے بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث موجود نہیں... مصنف عبد الرزاق میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فتوے موجود ہیں... مگر ہر فتوی کے بعد آیت اور حدیث نہیں ہے۔ عوام مسئلہ پوچھے اور فتوی دے دے اور ساتھ آیت اور حدیث نہ لکھے... یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طرز ہے... کس کا طرز ہے؟ (پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا) اٹھاؤ نا امام بخاری کے استاد کی کتاب کو اٹھاؤ... علماء دیوبند بھی یہی کہتے ہیں... اس کا معنی یہ نہیں تھا علماء دیوبند کے پاس دلائل نہیں ہیں... اس بدبخت نے دجل سے کام لیا... میں کہتا ہوں پوری بات کیا تھی... علماء دیوبند نے امت پہ احسان کیا۔

عجب مرد قلندر تھا:

اگر تمہیں مسئلہ چاہیے اور ساتھ قرآن کی آیت بھی چاہیے حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے احکام القرآن لکھوا دیا... اگر تمہیں مسئلہ بھی چاہیے ساتھ حدیث بھی چاہیے اکیس جلدوں میں اعلاء السنن لکھوا دی... اگر مسئلہ چاہیے اور ساتھ دلیل نہ ہو بہشتی زیور لکھوا دیا (سبحان اللہ) کیا تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کمال

کیا... اگر مسئلہ چاہیے اور ساتھ قرآن کی آیت بھی چاہیے تو کتاب کا نام؟(احکام القرآن) اگر مسئلہ کے ساتھ حدیث چاہیے تو کتاب کا نام اعلاء السنن... اگر وقت کم ہے... تم دلیل نہیں یاد کر سکتے... فہم کم ہے... دلیل نہیں سمجھ سکتے... تو کتاب کا نام؟ (بہشتی زیور) یہ تو حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا کمال تھا... تم نے کمال کو بھی عیب میں بدل دیا... تو پھر میں کہتا ہوں یہ فتوی کا طرز علماء دیوبند نے اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا ہے... اگر اعتراض کرنا ہے تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پہ کر۔ بات ٹھیک ہے یا غلط ہے (سامعین۔ ٹھیک ہے)

علماء دیوبند کا فیض عام:

میں عرض کر رہا تھا اگر قرآن سمجھنا ہے تو اعتماد کس پہ کر فقیہ پہ... اگر پڑھنا ہے تو کس پہ؟ (قاری پر) اگر عمل کرنا ہے تو اعتماد کس پہ ولی پر... پیر طریقت مرشد شیخ اہل اللہ پر کیوں بھائی کہاں پہ میں کہتا ہوں سارے مسئلے رب نے قرآن میں بیان کر دیے ہیں اگر تمہارے پاس علم نہیں ہے تو فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

سورۃ النحل پ 14 آیت نمبر 43

اگر علم نہیں ہے تو اہل ذکر سے مسئلہ پوچھ لو...رب نے یہ نہیں کہا کہ مسئلہ پوچھنا تو ساتھ دلیل بھی پوچھنا... اگر تمہیں علم نہیں "فاسئلو اهل الذکر" اہل علم سے پوچھ لو۔ علم آجائے گا اور اگر تقوی نہیں ہے تم نے تقوی اختیار کرنا ہے فرمایا: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ

سورۃ توبۃ پ 11 آیت 119

اگر تمہیں قرآن پر عمل چاہیے تو پھر تم صادقین کے ساتھ مل جاؤ... تمہیں تقوی مل جائے گا... قاری کی درس گاہ میں آ تجھے الفاظ قرآن مل جائیں گے... تم فقہاء

کے پاس آؤ قرآن کا معنی مل جائے گا... اور اگر تم شیخ اور مرشد کے پاس آؤ تو تمہیں عمل مل جائے گا... علماء دیوبند کے پاس قراء بھی موجود ہیں... علماء دیوبند کے پاس فقہاء بھی موجود ہیں... علماء دیوبند کے پاس بحمد اللہ تعالیٰ مشائخ اور مرشد بھی موجود ہیں۔

جس میں کھایا اسی میں چھید:

اگر تو نے قرآن پڑھا ہے دستک دی ہے علماء دیوبند کے دروازے پہ... پڑھنا علماء دیوبند سے ہے اور گالیاں بھی علماء دیوبند کو... عبد الرحمن شاہین کہتا ہے اب مناظرہ ان سے کرواؤ۔ نہیں سمجھے۔ شیخ سعدی نے کہا تھا: ”سعدیا شیر از یا مدے سبق کم زادرا... کم زادراچوں عاقل شود گلہ کند استادرا“ کہا اس کم زاد کو سبق مت پڑھانا اگر اس کم زاد کو سبق دے گا جب کچھ سمجھ بوجھ آئے گی تو گالیاں استاد کو دے گا... یہ بھی کہتا ہے کہتا ہے میں نے پڑھا علامہ تونسوی سے ہے... اور گالیاں کس کو دینی ہیں علامہ تونسوی کو... پڑھا کس سے ہے علماء دیوبند سے زبان درازی کس پر کرنی ہے علماء دیوبند پر... کہتا ہے یہ بخاری کیسے پڑھاتے ہیں مجھے پتہ ہے... پڑھی ان سے کہتا ہے مجھے پتہ ہے... کیا بات ہے میں اس لیے کہتا ہوں حضرت شیخ سعدی نے بالکل سچ فرمایا اللہ ہمیں کم زاد اور کمینوں سے محفوظ رکھے۔ تو میں نے عرض کیا تھا قرآن کے تین حق ہیں۔

حقوق قرآن:

1... قرآن کو پڑھنا   2... قرآن کو سمجھنا   3... قرآن پر عمل کرنا

اللہ مجھے اور آپ کو قرآن پڑھنے کی بھی توفیق دے قرآن پر عمل کرنے کی بھی توفیق دے قرآن کو سمجھنے کی بھی توفیق دے میں نے مختصر سی گفتگو کی ہے صرف آج یہ بتانے کیلیے کہ تین حق ہیں اللہ ہمیں ان حقوق پر پابندی کی توفیق عطاء فرمائے ۔

عبد الرحمٰن شاہین کے نام لینے کی وجہ:

اور ضمناً میں نے بات عبد الرحمٰن شاہین کا نام لے کر قصداً کی... اب غیر مقلد پتہ ہے کیا کہتا ہے تم نے چیلنج اہلحدیثوں کو دیا تھا... عبد الرحمٰن شاہین کو نہیں دیا تھا... ہم جس کو چاہیں لے آئیں میں کہتا ہوں تم عبد الرحمٰن شاہین کو لے آؤ تمہاری مرضی... عبد الرحمٰن شاہین سے کسی بڑے علامہ کو لے آؤ تمہاری مرضی... میں تو یہ نہیں کہتا کہ عبد الرحمٰن شاہین ہی کو لاؤ... میں تو نہیں کہتا تم جس کو چاہو لاؤ... لیکن کوئی ایک آکر یہ کہہ تو دے نا۔ کہ تین طلاق کو ایک کہنا مرزائیوں کا مذہب نہیں... کوئی تو کہہ دے کسی کی زبان سے کہلوا دو میں آخری بات کہتا ہوں:

ایک جملہ عبد الرحمٰن شاہین نے کہا ایک جملہ میں کہتا ہوں... اس نے کیا کہا نبی اور غیر نبی کے جوتے میں؟ (سامعین... کوئی فرق نہیں) العیاذ باللہ... میں پوچھتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جاگنے اور امتی کے جاگنے میں فرق ہے یا نہیں... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سونے اور غیر نبی کے سونے میں فرق ہے یا نہیں... نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور غیر نبی کے لباس میں فرق ہے یا نہیں... نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور غیر نبی کے بال میں فرق ہے یا نہیں... ارے بال تیرا اور میرا بھی ہے... ناخن تیرا اور میرا بھی ہے... ناخن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ہے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصیت کر کے گئے ہیں کہ جب میں مرنے لگوں تو میرے پاس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بال موجود ہیں... یہ بال میرے منہ پہ رکھ دو... یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ناخن ہیں۔ میری آنکھوں پہ رکھ دو...

کوئی فرق تھا تو امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصیت کرتے ہیں... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص اور امتی کی قمیص میں کوئی فرق نہیں ہے؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اور امتی کی قبر میں کوئی فرق نہیں ہے؟

اہل السنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ:

ہمارے علماء نے اہل السنت والجماعت کے علماء نے اجماعی یہ مسئلہ لکھا ہے کہ مدینہ منورہ میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی مٹی کے وہ ذرے جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے ملے ہیں وہ عرش اور کرسی سے بھی اعلیٰ ہیں۔

المہند ص 11

اگر ذرہ مٹی کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے مل جائے وہ عرش سے بڑھ جاتا ہے... وہ جوتی وہ چمڑا جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود اطہر سے مس کر جائے وہ نعلین مبارک اور میرا تیرا جوتا برابر ہو گیا اسے توہین نبوت نہ کہوں تو اسے اور کون سا لفظ کہوں غیر مقلدوں کو چاہیے کہ لکھوا دیں اس سے کی جوتی میں کوئی فرق نہیں... اگلا جملہ کہتا ہے جو تمہارے پاس نقشہ بنا ہوا ہے یہ ڈنمارک سے آیا ہے... العیاذ باللہ یعنی تو نے اس کو وہ جو خاکے لکھ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی تھی اس کے ساتھ ملا دیا اب عبد الرحمٰن شاہین کو چاہیے کہ وہ لکھ دے۔ اللہ ہمیں اہل حق کے ساتھ وابستگی نصیب فرمائے اور عافیت کے ساتھ دین کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

صاحبِ تالیف

نام: محمد الیاس گھمن

ولادت: 12-04-1969

مقام ولادت: 87 جنوبی، سرگودھا

تعلیم: حفظ القرآن الکریم: جامع مسجد بوہڑ والی، گکھڑ منڈی، گوجرانوالہ

ترجمہ وتفسیر القرآن: امام اہل السنۃ والجماعۃ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ

مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ

درس نظامی: (آغاز) جامعہ بنوریہ کراچی، (اختتام) جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

تدریس: (سابقاً) معہد الشیخ زکریا، چپاٹا، زمبیا، افریقہ ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا

مناصب: سرپرست اعلیٰ مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا

مرکزی ناظم اعلیٰ اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ، پاکستان

چیف ایگزیکٹو احناف میڈیا سروس ، سرپرست احناف ٹرسٹ انٹرنیشنل

تبلیغی اسفار: ساؤتھ افریقہ، ملاوی، زمبیا، کینیا، سنگاپور، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات ، یمن ، بحرین

تصانیف: عقائد اہل السنۃ والجماعۃ ، اصول مناظرہ ، فضائل اعمال اور اعتراضات کا علمی جائزہ

نماز اہل السنۃ والجماعۃ ، فرقہ اہل حدیث پاک وہند کا تحقیقی جائزہ

شہید کربلا اور ماہ محرم ، قربانی کے فضائل ومسائل، صراط مستقیم کورس (بنین، بنات)

فرقہ سبائیہ کا تحقیقی جائزہ ، جی ہاں فقہ حنفی قرآن وحدیث کا نچوڑ ہے ، حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ

فرقہ بریلویت پاک وہند کا تحقیقی جائزہ ، فرقہ جماعت المسلمین کا تحقیقی جائزہ ، خطبات متکلم اسلام

مضامین متکلم اسلام ، مجالس متکلم اسلام ، مواعظ متکلم اسلام (برائے خواتین)

بیعت وخلافت: عارف باللہ حضرت اقدس مولانا الشاہ حکیم محمد اختر دامت برکاتہم العالیہ

امین العلماء، قطب العصر حضرت اقدس مولانا سید محمد امین شاہ رحمہ اللہ

اصلاح وارشاد: خانقاہ اشرفیہ اختریہ، 87 جنوبی، سرگودھا

www.ahnafmedia.com